تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد رابع المعلم لترجمہ صحیح مسلم

کتاب النکاح ۔ نکاح لغت مین مطلق ضم اور ملانے کو کہتے ہین اور کبھی عقد کو بھی بولتے ہین اور کبھی جماع کو بھی اور زہری نے کہا ہے کہ اصل نکاح کی کلام عرب مین جماع ہے اور بیاہ کو جو نکاح کہتے ہین اسی لیے کہ وہ سبب ہے جماع کا اور ابو القاسم زجاجی نے کہا ہے کہ جماع اور وطی دونون اصل مین نکاح ہے اور ابو علی فارسی نے ایک باریک بات کہی ہے کہ جب عرب کہتا ہے نکح فلان فلانۃ تو وہان یہ مراد ہوتا ہے کہ عقد کیا فلانی مرد نے فلانی عورت سے اور جب کہتا ہے نکح فلان امرأتہ تو یہ معنی ہوتے ہین کہ جماع کیا فلانی مرد نے اپنی عورت سے اسلیے کہ اپنی کا قرینہ دلالت کرتا ہے کہ یہان ارادہ نہین ہے بلکہ جماع ہی مراد ہے اور فقہا کے نکاح مین تین قول ہین ایک جماعت نے کہا ہے کہ نکاح حقیقۃً عقد ہے اور مجازاً جماع ہے اور یہ قول ہے قاضی ابو الطیب شافعی اور متولی وغیرہ کا اور قاضی حسین کا اصحاب شافعیہ مین سے اور قرآن عزیز اور احادیث مین اکثر اسی طرح وارد ہوا ہے دوسرے یہ کہ حقیقۃً جماع ہے اور مجازاً عقد اور یہ قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور تیسرا قول یہ کہ دونون حقیقۃً ہین بالاشتراک **باب** استحباب النکاح لمن استطاع نکاح کا مستحب ہونا اسکے لیے جسکو طاقت ہو **عن** علقمۃ قال کنت امشی مع عبد اللہ بمنی فلقیہ عثمان فقام معہ یحدثہ فقال لہ عثمان یا ابا عبد الرحمن الا نزوجک جاریۃ شابۃ لعلھا تذکرک بعض ما مضی من زمانک قال فقال عبد اللہ لئن قلت ذاک لقد قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء **ترجمہ** علقمہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین چلا جاتا تھا عبد اللہ کے ساتھ منی مین سو عبد اللہ سے حضرت عثمان ملے اور ان کے ساتھ کھڑے ہو کر باتین کرنے لگے سو عثمان نے ان سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن ہم تمہارا نکاح ایسی جوان لڑکی سے نہ کر دین کہ وہ تمکو تمہاری گذری ہوئی عمر

مین سے کچہ یاد دلادین تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اون سے کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے گروہ جوانون کے جو تم مین سے طاقت رکہتا ہو نکاح کے خرچ کی یعنے نان و
نفقہ دے سکتا ہو تو چاہیے کہ نکاح کرے اس لیے کہ وہ آنکہون کو خوب نیچا کر دیتا ہے اور فرج کو زنا وغیرہ
سے بچا دیتا ہے اور جو نہ طاقت رکہتا ہو اس خرچ کی تو روزہ رکہے کہ یہ اوس کے لیے گویا خصی کرنا ہے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو طاقت رکہتا ہے کہ نان و نفقہ زوجہ کا دے سکے اور جوان ہو اوسکو
ضرور ہے کہ نکاح کرے اور یہ امر بطریق استحباب ہے یہی قول ہے کافہ علما کا اور کسی نے نکاح کو واجب
نہین کہا ہے سوا داؤد ظاہری کے اور جو اون کے موافق ہین اور ایک روایت امام احمد کی بہی
یہی ہے کہ جب زنا سے ڈرے تو لازم ہے کہ نکاح کرے یا لونڈی خرید لے اور یہی منطوق ہے قرآن
کا کہ آدمی مختار ہے لونڈی لینے مین اور نکاح کرنے مین اور یہی مذہب ہے جمہور کا **عَنْ**
عَلْقَمَةَ قَالَ اِنِّیْ لَاَمْشِیْ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بِمِنًی اِذْ لَقِيَهٗ عُثْمَانُ
بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ فَقَالَ هَلُمَّ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَاسْتَخْلَاهُ فَلَمَّا
رَاٰی عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ لَيْسَتْ لَهٗ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِیْ تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ قَالَ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهٗ
عُثْمَانُ اَلَا نُزَوِّجُكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ جَارِيَةً بِكْرًا لَعَلَّهٗ يَرْجِعُ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا
كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ
ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ
فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ
عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا کہ اے گروہ جوانون کے
جو تم مین سے طاقت رکہے خرچ کی وہ نکاح کرے اسلیے کہ نکاح آنکہون کو نیچا کر دیتا ہے اور فرج
کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو طاقت نہ رکہے خرچ کی وہ روزہ رکہے کہ گویا یہ اوسکے لیے خصی کرنا
ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَمِّیْ عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ وَاَنَا شَابٌّ يَوْمَئِذٍ فَذَكَرَ حَدِيْثًا رُئِيْتُ
اَنَّهٗ حَدَّثَ بِهٖ مِنْ اَجْلِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ

وَزَادَ وَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰی تَزَوَّجْتُ عبد الرحمن بن یزید نے کہا کہ مین اور میرے چچا علقمہ اور اسود عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئے اور مین ان دنون جوان تہا تو عبد اللہ نے ایک حدیث بیان کی یعنے وہی جو اوپر گذری اور مین جان گیا کہ اونہون نے میری لیے وہ حدیث بیان کی اور اس روایت مین یہ بہی زیادہ ہے ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سو کہ عبد الرحمن نے کہا کہ پہر مین نے کچہ دیر نہین کی نکاح مین اور نکاح کر لیا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَیْہِ وَاَنَا اَحْدَثُ الْقَوْمِ بِمِثْلِ حَدِیْثِہِمْ وَلَمْ یَذْکُرْ وَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰی تَزَوَّجْتُ مضمون وہی ہے مگر اس مین یہ ذکر نہین ہے کہ پہر مین نے نکاح کر لیا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِہٖ فِی السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُہُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُہُمْ لَا اٰکُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُہُمْ لَا اَنَامُ عَلٰی فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا کَذَا وَکَذَا لٰکِنِّیْ اُصَلِّیْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ چند اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون سے حضرت کی خفیہ عبادت کا حال پوچہا یعنے جو آپ گہر مین کرتے تہے اور پہر ایک نے اون سے کہا کہ مین کبہی عورتون سے نکاح نکرون گا کسینے کہا مین کبہی گوشت نہ کہاؤن گا کسینے کہا مین کبہی بچہونے پر سوؤن گا سو حضرت نے اللہ کی تعریف کی اور ثنا کی یعنے خطبہ پڑہا اور فرمایا کیا حال ہے اون لوگون کا جو ایسا ایسا کہتے ہین اور میرا تو یہ حال ہے کہ مین نماز بہی پڑہتا ہون یعنے رات کو اور سو بہی رہتا ہون اور روزہ بہی رکہتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون اور عورتون سے نکاح بہی کرتا ہون سو جو میری چال سے بیزار ہو وہ میری امت سے نہین **ف** یعنے جس نے سنت کو اہانت سے چہوڑ دیا اوس سے بہتر کسی اور کام کو سمجہ کے چہوڑا وہ امت سے باہر ہوا اسلیے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فضلیت کا منکر ٹہیرا اور اگر اس طور سے نہین چہوڑا تو اوسپر کچہ ملامت نہین جیسا اور روایتون سے معلوم ہوتا ہے غرض یہ قول حضرت کا جوامع الکلم مین سے ہے کہ ہزارون بدعات اور محدثات کو رد کرتا ہے اور اہل بدعت کی قطع جید کے لیے سیف قاطع اور متبعان سنت کے واسطے برہان ساطع

عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لاختصینا **ترجمہ** سعد سے مروی ہے کہ عثمان بن مظعون نے جب ارادہ کیا عورتوں سے جدا رہنے کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی بات رد کردی اور اگر آپ اجازت دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے عن سعید بن المسیب قال سمعت سعدا یقول رد علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لاختصینا **وہی** مضمون ہے **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول اراد عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان یتبتل فنہاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو اجاز لہ ذلک لاختصینا **ترجمہ** وہی مضمون ہے **ف** اس حدیث مین اشارہ ہے کہ وہ لوگ اپنی رائے سے خصی ہونے کو جائز جانتے تھے پھر جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہ دی تو حرام ہونا اُسکا معلوم ہوا اور انہوں نے اپنی رائے کو چھوڑ دیا اور قیامت تک صالحان امت کا یہی وتیرہ اور چلن ہے کہ جب حدیث رسول اللہ کی اون کو ملجاتی ہے تو اپنی رائے ہو خواہ کسی اور امام و مجتہد یا پیر و شہید کی رائے ہو اُس کو سلام کرتے ہین اور حدیث رسول اللہ پہ عمل کرتے ہین اور جو اس چلن پہ نہین وہ سلف صالحین کے مسلک پر نہین اور خصی کرنا آدمی کا نووی نے حرام لکھا ہے خواہ بچپنے مین ہو خواہ بڑے سن مین اور بغوی نے کہا ہے کہ ایسے ہی جو جانور حرام ہین اون کا خصی کرنا بھی حرام ہے اور جو جانور کہ حلال ہے اوسکا خصی کرنا بچپنے مین روا ہے اور بعد کو حرام ہے واللہ اعلم **باب** ندب من رای امراۃ فوقعت فی نفسہ الی ان یاتی امراتہ او جاریتہ فیواقعہا **جو** کسی عورت کو دیکھے اور رغبت اوسکی دل مین پیدا ہو تو اپنی بی بی یا باندی سے صحبت کرے **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای امراۃ فاتی امراتہ زینب وھی تمعس منیئۃ لہا فقضی حاجتہ ثم خرج الی اصحابہ فقال ان المراۃ تقبل فی صورۃ شیطان وتدبر فی صورۃ شیطان فاذا ابصر احدکم امراۃ فلیات اھلہ فان ذلک یرد ما فی نفسہ **ترجمہ** جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑی ایک عورت پر اور آپ اپنی بی بی زینب مسلمانوں کی ماں کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چمڑے کو دباغت دینے کے لیے مل رہی تھین پھر آپ نے اپنی حاجت اُن سے پوری کی اور پھر اپنے یاروں کیطرف

نکلی اور فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت مین آتی ہے اور جب جاتی ہے تو شیطان کی صورت مین جاتی ہے پھر جب کسی عورت کو کوئی دیکھے تو ضرور ہے کہ اپنی بی بی کے پاس آدے یعنے صحبت کرے کہ اُس کے دل کا خیال جاتا رہے **عن** جابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اِمْرَاَۃً فَذَکَرَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَاَتٰی اِمْرَاَتَہٗ زَیْنَبَ یَعْنِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَھِیَ تَمْعَسُ مَنِیْئَۃً وَلَمْ یَذْکُرْ تُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ جابر نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس مین یہ نہین کہ عورت جب جاتی تو شیطان کی صورت مین جاتی ہے **ف** اس حدیث کے روسے مستحب ہو کہ جب . . . آدمی کسی عورت کو دیکھے اور اُسے شہوت ہو تو اپنی بی بی کے پاس آدے اور صحبت کرے اور جانے کہ جو اوسکے پاس ہے وہی میری بیوی کے پاس ہے اور عورت کا شیطان کی صورت مین آنا یہ ہے کہ رغبت دلاتی ہے شہوت رانی اور زنا کو اور یاد دلاتی ہے لذات جماع کو اور یہ اثر ہے شیطان کا اور آپ نے اصحاب سے اس امر کو بیان کر دیا کہ انکی تعلیم ہو جاوے اور اس سے معلوم ہوا کہ مرد اگر اپنی بی بی سے دن کو جماع کرے تو کچھ حرج نہین اور بی بی کو ضرور ہے کہ اگر کسی شغل مین ہو تو اسکو ترک کر کے شوہر کے بلانے پر حاضر ہو اس لیے کہ جب مرد کی شہوت بدن مین حرکت کرتی ہے اور نکلتی نہین تو خوف ہو کہ اوس کے دل اور بدن کو ضرر پہنچے اور اکثر ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے اللہ تعالی سب برادران مسلمین کو بیبیون کو اس حسنات کے حاصل کرنے کی توفیق دے اور نشوز و اعراض سے بچاوے **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْہُ الْمَرْاَۃُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلَی امْرَاَتِہٖ فَلْیُوَاقِعْھَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب کسی کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو اور اسکو دل مین اُسکا خیال آدے تو چاہیے کہ اپنی عورت سے صحبت کرے کہ اُس سے اُسکے دل کا خیال جاتا رہے گا۔

باب

نِکَاحِ الْمُتْعَۃِ وَبَیَانِ اَنَّہٗ اُبِیْحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ اُبِیْحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِیْمُہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ باب متعہ کے حلال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر حلال ہونے کا پھر قیامت تک حرام رہنے کا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ کُنَّا

نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِی فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِکَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْکِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلٰی أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا إِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ

عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور ہمارے پاس عورتین نہین اور ہمنے کہا کہ کیا ہم خصی ہوجاوین سو ہم کو آپ نے منع فرمایا اس سے اور اجازت دی ہم کو کہ ہم نکاح کرین عورت سے ایک کپڑے کے بدلے ایک معین مدت تک پھر عبد اللہ نے یہ آیت پڑہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ای ایمان والو مت حرام کرو پاک چیزون کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہین اور حد سے نہ بڑہو بیشک اللہ تعالیٰ دوست نہین رکہتا حد سے بڑہنے والون کو **عَنْ** إِسْمٰعِیْلَ بْنِ أَبِیْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَیْنَا هٰذِهِ الْآیَةَ وَلَمْ یَقُلْ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ اسمعیل بن خالد نے مثل اسکی روایت کی اور پھر کہا کہ ہمپر یہ آیت پڑہی اور یہ نہین کہا کہ عبد اللہ نے یہ آیت پڑہی **ف** متعہ کا نکاح یہ ہے کہ ایک مہر پر ایک مدت معین پر کسی عورت سے نکاح کرنا اور بعد اوس مدت کے وہ نکاح تمام ہوجاوے اور وہ عورت اوسکے نکاح سے بلا طلاق باہر سمجھی جاوے اور مازری نے کہا ہے کہ ابتدای اسلام مین یہ نکاح جائز تہا پھر باحادیث صحیحہ اوسکا منسوخ ہونا ثابت ہوا اور اسکی تحریم پر اجماع منعقد ہوگیا **مترجم** پھر جنکے نزدیک اجماع مقبول ہے وہ اوسکی حرمت پر اجماع کو سند لاتے ہین اور جن کے نزدیک اجماع حجت نہین ہے وہ ان احادیث سے استدلال کرتے ہین اور مآل دونون کا ایک ہی ہے انتہی اور مخالفت نہین کی اسکی حرمت مین مگر ایک گروہ مبتدعہ نے اور استدلال کیا ہے اُس گروہ مبتدعہ نے انہی احادیث منسوخہ سے اور اس آیت سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَآتُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ اور ابن مسعود کی قرأت مین ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ إِلٰی أَجَلٍ مُّسَمًّی اور یہ قرأت ابن مسعود کی شاذ ہے کہ رتبہ اُسکا نہ حدیث کی برابر ہے نہ لازم العمل ہے اور امام زفر نے کہا ہے کہ جس نے نکاح متعہ کیا اوسکا نکاح ہمیشہ کو ہوگیا یعنے پھر بغیر طلاق کے وہ نکاح نہین ٹوٹ سکتا اور گویا مدت کا ذکر قابل اعتبار نہین ہے جیسے اور شروط فاسدہ لائق اعتبار نہین اور مازری نے کہا کہ صحیح مسلم مین آیا ہے کہ آپ نے خیبر مین متعہ سے منع فرمایا اور کسی روایت مین

آیا ہے کہ آپنے فتح مکہ کے دن منع فرمایا اس مین بعضون کو شبہ ہوا حالانکہ اس مین تعارض
نہین اسلیے کہ آپ نے بار بار اس سے منع فرمایا ہے اس لیے کہ نہی اوسکی مشہور ہوجاوے اور سب
کو پہنچ جاوے اور جس نے نہ سُنا ہو وہ بہی سن لے پہر ہر راوی نے جسوقت مین سُنا اُسوقت مین نہی
کو بیان کیا غرض اسمین تعارض جاننے والے کی خطا ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حدیث جواز
متعہ کو روایت کیا ہے ایک جماعت نے صحابہ سے اور مسلم نے اوس مین سے ذکر کیا ہے ابن
مسعود اور ابن عباس اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور سبرہ بن معبد جہنی کی روایتون کو اور ان سب کی
روایتون مین جواز اُسکا سفر مین مذکور ہے نہ حضر مین اور بوقت ضرورت نہ بلا ضرورت اور ظاہر ہے کہ عرب
کا ملک گرم ہے اور اسفار جہاد مین عورتون کا ساتھہ رکہنا مشکل ہے اور ابن ابی عمر کی روایت مین تصریح
ہے کہ جواز اُسکا ابتداے اسلام مین تہا جیسے جواز مردار کا ہے مضطر کے لیے اور مانند اُسکی اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے بہی ایسا ہی مروی ہے اور مسلم نے سلمہ بن اکوع سے اباحت اسکی روز اوطاس مین
روایت کی اور سبرہ کی روایت سے فتح مکہ کے دن اور وہ دونون ایک ہی ہین اور پہر اسی دن
حرمت بہی ہوئی اور حضرت علی کی روایت مین تحریم اوس کی خیبر کے دن آئی ہے اور وہ فتح مکہ سے پہلے ہے
اور غیر مسلم مین ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اوس سے
غزوہ تبوک مین اور اس روایت کا کوئی تابع نہین اور یہ راوی کی غلطی ہے اور اسیحدیث کو مالک نے
موطا مین اور سفیان بن عیینہ اور عمری اور یونس وغیرہم نے زہری سے روایت کی ہے اور اس مین
خیبر کا دن مذکور ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے مسلم نے ایکجماعت کے واسطہ سے زہری سے اور
یہی صحیح ہے اور ابو داؤد نے ربیع بن سبرہ سے روایت کی بواسطہ اون کے والد کے کہ نہی ہوئی
متعہ سے حجۃ الوداع مین اور ابو داؤد نے کہا ہے کہ یہی صحیح تر ہے سب روایتون سے جو اسباب
مین مروی ہوئیں ہین اور سبرہ سے اباحت اوسکی بہی حجۃ الوداع مین مروی ہوئی ہے پہر اسکے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت اسکی بیان فرمائی قیامت تک اور حسن بصری سے مروی ہے
کہ اُنہون نے کہا متعہ کبہی حلال نہین ہوا سوا عمرہ قضا کے اور یہی سبرہ جہنی سے بہی مروی ہوا ہے
اور مسلم نے سبرہ کی روایتون مین تعین وقت نہین بیان کیا مگر محمد بن سعید دارمی کی روایت مین
اور اسحاق بن ابراہیم اور یحیے بن یحیے کی روایت مین کہ اوس مین فتح مکہ کا دن مذکور ہے

اور محدثین نے کہا ہے کہ ذکر کرنا روایت اباحت کا حجۃ الوداع کے دن خطا ہے اس لیے کہ نہ اون دنون
مین ضرورت تہی نہ عزوبت یعنی عورتون سے جدائی اور اکثر لوگون نے عورتون کے ساتھہ حج کیا تہا اور
صحیح یہ ہے کہ حجۃ الوداع مین صرف متعہ کی نہی ہوئی جیسا کہ اکثر روایتون مین آیا اور اس دن آپ نے
اس نہی کی تجدید کی کہ سب مسلمان آج کے دن جمع ہین اس نہی سے خوب واقف ہوجاوین اور حاضر
غائبین کو خبر دیدین اور اسلیے کہ دین اوسدن تمام ہوا اور شریعت کامل ہوئی پس اس نہی کو بہی تازہ
طور سے بیان فرمادیا کہ سب مین پہنچ جاوے جیسے اور حلال و حرام اوسدن ارشاد فرمادیے
اور اوسدن متعہ کی حرمت قطعی ابدی بیان فرمادی قیامت تک اور قاضی عیاض نے کہا ہے
کہ احتمال ہے اسکا بہی کہ تحریم اوسکی خیبر اور عمرہ قضا اور روز فتح مکہ اور روز اوطاس مین بطور تجدید نہی کے
ہو ان مقامون مین اسلیے کہ حدیث اوسکی تحریم کی خیبر کے دن بہت صحیح ہے اور اس مین کچہ طعن
نہین اور اوس کے راوی بہت ثقہ اور پکے ہین مگر سفیان کی روایت مین جو یہ مذکور ہے
کہ آپ نے منع فرمایا متعہ سے اور گدہون کے گوشت سے خیبر کے دن تو اس مین بعض محدثین نے کہا ہے
کہ مراد اس سے یہ ہے کہ متعہ کی حرمت بیان کی اور اسکا وقت نہین بیان کیا اور گدہون کی
حرمت کا وقت خیبر کے روز کو کہا سو گدہون کی حرمت خاص خیبر کے دن ہوئی اور متعہ کی تحریم کا
وقت راوی نے بیان نہین کیا اور اس صورت مین روایتون مین اتفاق ہوجاتا ہے اور یہی
قول اشبہ بالصحت ہے اسلیے کہ تحریم متعہ کی مکہ مین تہی اور گدہون کی حرمت خاص خیبر ہی مین ہوئی
قاضی نے کہا کہ اولی وہی ہے جو ہم نے کہا کہ ان مواضع مین تحریم کی صرف تکرار ہوئی مگر یہان ایک
بات باقی رہی وہ یہ کہ اباحت اوسکی جو عمرہ قضا مین اور روز فتح مکہ کے اور اوطاس کے دن
ہوئی تو اس مین یہ احتمال ہے کہ اباحت اُسکی بنظر ضرورت بعد تحریم کے ہوئی ہو اور پہر تحریم ابدی
ہوگئی قیامت تک اور شاید یہ ہو کہ آپ نے حرام کیا اوسکو خیبر کے دن اور عمرہ قضا مین پہر روز فتح مکہ
ضرورت کے لیے مباح کیا اور پہر حرام فرمایا فتح مکہ ہی کے دن حرمت ابدی کے ساتھہ اور ساقط ہو
جاتی ہے اس مین اباحت حجۃ الوداع کی اسلیے کہ وہ مروی ہے سبرہ جہنی سے اور معتبر پکے راویون
نے اون سے اباحت اُسکی فتح مکہ کی روایت کی ہے اور حجۃ الوداع مین جو اون سے مروی ہے وہ
صرف تحریم ہے غرض اسکی ثبوت سے وہی بات لی جاتی ہے جسپر جمہور رواۃ متفق ہین اور سبرہ کے سوا

اور صحابہ کی روائتین بہی اسکے موافق ہین اور وہ بات یہی ہے کہ نہی وارد ہوئی متعہ سے دن ہین فتح مکہ کے اور تحریم اوس کی حجۃ الوداع مین جو ہوئی وہ صرف تاکید اور اشاعت کی راہ سے تہی جیسا اوپر گذرا اور حسن بصری کا جو قول اوپر گذرا کہ متعہ سوا عمرۃ القضا کے اور کبہی حلال نہین ہوا سو یہ تو محض غلط ہے اور احادیث صحیحہ سے اوسکے خلاف ثابت ہوتا ہے چنانچہ جن حدیثون مین کہ مذکور ہے کہ تحریم اوس کی خیبر کے دن ہوئی وہ بہی اس قول کی رادہین اسلیے کہ غزوہ خیبر عمرۃ القضا کے قبل ہے اور جو اباحت اوسکی فتح مکہ اور روز اوطاس مین مروی ہوئی باوجودیکہ روائتین اوسکی بہی سبرہ جہنی سے وارد ہوئی ہین اور وہی دوسری روایتون کے بہی راوی ہین پس وہ اباحت بہت صحیح ہے اور جو صحیح کے مخالف اُنکی روائتین ہین وہ متروک ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ متعہ ایسی چیز ہے کہ اُس مین تحریم و اباحت و نسخ دو بار ہوا یہ تقریر ہے قاضی عیاض کی اور نووی نے کہا ہے کہ صحیح اور مختار قول یہ ہے کہ تحریم و اباحت اس مین دو بار ہوئی ہے اور وہ حلال تہا خیبر کے قبل پہر حرام ہوا خیبر کے دن پہر حلال ہوا فتح مکہ کے دن اور وہی اوطاس کا دن ہے اسلیے کہ یہ دونون متصل ہین پہر اُس کی تیسرے دن حرمت ابدی ہو گئی قیامت تک اور پہر حرمت ہی رہی اور یہ ہو نہین سکتا کہ اباحت قبل خیبر کے ساتہہ خاص ہو اور حرمت ابدی خیبر کے دن ہو اور فتح مکہ کے دن صرف تاکید تحریم ہو بغیر اوسکے کہ فتح مکہ کے دن اباحت ہوئی ہو جیسا مازری نے اختیار کیا ہے اور قاضی عیاض نے اسلیے کہ وہ روائتین جو مسلم نے ذکر کی ہین صریح دلالت کرتی ہین کہ فتح مکہ کے دن مباح ہوا اور اُنکا ساقط کرنا کسیطرح نہین ہو سکتا اور مکرر اباحت کے وقوع کا کوئی مانع نہین اور قاضی نے کہا ہے کہ اتفاق ہے علما کا کہ متعہ ایک نکاح تہا مدت مقررہ تک کہ نہ اُسمین میراث ہوتی تہی نہ طلاق کی ضرورت تہی بلکہ بمجرد اتمام مدت فراق ہو جاتا تہا اور نکاح باقی نہ رہتا تہا اور اوس کی حرمت پر اجماع منعقد ہو گیا اسکے بعد جمیع علما کا سوا فرقہ مبتدعہ روافض کے اور ابن عباس بہی پہلے اوس کی اباحت کے قائل تہے پہر رجوع کیا اور اب اسپر بہی علما کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی نکاح متعہ کرے تو وہ فاسد ہے اور باطل خواہ دخول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اوس کے بطلان پر حکم کیا جاویگا سوا امام زفر کے کہ اُنکا قول اوپر مذکور ہو چکا اور اصحاب مالک نے اختلاف کیا ہے کہ آیا جماع کرنے والے پر اس نکاح سے حد لازم آتی ہے یا نہین اور مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ اوسپر

حد نہین اسلیے کہ عقد کا شبہ ہے اور قاضی نے کہا ہے کہ اسپر بہی اجماع ہے کہ ایک شخص نے نکاح
کیا اور اُس کی نیت مین ہے کہ مین اتنی مدت اس عورت کو رکہون گا تو نکاح اسکا صحیح ہے حلال
ہے اور یہ نکاح متعہ نہین ہے نکاح متعہ وہی ہے کہ جس مین شرط ہوجاوے ایک مدت کی اور ذکر
ہجاوے اوس بدنا کا وقت عقد کے نووی نے شرح مسلم مین بعینہ یہی تقریر کی ہے - اور اس زمانہ
مین بعض جہلا جو بڑی علما مین سفہاے ناس کو بالقاے وسواس مثل خناس کے حلت متعہ سنا کر
بہتیا ناس کرتے ہین اور اون کے حقمین نسناس بنتی ہین اور مشرب رد کو تحقیق سے مغاک ردی
جہالت مین سنتے ہین اسد اُن کے فریب و زور سے مومنان پرنور کو بچاوے آمین یارب العلمین
اور کہا امام مسلم نے کہ روایت کی ہم سے بہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے وکیع نے
اون سے اسمعیل نے اسی سند سے اور اس مین کہا کہ ہم لوگ جوان تہے سو عرض کی ہمنے کہ یا رسول
اللہ کیا ہم خصی ہو جاوین اور یہ نہین ذکر کیا کہ ہم جہاد کرتے تہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَا خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَذِنَ لَكُمْ اَنْ تَسْتَمْتِعُوْا
يَعْنِيْ مُتْعَةَ النِّسَاءِ **ترجمہ** جابر اور سلمہ نے کہا کہ نکلا ہمپر منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
اُسنے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو اجازت دی عورتون سے متعہ کرنے کی **عَنْ**
سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَتَانَا فَاَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ سلمہ اور جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہمارے
پاس اور اجازت دی ہمکو متعہ کی **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا مُعْتَمِرًا فَجِئْنَاهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ اَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ
اِسْتَمْتَعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ **ترجمہ** عطا نے کہا کہ
جابر بن عبد اللہ عمرہ کو آئے اور ہم سب اُنکی منزل مین ملنے کو گئے اور لوگون نے اُن سے بہت
باتین پوچہین پہر متعہ کا ذکر کیا تو اُنہون نے کہا کہ ہان متعہ کیا ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے زمانہ مبارک مین اور ابوبکر و عمر کے زمان خلافت مین **ف** مراد یہ ہے کہ جن لوگون کو
نسخ نہین پہنچا ہے وہ لوگ کرتے رہے اور جنکو نسخ پہونچ گیا وہ قائل حرمت ہوئے اور بچتے رہے

فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا ترجمہ ابی نضرہ نے کہا کہ مین جابر کے پاس تہا کہ ایک شخص
آیا اور کہا کہ ابن عباس اور ابن زبیر نے اختلاف کیا ہے دونون متعون مین یعنے متعہ حج مین اور عورتون
کے متعہ مین اسو جابر نے کہا کہ ہمنے دونون متعہ کیمے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہر منع کیا
ان دونون سے عمر نے اور پہر ہمنے نہین کیا ان دونون کو عَنْ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ
رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا ترجمہ
ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی سال
اوطاس مین متعہ کی تین بار اور پہر منع فرمادیا **فائدہ** اسمین تصریح ہوگئی کہ متعہ مباح ہوا فتح مکہ
کے دن اور وہی اوطاس کا دن ہے اور اوطاس ایک وادی کا نام ہے طائف مین یعنے ایک میدان کا
اور فتح مکہ کا اور اوطاس کا دن ایک ہی ہے عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ
قَالَ اَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ اِلَى امْرَاَةٍ مِّنْ
بَنِي عَامِرٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيْ فَقُلْتُ رِدَائِيْ وَقَالَ
صَاحِبِيْ رِدَائِيْ وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِيْ اَجْوَدَ مِنْ رِدَائِيْ وَكُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلَى
رِدَاءِ صَاحِبِيْ اَعْجَبَهَا وَاِذَا نَظَرَتْ اِلَيَّ اَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِيْنِيْ فَمَكَثْتُ
مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِّنْ
هٰذِهِ النِّسَاءِ الَّتِيْ يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا سبرہ جہنی نے کہا کہ اجازت دی ہمکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اور مین اور ایک شخص دونون نکلے اور ایک عورت کو دیکہا قبیلہ بنی عامر سے
کہ گویا ایک جوان اونٹنی تہی دراز گردن صراحی نما سو ہمنے اپنون کو اسپر پیش کیا اور وہ بولی کہ
مجہے کیا دیتے ہو مین نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے
رفیق کی چادر سے اچہی تہی مگر مین اوسکی بہ نسبت اچہا جوان تہا پہر جب وہ میرے رفیق کی چادر
دیکہتی تو اسکو پسند آتی اور جب مجہے دیکہتی تو مین اسکو پسند آتا پہر اوس نے کہا کہ تو اور تیری چادر
مجہے کافی ہے اور مین اوسکے پاس تین روز رہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے پاس ایسی
عورت ہو کہ اوس سے متعہ کیا ہو تو اسے چہوڑ دے عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ اَنَّ اَبَاهُ غَزَا

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ قَوْمِي وَلِي عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيْبٌ مِّنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدٌ فَبُرْدِي خَلَقٌ وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيْدٌ غَضٌّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ أَوْ بِأَعْلَاهَا فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِّثْلُ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَكِ أَنْ يَسْتَمْتِعَ مِنْكِ أَحَدُنَا قَالَتْ وَمَا تَبْذُلَانِ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ بُرْدَهُ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ وَيَرَاهَا صَاحِبِي يَنْظُرُ إِلَى عِطْفِهَا فَقَالَ إِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ وَبُرْدِي جَدِيْدٌ غَضٌّ فَتَقُولُ بُرْدُ هٰذَا لَا بَأْسَ بِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ أَخْرُجْ حَتَّى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ ربیع بن سبرہ نے کہا ہے کہ اون کے باپنے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ مین اور کہا کہ ہم مکہ مین ٹہیرے پندرہ یعنے رات اور دن ملا کر تیس ہوئے اور اجازت دی ہم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے متعہ کرنے کی اور مین اور ایک شخص میری قوم کا دونون نکلے اور مین اُس سے خوبصورتی مین زیادہ تہا اور وہ قریب تہا بدصورتی کے اور ہم مین سے ہر ایک کے پاس ایک چادر تہی اور میری چادر پرانی تہی اور میرے ابن عم کی چادر نئی تازہ تہی یہانتک کہ جب ہم مکہ کے نیچے یا اوپر کی جانب مین پہنچے تو ہم کو ایک پٹہیا ملی جیسے جوان اونٹنی ہوتی ہے صراحی گردن یعنے جوان خوبصورت عورت سو ہم نے اوس سے کہا کہ کیا تجہے رغبت ہے کہ ہم مین سے کوئی تجہہ سے متعہ کرے اوس نے کہا کہ تم لوگ کیا دوگے تو ہم مین سے ہر ایک نے اپنی چادر پہیلائی اور وہ دونون کیطرف دیکہنے لگی اور میرا رفیق اُسکو دیکہتا تہا اور اُس کے سر سے سرین تک گہورتا تہا اور اوسنے کہا کہ اُنکی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور تازہ ہے اور وہ کہتی تہی کہ اُسکی چادر مین کچہ مضائقہ نہین تین بار یا دو بار یہی گفتگو ہوئی غرض مین نے اُس سے متعہ کیا اور مین اوس کے پاس سے نہ نکلا یہانتک کہ حرام کیا متعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عَنِ** الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بِشْرٍ وَزَادَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذَاكَ وَفِيْهِ قَالَ إِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ مُّحٌّ

ترجمہ سبرہ سے وہی مضمون مروی ہوا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کے سال مین اور

مثل حدیث بشر کی روایت کی اور اس مین یہ زیادہ ہے کہ اوس نے کہا بہلا یہ بہی کہین ہو سکتا ہے اور اس روایت مین یہ بہی ہے کہ اُس رفیق نے کہا کہ اسکی چادر پرانی گہی گذری ہے **ف** اس روایت سے یہ بہی معلوم ہوا کہ متعہ مین گواہ شاہد بہی نہوتے تھے اور نہ ولی کی ضرورت تہی **عن** الرَّبِیعِ بْنِ سَبْرَۃَ الْجُهَنِیِّ اَنَّ اَبَاہُ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ کُنْتُ اَذِنْتُ لَکُمْ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ مِنْھُنَّ شَیْءٌ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَھَا وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا **ترجمہ** ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے سو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو مین نے تم کو اجازت دی تہی عورتون سے متعہ کرنے کی اور اللہ تعالی نے اب اُسکو حرام کر دیا قیامت کے دن تک سو جسکے پاس کوئی اون مین کی ہو تو چاہیے کہ اسکو چہوڑ دے اور نہ پہیر لو اُن سے کوئی چیز جو تم اُنکو دے چکے ہو **عن** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عُمَرَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْبَابِ وَھُوَ یَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ **ترجمہ** عبد العزیز بن عمر سے روایت ہے اسی اسناد سے کہ انہون نے کہا کہ مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن اور باب کعبہ کے بیچ مین کہڑے ہو کر فرماتے تہے مثل حدیث ابن نمیر کی یعنے جو اس سے پہلے گذری **ف** اس حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناسخ و منسوخ دونون کا ذکر ہے اور حرمت ابدی متعہ کی قیامت تک مذکور ہے اور اسی حدیث کی رو سے اون راویون کے قول کی تاویل ضرور ہوئی جنہون نے کہا کہ ہمنے ابوبکر و عمر کے وقت تک متعہ کیا اور وہ تاویل یہی ہے کہ اُنکو خبر اوس کے منسوخ ہونیکی نہین پہنچی تہی اور اس سے یہ بہی ثابت ہوا کہ جو مہر متعہ مین دیا تہا وہ عورت کے ملک ہو گیا کہ اب اُسکا پہیر لینا روا نہین اگرچہ مدت متعہ کی تمام ہونے سے پیشتر ہی اُسے چہوڑا ہو **عن** عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَۃَ الْجُھَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَۃِ عَامَ الْفَتْحِ حِیْنَ دَخَلْنَا مَکَّۃَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ حَتّٰی نَھَانَا عَنْھَا **ترجمہ** عبد الملک بن ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے باپ سے اونہون نے اُن کے دادا سبرہ سے روایت کی کہ سبرہ نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا فتح مکہ کے سال مین جب ہم مکہ مین داخل ہوئے پہر نہ نکلے ہم وہان سے یہانتک

کو منع کر دیا ہمکو متعہ سے عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ حَتَّى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَخَطَبْنَاهَا إِلَى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِي أَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِي وَتَرَى بُرْدَ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي فَآمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارَتْنِي عَلَى صَاحِبِي فَكُنَّ مَعَنَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهِنَّ ترجمہ ربیع بن سمرہ اپنے باپ سبرہ سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلے اسہ علیہ وسلم نے سال فتح مکہ مین اپنے یارون کو حکم دیا عورتون سے متعہ کرنے کا انہون نے کہا کہ پہر مین اور میرا ایک یار قبیلہ بنی سلیم سے دونون نکلے یہان تک کہ ہمنے ایک جوان عورت کو پایا قبیلہ بنی عامر سے کہ گویا ایک جوان اونٹنی تہی اور پیغام دیا ہمنے اسکو متعہ کا اور پیش کیا اوسپر اپنی چادرون کو اور وہ دیکہنے لگی اور مجہے خوب صورت دیکہتی تہی میرے رفیق سے زیادہ اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچہی دیکہتی تہی اور اس نے اپنے دل مین ایک گہڑی مشورہ کیا پہر مجہے اوس نے پسند کیا میرے رفیق کے سوا اور متعہ کی عورتین ہمارے لوگون کے پاس تین دن تک رہین پہر حکم کیا ہم کو رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے انکے چہوڑ دینے کا عَنْ سَبْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ سبرہ نے کہا کہ نبی صلی اسہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نکاح متعہ کے سے عَنْ سَبْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ترجمہ سبرہ نے کہا کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے منع فرمایا فتح مکہ کے دن عورتون کے متعہ سے عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ تَمَتَّعَ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ ترجمہ ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دنون مین متعہ سے منع فرمایا عورتون کے متعہ سے اور اُن کے باپ سبرہ نے متعہ کیا تہا یعنے قبل منع کے دو سرخ چادرون پر عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ إِنَّ نَاسًا أَعْمَى اللهُ قُلُوبَهُمْ كَمَا أَعْمَى أَبْصَارَهُمْ يُفْتُونَ بِالْمُتْعَةِ يُعَرِّضُ بِرَجُلٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ إِنَّكَ لَجِلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ

يُرِيدُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ فَوَاللهِ لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفِ اللهِ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ فَأَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَهْلًا قَالَ مَا هِيَ وَاللهِ لَقَدْ فُعِلَتْ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ إِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللهُ الدِّينَ وَنَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي رَبِيعُ ابْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا جَالِسٌ **ترجمہ** ابن شہاب زہری نے کہا کہ خبر دی مجھکو عروہ بن زبیر کہ عبداسد بن زبیر کہڑے ہوئے مکہ مین یعنے خطبہ پڑہنے کو اور کہا کہ بعض لوگون کے دل اسد تعالے نے اندہے کر دیے ہین جیسے انکی آنکھین اندہی کر دی ہین (یہ اشارہ کیا اونہون نے ابن عباس کیطرف کہ وہ اخر عمر مین نابینا ہو گئے تہے اور انکو متعہ کا نسخ نہین پہنچا تہا اسلیے جواز کا فتوے دیتے تہے پہر اُنہون نے رجوع کیا جبکہ نسخ معلوم ہو گیا) کہ فتوی دیتے ہین متعہ کے جواز کا اور وہ طعن کرتے تھے ایک شخص پر (یعنے اُنہی ابن عباس پر) اتنے مین پکارا انکو ایک شخص نے (یعنے ابن عباس نے) اور کہا کہ تم کم فہم بے ادب نادان ہو اور قسم ہے میری جان کی کہ متعہ کیا جاتا تہا زمانہ مین امام المتقین کے یعنے جناب رسول اللہ صلی اسد علیہ وسلم کے سو ابن زبیر نے اون سے کہا کہ تم اپنے کو آزما دیکہو کہ قسم اسد کی اگر تم نے متعہ کیا (یعنے متعہ سے صحبت کی) تو بیشک مین تمکو تمہارے ہی پتہرون سے ماردن گا۔ (یعنے جیسے زانی کو مارتے ہین) ابن شہاب نے کہا کہ خالد بن مہاجر بن سیف اسد نے مجھے خبر دی کہ مین ایک شخص کے پاس بیٹہا تہا کہ ایک دوسرا شخص آیا اور اُس نے متعہ کا فتوی پوچہا تو اُنہون نے حکم دیا متعہ کا سو ابن ابی عمرہ انصاری نے کہا کہ ذرا ٹہیرو اونہون نے کہا کیون اسد کی قسم مین نے کیا ہے امام المتقین کے زمانہ مین تب ابن ابی عمرہ نے کہا کہ اول اسلام مین جائز تہا اوس کے لیے جو نہایت درجہ کا بیقرار ہو جیسے مضطر کو مردہ اور خون اور سور کا گوشت وغیرہ حلال ہے پہر اسد پاک نے

اپنے دین کو مضبوط کیا اور اس سے منع فرمایا ابن شہاب زہری نے کہا اور خبر دی مجھکو ربیع بن سبرہ جہنی نے کہ
ان کے باپ نے کہا کہ مین نے متعہ کیا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین بنی عامر کی ایک عورت سے
دو سرخ چادر کے عوض پھر منع کیا ہمکو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے متعہ سے کہا ابن شہاب نے اور سنا
مین نے ربیع بن سبرہ سے کہ وہ روایت کرتا تھا حدیث کو عمر بن عبد العزیز سے اور مین بیٹھا ہوا تھا عَنْ
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا إِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ وَمَنْ كَانَ أَعْطٰى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ ترجمہ عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ روایت کی مجھ سے
ربیع بن سبرہ جہنی نے انہون نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ سے اور فرمایا
کہ آگاہ ہو وہ آج کے دن سے حرام ہے قیامت کے دن تک اور جس نے کچھ دیا ہو یعنے متعہ کے مہر مین وہ
نہ پھیرے عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ
النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ سے عورتون کے اور پلے ہوئے شہری گدہون کے
گوشت کہانے سے عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَقُوْلُ لِفُلَانٍ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيٰى
عَنْ مَالِكٍ ترجمہ مالک سے اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ تو تو ایک شخص بھٹکا ہوا
ہے سیدھی راہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ سے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا
عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ
الْأَهْلِيَّةِ ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر ہی مذکور ہوا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ
سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُلَيِّنُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ ترجمہ
حضرت علی نے ابن عباس سے سنا کہ وہ جائز رکہتے تھے متعہ نسا کو تو انہون نے کہا کہ ٹہیر جاؤ اے ابن عباس
اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس سے خیبر کے دن اور پلے ہوئے گدہون کے
گوشت سے عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰهُ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ علی بن ابیطالب فرماتے تہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ نسا سے خیبر کے دن اور پلے ہوئے گدہون کے گوشت سے ف ان روایتون سے حرمت پلے ہوئے گدہون کے گوشت کی ہی معلوم ہوئی اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب تمام علمار کا مگر ایک گروہ سلف کا اوسکی حلت کا قائل ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور جناب عائشہ صدیقہ اور بعض سلف سے اوسکی اباحت مروی ہے اور ان سے تحریم بہی مروی ہے اور امام مالک سے کراہت اور تحریم مروی ہے باب فی تحریم الْجَمْعِ بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَعَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا فِی النِّکَاحِ بہتیجی اور پہوپہی اور خالہ اور بہانجی کا جمع کرنا نکاح مین حرام ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَخَالَتِهَا ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع نہ کرے کوئی عورت اور اسکی پہوپہی کو ایک نکاح مین اور نہ کوئی عورت اور اسکی خالہ کو ایک نکاح مین ف یعنے جسکے نکاح مین ایک عورت ہے وہ خالہ کو اسکی نکاح مین نہ لاوے اور اسیطرح اسکی پہوپہی کو بہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَرْبَعِ نِسْوَۃٍ اَنْ یُّجْمَعَ بَیْنَهُنَّ الْمَرْاَۃِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْاَۃِ وَخَالَتِهَا مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا ف یہی مذہب ہے جمیع علمار کا کہ حرام ہے جمع کرنا بہتیجی اور پہوپہی کا اور بہانجی اور خالہ کا نکاح مین برابر ہے کہ پہوپہی حقیقی ہو جیسے باپ کی بہن یا خالہ حقیقی ہو جیسے مان کی بہن یا رشتہ کی ہو جیسے عورت کے دادا کی بہن یا پڑدادا اسکے دادا اللکڑ دادا کی بہن کہ یہ سب پہوپہیان حرام ہین جب وہ عورت کسی کے نکاح مین ہو اور اسی طرح رشتہ کی خالہ وہ ہے کہ نانی کی بہن یا دادی کی بہن عورت کی یا پردادی کی بہن کہ یہ خالائین اوس شخص پر حرام ہین جسکے نکاح مین اونکی بہانجی ہو اور ان کے حرمت پر اجماع ہے علما کا مگر ایک طائفہ مبتدعہ نے خوارج اور شیعہ سے اسکا خلاف کیا ہے اور احتجاج کیا ہے اس گروہ نے وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ کی آیت سے اور جمہور نے احتجاج کیا ہے ان حدیثون سے اور تخصیص کی ہے جمہور نے عموم قرآن کی ان خبر آحاد سے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبین ہین وحی کے اور اسیطرح حرام ہے ملک یمین سے جمع کرنا ان سب کا وطی مین جیسے حرام ہے جمع کرنا نکاح مین اور یہی حکم ہے جمیع عورتون کا کہ جنکا جمع کرنا

نکاح مین منع ہے اون کا وطی مین ملک یمین سے بہی منع ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنکح العمۃ علی بنت الاخ و لا ابنۃ الاخت علی الخالۃ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے سنا کہ فرماتے تہے کہ پہوپہی سے نکاح کیا جاوے جب بہتیجی اوس کے نکاح مین ہو اور بہانجی سے نکاح نہ کیا جاوے جب خالہ نکاح مین ہووے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجمع الرجل بین المرأۃ وعمتہا وبین المرأۃ و خالتہا قال ابن شہاب فنری خالۃ ابیہا وعمۃ ابیہا بتلک المنزلۃ ترجمہ مضمون حدیث وہی ہے اور ابن شہاب نے کہا کہ ہم جانتے ہین کہ عورت کے باپ کی خالہ کا اور عورت کے باپ کی پہوپہی کا بہی یہی حکم ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکح المرأۃ علی عمتہا ولا علی خالتہا وہی مضمون ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وہی روایت ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ ولا یسوم علی سوم اخیہ ولا تنکح المرأۃ علی عمتہا ولا علی خالتہا ولا تسأل المرأۃ طلاق اختہا لتکتفئ صحفتہا ولتنکح فانما لہا ما کتب اللہ لہا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص پیغام نکاح کا نہ دے اپنے بہائی کے پیغام پر یعنے جب ایک شخص نے پیغام دیا جب تک لڑکی والے اوسکو ناراضی کا پیغام نہ دین جب تک دوسرا آدمی وہان پیغام نہ دے) اور نہ بہاؤ کرے کوئی اپنے بہائی کے بہاؤ پر اور نہ نکاح مین لائی جاوے کوئی عورت اپنی پہوپہی کے اوپر نہ خالہ کے اوپر اور نہ مانگے کوئی عورت طلاق اپنے سوت کا تاکہ اونڈیل لیوے جو اسکی رکابی مین ہے (یعنے اوس کے حصہ کا نان و نفقہ مجہے ملجاوے) اور چاہیے کہ نکاح مین آوے اور جو اللہ نے اوس کی قسمت مین لکہدیا ہے وہ اُسکا ہے (یعنے یہ نہ کہے کہ فلان عورت تیرے نکاح مین ہے اوسکو طلاق دیدے تو مین نکاح کرونگی) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تنکح المرأۃ علی عمتہا او خالتہا او تسئل المرأۃ طلاق اختہا لتکتفئ ما فی صحفتہا فان اللہ رازقہا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ

نکاح میں لائی جاوے کوئی عورت اوسکی پھوپھی یا خالہ پر اور منع کیا اس سے کہ طلب کرے کوئی عورت طلاق
اپنی بہن کا کہ انڈیل لیوے جو اوس کے برتن میں ہے اور اللہ تعالی اوسکا رازق ہے **عن** ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تجمع بین المرأۃ وعمتھا
وبین المرأۃ وخالتھا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** عمرو بن دینار بھذا الاسناد مثلہ
عمرو بن دینار سے اسی سند سے مثل اسکی مروی ہے **باب** تحریم نکاح المحرم وکراھۃ
خطبتہ محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دینا مکروہ **عن** عثمان بن عفان یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب عثمان بن عفان کہتے تھے
کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ نکاح کرے محرم اپنا نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا اور نہ
خطبہ دیوے یعنے پیغام نکاح بھی نہ دے **عن** نبیہ بن وھب قال بعثنی عمر بن عبید اللہ
ابن معمر وکان یخطب بنت شیبۃ بن عثمان علی ابنہ فارسلنی الی ابان بن عثمان
وھو علی الموسم فقال الا اراہ اعرابیا ان المحرم لا ینکح ولا ینکح اخبرنا بذلک عثمان
رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ نبیہ بن وہب نے کہا کہ
مجھکو بھیجا عمر بن عبید اللہ نے اور وہ پیغام بھیجتے تھے شیبہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کا سو
مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا اور وہ حاکم تھے حجاج کے سو انہوں نے مجھسے فرمایا کہ تم کو میں گنوار
جانتا ہوں اسلیے کہ محرم نہ اپنا نکاح کرسکتا ہے نہ دوسرے کا کروا سکتا ہے خبر دی ہے اسکی ہم کو عثمان
نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عثمان بن عفان ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب ترجمہ اوپر ہو چکا **عن** عثمان
یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المحرم لا ینکح ولا یخطب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن نبیہ بن وھب ان عمر بن عبید اللہ بن معمر اراد ان ینکح ابنہ طلحۃ
بنت شیبۃ بن جبیر فی الحج وابان بن عثمان یومئذ امیر الحاج فارسل الی ابان
انی قد اردت ان انکح طلحۃ بن عمر فاحب ان تحضر ذلک فقال لہ ابان الا اراک
عراقیا جافیا انی سمعت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ترجمہ وہی مضمون ہے جو نبیہ سے اوپر مروی ہوا

مگر اس مین یہ ہے کہ ابان نے کہا مین تمکو عراقی عقل سے خالی دیکہتا ہون **ف** مسلم نے اختلاف ذکر کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے جب نکاح کیا تو وہ حلال تہے یا محرم اور علماء نے ہمین اختلاف کیا ہے کہ محرم کو نکاح روا ہے یا نہین سو مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماے صحابہ کا قول ہے کہ نکاح محرم کا صحیح نہین ہے اور اسی باب کی روایتون پر اعتماد کیا ہے اور ابو حنیفہ اور کوفیون نے کہا ہے کہ نکاح اسکا جائز ہے اور صحیح ہے میمونہ کے حدیث سے اور جواب دیا ہے جمہور نے حدیث میمونہ کا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے نکاح اوسی حال مین کیا ہے کہ جب آپ حلال تہے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور اسیکو روایت کیا ہے اکثر اصحاب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قاضی وغیرہ نے کہا ہے کہ حالت احرام مین نکاح کرنا آپ کا میمونہ سے کسینے روایت نہین کیا سوا ابن عباس کے اور میمونہ اور ابو رافع وغیرہما خود روایت کرتے ہین کہ نکاح کیا اُن سے اور آپ حلال تہے اور وہ اس قصہ سے خوب واقف تہے اسلیے کہ میمونہ تو خود بی بی ہین اور اُنہی کا نکاح ہے اور ابو رافع ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے اضبط ہین اور دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ ابن عباس رضے اللہ عنہما کے قول کی ایک تاویل ہوسکتی ہے یعنے نکاح کیا اون سے جب حرم مین تہے اور اگرچہ حلال تھے اور جو حرم مین ہوتا ہے اسکو بہی محرم کہتے ہین اگرچہ احرام سے نہ ہو اور یہ لغت شائع اور معروف ہے اور اسیلیے شاعر عرب کا کہتا ہے قتلوا ابن عفان الخلیفۃ محرما یعنے قتل کیا ابن عفان کو اور وہ محرم تہے یعنے حرم مدینہ مین تہے غرض مذہب حنفیہ کا کئی وجہ سے مردود ہے اول یہ کہ نصوص قطعیہ شارع کے خلاف ہے اور صراحۃً نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم نہ نکاح اپنا کرے نہ دوسرے کا دوسرے یہ کہ مخالف جماہیر علماے سلف وخلف ہے تیسرے یہ کہ خود جن بی بی کا نکاح ہوا ہے اونکی روایت کے خلاف ہے چوتہی یہ کہ نہی نکاح محرم کی قولی ہے اور جواز آپکے فعل سے مستنبط ہے اور قول مقدم ہے کہ اپنے اور غیر دونون کو شامل ہے بخلاف فعل کے کہ اس مین گمان اسکا بہی ہے کہ شاید آپکی خصائص سے ہو غرض ان وجوہ سے مسئلہ حنفیون کا سراسر باطل و پوچ ہے اور ان سب روایتون کا مطلب یہ ہے کہ محرم حالت احرام مین نہ آپ نکاح کرے نہ اپنی ولایت سے دوسرے کا نکاح کروادے خواہ ولایت خاصہ ہو جیسے اقارب کو ہوتی ہے یا ولایت عامہ ہو جیسے بادشاہ کو ہوتی ہے اور یہی پکا قول ہے اور جب یہ معلوم ہوگیا تو جاننا چاہیے کہ اگر کسی نے حالت احرام مین نکاح کردیا اپنی ولایت سے یا خود اپنا نکاح کیا تو وہ نکاح

باطل ہے یہانتک کہ اگر دولہہ و دلہن حلال بھی ہوں اور وکیل اون مین محرم ہے تب بھی باطل ہے نووی بالاختصار

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ محرم تھے (یعنے حرم مین تھے) اور ابن نمیر نے زیادہ کہا کہ پھر مین نے زہری سے بیان کی یہی حدیث تو اونہون نے کہا خبر دی مجھکو یزید بن اصم نے کہ آپ نے نکاح کیا اور آپ حلال تھے ؂

ف غرض ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے مقابل مین یزید کی اور اصحاب کی روایات آگئی اور دونون مین تعارض سمجہا گیا اور اس سے وہ ساقط کیے گئے اور احادیث قولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واجب العمل رہی اور مذہب حنفیہ باد رہوا ہوا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وہی مضمون ہے **عَنْ** يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا یزید بن اصم نے کہا کہ مجھسے میمونہ بنت حارث نے خود بیان فرمایا کہ اون سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ حلال تہی اور میمونہ میری اور ابن عباس دونون کی خالہ تہین ۔

ف کیون برادران حنفیہ ذرا غور سے فرمایے کہ دولہا اور دلہن کی بات قبول نہ کیجاوے اور غیرون کی بات پر عمل ہو یہ کیسی بات ہے اور نصوص قطعیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ناکح ہین اون کی مخالفت کی جاوے اور میمونہ جو خود منکوحہ ہین انکی تکذیب کیجاوے اور ابن عباس کا قول مقبول ہو یہ سراسر خلاف انصاف اور صریح جور و اعتساف ہے **باب** تَحْرِيمِ الْخِطْبَةِ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيهِ حَتّٰى يَاْذَنَ اَوْ يَتْرُكَ ایک بہائی کے پیغام کا جب تک جواب نہ ہولے تب تک پیغام دینا روا نہین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچے کوئی دوسرے کی بکی ہوئی چیز پر اور نہ پیغام دے کوئی دوسرے کے پیغام پر ۔

ف یعنے ایک بہائی نے جب ایک چیز کہین بیچی تو دوسرے کو لازم نہین ہے کہ اوسکی

چیز پھیر ڈالے اپنی بیچ پے اس طرح جب ایک نے کسی عورت سے پیغام نکاح دیا تو جب تک وہ اوسکے پیغام کو رد کرے
تب تک دوسرا شخص پیغام نہ دے اور یہہ احادیث پیغام کے حرام ہونے پر دلالت واضح رکھتی ہین اور
علما کا اسی لیے اجماع ہوا اس کے حرام ہونے پر جسوقت کہ وہ عورت صاف قبول کر چکی ہو پیغام اول کو اور
اگر اوسپر دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اوس عورت سے تو یہ شخص گنہگار ہوا مگر نکاح صحیح ہے اور فسخ نہ ہوگا اور
یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ نکاح فسخ ہو اور امام مالک سے دو روایتیں
ہین اور ایک جماعت مالکیہ کا قول ہے کہ قبل دخول کے فسخ ہوتا ہے اور بعد دخول کے نہین **عَنْ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَىٰ
بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلَىٰ خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ **ترجمہ** ابن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہ بیچے کوئی کسی کی بیع پر اور نہ پیغام نکاح دے کسی کے پیغام پر مگر جب اجازت دیوے وہ پیغام دینے
والا اسکو اور یہی روایت عبید اللہ اور نافع سے اسی سند سے مروی ہوئی **ف** اس پر اتفاق ہے
کہ جب اول پیغام دینے والا دوسرے کو اجازت دیدے یا وہ ناراض ہوکر اوس عورت کے پیغام سے باز آوے تو پھر
پیغام دینا دوسرے کو روا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ اَوْ يَتَنَاجَشُوْا اَوْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَىٰ خِطْبَةِ اَخِيْهِ اَوْ يَبِيْعَ
عَلَىٰ بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِيْ اِنَائِهَا اَوْ مَا فِيْ صَحْفَتِهَا
زَادَ عَمْرٌو فِيْ رِوَايَتِهٖ وَلَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلَىٰ سَوْمِ اَخِيْهِ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ شہر والا مال بیچ دیوے گانو والے کا اور منع فرمایا اس سے کہ آپس مین
لاڑہیاپن کرو اور اس سے کہ پیغام نکاح دیوے کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر یا بیچے کوئی اپنے بھائی کی
بیع پر اور نہ مانگے طلاق اپنی بہن کا کوئی عورت تو کہ اونڈیل لیوے جو اُسکی رکابی مین ہے زیادہ کیا
عمرو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت مین اور نہ بھاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر **ف**
گانو والے جب آتے ہین تو شہر مین سستی چیز بیچ جاتے ہین اس مین شہر والون کا فائدہ ہے اور شہر والے
جب اونکی چیز بیچین گے تو وہ چونکہ شہر کے نرخ سے واقف ہین تو اپنا نفع رکھکر گران بیچین گے اس مین
ایک کا نفع اور بہتون کا نقصان ہوگا اس لیے اس سے منع فرمایا اور لاڑہیاپن یہہ ہے کہ جھوٹ موٹ ایک
شے کے خریدار بن کر لگے زیادہ دام لگانے کہ دوسرا اُن کو خریدار جان کر قیمت زیادہ دیگیا اور دھوکا

کہا گیا اس سے بھی منع فرمایا اور ایک شخص بیاہ کر رہا ہے اور تم بھی بیاہ کرنے لگے تو آپس میں نفسانیت ہوگی
باقی شرح اوپر گذر چکی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تناجشوا ولا یبیع المرء علی بیع اخیہ ولا یبیع حاضر لباد ولا یخطب المرء
علی خطبۃ اخیہ ولا تسئل المرأۃ طلاق الاخری لتکتفئ ما فی انائہا **ترجمہ** اسکا اوپر
کے ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہے **عن** الزھری بھذا الاسناد مثلہ غیر ان فی حدیث
معمر ولا یزد الرجل علی بیع اخیہ وہی مضمون ہے ایک لفظ کا فرق ہے **عن** ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسم المسلم علی سوم المسلم
ولا یخطب علی خطبتہ **ترجمہ** اسکا اوپر کے ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی روایت ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا انھم قالوا علی سوم اخیہ وخطبۃ اخیہ ۔
وہی روایت ہے **عن** عبد الرحمن بن شماسۃ انہ سمع عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالی
عنہ علی المنبر یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن اخو المؤمن فلا یحل
للمؤمن ان یبتاع علی بیع اخیہ ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ حتی یذر **ترجمہ** عبد الرحمن بن
شماسہ نے عقبہ بن عامر سے سنا کہ وہ منبر پر کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن مومن
کا بھائی ہے سو روا نہیں کسی مومن کو کہ بیچے کسی مومن کی بیع پر اور نہ یہ روا ہے کہ خطبہ دے یعنی پیغام
کسی بھائی کے پیغام پر جب تک وہ چھوڑ نہ دے **ف** بھائی کی قید سے یہ بات بوجھی گئی کہ کافر کے
پیغام پر مسلمان پیغام دے سکتا ہے مثلاً عورت نصرانیہ یا یہودیہ کو کسی کافر نے پیغام دیا ہے تو دوسرا
مسلمان اسے پیغام دے سکتا ہے بخلاف اسکے کہ پہلا پیغام دینے والا مسلمان ہو

باب

تحریم نکاح الشغار وبطلانہ نکاح شغار کا بطلان **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشغار والشغار ان یزوج الرجل
ابنتہ علی ان یزوجہ ابنتہ ولیس بینھما صداق **ترجمہ** حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نکاح شغار سے اور وہ یہ تھا کہ ایک شخص
اپنی بیٹی بیاہ دیتا تھا دوسرے کو اس اقرار سے کہ وہ بھی اپنی بیٹی اسے بیاہ دے اور مہر دونوں کا ندارد

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی حدیث عبید اللہ قال قلت لنافع ما الشغار مضمون وہی ہے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشغار وہی مضمون ہے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا شغار فی الاسلام ابن عمر نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شغار نہیں ہے اسلام میں عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشغار زاد ابن نمیر والشغار ان یقول الرجل للرجل زوجنی ابنتک وازوجک ابنتی او زوجنی اختک وازوجک اختی ابوہریرہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن نمیر کی روایت میں یہ ہے کہ شغار یہ ہے کہ آدمی کسی سے کہے کہ تم مجھے اپنی لڑکی بیاہ دو کہ میں اپنی لڑکی تمکو بیاہ دوں یا مجھے اپنی بہن بیاہ دو کہ میں تم کو اپنی بہن بیاہ دوں ف غرض اس نکاح میں عورتوں پر بڑا ظلم ہوتا تھا کہ دو مفت خوروں کا تو بیاہ ہو گیا اور عورتوں غریبوں کا مہر مارا گیا اور یہ باجماع امت منع ہے اور امام احمد اور اسحق اور ابی عبید سے خطابی نے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی ایسا یہ نکاح کرے تو باطل ہے اور امام مالک نے فرمایا ہے کہ قبل دخول و بعد دخول وہ فسخ ہوتا ہے اور ایک روایت میں کہ قبل دخول فسخ ہے نہ بعد اور ایک جماعت نے کہا نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم آتا ہے دونوں کو اور یہ قول حنفیہ کا ہے عن عبید اللہ بھذا الاسناد ولم یذکر زیادۃ ابن نمیر ترجمہ مضمون وہی ہے اور ابن نمیر کا زیادہ کیا ہوا مضمون اسمیں نہیں ہے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشغار وہی مضمون ہے باب الوفاء بالشرط فی النکاح نکاح کی شرائط کے پورے کرنے کا بیان عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق الشرط ان یوفی بہ ما استحللتم بہ الفروج ھذا لفظ حدیث ابی بکر وابن مثنی غیر ان ابن مثنی قال الشروط ترجمہ عقبہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب شرطوں سے زیادہ پورا کرنے کے مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے فرجوں کو حلال کیا ہے یعنے نکاح کی شرطیں اور ابن مثنی کی روایت میں شروط کا لفظ ہے فائدہ

علمار کے نزدیک اس سے وہ شرطین مراد ہین جو منافی نکاح نہ ہون بلکہ مقاصد نکاح مین داسے ہون جیسے خوش
خلقی کرنا عورتون سے یا دستور کے موافق نان ونفقہ دینا اور یہ کہ کپڑا دینا اور عورت کیطرف سے
قبول شرط ہو کہ بے مرد کی اجازت کے گہر سے باہر نہ جانا اور ایسی شرط نہ ہو جسمین کسیکا حق شرعی مارا
جاوے اور خلاف شرع نہ ہو مثلاً عورت اگر شرط کرے کہ زیارت قبور کی کیا کرونگی اور وہان شیرینی چڑہایا کرونگی
یا محرم مین تعزیون کی زیارت کیجایا کرونگی تو ایسی شرطکی وفا ہرگز ضرور نہین اگر ایسی ہزار شرطین کیوں
نہ ہون اسلیے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جو شرط کتاب اللہ مین نہین وہ باطل ہے **باب**
اسْتِئْذَانِ الثَّيِّبِ فِي النِّكَاحِ بِالنُّطْقِ وَالْبِكْرِ بِالسُّكُوتِ بیوہ کا نکاح مین اجازت
دینا زبان سے ہے اور باکرہ کا سکوت سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّىٰ تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ
حَتَّىٰ تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ کا نکاح نہ ہو جب تک اوس کی اجازت
نہ لی جاوے اور باکرہ کا بہی نکاح نہ ہو جبتک اُس سے اذن نہ لیا جاوے لوگون نے عرض کی
کہ یا رسول باکرہ سے اذن کیونکر لیا جاوے آپ نے فرمایا کہ اذن اُسکا یہ ہے کہ چپ رہے **ف**
بیوہ سے مراد وہ ہے کہ جسکا ایک بار نکاح ہو گیا ہو اور باکرہ کنواری ہے **عَنْ**
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ وَإِسْنَادِهِ وَاتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامٍ
وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ اس سند سے وہی حدیث مروی
ہوی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا تَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا أَهْلُهَا أَتُسْتَأْمَرُ أَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تُسْتَأْمَرُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّهَا تَسْتَحْيِي فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ **ترجمہ** جناب عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ جو لڑکی ایسی ہو کہ نکاح کردین
اوسکا اوسکے گہر والے اپنے دل لوگ تو کیا اوس سے بہی اجازت لی جاوے آپ نے فرمایا
کہ ہان اجازت لیجاوے پہر اونہون نے عرض کیا کہ وہ شرماتی ہے آپ نے فرمایا کہ اجازت

اوسکی یہی ہے کہ چپ ہو جاوے اپنے زبان سے کہنا ہون ضرور نہین **عَن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنے نکاح مین اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اُس کے نکاح مین اجازت لی جاوے اور اجازت اوسکی چپ رہنا ہے **عَن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُہَا سُکُوْتُہَا وہی مضمون ہے **عَن** سُفْیَانَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ یَسْتَاْذِنُہَا اَبُوْہَا فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا وَرُبَّمَا قَالَ وَصَمْتُہَا اِقْرَارُہَا **ترجمہ** اسی سند سے مروی ہوا کہ آپ نے فرمایا بیوہ اپنی ذات کی زیادہ حق دار ہے اپنے ولی سے (یعنے نکاح کی مختار ہے) اور کنواری سے اُسکا باپ اوسکی ذات کے لیے اجازت لے اور اجازت اوسکی چپ رہنا ہے اور بعض وقت راوی نے کہا کہ اُسکا چپ رہنا گویا اقرار کرنا ہے **فائدہ** ان روایتون کے معنے شافعی اور ابن ابی لیلے اور احمد اور اسحق وغیرہم نے یہی کہے ہین کہ کنواری سے نکاح مین اجازت لینا ضرور ہے اور مامور بہ ہے اور اگر ولی باپ یا دادا ہے تو اجازت لینا مستحب ہے اور اگر بغیر اجازت کے بھی نکاح کردیا تو بھی صحیح ہے اسلیے کہ باپ اور دادا کو شفقت کاملہ ہے سو وہ کبھی اُسکا نقصان نچاہین گے اور اُن کے سوا اور کسی ولی کو نکاح بغیر اجازت کے درست نہین اور اوزاعی اور ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ اجازت واجب ہے ہر کنواری بالغہ لڑکی سے اور کنواری کی اجازت چپ رہنا ہے جیسا حدیثون سے معلوم ہو چکا اور جو کنواری نہو اُسکو زبان سے اجازت دینا ضرور ہے **باب** جَوَازِ تَزْوِیْجِ الْاَبِ الْبِکْرَ الصَّغِیْرَۃَ باپ کو روا ہے کہ چھوٹی لڑکی کنواری کا نکاح کردے **عَن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ سِنِیْنَ وَبَنٰی بِیْ وَاَنَا اِبْنَۃُ تِسْعِ سِنِیْنَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ فَوُعِکْتُ شَہْرًا فَوَفٰی شَعْرِیْ جُمَیْمَۃً فَاَتَتْنِیْ اُمُّ رُوْمَانَ وَاَنَا عَلٰی اُرْجُوْحَۃٍ وَمَعِیْ صَوَاحِبِیْ فَصَرَخَتْ بِیْ فَاَتَیْتُہَا وَمَا اَدْرِیْ مَا تُرِیْدُ بِیْ فَاَخَذَتْ بِیَدِیْ فَاَوْقَفَتْنِیْ عَلَی الْبَابِ

فقلت هه هه حتى ذهب نفسي فادخلتني بيتا فاذا نسوة من الانصار فقلن على الخير والبركة وعلى خير طائر فاسلمتني اليهن فغسلن راسي واصلحنني فلم يرعني الا ورسول الله صلى الله عليه وسلم ضحى فاسلمنني

اليه ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا مسلمانون کی مان ارشاد فرماتی ہین کہ نکاح کیا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین چھ برس کی تھی اور زفاف کیا مجھسے اور مین نو برس کی تھی اور فرماتی ہین کہ پھر مین مدینہ مین آئی اور وہان مجھے بخار رہا ایک ماہ تک اور پھر میرے بال کانون تک ہوگئے (یعنے بعد اُس کے کہ مرض مین جھڑ گئے تھے) تب ام رومان میری مان میرے پاس آئین (یہ جناب عائشہ صدیقہ کی والدہ ہین) اور مین جھولے پر تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیان بھی تھین اور اُنہون نے مجھے پکارا اور مین اُنکے پاس آئی اور مین نجانتی تھی کہ مجھے کیون بلایا ہے سو اُنہون نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے دروازہ پر کھڑا کر دیا اور مین ہاہ ہاہ کر رہی تھی (جیسے کسی کی سانس پھول جاتی ہے) یہانتک کہ میری سانس پھولنا ٹھیر گیا اور مجھے وہ ایک گھر مین لیگئین اور وہان چند عورتین انصار کی تھین اور وہ کہنے لگین کہ اللہ خیر و برکت کرے اور تم کو حصہ ہو خیر مین سے غرض میری مان نے اُن کے سپرد کر دیا اور اونہون نے میرا سر دھویا اور سنگار کیا اور مجھے اور کچھ خوف نہین پہونچا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے چاشت کیوقت اور مجھے اُن کے سپرد کر دیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح درست ہے بغیر اجازت کے اور اسمین اجماع ہے مسلمانون کا کہ باپ نے اگر چھٹپن مین نکاح کر دیا ہے تو بعد بلوغ کے لڑکی کو فسخ کا اختیار نہین امام مالک اور شافعی اور تمام فقہائے حجاز کے نزدیک اور اہل عراق نے کہا ہے کہ بعد بلوغ کے اسکو اختیار ہے فسخ کا اور باپ اور دادا کے سوا اور اولیا کو تزویج اُسکی حالت صغر مین روا نہین امام شافعی اور ثوری اور مالک اور ابن ابی لیلے اور احمد اور ابی ثور اور جمہور کے نزدیک بلکہ اون لوگون نے کہا ہے کہ ان لوگون نے اگر نکاح کر دیا تو صحیح نہین اور اوزاعی اور ابوحنیفہ اور دوسرے فقہا نے کہا ہے کہ تمام اولیا کو روا ہے کہ چھٹپن مین نکاح کر دین مگر جب وہ بڑی ہوگی تو اوسکو فسخ کا اختیار ہے مگر ابو یوسف کے نزدیک اختیار نہین اور جماہیر کا اتفاق ہے کہ وصی اجنبی لڑکپن مین نکاح نہ کرے اور شافعی اور اون کے یارون نے کہا ہے کہ مستحب ہے کہ قبل بلوغ کے نکاح نہ کرے اس لیے کہ شاید ایسا نہ ہو کہ شوہر کے پھندے مین پھنس جاوے

اور وہ ناراض ہو اور یہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف نہیں اسلیے کہ اگر مصلحت ظاہرہ نہ ہو تو
کوئی ضرورت نہیں ہے قبل بلوغ کے نکاح کرنے کی اور جہان کوئی مصلحت ہو وہان کچھ مضائقہ نہیں ہے اسلیے
کہ باپ کو بھی حکم ہے کہ خیر خواہی کرے اپنی اولاد کی اور باقی رہا زفاف کا وقت اگر متفق ہو جاوین شوہر
اور ولی لڑکی کا تو صغیرہ سے بھی زفاف روا ہے اور اگر اختلاف ہو احمد اور ابو عبیدہ کا قول ہے کہ نو
برس کی لڑکی پر جبر ہو سکتا ہے زفاف کر لینے نہ اس سے چھوٹی پر اور امام مالک اور شافعی نے کہا کہ اصل
حد اسکی یہ ہے کہ وہ طاقت جماع رکھتی ہو اور یہ طاقت عورتون کے ساتھ مختلف ہوتی ہے اور اس
مین کسی سن کی قید نہین اور یہی صحیح ہے اور اس روایت مین جناب عائشہ صدیقہ کی نہ کوئی تقرر
حد کا ہے اور نہ اس سے منع مذکور ہے کہ نو سے کم مین منع ہے یا اوس سے زیادہ مین نہین اور
داؤدی نے کہا ہے کہ جناب ام المومنین رضی اللہ عنہا اچھی جوان ہو گئی تھین نو برس مین اور بعضی
روایتون مین سات برس بھی آئے ہین نکاح کے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تو تطبیق اس
مین یون ہے کہ چھ سال سے کچھ زیادہ ہو گئے تو کہین چھ سال فرمائے اور زیادتی کو حذف کر دیا
اور کہین سات فرمائے اور کمی کو پورا گن لیا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سنگار کرنا دولہن
کا اور جمع ہونا عورتون کا اسلیے کہ اسمین نکاح کا اعلان بھی ہو جاتا ہے اور عورتون کے ملنے
سے اوس دولہن کو انس اور خوشی حاصل ہوتی ہے اور اُسے آداب زفاف بھی سکھاتی ہین اور اس
حدیث سے ثابت ہوا کہ زفاف عورتون کی اور صحبت دن کو بھی درست ہے جیسے رات کو عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ
سِنِيْنَ وَبَنٰى بِيْ وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھسے عقد
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مین چھہ برس کی تھی اور مجھسے ہمبستر ہوئے جب مین نو برس
کی تھی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا
وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَ
هِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عقد کیا اون
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سات برس کی تھین اور ہمبستر ہوئے جب نو برس کی تھین اور
گڑیان اون کی اون کے ساتھ تھین اور وفات ہوئی آپ کی جب وہ اٹھارہ برس کی تھین ؎

ف اس مین اونکی صغرسنی کا بیان ہے کہ گڑیان تک ساتہہ تہین اور اسحدیث سے گڑیان کہیلنا درست ہوگیا اور دوسری روایت مین آیاہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون گڑیون کو دیکہا اور منع نہین فرمایا اور اس مین تربیت ہوتی ہے لڑکیون کی اور ضروریات خانگی سے اُن کو آگاہی حاصل ہوتی ہے اور یہہ بہی احتمال ہے کہ شاید یہ خاص ہو ان احادیث سے جس مین تصویرون کا رکہنا منع ہے یعنے سوا گوڑیون کے اور تصویرین منع ہون اور یہہ بہی احتمال ہے کہ یہہ گوڑیون کا قصہ تصویرون کے حرام ہونے سے پہلے ہوا اور پہر جب تصویرین حرام ہوگئین تو وہ بہی حرام ہوگئین یا اون مین کوئی تصویر نہ ہو صرف ایک لکڑی پر چیتڑا لپیٹا ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت تزوجہا رسول اللہ صلعم وہی بنت ست وبنی بہا وہی بنت تسع ومات عنہا وہی بنت ثمان عشرۃ ترجمہ وہی مضمون ہے **باب** استحباب التزوج فی شوال والدخول فیہ عقد کا اور زفاف کا شوال مین مستحب ہونا ✦

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت تزوجنی رسول اللہ صلعم فی شوال وبنی بی فی شوال فای نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان احظی عندہ منی قال وکانت عائشۃ رضی اللہ عنہا تستحب ان تدخل نساءھا فی شوال جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ عقد کیا مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال مین اور ہم بستر ہوئے مجہسے شوال مین اور کون سی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مجہسے بڑہکر پیاری تہی اور جناب عائشہ صدیقہ ہمیشہ دوست رکہتی تہین کہ اون کے قبیلہ کی عورتون سے ہم بستری کی جاوے ماہ شوال مین کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابن نمیر نے ان سے اون کے باپ نے اون سے سفیان نے اسی اسناد سے اور نہین ذکر کیا اوس مین کہ جناب عائشہ دوست رکہتی تہین کہ اون کے قبیلہ کی عورتون سے شوال مین ہم بستری کیجاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ شوال مین عقد اور زفاف مستحب اور مبارک ہے اور بعضے جاہلان سترک شعار جو اسے منحوس جانتے ہین وہ خود منحوس کہیں جوس بلکہ مٹیا یوس ہین اور ان کا عقیدہ آثار جاہلیت سے ہے **باب** ندب من اراد نکاح امرأۃ الی ان ینظر الی وجہہا وکفیہا قبل خطبتہا جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اوسکو مستحب ہے کہ اسکا منہہ اور ہتہیلیان دیکہہ لے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَظَرْتَ اِلَیْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا

ترجمہ ابوہریرہ رضی اسد تعالے عنہا نے کہا کہ مین نبی صلے اسد علیہ وسلم کے پاس تہا کہ ایک شخص آیا اور آپ کو خبر دی کہ اوس نے عقد کیا ہے انصار کی ایک عورت سے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اُس کو دیکہہ بہی لیا ہے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا جا اوس کو دیکہہ لے اسلیے کہ انصار کی عورتون کی آنکہون مین کچہ ہوتا ہے (یعنے عیب) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ عُیُوْنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا قَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَیْهَا قَالَ عَلٰی کَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰی اَرْبَعِ اَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَرْبَعِ اَوَاقٍ کَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِیْكَ وَلٰکِنْ عَسٰی اَنْ نَّبْعَثَكَ فِیْ بَعْثٍ تُصِیْبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ عَبْسٍ فَبَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِیْهِمْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اسد تعالے عنہ نے کہا کہ ایک شخص نبی صلے اسد علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مین نے ایک انصار کی عورت سے عقد کیا ہے آپ نے فرمایا تم نے اُس کو دیکہہ بہی لیا اس لیے کہ انصار کی آنکہون مین کچہ عیب ہوتا ہے اوس نے کہا مین نے دیکہہ لیا ہے آپ نے فرمایا کتنے مہر پر اوس نے عرض کی کہ چار اوقیہ چاندی پر آپ نے فرمایا چار اوقیہ پر گویا تم لوگ اسی پہاڑ سے چاندی کہودلاتے ہو (یعنے جب تو اتنا زیادہ مہر باندہتے ہو) اور ہمارے پاس نہین ہے جو ہم تم کو دیوین مگر اب ہم ایک لشکر کے ساتہہ تمکو بہیجدیتے ہین کہ اُس مین تمکو حصہ ملے غنیمت کا اور قبیلہ بنی عبس کیطرف آپ نے ایک لشکر روانہ کیا کہ اُسکے ساتہہ اوسے بہی بہیجدیا ف یعنے انصار کی عورتون کی آنکہین شاید چہوٹی ہوتی ہونگی یا اُس مین نیلا پن ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیرخواہی کے لیے ایسی بات کہنا روا ہے اور داخل غیبت نہین جو منع ہوا اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اسکا دیکہنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک کا اور ابو حنیفہ اور تمام کوفیون کا اور احمد اور اور جماہیر علما کا اور جو لوگ اوسکے

مخالف ہو وہ خطا پر ہے اور مذہب مالک اور احمد اور جمہور کا ہے کہ اس دیکھنے میں اس عورت کی رضا ضرور
نہیں بلکہ غفلت میں عورت کے ناکح اوسکو دیکھ سکتا ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے
کہ قبل از پیغام اوس کو دیکھ لے تاکہ بعد پیغام کے کچھ ناپسندی کی صورت نہ ہو اور یہی ہمارے اصحاب کے
نزدیک مستحب ہی اور اگر ناکح خود نہ دیکھ سکے تو کسی معتبر عورت کو بھیجدے کہ وہ دیکھ کے اوسکو خبر دیدے کر
اور یہ جو فرمایا کہ تم گویا چاندی اس پہاڑ سے کھودلاتے ہو گویا آپ نے مہر کی زیادتی کو مکروہ جانا بہ نسبت
اوس شخص کے کہ مفلس تھا اس سے معلوم ہوا کہ مہر مرد کی حیثیت کے موافق باندھنا چاہیے اور نیت ادا
کی رکھنا چاہیے نہ یہ کہ جیسا ہمارے ملک میں جہلا کی عادت ہے کہ سوا سن چپل مہر کی چون چون گاڈی
کے مہر میں باندھ دی کہ سخت جہالت وحماقت ہے ایسا ہی مضمون ہے نووی کا ساتھ اختصار او
اونکے تغیر کے **باب** الصداق وجواز کونہٖ تعلیم قرآن وخاتم حدید وغیر ذلک
مہر کا بیان اور تعلیم قرآن اور لوہے کا چھلا وغیرہ کے مہر ٹھیرانے میں عن سہل بن سعد
الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاءت امراۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقالت یا رسول اللہ جئت اھب لک نفسی فنظر الیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فصعد النظر فیھا وصوبہ ثم طاطا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ
فلما رات المراۃ انہ لم یقض فیھا شیئا جلست فقام رجل من اصحابہ فقال یا رسول
اللہ ان لم تکن لک بھا حاجۃ فزوجنیھا فقال فھل عندک من شیء فقال لا واللہ
یا رسول اللہ فقال اذھب الی اھلک فانظر ھل تجد شیئا فذھب ثم رجع فقال لا
واللہ ما وجدت شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظر ولو خاتم من
حدید فذھب ثم رجع فقال لا واللہ یا رسول اللہ ولا خاتم من حدید ولکن ھذا
ازاری قال سھل ما لہ رداء فلھا نصفہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما تصنع بازارک ان لبستہ لم یکن علیھا منہ شیء وان لبستہ لم یکن علیک منہ شیء
فجلس الرجل حتی اذا طال مجلسہ قام فراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مولیا
فامر بہ فدعی فلما جاء قال ماذا معک من القرآن قال معی سورۃ کذا وسورۃ کذا
عددھا فقال تقرؤھن عن ظھر قلبک قال نعم قال اذھب فقد ملکتکھا بما معک

مِنَ الْقُرْاٰنِ حدیث ابن ابی حازم وحدیث یعقوب مقاربۃ فی اللفظ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین آئی حاضر ہوئی ہون کہ اپنی ذات آپ کو ہبہ کر دون (اس مین اشارہ ہے اس آیت کیطرف وَامْرَاَۃً مُّؤْمِنَۃً اِنْ وَّھَبَتْ نَفْسَھَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْکِحَھَا خَالِصَۃً لَّکَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے اگر کوئی عورت مومنہ بخش دے اپنی جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر نبی ارادہ کرے اس سے نکاح کا اور یہ خاص ہے تجھکو نہ اور مومنون کو اور اس سے جواز ہبہ کا ثابت ہوا خاص آپ کیواسطے) پھر نظر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکیطرف اور خوب نیچے سے اوپر تک نگاہ کی اوسکیطرف اور پھر سر مبارک جھکا لیا اور جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اوس کو کچھہ حکم نہین کیا تو وہ بیٹھ گئی اور ایک صحابی اُٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ اگر آپ کو اسکی حاجت نہین ہے تو مجھہ سے اسکا عقد کر دیجیے آپ نے فرمایا کہ تیرے پاس کچھہ ہے اُس نے عرض کی کہ کچھہ نہین اللہ کی قسم ای رسول اللہ کے آپ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر والون کے پاس جا اور دیکھہ شاید کچھہ پاوے پھر وہ گیا اور لوٹ آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم مین نے کچھہ نہین پایا پھر فرمایا کہ جا دیکھہ اگرچہ ایک لوہے کا چھلا ہو وہ پھر گیا اور لوٹ آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم اے رسول اللہ کے ایک لوہے کا چھلا بھی نہین مگر یہ میری تہمت ہی سہل نے کہا کہ اُس غریب کے پاس چادر بھی نہ تھی سو اس تہمت سے آدہی اس عورت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری تہمت سے تمہارا کیا کام نکلیگا کہ اگر تمنے اُسکو پہنا تو اوسپر اوسمین سے کچھہ نہ ہوگا اور اگر اوسنے پہنا تو تجھپر کچھہ نہ ہوگا پھر وہ شخص بیٹھہ گیا (یعنے مایوس ہوکر) یہانتک کہ جب دیر تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھا کہ پیٹھہ موڑکر چلا سو آپ نے حکم دیا کہ وہ پھر بلایا گیا جب آیا آپ نے فرمایا کہ تجھے کچھہ قرآن یاد ہے اوسنے عرض کی کہ مجھے فلان فلان سورۃ یاد ہے اور کئی سورتون کو گنا اور آپنے فرمایا کہ تو ان کو اپنی یاد سے پڑہ سکتا ہے اوسنے عرض کی کہ ہان آپنے فرمایا کہ جا مین نے اوسے تیرا مملوک کر دیا (یعنے نکاح کر دیا) عوض مین اوس قرآن کے جو تجھے یاد ہے (یعنے یہ سورتین اُسے یاد دلا دینا ہی تیرا مہر ہے) یہ روایت ہی ابن ابی حازم کی اور یعقوب کی روایتکے لفظ بھی اسی کے قریب قریب ہین عن سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ یَزِیْدُ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ زَائِدَۃَ قَالَ اِنْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُکَھَا فَعَلِّمْھَا مِنَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ

سہل سے چند سندون سے یہی مضمون مروی ہوا کسی مین کچہ زیادہ ہی کسی مین کچہ کم اور زائدہ کی روایت مین یون ہے کہ آپنے فرمایا جا مین تیرا عقد اُس سے کردیا اور تو اُس کو یہ قرآن سکہا وے (یعنے جو تجہے یاد ہے) **فائدہ** ٥ سبحان اللہ احادیث سے کمال سادگی اور بے تکلفی اصحاب کی معلوم ہوئی اور خصوصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو آیت مین اوپر مذکور ہوئی کہ بلا مہر آپ کا نکاح درست ہے اور آپکے سوا اگر کوئی دوسرا بلا مہر نکاح کرے تو مہر مثل آوے گا اور آپنے جو اوسکی طرف نگاہ کی اس سے معلوم ہوا کہ ناکح کو جو ارادہ نکاح رکہتا ہو دیکہنا عورت کا روا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت اگر نیک اور صالح مرد پر اپنی ذات کو عرض کرے نکاح کے لیے تو مستحب ہے اور یہ تمام امت کے علما اور فضلا اور صالحین کے لیے عام ہے اور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ جب کوئی سائل ایسا سوال کرے کہ اپنے سے اوسکا پورا کرنا نہو سکے تو چپ رہنا چاہیے کہ وہ سمجہ جاوے کہ اسکا پورا ہونا امر سے ممکن نہین غرض یہ سکوت جواب دینے سے اولی ہے کہ جواب دینے مین خجالت ہوتی ہے اور اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ عورت کے نکاح کے وقت یہ پوچہنا ضرور نہین کہ وہ عدت مین ہے یا نہین اور آپنے جو چہلا ڈہونڈوایا اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ نکاح کے وقت ذکر مہر کا آجاوے اس لیے کہ اس مین نزاع کا خوف نہین رہتا اور عورت کی تسلی ہوتی ہے اور عورت کو نفع بہی ہوتا ہے کہ اگر قبل صحبت کے طلاق ہوجاوے تو نصف مہر اُسکو ملتا ہے اور معلوم ہوا کہ مہر قلیل و کثیر ہوسکتا ہے جس پر ناکحین راضی ہوجاوین اسلیے کہ لوہے کا چہلا کم سے کم ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جماہیر علما کا سلف سے خلف تک اور یہی قول ہے ربیعہ اور ابو الزناد اور ابن ابی ذئب اور یحیی بن سعید اور لیث بن سعد اور ثوری اور اوزاعی اور مسلم بن خالد زنجی اور ابن ابی لیلے اور داؤد اور تمام فقہاے اہل حدیث کا اور ابن وہب کا جو اصحاب مالک سے ہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ مذہب ہے کافہ علما کا حجازیون اور بصریون اور کوفیون اور شامیون وغیرہم کا کہ دولہہ دولہن کا راضی ہونا شرط ہے اوس مہر پر خواہ ایک کوڑا یا ایک چپل کا جوڑا یا لوہے کا چہلا یا تانبے کا بیا کیون نہو اور امام مالک نے کہا ہے کہ ربع دینار سے کم نہو کہ وہ نصاب سرقہ ہے اور قاضی نے کہا کہ امام مالک اس قول مین اکیلے ہین اور ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب نے کہا ہے کہ کم سے کم اوسکی حد دس درہم ہین کہ قریب پونے تین روپیہ کے ہوتے ہین اور ابن شبرمہ نے کہا ہے کہ کم سے کم پانچ درہم ہین جو نصاب

ہے قطع ید کی سرقہ مین ان دونون کے نزدیک اور نخعی نے بکروہ جانا ہے کہ چالیس درہم سے کم ہو اور ایک بار دس درہم بہی سکے اور یہ تمام مذاہب سوا اوس مذہب اول کے جو ہم نے جماہیر سلف سے نقل کیا اس حدیث صریح وصحیح کے روسے مردود و باطل ہین اور اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ ایک چہلا بہی لوہے کا مہر مین کافی ہو جاتا ہے اور نہین مقابل ہو سکتی رائے کسی کی اور نہ قول کسیکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل سے پس ہر گز مومن متبع سنت کو ان اقوال کیطرف نظر نہ کرنا چاہیے جو مخالف ہون رسول معصوم صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اوس صحابی نے جو عرض کیا کہ اللہ کی قسم یا رسول اللہ اس سے معلوم ہوا کہ بے ضرورت اور بغیر طلب کے بہی قسم کہانا درست ہے صرف تاکید کلام کے لیے اور اس سے ثابت ہوا کہ مفلس کا نکاح کر دینا درست ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تعلیم قرآن کا مہر قرار دینا درست ہے اور نفع لینا تعلیم قرآن پر روا ہے اور یہ دونو امر جائز ہین اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ مجتہد ہین محدثین اور متبعین سنت کے اور یہی قول ہے عطا اور حسن بن صالح اور مالک اور اسحاق وغیرہم کا اور مردود ہے قول اون لوگون کا جو اسکو منع کرتے ہین اور یہ حدیث اُن کے قول کو رد کر رہی ہے اور اسیطرح حدیث دوسری کہ آپ نے فرمایا سب سے زیادہ مستحق اجرت لینے کی اللہ کی کتاب ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اجرت لینا تعلیم قرآن پر تمام علما کے نزدیک روا ہے سوا ابو حنیفہ کے اور قول ابو حنیفہ کا حدیث کے مخالف قابل رد و طرد ہے کسیطرح التفات اوسکی طرف نہین ہو سکتا ٭

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمْ کَانَ صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُہٗ لِاَزْوَاجِہٖ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ اُوْقِیَّۃً وَّنَشًّا قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَّۃٍ فَتِلْکَ خَمْسُ مِائَۃِ دِرْھَمٍ فَھٰذَا صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَزْوَاجِہٖ

ابو سلمہ رضی اللہ تعالے عنہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کا مہر کیا تہا انہون نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ چاندی کہ پانسو درہم ہوتے ہین (جسکی ایک سو اکتیس روپیہ چار آنہ کلدار ہوئے) [۱۳۱]

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَۃٍ قَالَ مَا ھٰذَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً عَلٰی وَزْنِ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ فَبَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اثر زردی کا عبد الرحمن پر فرمایا یہ کیا ہے انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے کھجور کی گٹھلی بھر سونے کے مہر پر آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمکو برکت دے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو **ف** وہ اثر تھا کسی خوشبو کا نہ زعفران کا کہ وہ مردون کو حرام ہے اور عورتون کو درست ہے اور بعضون نے کہا دولہہ کے لیے درست ہے اور یقین ہے کہ وہ بہت تھوڑا ہو جھڑ جھڑا اسی لیے آپنے منع نہین فرمایا جیسے زعفران سے منع فرمایا ہے اور یہی احتمال ہے کہ شاید وہ کپڑون مین ہو اُن کے بدن پر نہ ہو اور مذہب امام مالک کا اور اُن کے یارون کا ہے کہ لباس زعفرانی درست ہے اور امام مالک نے اسکو علماء مدینہ سے نقل کیا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عمر وغیرہ کا اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک روا نہین مرد کو **ف** وزن نواۃ جو حدیث مین وارد ہوا ہے نواۃ سے یا تو مراد کھجور کی گٹھلی ہے یا ایک وزن معروف ہے جیسے اوقیہ وغیرہ اور بعضون نے کہا ہے کہ وزن نواۃ پانچ درہم ہین سونے کے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہی قول ہے اکثر علما کا اور احمد بن حنبل نے فرمایا کہ وہ تین درہم ہے اور ایک درہم کا ثلث اور یہی ایک قول ہے کہ مراد اس سے کھجور کی گٹھلی ہے اور نووی نے کہا ہے کہ پانچ درہم سونے کے یہی قول صحیح ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمکو برکت دے اس سے مستحب ہوا دعا دینا برکت کی دولہہ کو اور ولیمہ کی دعوت سنت مستحبہ ہے اور امام مالک اور داؤد وغیرہما نے واجب کہا ہے اسحدیث کے ظاہر سے اور اسکے وقت مین قاضی نے کہا ہے کہ مستحب ہے بعد دخول کے اور ایک جماعت مالکیہ سے منقول ہے کہ مستحب ہے وقت عقد کے اور مستحب ہے طاقت والے کو کہ ایک بکری سے کم نہ کرے اور اجماع ہے کہ اسکا کوئی مقدار معین نہین بلکہ جو کھانا ہو ولیمہ صحیح و درست ہو جاتا ہے اور حضرت صفیہ کا ولیمہ بغیر گوشت کے ہوا اور حضرت زینب کے ولیمہ مین گوشت روٹی سے سیر ہو گئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تکرار ولیمہ کے دو دن سے زیادہ مکروہ ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَزَوَّجَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ

ولیمہ کی فضیلت و اصل

تعمیر ولیمہ

تعالیٰ عنہ تزوج امراۃ علی وزن نواۃ من ذھب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لہ اولم ولو بشاۃ وہی مضمون ہے **عن** حمید بھذا الاسناد غیر ان فی حدیث
وھب قال قال عبد الرحمن تزوجت امراۃ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **عن** انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ رانی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وعلی بشاشۃ العرس فقلت تزوجت امراۃ من الانصار فقال
کم اصدقتھا فقلت نواۃ فی حدیث اسحاق من ذھب **عبد الرحمن بن عوف** نے کہا کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر خوشی دیکھی شادی کی اور میں نے عرض کی کہ میں نے نکاح
کیا ہے ایک عورت سے انصار کے آپ نے فرمایا کیا مہر باندھا میں نے عرض کی ایک نواۃ اسحاق کی
روایت میں ہے کہ ایک نواۃ سونے سے **فائدہ** نواۃ کی تحقیق ابھی اوپر گذری **عن**
انس بن مالک ان عبد الرحمن بن عوف تزوج امراۃ علی وزن نواۃ من ذھب **ترجمہ**
عبد الرحمن نے نکاح کیا ایک وزن نواۃ پر سونے سے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد غیر
انہ قال فقال رجل من ولد عبد الرحمن بن عوف من ذھب وہی مضمون ہے **باب**
فضیلۃ اعتاقہ امتہ ثم یتزوجھا اپنی لونڈی کو آزاد کرکے نکاح کرنے کی فضیلت ۔
عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا خیبر قال
فصلینا عندھا صلوۃ الغداۃ بغلس فرکب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورکب
ابو طلحۃ وانا ردیف ابی طلحۃ فاجری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر
وان رکبتی لتمس فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانحسر الازار عن فخذ
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی لاری بیاض فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فلما دخل القریۃ قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم
فساء صباح المنذرین قالھا ثلث مرات قال وقد خرج القوم الی اعمالھم فقالوا
محمد قال عبد العزیز وقال بعض اصحابنا والخمیس قال واصبناھا عنوۃ وجمع
السبی فجاءہ دحیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا نبی اللہ اعطنی جاریۃ من السبی
فقال اذھب فخذ جاریۃ من السبی فقال اذھب فخذ جاریۃ فاخذ صفیۃ بنت

خيبر رضي الله تعالى عنه فأتى رجل إلى نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله أعطيت
دحية صفية بنت حيي سيدة قريظة والنضير لا تصلح إلا لك قال ادعوه بها
قال فجاء بها فلما نظر إليها النبي صلى الله عليه وسلم قال خذ جارية
من السبي غيرها قال وأعتقها وتزوجها فقال له ثابت يا أبا حمزة ما أصدقها قال
نفسها أعتقها وتزوجها حتى إذا كان بالطريق جهزتها له أم سليم فأهدتها له من
الليل فأصبح النبي صلى الله عليه وسلم عروسا فقال من كان عنده شيء فليجئ به
وبسط نطعا قال فجعل الرجل يجيء بالأقط وجعل الرجل يجيء بالتمر وجعل الرجل يجيء
بالسمن فحاسوا حيسا فكانت وليمة رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ حضرت انس رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر پر اور ہم لوگون نے وہان نماز
پڑہی صبحکی بہت اندہیرے مین اور سوار ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور سوار ہوئے ابو طلحہ اور مین
ردیف تہا ابو طلحہ کا اور روانہ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گلیون مین خیبر کے اور میرا زانو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ران سے لگ لگ جاتا تہا اور تہمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکی ران سے
کہسک گئی تہی اور مین دیکہتا سفیدی آپکی ران کی پہر جب شہر کے اندر گئے آپ نے فرمایا اللہ اکبر
خراب ہوا خیبر ہم جب اُترتے ہین کسی قوم کے آنگن مین تو برا ہوتا ہے حال ڈرائے گئے لوگون کا اس
آیت کو آپ نے تین بار پڑہا یعنے انا اذا نزلنا بساحۃ قوم سے اخیر تک اور اتنے مین وہان کے
لوگ اپنے اپنے کامون مین نکلے اور انہون نے کہا کہ محمد آچلے اور عبد العزیز نے کہا کہ ہمارے لوگون
نے یہی کہا کہ لشکر بہی آگیا کہا راوی نے کہ غرض ہمنے لے لیا خیبر کو جبرًا قہرًا اور قیدی لوگ جمع کیے
گئے اور دحیہ آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک لونڈی مجہے عنایت کیجیے ان قیدیون مین سے
آپنے فرمایا کہ جاؤ ایک لونڈی لے لو انہون صفیہ بنت حیی کو لے لیا اور ایک شخص نے آکے کہا کہ اے
نبی اللہ تعالےٰ کے آپ صفیہ کو حیی کی بیٹی دیدی جو سردار ہے بنی قریظہ اور بنی نضیر کی اور
وہ کسی کے لائق نہین سوا آپکے تو فرمایا کہ بلاؤ اون کو مع اوس لونڈی کے کہا راوی نے کہ پہر وہ
اُسے لیکر آئے پہر جب آپنے اوسکو دیکہا تو دحیہ سے فرمایا کہ تم کوئی اور لونڈی لے لو قیدیون مین سے
اوس کے سوا کہا راوی نے کہ پہر آپ نے آزاد کیا صفیہ کو اور ان سے نکاح کر لیا سو ثابت نے

اون سے کہا کہ اے ابو حمزہ اون کا مہر کیا باندہا اونہوں نے کہا یہی مہر تہا کہ اون کو آزاد کر دیا اور نکاح
کر لیا یہاں تک کہ پہر جب وہ راہ میں تہے کہ سنگار کر دیا اون کا ام سلیم نے اور پیش کر دیا آپ کے انکو
رات سے اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوشہ بنے ہوئے تہے پہر فرمایا آپنے جس کے پاس جو کچہ
ہو لینے کہانے کی قسم سے وہ لادے اور ایک دسترخوان چمڑے کا بچہا دیا اور کوئی اقط لانے لگا۔
(دہی سکہا کر بناتے ہیں) اور کوئی کہجور اور کوئی گہی اس سبکو توڑ تاڑ کر خوب ملایا اور یہ ولیمہ ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **عَنْ اَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ
اَعْتَقَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ
اَبِيْهِ تَزَوَّجَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاَصْدَقَهَا عِتْقَهَا** اوسی مضمون کا ایک ٹکڑا
ہے **ف** خیبریوں نے کہا ہے محمد والخمیس یعنے محمد اور لشکر آپہنچا اور خمیس لشکر کو اس لیے کہتے
ہیں کہ ہر لشکر کے پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں ایک مقدمہ جو آگے چلے ساقہ جو پیچہے آوے میمنہ جو داہنی
طرف ہو میسرہ جو بائیں طرف ہو قلب جو بیچ میں ہو اور حاکم وہیں رہتا ہے صفیہ کا نام بعضوں نے
کہا کہ زینب تہا پہر قید کے بعد چونکہ آپنے قیدیوں میں سے چن لیا اسلیے صفیہ ہوا یعنے چنی ہوئی اور
آپنے جب صفیہ کی شرافت اور حسب و نسب و جمال کو ملاحظہ کیا فرمایا کہ اور لونڈی لے لو اسمیں
بڑی مصلحت تہی کہ شاید یہ دحیہ سے نشوز و اعراض اور تکبر کرے یا اور صحابہ دحیہ سے حسد کریں
غرض ان سب مفاسد کا قطع کرنا اسی میں تہا کہ آپ نے اُن کو اپنی خدمت میں رکہا اور سحدیث
سے تنفیل یہ ہے کہ لشکریوں میں سے کسی کو حصۂ غنیمت سے بڑہ کر بطور انعام کے دینا اور آزاد کیا
اور نکاح کر لیا۔ اس کے معنوں میں اختلاف ہے ایک یہ ہیں کہ ان کو تبرعًا لوجہ اللہ آزاد کر دیا اور
اُنکی رضامندی سے بغیر مہر کے نکاح کر لیا اور یہ آپ کے خصائص سے ہے کہ آپ کو بغیر مہر کے
نکاح درست ہے کہ نہ عقد کے وقت مہر کی ضرورت ہے نہ بعد عقد کے بخلاف اوروں کے کہ اُنکو
درست نہیں اور یہ معنے محققین نے کہے ہیں اور دوسروں نے کہا کہ شرط کی اون سے کہ ہم
تمکو آزاد کر دیں اور تم ہم سے نکاح کر لینا غرض اس شرط سے جب وہ آزاد ہوئیں تو وفائے شرط ضرور
ہوئی اور علما کا اس میں اختلاف ہے کہ اب اگر کوئی اپنی لونڈی کو آزاد کرے اس شرط پر کہ اُس سے نکاح
کر لیگا اور اُسکی آزادی ہی کو مہر ٹہیراوے تو اُسکا حکم کیا ہے جمہور نے کہا کہ اگر اس شرط پر آزاد کرے

ح تنفیل کی اجازت ثابت ہوئی ۱۲

تو اوسکو لازم نہین ہے کہ اوس شخص سے نکاح بہی کرے اور یہ شرط صحیح نہین اور امام مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور زفر کا چنانچہ امام شافعی نے کہا ہے کہ اگر اس شرط پر آزاد کیا اور اوس نے یہ شرط قبول کی تو آزاد ہو گئی اور اس عورت پر لازم نہین کہ اُس مرد سے نکاح کرے بلکہ عورت کو ضرور ہے کہ اپنی قیمت ادا کرے اس لیے کہ وہ اپنی آزادی پر مفت راضی نہین ہوئی پہر اگر وہ راضی ہو گئی اور کسیقدر مہر پر نکاح ہوا تو عورت پر ادای قیمت ضرور ہے اور مرد پر مہر جو مقرر ہوا ہو خواہ تہوڑا خواہ بہت اور اگر اوسکی قیمت پر نکاح کیا اور قیمت دونون کو معلوم ہے تو مہر صحیح ہے اور نہ اوس کے ذمہ قیمت رہی نہ مرد کے ذمہ مہر اور اگر قیمت مجہول ہے جسنے معلوم نہین تو اس مین دو قول ہین اول یہ کہ مہر صحیح ہو گیا جیسے معلوم کی صورت مین تہا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ مہر صحیح نہین بلکہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم ہے اور یہی قول صحیح ہے اور جمہور یہی طرف گئے ہین اور سعید بن مسیب اور حسن اور نخعی اور زہری اور ثوری اور اوزاعی اور ابو یوسف اور احمد اور اسحق کہتے ہین کہ جائز ہے یہ کہ آزاد کرے باندی کو اس شرط پر کہ اُس سے نکاح کریگا اور اوسکی آزادی ہی اوسکا مہر ہو جاتی ہے اور لازم ہوتا ہے عورت کو کہ اُس مرد سے نکاح کرے اور یہ مہر صحیح ہے بنظر ظاہر احدیث کے اور یہی مذہب میرے نزدیک عمدہ اور بہتر اور قوی ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الَّذِیْ یُعْتِقُ جَارِیَتَہٗ ثُمَّ یَتَزَوَّجُہَا لَہٗ اَجْرَانِ **حضرت ابی موسی** رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آزاد کرے اپنی لونڈی کو اور پہر اوس سے نکاح کرے اوسکو دوسرا ثواب ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ اَبِیْ طَلْحَۃَ یَوْمَ خَیْبَرَ وَقَدَمِیْ تَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَیْنَاہُمْ حِیْنَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ اَخْرَجُوْا مَوَاشِیَہُمْ وَخَرَجُوْا بِفُؤُوْسِہِمْ وَمَکَاتِلِہِمْ وَمُرُوْرِہِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِیْسُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ قَالَ وَہَزَمَہُمُ اللّٰہُ وَوَقَعَتْ فِیْ سَہْمِ دِحْیَۃَ جَارِیَۃٌ جَمِیْلَۃٌ فَاشْتَرَاہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَۃِ اَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَہَا اِلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ تُصَنِّعُہَا وَتُہَیِّئُہَا قَالَ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِیْ بَیْتِہَا

وَهِيَ حَنِيفَةٌ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيمَتَهَا التَّمْرَ وَ
الْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فُحِصَتِ الْأَرْضُ أَفَاحِيصَ وَجِيءَ بِالْأَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيهَا وَجِيءَ بِالْأَقِطِ
وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا نَدْرِي أَتَزَوَّجَهَا أَمِ اتَّخَذَهَا أُمَّ وَلَدٍ قَالُوا إِنْ
حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَجَبَهَا فَقَعَدَتْ
عَلَى عَجُزِ الْبَعِيرِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَاءُ وَنَدَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَدَرَتْ فَقَامَ فَسَتَرَهَا وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ فَقُلْنَ أَبْعَدَ اللّٰهُ الْيَهُودِيَّةَ قَالَ قُلْتُ
يَا أَبَا حَمْزَةَ أَوَقَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَاللّٰهِ لَقَدْ وَقَعَ قَالَ أَنَسٌ وَ
شَهِدْتُ وَلِيمَةَ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَبْعَثُنِي فَأَدْعُو
النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ لَمْ يَخْرُجَا
فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلَى نِسَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ
أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَيَقُولُونَ بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ فَيَقُولُ
بِخَيْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَأْنَسَ
بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَأَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ
أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي
أُسْكُفَّةِ الْبَابِ أَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ لَا تَدْخُلُوا
بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ ترجمہ انس نے کہا مین ردیف تھا ابو طلحہ کا خیبر کے دن اور
قدم میرا چھو جاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم سے پھر پہونچے ہم اہل خیبر کے پاس
جب آفتاب نکلا اور ان لوگون نے اپنی چارپایون کو نکالا تھا اور وہ لوگ اپنی کدال اور ٹوکری
اور پھاوڑی لیکر نکلے اور کہنے لگے محمد اور خمیس یعنے دونو آگئے کہا راوی نے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خراب ہوا خیبر اور جب ہم اوترتے ہین کسی قوم کے آنگن مین سو
برا انجام ہوتا ہے ڈرائے گئے لوگون کا اور اللہ تعالی نے انکو شکست دی اور دحیہ کے حصہ
مین ایک باندی خوب صورت آئی اور خرید لیا اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات شخصون

اور حیس کو ... پشت کیا اور تب اللہ اُن کے لیے ایک نطع بچھا دیا پھر جب صبح ہوئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس توشہ حاجت سے زیادہ ہو ہمارے پاس لاوے سو کوئی کھجور
لایا کوئی ستو لانے لگا کوئی ستو یہانتک کہ ایک ڈھیر ہو گیا حیس کا اور سب لوگ اُس میں سے
کھانے لگے اور پانی پینے لگے اپنے بازو کے حوضوں سے جو آسمان کے پانی کے تھے انس نے کہا کہ یہ ولیمہ
تھا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صفیہ سے اور کہا کہ پھر چلے ہم یہانتک کہ جب دیکھنے لگے دیواریں
مدینہ کی اور مشتاق ہوئے ہم اُس کے اور دوڑائیں ہم نے اپنی سواری دوڑائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی اپنی سواری دوڑائی اور صفیہ اُن کے پیچھے تھیں سو ٹھوکر کھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اونٹنی نے اور آپ گر پڑے اور وہ بھی گر پڑیں اور کوئی آدمی اسوقت نہ آپ کی طرف دیکھتا تھا نہ
یہاں تک کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کو ڈھانپ لیا اور پھر ہم لوگ
آئے آپ نے فرمایا ہم کو کچھ صدمہ نہیں پہنچا پھر داخل ہوئے ہم مدینہ میں اور چھوکریاں نکلیں
باندیاں آپ کی بیبیوں کی نکلیں اور صفیہ کو دیکھنے لگیں اور طعنہ دینے لگیں اُن کو گرنے کا ۱۲

فائدہ ۵ اور پہلی روایتوں میں جو وارد ہوا ہے کہ صحابہ نے کہا کہ اگر آپ صفیہ کو چھپا دیں تو جانو
کہ بی بی ہیں اس سے مالکیہ وغیرہم نے استدلال کیا ہے کہ نکاح بغیر شہود کے بھی روا ہے کہ جب اعلان
ہو جاوے اسلیے کہ اگر آپ نے اُن کے نکاح پر گواہ کیا ہوتا تو صحابہ کرام واقف ہوتے اور یہ مذہب
ہے ایک جماعت کا صحابہ اور تابعین سے کہ نکاح بغیر شہود کے روا ہے جب اس کے بعد اعلان
ہو جاوے اور یہی مذہب ہے زہری اور مالک اور اہل مدینہ کا کہ انہوں نے اعلان کو شرط کہا ہے
نہ شہود کو اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی کہا ہے کہ شرط نکاح کی شہادت ہے نہ اعلان
اور یہ مذہب ہے اوزاعی اور ثوری اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد وغیرہم کا ہے اور ان سب
لوگوں نے گواہی دو عادلوں کی شرط کی ہے بخلاف ابوحنیفہ کے کہ اُن کے نزدیک دو فاسقوں
کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ اگر چپکے سے نکاح کر لیا
بغیر گواہی کے یعنے نہ اعلان ہوا نہ گواہی تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر چپکے سے نکاح کیا مگر
دو گواہ ہوئے تو صحیح ہے نزدیک جماہیر کے بخلاف امام مالک کے کہ وہ صحیح نہیں کہتے **باب**
زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنُزُولِ الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ الْوَلِيمَةِ نکاح زینب اور نزول حجاب اور

ولیمہ کا عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھذا حدیث بھز قال لما انقضت عدۃ زینب
رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزید فاذکرہا علی قال
فانطلق زید حتی اتاھا وھی تخمر عجینہا قال فلما رأیتہا عظمت فی صدری حتی
ما استطیع ان انظر الیہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرہا فولیتہا ظہری
ونکصت علی عقبی فقلت یا زینب ارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکرک
قالت ما انا بصانعۃ شیئا حتی اوامر ربی فقامت الی مسجدہا ونزل القرآن وجاء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علیہا بغیر اذن قال فقال ولقد رأیتنا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمنا الخبز واللحم حین امتد النہار فخرج
الناس وبقی رجال یتحدثون فی البیت بعد الطعام فخرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واتبعتہ فجعل یتتبع حجر نسائہ یسلم علیہن ویقلن یا رسول اللہ
کیف وجدت اھلک قال فما ادری انا اخبرتہ ان القوم قد خرجوا او
اخبرنی قال فانطلق حتی دخل البیت فذھبت ادخل معہ فالقی الستر
بینی وبینہ ونزل الحجاب قال ووعظ القوم بما وعظوا بہ زاد ابن رافع فی حدیثہ
لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ الی قولہ
واللہ لا یستحیی من الحق ترجمہ انس نے کہا کہ یہ روایت ہے بہز راوی کی کہ جب پوری ہوگئی
عدت زینب کی (یعنی بعد طلاق دینے زید کے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید سے
فرمایا کہ اون سے میرا ذکر کرو اور زید گئے یہان تک کہ اون کے پاس پہونچے اور وہ اپنے
آٹے کا خمیر کر رہی تہین اور زید نے کہا کہ مین نے جب انکو دیکہا تو میرے دل مین اون کی
بڑائی یہانتک آئی کہ مین اون کیطرف نظر نہ کرسکا اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ان کو یاد کیا تہا (یہ کمال ایمان کی بات تہی اور نہایت سعادت مندی کی کہ زید کے
دل مین اس خیال سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو پیغام دیا ہے اسقدر عظمت اور
ہیبت انکی چہا گئی کہ نظر نہ کرسکے اور افسوس ہے کہ اس زمانہ کے لوگون کو حدیث رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑائی اور عظمت ذرا خیال مین نہین آتی اور بے تکلف

جہوٹی تاویلین کرنے لگتے ہین یہ خیال نہین کرتے کہ یہ خاص اوس بے زبان وحی ترجمان سے نکلی ہے جسکی شان مین وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ وارد ہوا ہے اور اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى اوترا ہے) غرض زید نے اپنی پیٹھ موڑی اور اپنی ایڑیون پر لوٹا اور عرض کیا کہ اے زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پیغام بہیجا ہے اور وہ آپ کو یاد کرتے ہین (یعنے نکاح کا پیغام دیا ہے اونہون نے فرمایا کہ مین کوئی کام نہین کرتی ہون جب تک کہ مشورہ نہین لے لیتی ہون اپنے پروردگار سے (یعنے استخارہ نہین کر لیتی) اور اوسیوقت وہ اپنی نماز کی جگہہ مین کہڑی ہو گئین (واہ مسلمانو کی مان اللہ تم پر رحمت کرے) اور قرآن اوترا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس بغیر اذن کے داخل ہو گئی (یعنے یہ آیت اوتری زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ یعنے بیاہ دیا ہمنے زینب کو تجہہ سے تاکہ مومنون کو حرج نہو اپنی لے پالکو کی بیبیون سے نکاح کرنے مین جب وہ اپنی حاجت اون سے پوری کر چکین) اور راوی نے کہا کہ مین نے اپنے سب لوگون کو دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو روٹی اور گوشت خوب کہلایا یہانتک کہ دن چڑہ گیا اور لوگ کہا پی کر باہر چلے گئے اور کئی آدمی رہ گئے جو گہر مین باتین کرتے رہے کہانا کہانے کے بعد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلا اور مین بہی آپ کے پیچہے چلا اور آپ اپنی بیبیون کے حجرون پر جاتے تہے اور اونپر سلام کرتے تہے اور وہ عرض کرتی تہین کہ اے رسول اللہ کے آپ نے کیسا پایا اپنی بی بی کو (یعنے زینب کو) پہر راوی نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ آپ کو مین نے خبر دی یا آپ نے مجہکو خبر دی کہ وہ لوگ چلے گئے پہر آپ تشریف لیگئے یہانتک کہ داخل ہوکے گہر مین اور مین بہی آپ کے ساتہہ اندر جانے لگا اور آپ نے پردہ ڈالدیا اپنے اور میرے بیچ مین اور پردہ کی آیت اوتری اور لوگون کو نصیحت کی گئی جو نصیحت کی گئی اور ابن رافع نے یہ بہی زیادہ کیا اپنی روایت مین کہ یہہ آیت اوتری لَا تَدْخُلُوْا اخیر تک یعنے نہ داخل ہو گہرون مین نبی کے مگر جب اجازت دیجاوے تمکو کہانے کی اور نہ انتظار کرو اوسکے پکنے کا یہانتک کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ اللہ نہین شرماتا ہے سچی بات سے **ف** اسحدیث مبارک سے سنبعان سنت کو کئی مسئلے معلوم ہوگئے اول یہ کہ آدمی شوہر کے ذریعہ سے پیغام نکاح بہیج سکتا ہے اگر معلوم ہو کہ وہ اوس سے ناراض نہو

ما نقلت ... ہے ... بیچ ...

جیسے زید کا حال تہا دوسرے یہ کہ معلوم ہوا کہ صحابہ کے دل مین بڑی عظمت تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی کہ بمجرد آپکے پیغام دینے کے زید کے دل مین زینب کی ہیبت اور ادب سماگیا اور یہی عظمت چاہیے ہر مومن کو کہ جب آپ کا قول و فعل و تقریر سنے دل کانپ جاوے اور سوا تسلیم و انقیاد کے اور کچہہ دل مین نہ آوے اور اگر یہ امر نہین ہے تو ایمان کا نام ہے تیسرے یہ کہ صلوٰۃ استخارہ مستحب ہے کہ کوئی بڑا کام بغیر اس کے نہ کرے اور دعاے استخارہ احادیث مین آئی ہوئی ہے وہ پڑہے تاکہ اللہ اوس مین برکت دے اور بخاری مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو ہر کام مین استخارہ سکہاتے تہے چوتہے یہ کہ لے پالک لڑکے کا حکم غیر کا ہے اور اوسکی بیوی مثل غیر کی بیوی کے ہے کہ پالنے والے کو اوس سے نکاح درست ہے جب لے پالک طلاق دیدے پانچوین فضیلت نکاح ثانی کی ثابت ہوئی کہ خداے تعالے خود اوسکا بانی مبانی اور قاضی لا ثانی ہوا چہٹی فضیلت ام المومنین زینب رضی اللہ تعالی عنہا کی کہ ثابت ہوا کہ اونکا نکاح اللہ پاک نے خود آسمانون کے پرے بالاے عرش پڑہا اور جبرئیل امین اوسکی خبر لائے اور جناب ام المومنین اکثر اوسکا فخر فرماتی تہین ساتوین ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح بغیر گواہون اور بغیر ولی کے صحیح ہے اس لیے کہ آپ کے دعوے کو گواہ کی ضرورت نہین اسلیے کہ آپ اصدق الصادقین ہین اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور آپ خود ولی ہین تمام مومنین و مومنات کے اور یہ خاصہ ہے آپ کا **عَنْ** اَنَسٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ کَامِلٍ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلَی امْرَاَۃٍ وَقَالَ اَبُوْ کَامِلٍ عَلٰی شَیْئٍ مِّنْ نِّسَائِہٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ فَاِنَّہٗ ذَبَحَ شَاۃً **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکہا کہ کسی عورت کا ایسا ولیمہ کیا ہو جیسا زینب کا کیا ہے کہ آپ نے اُن کے لیے ایک بکری ذبح کی **ف** ایسا نکاح بہی ترکسیکا نہین ہوا جس مین اللہ پاک قاضی اور جبرئیل وکیل ہون اور آسمانون سے پرے بالاے عرش عقد ہوا ہو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی امْرَاَۃٍ مِّنْ نِّسَائِہٖ اَکْثَرَ اَوْ اَفْضَلَ مِمَّا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَقَالَ ثَابِتٌ

اَلْبُنَانِيِّ ثُمَّ أَوْلَمَ قَالَ أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتَّى تَرَكُوهُ وہی مضمون ہے اتنی بات زیادہ ہے کہ کہلایا لوگون کو روٹی گوشت یہانتک کہ نہ کہا سکے اور چہوڑ دیا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا ترجمہ انس نے کہا جب نکاح کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے لوگون کو بلایا اور کہانا کہلایا پہر وہ بیٹھکر باتین کرنے لگے سو آپ طیار ہوتے ہین گویا کہ کہڑے ہوتے ہین سو بہی وہ لوگ نہ اوٹھے پہر جب آپنے دیکھا (کہ یہ نہین اوٹھتے) تو آپ کہڑے ہو گئے اور اُن لوگون مین سے کچہہ لوگ اوٹہہ گئے اور عاصم اور ابن عبد الاعلی نے اپنی روایتون مین یہ بات زیادہ کی کہ تین آدمی اون مین سے بیٹھے رہ گئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کہ اندر آوین تو دیکہا کہ لوگ بیٹھے ہین پہر وہ لوگ اوٹھے اور چلے گئے اور مین نے آکر آپ کو خبر دی کہ وہ چلے گئے اور آپ آئے اور گہر مین داخل ہوئے سو مین بہی آپ کے ساتہ داخل ہونے لگا اور آپ نے میرے اور اپنے بیچ مین پردہ ڈالدیا اور اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری کہ اے ایمان والو مت داخل ہو گہرون مین نبی کے مگر جب اجازت ملے تم کو کہانے کی اور نہ انتظار کرتے رہو اوس کے پکنے کا عند اللہ عظیما تک عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ

بیان نزول آیت حجاب
عند الله عظیما تک
(۸۰)

مَجلسِ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَہٗ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتّٰی قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَشٰی فَمَشَیْتُ مَعَہٗ حَتّٰی بَلَغَ بَابَ حُجْرَۃِ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللهُ عَنْہَا ثُمَّ ظَنَّ اَنَّہُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَہٗ فَاِذَا ہُمْ جُلُوْسٌ مَکَانَہُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ الثَّانِیَۃَ حَتّٰی بَلَغَ حُجْرَۃَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَہٗ فَاِذَا ہُمْ قَامُوْا فَضَرَبَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ السِّتْرَ وَاُنْزِلَ اٰیَۃُ الْحِجَابِ ترجمہ

انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ مین سب لوگون سے زیادہ واقف ہون حجاب کے اوترنے سے اور ابی بن کعب مجہہ سے پوچہا کرتے تہے پہر کہا کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دولہہ بنے ہوئے زینب بنت جحش کے اور اون سے نکاح کیا تہا آپ نے مدینہ مین اور لوگون کو کہانے کے لیے بلایا جب دن چڑہا سو آپ بہی بیٹہے اور چند لوگ بہی آپکے ساتہہ بعد اوس کے کہ سب لوگ چلے گئے اور وہ لوگ یہانتک بیٹہے رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہے اور چلے اور مین بہی آپ کے ساتہہ چلا یہانتک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے دروازے پر پہونچے پہر خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہون گے اور لوٹے اور مین بہی آپ کے ساتہہ لوٹا تو دیکہا کہ وہ لوگ پہر بہی بیٹہے ہوئے ہین اوسی جگہہ سو آپ پہر لوٹے اور مین بہی دوبارہ لوٹا یہانتک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حجرے تک پہنچے اور پہر لوٹے اور مین بہی لوٹا سو دیکہا کہ وہ لوگ کہڑے ہوئے اور آپنے اپنے اور میرے بیچ مین پردہ ڈالدیا اور آیت پردہ کی اوتری **ف** یہ کمال اخلاق ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ باوجودیکہ آپ کو اون کے بیٹہنے سے سخت تکلیف ہوئی مگر زبان سے یہ نفرمایا کہ تم اوٹہ جاؤ اور خدا جانے ایسی تکلیفین آپ کو کتنی بار ہوئی ہونگی اور آپ چپ رہے یہانتک کہ پروردگار نے اوسکا خود بندوبست کردیا **عن** انس بن مالک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَہْلِہٖ قَالَ فَصَنَعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ حَیْسًا فَجَعَلَتْہُ فِیْ تَوْرٍ فَقَالَتْ یَا اَنَسُ اذْہَبْ بِہٰذَا اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِہٰذَا اِلَیْکَ اُمِّیْ وَہِیَ تُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ ہٰذَا لَکَ مِنَّا قَلِیْلٌ یَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَذَہَبْتُ بِہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّیْ تُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ ہٰذَا لَکَ مِنَّا قَلِیْلٌ فَقَالَ ضَعْہُ ثُمَّ قَالَ

اذهب فادع لنا فلانا وفلانا ومن لقيت وسمى رجالا قال فدعوت من سمى ومن
لقيت قال قلت لانس عدد كم كانوا قال زهاء ثلاث مائة وقال لي رسول
الله صلى الله عليه وسلم يا انس هات التور قال فدخلوا حتى امتلأت الصفة
والحجرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتحلق عشرة عشرة وليأكل كل
انسان مما يليه قال فاكلوا حتى شبعوا قال فخرجت طائفة ودخلت طائفة
حتى اكلوا كلهم فقال لي يا انس ارفع قال فرفعت فما ادري حين وضعت
كان اكثر ام حين رفعت قال وجلس طوائف منهم يتحدثون في بيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم و رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس وزوجته مولية
وجهها الى الحائط فثقلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم فسلم على نسائه ثم رجع فلما راوا رسول الله صلى الله عليه وسلم
قد رجع ظنوا انهم ثقلوا عليه قال فابتدروا الباب فخرجوا كلهم وجاء رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى ارخى الستر ودخل وانا جالس في الحجرة فلم يلبث
الا يسيرا حتى خرج علي وانزلت هذه الاية فخرج رسول الله صلى الله عليه و
سلم وقراهن على الناس يايها الذين امنوا لا تدخلوا بيوت النبي الا ان يؤذن لكم
الى طعام غير ناظرين اناه ولكن اذا دعيتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسين
لحديث ان ذلكم كان يؤذي النبي الى اخر الاية قال الجعد قال انس انا احدث
الناس عهدا بهذه الايات وحجبن نساء النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** انس
نے کہا کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور داخل ہوئے اپنی بی بی کے پاس اور میری ماں
ام سلیم نے کچھ حلیدہ بنایا اور اسکو ایک طباق مین رکھا اور کہا کہ اے انس اسکو لیجا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس (اس سے ثابت ہوا کہ نئی دولہہ کے پاس کھانا بھیجنا جب سی ولیمہ مین مدد ہو
مستحب ہے) اور عرض کر کہ یہ میری ماں نے آپکی خدمت مین بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے کہ عرض کرتی
ہے کہ آپ کی جناب مین بہت چھوٹا ہدیہ ہے ہماری طرف سے اے رسول اللہ کے انس نے کہا کہ پھر
مین وہ لے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مین نے اون سے عرض کیا کہ میری ماں آپ کو

سلام عرض کرتی ہین کہ یہ ہماری طرف سے آپ کی جناب مبارک مین بہت تہوڑا ہدیہ ہے آپ نے
فرمایا کہ رکہہ دو اور فرمایا کہ جاؤ اور فلان فلان شخص کو ہمارے پاس بلاؤ اور جو تمکو ملجاوے اور کئی
شخصون کا نام لیا سو مین اُنکو بہی لایا جنکا نام لیا اور جو مجھے ملگیا مین نے انس سے کہا کہ پہر وہ سب لوگ
گنتی مین کتنے تہے اُنہون نے کہا قریب تین سو کے اور مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اے انس وہ طباق لاؤ اور وہ لوگ اندر آئے یہانتک کہ صفہ اور حجرہ بہر گیا (صفہ وہ
جگہہ جو باہر بیٹہنے کی بنائی جاوے جسے دیوان خانہ کہتے ہین) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دس دس آدمی حلقہ باندہتے جاوین (یعنے جب وہ کہالین پہر دوسرے دس بیٹہین) اور
چاہیے کہ ہر شخص اپنے نزدیک سے کہاوے (یعنے کہانے کی چوٹی نہ توڑی کہ برکت وہین سے نازل ہوتی
ہے) پہر اون لوگون نے یہانتک کہایا کہ سب سیر ہوگئے اور ایک گروہ جاتا تہا کہاکر پہر دوسرا آتا تہا یہان
تک کہ سب لوگ کہاچکے تب مجہسے فرمایا کہ اوٹہا لے انس اور مین نے اوس برتن کو اُٹہایا تو معلوم نہ ہوتا تہا
کہ جب مین نے رکہا تہا جب زیادہ تہا یا جب مین نے اوٹہا یا جب اس مین کہانا زیادہ تہا اور بعضے لوگ
بیٹہے باتین بناتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹہے تہے
اور آپ کی بی بی صاحبہ (یعنے ام المومنین زینب رضے اللہ عنہا) دیوار کیطرف مونہہ پہیر کر بیٹہی ہوئین
تہین اور اُن لوگون کا بیٹہنا حضرت کو گران گذرا اور آپ نکلے اور اپنی بیبیون کو سلام کیا اور پہر لوٹ
آئے پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اون لوگون نے کہ آپ پر ہم گران ہوئے جلد دروازے
پر گئے اور باہر نکلے سب کے سب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہانتک کہ پردہ ڈالدیا آپنے
اور داخل ہوئے اور مین حجرے مین بیٹہا ہوا ہون پہر تہوڑی دیر ہوئی ہوگی کہ آپ میرے طرف
نکلے اور یہ آیتین اترین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر نکلکر لوگون کے اوپر پڑہین۔
یَاَیُّہَا الَّذِیْنَ سے اخیر تک جعد جو راوی ہین اونہون نے کہا کہ انس نے کہا سب سے پہلے یہ آیتین
مین نے سنی ہین اور مجھے پہنچی ہین اور پردہ مین رہنے لگین بیبیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی **ف** اس حدیث مین بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ایک دو آدمی کے
کہانے مین تین سو شخص سیر و آسودہ ہوگئے اور بڑی فضیلت ہے ام المومنین زینب کی کہ آیۃ
حجاب کی اونہی کے زمانہ عقد مین اُتری **عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

قال لما تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب رضی اللہ تعالی عنہا اھدت لہ ام سلیم حیسا فی تور من حجارۃ فقال انس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذھب فادع لی من لقیت من المسلمین فدعوت لہ من لقیت فجعلوا یدخلون علیہ فیاکلون ویخرجون ووضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی الطعام فدعا فیہ وقال فیہ ما شاء اللہ ان یقول ولم ادع احدا لقیتہ الا دعوتہ فاکلوا حتی شبعوا وخرجوا وبقی طائفۃ منھم فاطالوا علیہ الحدیث فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستحیی منھم ان یقول لھم شیئا فخرج وترکھم فی البیت فانزل اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ قال قتادۃ غیر متحینین طعاما ولکن اذا دعیتم فادخلوا حتی بلغ لقلوبکم وقلوبھن ذلکم اطھر ترجمہ انس نے کہا جب نکاح ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا زینب سے تو ام سلیم نے اون کے لیے ملیدہ ہدیہ بہیجا ایک برتن مین پتہر کے اور انس نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاو جو مسلمان تم کو ملے اور سبہی بلا لاو سو مین نے جو ملا اوسی بلایا اور وہ لوگ سب داخل ہونے لگے اور کہانے لگے اور نکلتے جاتے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتہہ کہانے پر رکہا اور دعا کی اور پڑہا او سپر جو اللہ تعالے نے چاہا اور مین نے بہی جب مجہے ملا کسیکو نہ چہوڑ ا ضرور بلا لایا اور سبنے کہایا یہانتک کہ سیر ہوگئے اور باہر نکلے اور ایک گروہ اون مین سے بیٹہا رہا اور بہت لنبی باتین کرتا رہا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اون سے شرماتے تہے کہ اون کو کچہہ کہین پہر آپ نکلے اور اون کو گہر مین چہوڑ دیا اور اللہ تعالی نے وہ آیتین اوتارین جو اوپر مذکور ہوئین باب الامر باجابۃ الداعی الی دعوۃ دعوت قبول کرنے کا بیان عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی الولیمۃ فلیاتھا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسیکو ولیمہ کی دعوت دیجاوے تو ضرور آوے عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم الی الولیمۃ فلیجب قال خالد فاذا عبید اللہ

يُنْزِلْهُ عَلَى الْعُرْسِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلایا جاوے
کوئی تم مین کا ولیمہ کیطرف تو چاہیے کہ قبول کرے راوی نے کہا کہ عبید اللہ اس سے ولیمہ نکاح کا مراد
لیتے تہے ف نووی نے کہا ہے کہ دعوت کہانے کی بفتح دال ہے اور دعوت نسب کی بکسر
دال یہ قول ہے جمہور عرب کا اور ولیمہ کی دعوت مین جانا مامور بہ تو بالاتفاق ہے مگر یہ امر وجوب کے
لیے ہے یا استحباب کے لیے اس مین اختلاف ہے اور اصح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ فرض عین
ہے ہر شخص پر جسکو دعوت دیجاوے مگر اتنا ہے کہ حاضری وہان کی معاف ہو سکتی ہے بسبب ان
عذرون کے جو آگے مذکور ہونگے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ مستحب
ہے یہ حکم ہے ولیمہ نکاح کا اور باقی دعوتین جو اوسکے سوا ہین اون مین دو قول ہین اول یہ کہ وہ بہی مثل ولیمہ
کی ہین دوسرے یہ کہ وہ مستحب ہے اور قبول کرنا اوسکا استحباب مین بڑہ کر نہین اور قاضی نے اتفاق علما
کا اسپر ذکر کیا ہے کہ واجب ہے قبول کرنا ولیمہ کا اور اوسکے سوا مین امام مالک اور جمہور کا قول ہے کہ
اجابت اوسکی واجب نہین اور اہل ظاہر کا قول ہے کہ اجابت ہر دعوت کی واجب ہے خواہ دعوت
ولیمہ ہو یا سوا اوس کے اور یہی قول ہے بعض سلف کا اور وہ عذر جن سے اجابت کا وجوب و استحباب
ساقط ہوتا ہے یہ ہین کہ مال مین داعی کے شبہ ہو یا خاص غنیا کی دعوت ہو یا وہان کوئی شخص ایسا
ہو جس کے حاضر ہونے سے ایذا ہوتی ہے یا ہمنشینی اوس کے دین مین ضرر کرتی ہو یا داعی نے اسلیے
دعوت دی ہو کہ اُس سے کسی ظلم پر مدد لے یا وہان کوئی منکر ہو جیسے خمر وغیرہ یا ناچ رنگ یا
فرش حریر یا سونے کے برتن یا چاندی کے کہ ان عذرون سے دعوت کا قبول نہ کرنا روا ہے اور
ایسے ہی ان دعوتون کا قبول نہ کرنا ضرور ہے جنمین کوئی بدعت ہو اور قبول کرنا ان دعوتون کا حرام
ہے جن مین نذر غیر اللہ ہو جیسے گیارہوین بڑے پیر کی یا توشہ عبد الحق کا یا کندوری کہ ان مین اکثر نذر غیر اللہ
ہوتی ہے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى وَلِيْمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ ترجمہ
ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا جاؤ تم دعوت مین جب بلائے جاؤ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ

اخاہ فلیجب عرسا کان اونحوہ ابن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ جب بلاوے
کوئی اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ قبول کرے اوس کے بلانے کو شادی ہو یا اور کوئی امر اس کی مانند
عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعی
الی عرس او نحوہ فلیجب وہی مضمون ہے عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما ائتوا الدعوۃ اذا دعیتم ترجمہ اسکا بھی اوپر گذرا عن نافع قال سمعت عبد
اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجیبوا ھذہ
الدعوۃ اذا دعیتم لہا قال وکان عبد اللہ یاتی الدعوۃ فی العرس وغیر العرس ویاتیہا وھو صائم
ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبول کرو تم دعوت
کو جب بلائے جاؤ اور عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعوت میں آتے تھے ولیمہ ہو خواہ غیر ولیمہ اگرچہ روزہ
دار ہوں عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان دعیتم الی کراع فاجیبوا ترجمہ ابن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر تم بلائے جاؤ بکری کے کھر کیطرف تو بھی قبول کرو ف یعنے کہانا کیسا ہی ہو قبول کرنا ضرور
ہے مگر حلال کا ہو عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا دعی احدکم الی طعام فلیجب فان شاء طعم وان شاء ترک ولم یذکر
ابن المثنی الی طعام ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب بلایا جاوے کوئی کہانے کیطرف تو آوے پھر چاہے کہاوے یا نہ کہاوے اور ابن مثنی
کی روایت میں کہانے کا لفظ نہیں ہے ف اس سے معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہونا ضرور
ہے اور کہانے کا اختیار ہے عن ابی الزبیر بھذا الاسناد مثلہ وہی مضمون ہے
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم ابوہریرہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو دعوت ہو جاوے اگر روزہ سے ہے
تو دعا کرے اور نہیں تو کہاوے ف فلیصل کے معنے بعضوں نے یہی کہے ہیں کہ
دعا کرے صاحب دعوت کے لیے اور یہی قول قوی ہے اور بعضوں نے کہا کہ نماز پڑہے یعنے

نقل کہ صاحب خانہ کے گہر مین برکت ہو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی اِلَیْهِ الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَكُ الْمَسَاکِیْنُ فَمَنْ لَمْ یَاْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تہے کہ برا کہانا اوس ولیمہ کا کہانا ہے جسمین امیر بلائے جاوین اور مساکین نہ بلائے جاوین جو دعوت مین نہ حاضر ہوا اوس نے نافرمانی کی اللہ ورسول کی عَنْ سُفْیَانَ قُلْتُ لِلزُّهْرِیِّ یَا اَبَا بَکْرٍ کَیْفَ هٰذَا الْحَدِیْثُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْاَغْنِیَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَیْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ سُفْیَانُ وَکَانَ اَبِیْ غَنِیًّا فَاَفْزَعَنِیْ هٰذَا الْحَدِیْثُ حِیْنَ سَمِعْتُ بِهٖ فَسَاَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِیَّ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ ترجمہ سفیان نے کہا مین نے زہری سے پوچہا کہ یہ حدیث کیونکر ہے کہ بدتر سب کہانون سی کہانا امیرون کا ہے سووہ ہنسے اور انہون نے کہا کہ وہ کہانا بدتر نہین ہے اور سفیان نے کہا کہ میرے باپ امیر تہے اس لیے مجہے اس حدیث سے بڑی پریشانی ہوئی جب مین نے سنی اور مین نے زہری سے پوچہا تو انہون نے کہا کہ مجہہ سے عبدالرحمن اعرج نے کہا کہ انہون نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے سنا کہ کہتے تہے کہ بدتر کہانا کہانا اوس ولیمہ کا ہے پہر روایت کی مثل روایت مالک کے یعنے جو اوپر گذری کہ جسکی طرف امیر لوگ بلائے جاوین اور مساکین نہ بلا کے جاوین عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ نَحْوَ حَدِیْثِ مَالِكٍ ابوہریرہ نے وہی مضمون روایت کیا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نَحْوَ ذٰلِكَ وہی مضمون ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُمْنَعُهَا مَنْ یَاْتِیْهَا وَیُدْعٰی اِلَیْهَا مَنْ یَاْبَاهَا وَمَنْ لَمْ یُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بدتر طعام طعام اوس ولیمہ کہ جو اوس مین آتا ہے روکا جاتا ہے اور جو نہین آتا اوسکو بلاتے پہرتے ہین اور جو دعوت مین نہ آیا اوس نے نافرمانی کی اللہ عزوجل کی اور اوسکے رسول کی ف یعنے ایسے لوگون کو بلاتے نہین جنکو چہوڑ دن بلائین

تو سمجھو لا ہین اور ایسون کی خوشامد کرتے پھرتے ہین جو آنے مین سو نخرے لاتے مین ناک بہون چڑہاتے مین آتے ہین تو مفت کہانا کہاتے ہین اور احسان کا احسان جتاتے ہین **باب** لا تحل المطلقة ثلثا لمطلقها حتی تنکح زوجا غیره ویطأها ثم یفارقها وتنقضی عدتها مطلقہ ثلثہ کا بیان **عن** عائشة رضی الله تعالی عنها قالت جاءت امرأة رفاعة رضی الله تعالی عنها الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت عبد الرحمن بن الزبیر رضی الله تعالی عنه وانما معه مثل هدبة الثوب فتبسم رسول الله صلی الله علیه وقال اتریدین ان ترجعی الی رفاعة لا حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتک قالت وابو بکر عنده وخالد بن سعید بالباب ینتظر ان یؤذن له فنادی یا ابا بکر الا تسمع هذه ما تجهر به عند رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ رفاعہ کی عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ مین رفاعہ کے نکاح مین تہی اور اسنے مجھے تین طلاق دیے تب مین نے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کیا اور اسکے پاس کچھ نہین ہے سوا کپڑے کے سرے کی مانند (یعنے قابل جماع نہین ہے) سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے (اوسکی بات پر کہ شرم کی بات کیسی بے تکلف کہتی ہے) اور فرمایا کہ کیا تو ارادہ رکہتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح مین پہر جاوے یہ بات کبھی نہوگی جب تک تو اس شوہر کی لذت جماع نہ چکہے اور وہ تیری لذت جماع نہ چکہے جناب عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ ابو بکر حضرت کے پاس تہے اور خالد بن سعید دروازے پر منتظر تہے کہ اجازت ہو تو مین بہی اندر آؤن سو خالد نے پکارا کہ اے ابو بکر آپ سنتے نہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیا پکار رہی ہے **عن** عروة بن الزبیر ان عائشة رضی الله تعالی عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم اخبرته ان رفاعة القرظی رضی الله تعالی عنه طلق امرأته فبت طلاقها فتزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبیر رضی الله تعالی عنه فجاءت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله انها کانت تحت رفاعة رضی الله تعالی عنه فطلقها اخر ثلاث تطلیقات فتزوجت بعده عبد الرحمن بن

الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ فَاَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَاحِكًا فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَاَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ قَالَ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِيْ اَبَابَكْرٍ اَلَا تَزْجُرُ هٰذِهٖ عَمَّا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی مضمون ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اُس عورت نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑکر اشارہ کیا کہ عبدالرحمن کے پاس ایسا ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا اٰخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وہی مضمون ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَزَوَّجُ رَجُلًا اٰخَرَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا اَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ ایک عورت سے کسی نے نکاح کرکے طلاق دیدیا (یعنے تین طلاق مغلظہ) اور پھر اُس نے دوسرے مرد سے نکاح کیا اور اُس نے بھی طلاق دیا قبل دخول کے تو کیا وہ شوہر اول پر حلال ہوگئی یعنے اوس سے نکاح کرسکتی ہے آپنے فرمایا کہ نہیں جب تک اوسکا شہد نہ چکھے یعنے شوہر ثانی کا عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ابو معاویہ سے یہی مضمون مروی ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَاَرَادَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخِرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْاَوَّلُ ترجمہ جناب عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ ایک شخص نے طلاق دیا اپنی عورت کو تین بار اور اُس عورت
سے کسی اور نے نکاح کیا اور پھر اسکو طلاق دیا قبل دخول کے اور شوہر اول نے ارادہ کیا کہ پھر اوس سے
نکاح کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا نہین جبتک کہ شوہر
ثانی اوس کے جماع کی لذت نہ پالیوے جیسے شوہر اول نے پائی تھی **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعًا
عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا وہی مضمون ہے **ف** یہی مذہب ہے جمیع صحابہ اور تابعین
کا اور جو اون کے بعد گذرے ہین کہ جس نے تین طلاق دین اپنی عورت کو اور اُس نے دوسرے
سے نکاح کیا پھر جب تک شوہر ثانی جماع کر کے طلاق نہ دے تب تک شوہر اول کے نکاح مین نہین
آسکتی اور جو قول اسکے خلاف ہو شاذ و غیر مقبول ہے اور یہ احادیث مخصص ہین آیت حَتّٰى تَنْكِحَ
زَوْجًا غَيْرَهٗ کے **بَاب** مَا يَسْتَحِبُّ اَنْ يَّقُوْلَهٗ عِنْدَ الْجِمَاعِ جماع کیوقت کی دعا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ
اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ
اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا **ابن عباس** رضے اللہ تعالے
عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم مین سے ارادہ جماع کے وقت بسم اللہ سے
مارزقتنا تک کہہ لیوے تو اگر اللہ نے انکی تقدیر مین لڑکا رکہا ہے تو اُسکو شیطان ضرر نہ پہنچاویگا
اور معنی اسکے یہ ہین کہ شروع کرتا ہون مین اللہ تعالے کے نام سے یا اللہ بچا ہم کو شیطان سے اور
دور رکھ شیطان کو اوس اولاد سے جو تو ہم کو عنایت فرماوے گا **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِمَعْنٰى
حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ بِسْمِ اللهِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
عَنِ الثَّوْرِيِّ بِسْمِ اللهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْصُوْرٌ اُرَاهُ قَالَ بِسْمِ اللهِ **مضمون**
وہی مگر شعبہ کی روایت مین بسم اللہ کا لفظ نہین اور عبد الرزاق کی روایت مین ہے اور ابن نمیر
کی روایت مین ہے کہ منصور نے کہا کہ خیال کرتا ہون مین کہ اونہون نے بسم اللہ کہا ہے **بَاب**
جَوَازِ جِمَاعِهٖ امْرَاَتَهٗ فِيْ قُبُلِهَا مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَّرَائِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِّلدُّبُرِ
آگے اور پیچھے سے قبل مین جماع کرنے کا جواز نہ دبر مین **عَنِ** ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یہود کا قول تھا کہ جو مرد جماع کرے اپنی عورت سے قبل مین پیچھے ہو کر تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے (کہ ایک چیز کو دو دیکھتا ہے) اوسپر یہ آیت اوتری کہ عورتین تمہاری کھیتی ہین سو اپنی کھیتی مین آؤ جس طرف سے چاہو (یعنے آؤ کھیتی مین اور کنوے مین نہ جاؤ اور کھیتی وہی جہان بیج ڈالے تو اوگے نہ وہ جہان بیج ضائع ہو) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ اِذَا اُتِيَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا اَحْوَلَ قَالَ فَأُنْزِلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ زَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَاِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ اَنَّ ذٰلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر نعمان کی روایت مین یہ زیادہ ہے کہ زہری سے مروی ہے کہ شوہر چاہے بیوی کو اوندھا ڈال کے جماع کرے چاہے سیدہا لٹا کر مگر جماع ایک ہی سوراخ مین کرے یعنے قبل مین ف ان احادیث کی نظر سے اور قرآن کے حکم سے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کھیتی مین آؤ اتفاق کیا ہے اون تمام علمانے جنکا اتفاق معتبر کہا جاتا ہے کہ دبر مین جماع کرنا حرام ہے سوا قبل کے خواہ حالت حیض ہو خواہ طہر اور بہت سی حدیثون مین دبر مین جماع کرنے کی برائی وارد ہوئی ہے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس جاوے اوسکی دبر مین اور اصحاب شافعیہ نے فرمایا ہے کہ وطی دبر مین مطلقا حرام ہے خواہ آدمی کے ساتھ ہو یا حیوان کے ساتھ اور کسی حال مین درست نہین

بَابُ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا

باب اس بیان مین کہ عورت کو روا نہین کہ مرد کو جماع سے روکے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت رات کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر الگ رہتی ہے تو فرشتے اوسکو لعنت کرتے

رہتے ہین صبح تک فائدہ یعنے بغیر عذر شرعی کے اوسکی بستر سے جدا رہتی ہے اور حیض مین بستر سے جدا رہنا ضرور نہین اسلیے کہ شوہر کو حالت حیض مین بھی ناف کی اوپر تک مباشرت اور مساس کرنے کا اختیار ہے پہر اوسکی بچھونے سے جدا رہنا کیا معنے عن شعبۃ بھذا الاسناد وقال حتی ترجع ترجمہ شعبہ سے بہی یہ مضمون مروی ہے اوس مین ہے کہ لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے یہانتک کہ وہ لوٹ کر شوہر کے بچھونے پر آوے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما من رجل یدعو امراتہ الی فراشہا فتابی علیہ الا کان الذی فی السماء ساخطا علیہا حتی یرضی عنہا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ مین ہے کوئی مرد ایسا نہین کہ بلاوے اپنی عورت کو اپنے بچھونے کیطرف تا بلاوے اور وہ انکار کرے مگر یہ کہ پروردگار جو آسمان کے اوپر ہے غصہ مین رہتا ہے جبتک وہ عورت سے راضی ہو عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا الرجل امراتہ الی فراشہ فلم تاتہ فبات غضبان علیہا لعنتہا الملئکۃ حتی تصبح ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بلاوے اپنی عورت کو اپنے بچھونے پر اور وہ نہ آوے اور مرد غصہ رہے اوسپر تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہین اوسپر صبح تک باب تحریم انشاء سر المراۃ عورت کا بہید کھولنا حرام ہے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ الرجل یفضی الی امراتہ وتفضی الیہ ثم ینشر سرھا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ برا لوگون مین اللہ تعالے کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جاوے اور عورت اوس کے پاس آوے (یعنے صحبت کرے) اور پہر اوسکا بہید ظاہر کردے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اعظم الامانۃ عند اللہ یوم القیمۃ الرجل یفضی الی امراتہ وتفضی الیہ ثم ینشر سرھا وقال ابن نمیر ان اعظم ابوسعید خدری کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑی سی امانت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہے کہ مرد
اپنی عورت سے صحبت کرے اور عورت مرد سے اور پھر وہ اُسکا بھید کھولدے یعنے یہ امانت مین خیانت
کی **فائدہ** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ صحبت کیوقت جو کچھ بے تکلفی اور سادہ لوحی جانبین
سے وقوع مین آتی ہے اور حرکات موزون اور سکنات نازشحون ظہور مین آتے ہین اون کا افشا
کرنا حرام ہے اس لیے کہ وہ خلاف مروت اور خلاف حیا ہے **باب حکم العزل** عزل کا بیان
عن ابن محیریز انہ قال دخلت انا وابو الصرمۃ علی ابی سعید الخدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فسالہ ابو الصرمۃ فقال یا ابا سعید ھل سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یذکر العزل فقال نعم غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ
بالمصطلق فسبینا کرائم العرب فطالت علینا العزبۃ ورغبنا فی الفداء فاردنا
ان نستمتع ونعزل فقلنا نفعل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظہرنا
لا نسئلہ فسالنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا علیکم ان لا تفعلوا ما کتب
اللہ خلق نسمۃ ھی کائنۃ الی یوم القیمۃ الا ستکون **ترجمہ** ابن محیریز نے
کہا کہ مین اور ابو صرمہ دونون ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ابو صرمہ نے
اون سے پوچھا کہ آپ نے کبھی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو عزل کا ذکر کرتے سنا ہے انہون
نے کہا کہ ہان ہمنے جہاد کیا آپ کے ساتھ بنی المصطلق کا یعنے جس غزوہ مریسیع کہتے ہین اور
بڑی عمدہ شریف عورتون کو عرب کی قید کیا اور ہم کو مدت تک عورتون سے جدا رہنا پڑا
اور خواہش کی ہمنے کہ ان عورتون کے بدلے مین کفار سے کچھ مال لین اور ارادہ کیا ہم نے کہ
ہم اون سے نفع بھی اٹھاوین یعنے صحبت کرین اور عزل کرین یعنے انزال باہر کرین تا حمل
نہو پھر ہم نے کہا کہ ہم عزل کرتے ہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود
ہین اور ہم اون سے نہ پوچھین یہ کیا بات ہے پھر ہمنے پوچھا آپ سے تو آپ نے فرمایا کہ تم اگر
نکرو تو بھی کچھ حرج نہین یعنے اگر کرو تو بھی کچھ حرج نہین اور اللہ تعالیٰ نے جس روح کا پیدا کرنا قیامت تک لکھا ہے وہ تو
ضرور پیدا ہوگی عن محمد بن یحیی بن حبان بھذا الاسناد فی معنی حدیث ربیعۃ
غیر انہ قال فان اللہ کتب من ھو خالق الی یوم القیمۃ **ترجمہ** وہی مضمون ہے

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اخبرہ فقال اصبنا سبایا فکنا نعزل ثم سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذالک فقال لنا وانکم لتفعلون وانکم لتفعلون وانکم لتفعلون ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیمۃ الا ھی کائنۃ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ہمکو کچھ عورتیں قیدی ملین اور ہم عزل کرنے لگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تم یہ کرتے ہی رہوگے تم یہ کرتے ہی رہوگے تم یہ کرتے ہی رہوگے اور جو روح پیدا ہونے والی ہے قیامت کے دن تک وہ ضرور پیدا ہو جاوے گی عن محمد بن سیرین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت لہ سمعتہ من ابی سعید قال نعم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا علیکم الا تفعلوا فانما ھو القدر ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا تم اگر عزل نکرو تو کچھ حرج نہین ہے اسلیے کہ یہ تو تقدیر کی بات ہے یعنے حمل ہونا ہونا عن انس بن سیرین بھذا الاسناد مثلہ غیر ان فی حدیثھم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی العزل لا علیکم الا تفعلوا ذلکم فانما ھو القدر ترجمہ اسکا اوپر کے تراجم سے معلوم ہو سکتا ہے عن عبد الرحمن بن بشر بن مسعود ردہ الی ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن العزل فقال لا علیکم الا تفعلوا ذاکم فانما ھو القدر قال محمد وقولہ لا علیکم اقرب الی النھی مضمون حدیث کا وہی ہے جو اوپر گذر چکا اور محمد نے کہا کہ حضرت کے اس فرمانے سے کہ کچھ حرج نہین ہے اگر عزل نکرو نہی نکلتی ہے یعنے نکرنا اولے ہے عن عبد الرحمن بن بشر الانصاری قال فرد الحدیث حتی ردہ الی ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذکر العزل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال وما ذاکم قالوا الرجل تکون لہ المرأۃ ترضع فیصیب منھا ویکرہ ان تحمل منہ والرجل تکون لہ الامۃ فیصیب منھا ویکرہ ان تحمل منہ قال فلا علیکم الا تفعلوا ذاکم فانما ھو القدر قال ابن عون فحدثت بہ الحسن فقال واللہ لکان ھذا زجر ترجمہ عبد الرحمن بن بشر انصاری نے ابی سعید

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر ہوا تو آپ نے
فرمایا تم یہ کیون کرتے ہو صحابہ نے عرض کی کہ کسیوقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے اور
وہ دودھ پلاتی ہے اور وہ اوس سے صحبت کرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اوسے حمل ہوجاوے اور کسی کے
پاس ایک لونڈی ہوتی ہے اور وہ اُس سے صحبت کرتا ہے اور نہین چاہتا کہ اُسے حمل ہو تو آپ نے
فرمایا کیا مضایقہ اگر تم عزل نکرو اس لیے کہ حمل ہونا نہونا تقدیر سے ہے ابن عون نے کہا کہ مین نے
یہ روایت حسن سے بیان کی تو اونہون نے کہا کہ اللہ کی قسم اس مین جھڑکنا ہے عزل کرنے سے کہا
مسلم نے اور روایت کی مجھسے حجاج بن شاعر نے اون سے سلیمان نے اون سے حماد نے اون سے
ابن عون نے اور ابن عون نے کہا کہ بیان کی مین نے محمد سے بواسطہ ابراہیم کے حدیث عبدالرحمن
بن بشر کی یعنے حدیث عزل کی تو اونہون نے کہا مجھسے بھی روایت کی عبدالرحمن بن بشر نے یہی حدیث
عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْنَا لِاَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى
حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ اِلٰى قَوْلِهِ الْقَدَرُ ترجمہ معبد سے مروی ہے کہ مین نے ابی سعید سے پوچھا کہ
تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ عزل کا ذکر کرتے ہون تو اونہون نے وہی حدیث
بیان کی جو اوپر گذری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلُ
ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَاِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا ابو سعید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت کے آگے عزل کا ذکر ہوا تو فرمایا کیون کرتے ہو اور یہ نہین فرمایا کہ نکرو
اس لیے کہ کوئی جان پیدا ہونے والی نہین کہ اللہ عزوجل اُسے پیدا نہ کرے۔ **ف**
یعنے جسکو پیدا ہونا ہے وہ ضرور ہوگا تم چاہے ہزار عزل کرو عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ
مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ
ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کو پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمام
پانی سے منی کے لڑکا بنتا ہے (یعنے ایک قطرہ پہنچا تو لڑکے کے پیدا ہونے کو کافی ہے

پہر تم کہانتک بچوگے اور جو چیز اللہ تعالے پیدا کیا چاہتا ہے اوسے کوئی نہین روک سکتا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ابوسعید سے وہی حدیث مروی ہوئی عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ جَارِیَۃً ھِیَ خَادِمُنَا وَسَانِیَتُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَیْھَا وَاَنَا اَکْرَہُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اَعْزِلْ عَنْھَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّہٗ سَیَاْتِیْھَا مَا قُدِّرَ لَھَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ الْجَارِیَۃَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُکَ اَنَّہٗ سَیَاْتِیْھَا مَا قُدِّرَ لَھَا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک لونڈی ہے کہ وہ ہمارے کام کاج کرتی ہے اور پانی لاتی ہے اور مین اوس سے صحبت کرتا ہون اور نہین چاہتا کہ وہ حاملہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو عزل کر اسلیے کہ آجاوے گا جو اوسکی تقدیر مین آنا لکہا ہے پہر تہوڑی مدت کے بعد وہ آیا اور عرض کی کہ وہ حاملہ ہوگئی آپ نے فرمایا کہ مین نے تجہے پہلے ہی خبر دی تہی کہ اوسے آجاوے گا جو اوسکی تقدیر مین ہوگا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ عِنْدِیْ جَارِیَۃٌ لِّیْ وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمْ یَمْنَعْ شَیْئًا اَرَادَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَالَ فَجَاءَ الرَّجُلُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْجَارِیَۃَ الَّتِیْ کُنْتُ ذَکَرْتُھَا لَکَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ ترجمہ وہی قصہ ہے مگر اس مین یون ہے کہ جب اوس نے خبر دی کہ وہ لونڈی حاملہ ہوگئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول **ف** یعنی مین نے جو بات کہی تہی وہی ہوئی یہ اللہ کی بندگی کی اور اوس کے رسول ہونے کی برکت ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کی کوئی تشخیص برابر پڑے تو اللہ کی بندگی کا فخر کرے نہ اپنے حسن تشخیص اور حسن رائے کا عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ یَنْزِلُ زَادَ اِسْحٰقُ قَالَ سُفْیَانُ لَوْ کَانَ شَیْئًا یُنْھٰی عَنْہُ لَنَھَانَا عَنْہُ الْقُرْاٰنُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ ہم عزل کرتے تہے اور قرآن اترتا تہا اور اسحاق کی روایت مین یہ بہی ہے کہ سفیان نے کہا کہ اگر عزل برا ہوتا تو قرآن مین اوسکی نہی اترتی ❖

عن عطاء قال سمعت جابرا یقول لقد کنا نعزل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین عزل کیا کرتے تھے
عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا نعزل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فبلغ ذلک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینہنا عنہ **حضرت جابر** نے کہا کہ ہم جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین عزل کیا کرتے تھے اور آپ کو خبر پہنچی اور منع نہین کیا ہم کو *
ف غرض ان روایتون سے جواز مع الکراہت ثابت ہوا عزل کا اور کراہت اس لیے ہے کہ
اسمین ضائع کرنا ہے نطفہ کا **باب** تحریم وطی الحامل المسبیۃ جو عورت قیدی حاملہ ہو
اس سے صحبت حرام ہونے کا بیان **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی بامراۃ مجح علی باب فسطاط فقال لعلہ یرید ان یلم
بہا فقالوا نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ہممت ان العنہ لعنا
یدخل معہ قبرہ کیف یورثہ وہو لا یحل لہ کیف یستخدمہ وہو لا یحل لہ
ترجمہ ابو درداء نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک خیمہ کے دروازہ سے پر اور وہان ایک
عورت کو دیکھا کہ قریب جننے کے ہے تو آپ نے فرمایا کہ شاید وہ شخص اس سے ارادہ جماع کا رکھتا ہے
(یعنے جسکے پاس ہے) لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا مین نے چاہا کہ اسکو ایسی لعنت کرون جو لعنت
قبر تک اوسکے ساتھ رہے وہ کیونکر اس لڑکے کا وارث ہوسکتا ہے حالانکہ وہ اسکو حلال نہین اور اس
لڑکے کو غلام کیسے بناوے گا حالانکہ وہ اسکو حلال نہین **ف** یعنے جب یہ عورت حاملہ ہے تو
اس سے جماع حرام ہے پھر اگر اس سے چھ مہینے کے قبل لڑکا پیدا ہو گیا تو اب شبہ رہا کہ یہ لڑکا اس مسلمان
کا ہے جس کی قید مین ہے یا اس کافر کا جس کے پاس یہ عورت تھی قید سے پیشتر پھر بر تقدیریکہ وہ
لڑکا اس مسلمان کا ہو یہ دونون ایک دوسرے کے وارث ہون گے اور بر تقدیریکہ وہ کافر کا ہو یہ دونو
ایک دوسرے کے وارث نہ ہون گے اس لیے کہ ان مین قرابت نہ ہوئی اور اس صورت مین اس لڑکے
سے خدمت لینا غلامون کیطرح روا ہوگا تو اس صورت مین اگر اس نے اسکو لڑکا بنایا اور وارث
کیا تو غیر کو اپنا وارث کر لیا اور صورت اولی مین اگر غلام بنایا اور میراث سے محروم کیا تو اپنے لڑکے کو محروم کیا اور فرزند
کو غلام بنایا غرض اس خرابی سے بچنے کے لیے ضرور ہے کہ تا وضع حمل اس سے صحبت حرام رہے

کہ کسی کا لڑکا کسی کو بندلگ جاوے کہا مسلم نے اور یہی روایت بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان
سے یزید نے اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اون سے ابو داؤد نے
ان دونوں نے روایت کی شعبہ سے اسی اسناد سے **باب** جواز الغیلۃ وھی وطء المرضع
وکراھۃ العزل **باب** غیلہ کے جواز کے بیان میں اور عزل کی کراہت میں عن جدامۃ
بنت وھب الاسدیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لقد ھممت ان انھی عن الغیلۃ حتی ذکرت ان الروم وفارس یصنعون
ذلک فلا یضر اولادھم و اما خلف فقال عن جذامۃ الاسدیۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا قال مسلم والصحیح ما قالہ یحیی بالدال غیر منقوطۃ جدامہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے میں نے چاہا کہ غیلہ سے منع کردوں پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور
فارس غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا مسلم نے فرمایا کہ جدامہ بے نقطہ کے دال سے
صحیح ہے **ف** غیلہ دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنے کو کہتے ہیں اور اکثر ایام رضاع
میں جماع کرنے سے دودھ کم ہوجاتا ہے اور اگر حمل رہ جاتا ہے تو دودھ بیوسی ہوجاتا ہے اور لڑکا
اوسکے پینے سے دبلا اور نحیف ہوتا ہے مگر آپ نے اوس سے منع نہیں کیا اسلیے کہ ضرر اسکا یقینی نہیں
ہے چنانچہ فارس اور روم کو اس سے کچھ نقصان نہیں اور جماع سے باز رہنے میں مرد کا نقصان یقینی
ہے کہ غریب کہاں تک صبر کرے عن جدامۃ بنت وھب اخت عکاشۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا قالت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اناس وھو یقول لقد ھممت
ان انھی عن الغیلۃ فنظرت فی الروم وفارس فاذا ھم یغیلون اولادھم فلا
یضر اولادھم ذلک شیئا ثم سألوہ عن العزل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ذلک الوأد الخفی زاد عبید اللہ فی حدیثہ عن المقرئ وھی واذا الموؤدۃ
سئلت ترجمہ جدامہ سے اول وہی مضمون غیلہ کا مروی ہوا پھر یہ ہے کہ پوچھا لوگوں نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کو تو آپ نے فرمایا کہ یہہ واد خفی ہے عبید اللہ کی روایت میں ہے مقری
سے کہ آپ نے فرمایا یہی ہے وہ موؤدہ جسکا سوال ہوگا قیامت میں **ف** واد کے معنے لڑکی
کو زندہ گاڑ دینا جیسا جاہلان عرب کا دستور تھا اور موؤدہ وہی زندہ گاڑی ہوئی لڑکی تو آپ نے

عزل کو روا فرمایا اس لیے کہ وہ بھی گویا ضائع کرنا ہے اولاد کا اسلیے کہ اولاد نطفہ سے ہوتی ہے جس نے نطفہ ضائع کیا اوس نے گویا اولاد ضائع کی جیسے کوئی کہے کہ تخم کا ضائع کرنا ہے عَنْ جُدَامَۃَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ اَیُّوْبَ فِی الْعَزْلِ وَالْغِیْلَۃِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ الْغِیَالِ وہی مضمون ہے مگر سعید کی روایت مین غیلہ کی جگہہ غیال کا لفظ ہے عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِیْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰی وَلَدِہَا اَوْ عَلٰی اَوْلَادِہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ ذٰلِکَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ وَقَالَ زُہَیْرٌ فِیْ رِوَایَتِہٖ اِنْ کَانَ لِذٰلِکَ فَلَا مَا ضَارَ ذٰلِکَ فَارِسَ وَالرُّوْمَ سعد رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ مین اپنی بی بی سے عزل کرتا ہون آپ نے فرمایا کیون اوس نے کہا کہ مین اوسکے بچے پر خوف کرتا ہون آپ نے فرمایا اگر ضرر کا خوف ہوتا تو فارس و روم کو بھی ضرر ہوتا

کتاب الرضاع

کتاب دودھ پلانے کے بیان مین

عَنْ عَمْرَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَخْبَرَتْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَہَا وَاَنَّہَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ یَسْتَاْذِنُ فِیْ بَیْتِ حَفْصَۃَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذَا رَجُلٌ یَسْتَاْذِنُ فِیْ بَیْتِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرَاہُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَۃَ مِنَ الرَّضَاعَۃِ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ کَانَ فُلَانٌ حَیًّا لِعَمِّہَا مِنَ الرَّضَاعَۃِ دَخَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنَّ الرَّضَاعَۃَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَۃُ ترجمہ عمرہ کو جناب عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالی عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف رکھتے تھے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے ایک شخص کی آواز سنی کہ وہ حفصہ رضے

اسد تعالی عنہا کے دروازے پر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اسد کوئی آپکے گھر پر اجازت اندر آنے کی مانگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ مین خیال کرتا ہون کہ یہ فلان شخص ہے رضاعی چچا حفصہ کا تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اسد کہ اگر فلان شخص (یعنے میرا چچا) زندہ ہوتا تو کیا میرے گھر آتا آپ نے فرمایا کہ ہان رضاعت سے بھی ویسی ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسے ولادت سے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ جناب عائشہ صدیقہ رضی اسد تعالی عنہا نے فرمایا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ جو ولادت سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وہی حدیث ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ اَنْ اُنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ صَنَعْتُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ عَلَيَّ جناب عائشہ صدیقہ رضی اسد تعالے عنہا نے خبر دی کہ افلح ابو القعیس کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اجازت چاہی اندر آنے کی اور وہ ان کا رضاعی چچا تھا بعد اوس کے کہ پردہ کا حکم اتر چکا تھا سو مین نے اوسے نہ آنے دیا پھر جب جناب رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم آئے مین نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اوسے آنے دو اپنے پاس عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ اَتَانِيْ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَفْلَحُ بْنُ اَبِي الْقُعَيْسِ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ قُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ اَوْ يَمِيْنُكِ جناب عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ اونہون نے کہا میرے پاس آئے افلح بن ابی القعیس اور پھر اوپر کا مضمون روایت کیا اور اس مین یہ بات زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے عرض کی کہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے کچھ مرد نے تھوڑے پلایا ہے تو آپ نے فرمایا تیرے دونون ہاتھ مین یا فرمایا داہنے ہاتھ مین خاک بھرے **ف** یہ فرمانا غصہ اور بددعا کی راہ سے نہین مگر عرب کی بول چال ہے جیسے یہان نادان بے عقل کسیکو کہدیتے ہین عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

اَخْبَرَتْہُ اَنَّہٗ جَآءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِی الْقُعَیْسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَسْتَاذِنُ عَلَیْھَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَ کَانَ اَبُوْ الْقُعَیْسِ اَبَا عَائِشَۃَ مِنَ الرَّضَاعَۃِ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ وَ اللّٰہِ لَا اٰذَنُ لِاَفْلَحَ حَتّٰی اَسْتَاذِنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِنَّ اَبَا الْقُعَیْسِ لَیْسَ ھُوَ اَرْضَعَنِیْ وَلٰکِنْ اَرْضَعَتْنِیْ امْرَاَتُہٗ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِی الْقُعَیْسِ جَآءَنِیْ یَسْتَاذِنُ عَلَیَّ فَکَرِھْتُ اَنْ اٰذَنَ لَہٗ حَتّٰی اَسْتَاذِنَکَ قَالَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ائْذَنِیْ لَہٗ قَالَ عُرْوَۃُ فَبِذٰلِکَ کَانَتْ عَائِشَۃُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا تُحَرِّمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ افلح بھائی ابو القعیس کے آئے اور مجھ سے اجازت چاہی بعد نزول حجاب کے اور ابو القعیس اون کے باپ رضاعی تھے یعنے حضرت عائشہ کی تو عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ مین افلح کو اجازت نہ دونگی جب تک حکم نہ لے لون جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلیے کہ ابو القعیس نے تو مجھے دودہ نہین پلایا دودہ تو اون کی بیوی نے پلایا ہے پھر جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابو القعیس کے بھائی آئے تھے اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہتے تھے سو مین نے برا جانا کہ اونکو اجازت دون جب تک آپ سے پوچھ نہ لون آپ نے فرمایا ان کو اجازت دو عروہ نے کہا کہ اسیلیے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی تھین کہ حرام جانو رضاعت سے جو چیز کہ حرام ہوتی ہے نسب سے عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ جَآءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِی الْقُعَیْسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَسْتَاذِنُ عَلَیْھَا بِنَحْوِ حَدِیْثِھِمْ وَفِیْہِ فَاِنَّہٗ عَمُّکِ تَرِبَتْ یَمِیْنُکِ وَکَانَ اَبُو الْقُعَیْسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ زَوْجَ الْمَرْاَۃِ الَّتِیْ اَرْضَعَتْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا زہری سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس مین اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے تمہارے داہنے ہاتھہ مین خاک بھرے اور ابو القعیس شوہر تھے اوس عورت کے جسنے جناب عائشہ صدیقہ کو دودہ پلایا تھا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ جَآءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَۃِ یَسْتَاذِنُ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَہٗ حَتّٰی اَسْتَامِرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم قالت ان عمی من الرضاعۃ استاذن علی فابیت ان اذن لہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیلج علیک عمک قلت انما ارضعتنی المرأۃ ولم یرضعنی الرجل
قال انہ عمک فلیلج علیک وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا - عن ہشام بہذا
الاسناد ان اخا ابی قعیس رضی اللہ تعالی عنہ استاذن علیہا فذکر نحوہ وہی
روایت ہے عن ہشام بہذا الاسناد نحوہ غیر انہ قال استاذن علیہا ابو القعیس
وہی روایت ہے عن عائشۃ قالت استاذن علی عمی من الرضاعۃ ابو الجعد فرددتہ
قال لی ہشام انما ہو ابو القعیس فلما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ بذلک
قال فہلا اذنت لہ تربت یمینک او یدک ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ
نے کہا اجازت مانگی میرے پاس آنے کی میرے رضاعی چچا نے جنکی کنیت ابو الجعد تھی سو مین نے
انکو اجازت ندی ہشام نے کہا ابو الجعد ابو القعیس ہی ہین پہر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے تو مین نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تم نے انکو کیون نہ آنے دیا تمہارے دہنی ہاتہہ میں
خاک بہری یا فرمایا ہاتہہ مین عن عائشۃ اخبرتہ ان عمہا من الرضاعۃ یسمی
افلح استاذن علیہا فحجبتہ فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا
لا تحتجبی منہ فانہ یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب جناب عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا نے خبر دی کہ اون کے چچا رضاعی جنکا نام افلح تہا اونہون نے آنے کی اجازت چاہی اور
مین نے اون سے پردہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا تم اون سے پردہ
نہ کرو اس لیے کہ رضاعت سے حرام ہوتا ہے جو حرام ہوتا ہے نسب سے عن عائشۃ رضی اللہ
تعالی عنہا قالت استاذن علی افلح بن قعیس فابیت ان اذن لہ فارسل انی عمک
ارضعتک امرأۃ اخی فابیت ان اذن لہ فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت
ذلک لہ فقال لیدخل علیک فانہ عمک وہی مضمون ہے ف ان سب احادیث کی
نظر سے امت کا اجماع ہے اسپر کہ دودہ حرام کر دیتا ہے جیسے ولادت حرام کر دیتی ہے یعنے دودہ
پلانے والی دودہ پینے والی کی مان ہو جاتی ہے اور اُن مین نکاح ابداً حرام ہو جاتا ہے اور دودہ
پینے والی کو دیکہنا اُسکا حلال ہو جاتا ہے اور خلوت اور سفر کرنا اوسکے ساتہہ درست

ہوجاتا ہے اور اون کے سوا اور احکام مان ہونے کے جاری نہین ہیتے مان کیطرح وہ لڑکی کے وارث نہین
ہوتی نہ لڑکا اُسکا وارث ہوتا ہے اور نہ کسی کا نفقہ دوسرے پر واجب ہوتا ہے مثل مان کی اور نہ لڑکی
کی گواہی اوسپر سے روکی جاتی ہے اور نہ رضاعی مان سے قصاص ساقط ہوتا ہے اگر دودہ کے بچے
کو مار ڈالے غرض ان حکمون مین وہ دونون مثل اجنبی کے ہین اور اسیطرح اجماع ہے کہ حرمت
نکاح کی پہیل جاتی ہے مرضعہ اور اولاد رضیع مین اور رضیع اور اولاد مرضعہ مین اور اس حکم مین وہ
رضیع گویا مرضعہ کی اولاد ہے اور سیطرح مرضعہ کا شوہر جسکی صحبت سے یہ دودہ ہوا تہا خواہ شوہر نکاحی
ہو یا ملک یمین کی راہ سے وہ رضیع کا باپ ہوجاتا ہے یہی مذہب ہر کافہ علما کا اور اوسکی اولاد
رضیع کی بہائی بہن ہوجاتی ہے اور مرضعہ کے شوہر کے بہائی رضیع کے چچا ہوجاتے ہین اور اوسکی بہنین
رضیع کی پہوپہیان ہوجاتی ہین اور اولاد رضیع کی مرضعہ کے شوہر کی اولاد ہوجاتی ہے اور خلاف
اس مین اہل ظاہر اور ابن علیہ نے ہمارا اختلاف کیا ہے کہ اُنہون نے کہا ہے حرمت رضاع کی
نہین ثابت ہوتی رضیع اور شوہر مرضعہ کے بیچ مین اور مازری نے اس قول کو نقل کیا ہے ابن عمر
اور جناب عائشہ صدیقہ سے اور اونہون نے استدلال کیا ہے وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ
وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ سے اور اس آیت مین اللہ تعالی نے ذکر نہین کیا بیٹی اور پہوپہی کا جیسے
نسب مین ذکر کیا ہے اور جمہور نے ان احادیث صحیحہ صریحہ واضحہ سے استدلال کیا ہے اور ظاہریہ
کو جواب دیا ہے کہ اگرچہ خداوند تعالے نے اس آیت مین ذکر نہین کیا مگر اوسکی نبی نے تصریح کردی
اور نبی بیان احکام کا جیسے قرآن مبین ہے **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ
أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ آپ
رغبت اور خواہش رکہتے ہین قریش کے عورتون کی اور ہم لوگون کو چہوڑ دیتے ہین آپ نے
فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ہے اُنہون نے عرض کی کہ ہان بیٹی حمزہ کی آپ نے فرمایا وہ
مجھے حلال نہین اسلیے کہ وہ میری بہتیجی ہے رضاعی **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
مِثْلَهُ وہی روایت ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

لله عليه وسلم اُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي اِنَّهَا ابْنَةُ
اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ حضرت عبد اللہ بن عباس نے کہا
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ نکاح کریں حمزہ کی صاحبزادی سے آپ نے فرمایا وہ مجھے
حلال نہیں کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعی اور رضاعت سے حرام ہوتی ہے جو چیز حرام ہوتی ہے نسب سے
کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے زہیر نے اون سے یحیی قطان نے اور کہا مسلم نے کہ روایت
کی ہم سے محمد بن یحیے نے اون سے بشر نے ان سب نے روایت کی شعبہ سے اور کہا مسلم نے اور روایت
کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے علی بن مسہر نے اون سے سعید نے ان دونون سے قتادہ
نے ہمام کی سند سے مگر شعبہ کی حدیث وہین تک ہے کہ آپ نے فرمایا وہ میری رضاعی بھتیجی ہے اور
سعید کی روایت مین یہ بہی ہے کہ حرام ہوتا ہے رضاعت سے جو حرام ہوتا ہے نسب سے اور بشر کی روایت
مین یہ ہے کہ سنا مین نے جابر بن زید سے عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ عَنِ
ابْنَةِ حَمْزَةَ اَوْ قِيلَ اَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ اِنَّ حَمْزَةَ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ
ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ آپ
کو حمزہ کی صاحبزادی کا خیال نہین ہے یا کہا گیا کہ آپ کیون پیغام نہین دیتے حمزہ کی صاحبزادی
کو تو فرمایا کہ حمزہ میرے رضاعی بہائی ہین عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ اَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي اُخْتِي بِنْتِ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ
اَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ اَوَ تُحِبِّينَ ذَلِكِ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي
فِي الْخَيْرِ اُخْتِي قَالَ فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ فَاِنِّي اُخْبِرْتُ اَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِي
سَلَمَةَ قَالَ ابْنَتَ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي
اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ
وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف
لائے اور مین نے عرض کی کہ آپ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی کو نہین چاہتے - آپ نے فرمایا کہ پہر مین
کیا کرون مین نے کہا آپ اون سے نکاح کریں (ام حبیبہ کو اسوقت یہ مسئلہ نہین معلوم تہا کہ دو بہنون کا

جمع کرنا نکاح مین منع ہے اُمّ حبیبہؓ نے فرمایا کہ کیا تمکو یہ امر گوارا ہے مین نے کہا کہ مین اکیلی تو آپکے نکاح مین ہون ہی نہین اور دوست رکھتی ہون کہ جو خیر مین میرے شریک ہو وہ میری بہن ہی ہو آپنے فرمایا کہ وہ مجھے حلال نہین ہے مین نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے پیغام دیا ہے ابوسلمہ کی بیٹی کو آپنے فرمایا ام سلمہ کی لڑکی مینے کہا ہان آپنے فرمایا کہ اگر وہ میری گود مین پرورش نپاتی تب بہی وہ مجہپر حلال نہوتی اس لیے کہ وہ میری بہتیجی ہے رضاعت سے اور دودہ پلایا ہے مجکو اور اوسکے باپ کو (یعنے ابوسلمہ کو) ثویبہ نے سو تم لوگ اپنی بیٹیون اور بہنون کا مجہے پیغام ندیا کرو **فائدہ** اس حدیث سے استدلال کیا ہے داؤد ظاہری نے کہ ربیبہ جب تک اوسکی مان کے شوہر کی گود مین پرورش نپائے جب تک حرام نہین ہوتی یعنے اگر کسینے ایک عورت سے نکاح کیا اور اوسکی ایک لڑکی شوہر اول سے ہے اور اُس شوہر ثانی نے اُسکو پرورش نہین کیا تو وہ لڑکی اُسے حلال ہے مگر مذہب تمام علماء کا اُسکے خلاف ہے کہ وہ سب حرمت ربیبہ کے قائل ہین خواہ شوہر ثانی نے اُسے پرورش کیا ہو یا نکیا ہو اور یہہ جو اللہ تعالی فرماتا ہے وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ اسکا جواب ان سب علمانے یہ دیا ہے کہ یہ قید فی حجورکم کی باعتبار اکثر احوال کے ہے اور حرمت دونون کو شامل ہے خواہ حجور مین ہون یا نہون جیسے وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ کہ قید من املاق کی باعتبار اکثر احوال کے ہے کہ عرب کے لوگ مفلسی کے خوف سے قتل کیا کرتے تہے یہ مراد نہین ہے کہ جب املاق کا خوف نہو تب قتل روا ہے اور ثویبہ لونڈی تہی ابی لہب کی کہ اوس نے قبل حلیمہ سعدیہ کے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دودہ پلایا تہا اور یہہ حدیث محمول ہے اسپر کہ ان لوگون کو اوسوقت تک جمع کرنا دو بہنون کا معلوم نہ تہا کہ حرام ہے اور اسیطرح حرمت ربیبہ کی معلوم نہتی اور اسیطرح جس نے ترغیب دی بنت حمزہ سے نکاح کی آپ کو اوسکو یہ معلوم نہ تہا کہ رضاعی بہتیجی حرام ہے یا یہ معلوم نہ تہا کہ حمزہ حضرت کے رضاعی بہائی ہین اور دونون نے ایک انا کا دودہ پیا ہے (نووی) **عَنْ** أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْكِحْ أُخْتِي عَزَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبِّينَ ذٰلِكِ فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ابْنَتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا اِبْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ وہی مضمون ہے اس میں ام حبیبہ کی بہن کا نام عزہ مروی ہے باقی وہی مطلب ہے جو ابھی ترجمہ ہو چکا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْهُ نَحْوَ حَدِيْثِهِ وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فِيْ حَدِيْثِهِ عَزَّةَ غَيْرُ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ وہی حدیث ہے اور صرف یزید بن ابی حبیب کی روایت میں عزہ کا نام مذکور ہے اور کسی میں نہیں عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُوَيْدٌ وَزُهَيْرٌ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایکبار یا دو بار دودھ چوسنے میں عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِيْ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ كَانَتْ لِيْ امْرَاَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا اُخْرٰى فَزَعَمَتِ امْرَاَتِيَ الْاُوْلٰى اَنَّهَا اَرْضَعَتِ امْرَاَتِيَ الْحُدْثٰى رَضْعَةً اَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَ الْاِمْلَاجَتَانِ ام فضل رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ ایک گاؤں کا آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا اور آپ میرے گھر میں تھے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ میری ایک عورت تھی اور میں نے دوسری سے نکاح کیا سو پہلی نے کہا کہ میں اس دوسری کو ایک بار یا دو بار دودھ چوسایا ہے تو آپ نے فرمایا ایک بار دو بار چوسانے سے حرمت نہیں ہوتی عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ لَا ام فضل نے کہا کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ اے نبی اللہ تعالے کے کیا حرمت ہو جاتی ہے ایک بار دودھ چوسنے سے آپ نے فرمایا نہیں عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَدَّثَتْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ اَوِ الْمَصَّةُ اَوِ الْمَصَّتَانِ ام فضل رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اِسْحٰقُ فَقَالَ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ اَوِ الرَّضْعَتَانِ

او المصّتان واما ابن ابی شیبة فقال والرضعتان والمصّتان وہی مضمون ہے عن ام الفضل
رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحرّم الاملاجة و
الاملاجتان وہی مضمون ہے عن ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سأل رجل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم أتحرم المصّة فقال لا ام فضل نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
ایک شخص نے پوچھا کہ ایک بار دودھ چوسنے سے حرمت ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہین ۰
عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت کان فیما انزل من القرآن عشر
رضعات معلومات یحرّمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وہی فیما یقرأ من القرآن ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے فرمایا کہ قرآن مین اوترا تہا کہ دس بار چوسنا دودھ کا حرمت کرتا ہے پہر منسوخ ہوگیا اور یہ پڑہا
گیا کہ پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کا سبب ہے اور وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ
قرآن مین پڑہا جاتا تہا **ف** اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ خمس رضعات کی قرارت آخر وقت
مین منسوخ ہوگئی مگر چونکہ زمانہ اوسکی نسخ کا حضرت کی وفات سے بہت قریب تہا اسلیے اوسکی نسخ کی
کیفیت کسیکو معلوم ہوئی کسی کو نمعلوم ہوئی اور بعد مشہور ہونے نسخ کے پہر سب نے اجماع کیا کہ
اوسکو قرآن مین نہ پڑہنا چاہیے اور نسخ تین قسم ہے ایک یہہ کہ حکم اور تلاوت دونون منسوخ ہو
جاوین دوسرے یہ کہ تلاوت منسوخ ہو جاوے نہ حکم مثال اول کی عشر رضعات معلومات ہے
کہ حکم اور تلاوت اوسکی دونون منسوخ ہوگئے اور مثال دوسری قسم کی خمس رضعات ہے کہ حکم باقی
ہے اور تلاوت منسوخ اور ایسیطرح ہے الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموہما کہ حکم رجم باقی
ہے اور تلاوت اس آیت کی منسوخ اور تیسری قسم یہہ ہے کہ حکم اوسکا منسوخ ہو جاوے اور
تلاوت اوسکی باقی رہی اور یہہ بہی قرآن مین بہت ہے اور اسی قسم سے ہے والذین یتوفّون
منکم ویذرون ازواجا وصیة لازواجهم الآیة کہ حکم اوسکا منسوخ ہے اور تلاوت
باقی اور علما کا اس مین اختلاف ہے کہ حرمت رضاعت کس مقدار سے ثابت ہوتی ہے سو جناب
عائشہ صدیقہ اور امام شافعی اور اون کے اصحاب کا تو قول ہے کہ پانچ بار سے کم مین رضاعت
ثابت نہین ہوتی اور جمہور علما کا قول ہے کہ ایکبار مین بہی ثابت ہو جاتی ہے اور اس قول کو

ابن منذر نے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور عطا اور طاؤس اور ابن مسیب اور حسن اور زہری اور قتادہ اور حکم اور حماد اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور ابو ثور اور ابو عبید اور ابن منذر اور داؤد نے کہا ہے کہ تین بار سے ثابت ہوتی ہے اور اس سے کم مین نہین اب سنو کہ شافعی اور اون کے موافقین نے جناب عائشہ کی اسی روایت سے تمسک کیا ہے اور شافعیہ کے رد مین جنھون نے حدیث المصۃ والمصتان کے جواب دیے ہین وہ جواب محض ضعیف و مردود ہین اور صحیح یہی ہے کہ عدد کا شرط ہونا ضرور ہے (النووی بالاختصار)

عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِيْ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا نَزَلَ فِي الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اَيْضًا خَمْسٌ مَعْلُوْمَاتٌ ترجمہ عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے سُنا کہ وہ ذکر کرتی تہین اوس رضاعت کا جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے تب حضرت عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ قرآن مجید مین دس بار دودہ چوسنا اوترا پہر پانچ بار چوسنا اوترا عَنْ عَمْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيْفُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ فَقَالَتْ وَكَيْفَ اُرْضِعُهٗ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ رَجُلٌ كَبِيْرٌ زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ مین کچہ خفگی پاتی ہون جب سالم میرے گھر مین آتا ہے اور وہ اون کے حلیف ہین تو آپ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودہ پلا دو اونہون نے کہا مین اوسے دودہ کیونکر پلاؤن اور وہ جوان مرد ہے آپ مسکرائے اور آپ نے فرمایا کہ مین جانتا ہون

کہ وہ جوان مرد ہے اور عمر کی روایت مین یہ زیادہ ہے کہ وہ بدر مین بہی حاضر ہوئے تہے اور ابن ابی عمر کی روایت مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ سَالِمًا مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کَانَ مَعَ اَبِیْ حُذَیْفَةَ وَاَهْلِهٖ فِیْ بَیْتِهِمْ فَاَتَتْ یَعْنِیْ بِنْتَ سُهَیْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا یَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوْا وَاِنَّهٗ یَدْخُلُ عَلَیْنَا وَاِنِّیْ اَظُنُّ اَنَّ فِیْ نَفْسِ اَبِیْ حُذَیْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِیْهِ تَحْرُمِیْ عَلَیْهِ وَیَذْهَبِ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِ اَبِیْ حُذَیْفَةَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُهٗ فَذَهَبَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِ اَبِیْ حُذَیْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ سالم مولی ابی حذیفہ ابی حذیفہ کے ساتہہ اون کے گہر مین رہتے تہے اور سہیل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین (یعنے ابی حذیفہ کی بیوی) اور عرض کی کہ سالم حد بلوغ کو پہنچ گیا اور مردون کی باتین سمجہنے لگا اور وہ ہمارے گہر مین آتا ہے اور مین خیال کرتی ہون کہ ابو حذیفہ کے دل مین اس سے کراہت ہے سو فرمایا اون سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سالم کو دودہ پلادو کہ تم اوسپر حرام ہوجاؤ اور وہ کراہت جو حذیفہ کے دل مین ہے جاتی رہی پہر وہ لوٹ کر آپ کے پاس آئین اور عرض کی کہ مین نے اسکو دودہ پلادیا اور ابو حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کی کراہت جاتی رہی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَیْلِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا جَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ مَعَنَا فِیْ بَیْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا یَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا یَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ اَرْضِعِیْهِ تَحْرُمِیْ عَلَیْهِ قَالَ فَمَکَثْتُ سَنَةً اَوْ قَرِیْبًا مِنْهَا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ رَهْبَتَهٗ ثُمَّ لَقِیْتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهٗ لَقَدْ حَدَّثْتَنِیْ حَدِیْثًا مَا حَدَّثْتُهٗ بَعْدُ قَالَ مَا هُوَ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ فَحَدِّثْهُ عَنِّیْ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَخْبَرَتْنِیْهِ ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے قاسم بن محمد کو خبر دی کہ سہلہ بنت سہیل بن عمر دنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور عرض کی کہ یا رسول اللہ سالم مولی ابی حذیفہ کے ہمارے گہر مین ہمارے ساتہہ تہے اور وہ بالغ ہوگئے اور مردون کی باتین جاننے

لگے تو آپ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودہ پلا دو (ابن ابی ملیکہ جو راوی حدیث ہین) اُنہون نے کہا کہ مین نے
ایک سال تک اس روایت کو کسی سے بیان نہین کیا اور خوف کرتا تہا اس سے (یعنے ڈرتا تہا کہ لوگ اسپر
کچہہ اعتراض کرین) پہر مین قاسم سے ملا اور مین نے اون سے کہا کہ تمنے مجہسے ایک حدیث بیان کی تہی
کہ وہ مین نے آجتک کسی سے نہین بیان کی اونہون نے کہا وہ کیا ہے مین نے اُن کو خبر دی اُنہون
نے کہا اب تم مجہسے روایت کرو اور کہو کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے مجہے خبر دی ہے (یعنے قاسم کو خبر
دی ہے) عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ لِعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھَا اِنَّہٗ یَدْخُلُ عَلَیْکِ الْغُلَامُ الْاَیْفَعُ الَّذِیْ مَا اُحِبُّ اَنْ یَّدْخُلَ عَلَیَّ قَالَ فَقَالَتْ
عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَمَا لَکِ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ قَالَتْ اِنَّ
اِمْرَاَۃَ اَبِیْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ سَالِمًا یَدْخُلُ عَلَیَّ وَ
ھُوَ رَجُلٌ وَّفِیْ نَفْسِ اَبِیْ حُذَیْفَۃَ مِنْہُ شَیْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَرْضِعِیْہِ حَتّٰی یَدْخُلَ عَلَیْکِ **ترجمہ** زینب ام سلمہ کی بیٹی نے کہا کہ ام سلمہ نے جناب عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ آپ کے پاس غلام ایفع آتا ہے جسکو مین پسند نہین کرتی کہ میرے
پاس آوے تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
پیروی اچہی نہین اور حالانکہ ابو حذیفہ کی بیوی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سالم میرے پاس آتا ہے
اور وہ مرد جوان ہے اور ابو حذیفہ کے دل مین اوس کے آنے سے کراہت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اوس کو دودہ پلا دو کہ وہ تمہارے پاس آیا کرے عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَۃَ
تَقُوْلُ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ لِعَائِشَۃَ وَاللّٰہِ مَا تَطِیْبُ نَفْسِیْ اَنْ
یَّرَانِیَ الْغُلَامُ قَدِ اسْتَغْنٰی عَنِ الرَّضَاعَۃِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَھْلَۃُ بِنْتُ سُھَیْلٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرٰی فِیْ وَجْہِ اَبِیْ حُذَیْفَۃَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ قَالَتْ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَرْضِعِیْہِ فَقَالَتْ اِنَّہٗ ذُوْ لِحْیَۃٍ فَقَالَ اَرْضِعِیْہِ یَذْھَبْ مَا فِیْ وَجْہِ اَبِیْ حُذَیْفَۃَ فَقَالَتْ وَاللّٰہِ مَا
عَرَفْتُہٗ فِیْ وَجْہِ اَبِیْ حُذَیْفَۃَ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صلعم کَانَتْ تَقُوْلُ اَبٰی سَائِرُ اَزْوَاجِ
النَّبِیِّ صلعم اَنْ یَّدْخُلَنَّ عَلَیْھِنَّ اَحَدًا بِتِلْکَ الرَّضَاعَۃِ وَقُلْنَ لِعَائِشَۃَ وَاللّٰہِ مَا نَرٰی ھٰذَا اِلَّا رُخْصَۃً
اَرْخَصَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لِسَالِمٍ خَاصَّۃً فَمَا ھُوَ بِدَاخِلٍ عَلَیْنَا اَحَدٌ بِھٰذِہِ الرَّضَاعَۃِ وَلَا رَائِیْنَا اُمُّ سلمہ

یعنے اب لڑکا جو جوان ہو سے غرض ۱۲

مسئلہ رضاعت کبیر کا بیان

بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی تہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیبیان انکار کرتی تہین اس
سے کہ کوئی اُن کے گھر مین آوے اس طرح کا دودہ پی کر اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا
سے کہتی تہین کہ ہم تو یہی جانتے ہین کہ یہ خاص رخصت تہی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
سالم کے لیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے ایسا دودہ پلاکر کسی کو نہین لاے اور نہ ہم
کو کسی کے سامنے کیا **ف** علما کا اس مسئلہ مین اختلاف ہی اور جناب عائشہ صدیقہ اور داؤد
ظاہری کا مذہب یہ ہی کہ رضاعت کی حرمت ثابت ہوجاتی ہے بالغ کو دودہ پلادینے سے بہی جیسے ثابت
ہوتی ہے لڑکے کو دودہ پلانے سے اور استدلال کیا ہے اونہون اسی حدیث سے اور تمام جہان کے علمانے
صحابہ کرام سے لگا کے تابعین و تبع تابعین وغیرہم تک اس کا خلاف کیا ہے اور سب نے آجتک یہی
کہا ہے کہ حرمت نہین ہوتی جب تک کہ دو برس کے اندر دودہ نہ پلایا جاوے مگر ابوحنیفہ رح نے تمام جہان
کے علما سے خلاف کیا ہے اور کہا ہی کہ اڑہائی برس تک جب دودہ پلایا جاوے حرمت ثابت ہوجاتی
ہے اور زفر نے کہا ہے کہ تین برس تک اور امام مالک سے دو برس اور کچھ دن مروی ہین اور جمہور علما
نے استدلال کیا ہے اللہ تعالی کے اس قول سے کہ فرماتا ہے وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ یعنے مائین دودہ پلائین اپنے بچون کو دو
برس کامل جو شخص کہ چاہے کہ پوری کرے مدت دودہ پلانے کی اور استدلال کیا ہے اونہی جمہور نے اُس
حدیث سے جو مسلم مین آگے آتی ہے کہ رضاعت مجاعت سے ہے اور تمام احادیث مشہورہ سے اور حدیث
سہلہ کو اونہون نے یقیناً خاص جانا ہے سہلہ کے ساتھہ اور اسی لیے خلاف کیا جناب عائشہ صدیقہ
کا تمام ازواج مطہرات نے پس مذہب جماہیر علما کا صحیح وقوی ہے قرآن اور احادیث کے رو سے اور
مذہب حنفیہ کا مردود ہے نص قرآنی سے اور احادیث صحیحہ کے نظر سے اور مذہب جناب عائشہ
صدیقہ کا شاذ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا کہ تم سالم کو دودہ پلادو اس مین
قاضی نے کہا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اونہون نے کسی برتن مین دودہ دوہکر پلادیا ہو اور شاید حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی مراد ہو اور اس مین چہاتی کے چہونے کی حاجت نہ ہوئی ہو اور اس بات
کو نووی نے بہی حسن کہا ہے اور دوسرا احتمال یہ بہی ہے کہ شاید چہونا بدن کا بقدر حاجت ضرورت
کے وقت جائز رکہا جیسے حالت بلوغ مین دودہ پینا جائز ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

اللہ تعالیٰ عنہا قالت دخل علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی رجل قاعد
فاشتد ذلک علیہ ورأیت الغضب فی وجہہ قالت فقلت یا رسول اللہ انہ اخی من الرضاعۃ
قالت فقال انظرن اخوتکن من الرضاعۃ فانما الرضاعۃ من المجاعۃ جناب عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے نزدیک ایک شخص
بیٹھا تھا آپ کو ناگوار ہوا اور آپ کے چہرہ پر میں نے غصہ دیکھا اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ یہ میرا
دودھ شریک بھائی ہے آپ نے فرمایا کہ ذرا غور کیا کرو دودھ کے بھائیوں میں اسلیے کہ دودھ پینا وہی معتبر
ہے جو بھوک کے وقت میں ہو یعنے ایام رضاعت میں ہو یعنے دو برس کے اندر **عن** اشعث
ابن ابی الشعثاء باسناد ابی الاحوص معنی حدیثہ غیر انھم قالوا من المجاعۃ وہی
مضمون ہے صرف من وعن کا فرق ہے **باب** جواز وطی المسبیۃ بعد الاستبراء وان
کان لہا زوج انفسخ نکاحہ بالسبی بعد استبراء کے قیدی عورت سے صحبت کرنا درست
ہے اگرچہ اسکا شوہر بھی موجود ہو اور بمجرد قید ہونے کے نکاح ٹوٹ جانے کا بیان **عن** ابی سعید
الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین بعث
جیشا الی اوطاس فلقوا عدوا فقاتلوھم وظھروا علیھم فاصابوا لھم سبایا فکان
ناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحرجوا من غشیانھن من اجل ازواجھن
من المشرکین فانزل اللہ عزوجل فی ذلک والمحصنات من النساء الا ما ملکت
ایمانکم ای فھن لکم حلال اذا انقضت عدتھن **ترجمہ** حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر روانہ کیا اور
وہ لوگ دشمن سے مقابل ہوئے اور اون سے لڑے اور غالب آئے اور انکی عورتیں قید کر لائے
سو بعض یاروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونکی صحبت کرنے کو برا جانا اس وجہ سے کہ اون
کے شوہر مشرکین موجود تھے سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری والمحصنات یعنے حرام ہیں عورتیں
شوہروں والیاں مگر جو تمہارے ملک میں آگئیں یعنے قید میں کہ وہ تمکو حلال ہیں جب انکی
عدت گذر جاوے **ف** یعنے ایک حیض آجاوے کہ یقین ہو جاوے کہ حمل نہیں ہے کہ کسی
کا بچہ کسی کو نہ لگ جاوے **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدثهم ان نبی الله صلی الله علیه وسلم بعث یوم حنین سریة بمعنی حدیث
یزید بن زریع غیر انه قال الا ما ملکت ایمانکم منهن فحلال لکم ولم یذکر اذا
انقضت عدتهن وہی مضمون ہے **عن** قتادة بهذا الاسناد نحوه وہی مضمون ہے
عن ابی سعید رضی الله تعالی عنه قال اصابوا سبیا یوم اوطاس لهن ازواج
فتخوفوا فانزلت هذه الآیة والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ابوسعید
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ کچھ عورتین قید مین ہاتھ لگین غازیون کے اوطاس کے دن اور اون کے
شوہر تھے یعنے کفار مین اور صحابی اون کی صحبت سے اندیشہ کیے سو یہ آیت اوتری والمحصنات
عن قتادة بهذا الاسناد نحوه وہی روایت ہے **ف** اوطاس ایک موضع ہے طائف کے
نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر والی عورتین کفار کی جب غازیون کے ہاتھ آجاوین اور قید ہو
جاوین تو اون کا نکاح ٹوٹ گیا اب جس کے ملک مین آوین تو بعد اس کے کہ ایک حیض بھی آجاوے اون سے
صحبت بلا زدد وخطر روا ہے اور اگر قید کے وقت وہ حاملہ ہے تو وضع حمل کے بعد صحبت روا ہے اور
معلوم ہو کہ مذہب شافعی کا اور جو لوگ علما سے اون کے موافق ہین یہ ہے کہ قیدی عورت بت پرستون
اور اون مشرکون کی جن کے پاس کتاب آسمانی نہین ہے اون سے صحبت روا نہین جب تک وہ مسلمان
نہ ہو جاوین اور یہ عورتین جو غزوہ اوطاس مین ہاتھ آئین یہ بھی مشرکان عرب کی تھین جو اہل کتاب نہ تھین
پس اسلیے ان کی تاویل کرتے ہین شافعی اور اون کے موافقین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ صحابہ کو جو اونکی
صحبت مین تامل ہوا تو بعد اسلام لانے کے ہوا اور اس مین بھی علما کا اختلاف ہے کہ ایک لونڈی ایک
مسلمان کے نکاح مین تھی اور وہ بک گئی تو اب دوسرے خریدار کو اس سے صحبت روا ہے اور اس کا
نکاح ٹوٹ گیا یا نہین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہا کہ ٹوٹ گیا اسلیے کہ اللہ تعالے
نے وما ملکت ایمانکم عام فرمایا ہے اور باقی علما کا مذہب ہے کہ نکاح باقی ہے اور یہ آیت خاص
انہی عورتون کے لیے ہے جو قید مین آگئی ہون نہ اون کے لیے جو معرض بیع مین آوین **باب**
الولد للفراش وتوقی الشبهات لڑکا عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شبہات سے بچنے کا بیان
عن عائشة رضی الله تعالی عنها انها قالت اختصم سعد بن ابی وقاص وعبد بن
زمعة رضی الله تعالی عنهما فی غلام فقال سعد هذا یا رسول الله ابن اخی عتبة

ابْنُ أَخِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ اُنْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهُ يَا عَبْدُ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ دونون نے جھگڑا کیا ایک لڑکے مین سعد نے عرض کی کہ یارسول اللہ یہ لڑکا میرے بہائی کا عتبہ بن ابی وقاص ہے اور اونہون نے مجھہ سے کہہ رکھا تہا کہ یہ میرا فرزند ہے اور آپ اس مین شباہت ملاحظہ فرمالین اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یارسول اللہ یہ میرا بہائی ہے کہ میرے باپ کے فراش پر اوس کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے دیکہا کہ مشابہ ہے بخوبی عتبہ کے ساتہہ اور فرمایا کہ اے عبد لڑکا اسی کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کو بے نصیبی اور محرومی ہے یا پتھر۔ اور اے سودہ زمعہ کی بیٹی تم اس سے چھپا کرو پھر سودہ نے اوس کو کبھی نہین دیکہا اور محمد بن زمعہ کی روایت مین یا عبد کا لفظ نہین ہے **ف** فراش اُس عورت کو کہتے ہین جس سے صحبت کی جاوے خواہ نکاح یا ملک یمین سے غرض جب ایسی عورت سے لڑکا ہو ایسی مدت مین کہ الحاق اُسکا شوہر سے یا اوس کے مالک سے ممکن ہو تو اوسی کا تصور کیا جاویگا اور سب احکام ولد کے اوسپر جاری ہونگے کہ باپ بیٹے ایک دوسرے کے وارث ہون گے خواہ وہ اپنے باپ کے مشابہ ہو یا نہ ہو اور وہ مدت جس مین الحاق ممکن ہے چھہ ماہ ہین یعنے جب سے اُن دونون کا میل جول ہوا ہے خواہ نکاح سے ہو یا ملک یمین سے اس کے چھہ ماہ بعد جو لڑکا ہو وہ اُسی مرد کا تصور کیا جاوے جس کے پاس یہ عورت ہے اور عورت فراش اس طرح ہوتی ہے کہ اگر وہ بیوی ہے تو صرف عقد نکاح سے فراش ہو جاتی ہے اور اسپر اجماع نقل کیا ہے مگر یہ شرط ہے البتہ کہ امکان وطی کا ہووے بعد ثبوت فراش کے[۱۴] امکان وطی نہ ہو امثلاً ایک مرد مغرب مین ہے اور عورت مشرق مین اور کسینے اپنا وطن نہین چھوڑا پھر چھہ ماہ مین یا اوس کے بعد لڑکا پیدا ہوا تو وہ اس مرد کے ساتہہ ملحق نہ ہوگا یعنے اسکا نہ کہلائے گا یہ قول ہے امام مالک اور شافعی اور تمام علما کا مگر ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے اسکا خلاف کیا ہے کہ اونہون نے امکان صحبت کو

۱۴ و اگر بیوی ہو نوز فراش

شرط نہین رکہا بلکہ صرف عقد نکاح کو اس امر مین کافی جانا یہانتک کہ اُن کا قول ہو کہ اگر طلاق دیدیا کسی عورت کو عقد کے بعد اور وطی کا ہونا ہرگز ممکن نہ تہا اور وہ عورت چہہ ماہ کے بعد جنے تو لڑکا اوسی طلاق دینے والے کا ہے اور یہ مذہب نہایت ضعیف اور لچر ہے اور ظاہر الفساد اور بین البطلان اور اس حدیث مین انکی کوئی دلیل نہین اس لیے کہ یہ فرمانا آپکا کہ ولد فراش کا ہے اور زانی کو محرومی ہے باعتبار غالب احوال کے ہے غرض زوجہ کا حکم تو یہی ہے اور لونڈی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک فراش ہوتی ہے جماع سے اور صرف ملک سے فراش نہین ہوتی یہانتک کہ اگر مدت تک ملک یمین مین رہے اور مالک اُسکا اُس سے جماع نہ کرے اور نہ اقرار کرے وطی کا تو لڑکا اُس لونڈی کا اوس سے ملحق نہ کیا جاوے گا اور جب وطی کی وہ فراش ہوگئی پہر اب جو لڑکا ہوگا ایسی مدت مین کہ الحاق اُسکا ممکن ہو وہ ملحق کردیا جاوے گا اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ لڑکا اُسکا آقا سے ملحق نہ ہوگا جب تک ایسا لڑکا نہ ہو کہ وہ مالک اوسکو اپنا کہے پہر جب ایسا ایک لڑکا ہوگیا اب جتنی اولاد ہو اوسی کی سب سمجھی جاوے گی مگر جب وہ کسی کی نفی کردے (نووی) **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّ مَعْمَرًا وَّابْنَ عُيَيْنَةَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلَمْ يَذْكُرَا لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ **ترجمہ** زہری سے اسی اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر معمر اور ابن عیینہ نے اپنی حدیثون مین کہا کہ لڑکا فراش کا ہے اور زانی کا ذکر نہین کیا **ف** اس حدیث مین عبد بن زمعہ کی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو زمعہ سے ملحق کردیا یہ محمول ہے اسپر کہ معلوم ہوچکا تہا کہ وہ عورت فراش تہی زمعہ کی اور یہ ثبوت شاید زمعہ کے اقرار سے ہوا ہو کہ اُس نے اپنی زندگی مین کہا ہو یا حضرت کو معلوم ہو اور اس حدیث مین دلیل ہے شافعی اور مالک کو ابی حنیفہ پر اسلیے کہ زمعہ کا کوئی پہلا فرزند اس لونڈی سے اس لڑکے کے سوا نہین تہا پس معلوم ہوا کہ شرط ٹہیرانا ایک ایسے لڑکے کی جس کا الحاق مالک کرچکا ہو جیسا قول ہے ابو حنیفہ کا باطل ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ **ترجمہ** اس کے معنی اوپر کی روایت سے معلوم ہوسکتے ہین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وہی مضمون ہے **بَاب** الْعَمَلِ بِاِلْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ **قائف** کی بات کا اعتبار کرنا الحاق ولد مین

عن عائشة رضي الله تعالى عنها انها قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل علي
مسرورا تبرق اسارير وجهه فقال الم تري ان مجززا نظر آنفا الى زيد بن حارثة و
اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنهما فقال ان بعض هذه الاقدام لمن بعض ترجمہ
جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوش خوش
آئے کہ آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا اور فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ مجزز (یہ نام ہے قیافہ شناس کا)
نے ابھی نگاہ کی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی طرف اور کہا کہ ان لوگوں کے پیر ایسے ہیں کہ
ایک دوسرے کی جز ہیں عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل علي رسول الله
صلى الله عليه وسلم ذات يوم مسرورا فقال يا عائشة الم تري ان مجززا المدلجي
دخل علي فرای اسامة وزيدا وعليهما قطيفة قد غطيا رءوسهما وبدت اقدامهما
فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
فرمایا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک دن اور آپ خوش تھے اور فرمایا
کہ اے عائشہ کیا تو نے نہ دیکھا کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا اور اسامہ اور زید دونوں کو دیکھا اور یہ
دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھے تھے کہ سر ان کا ڈھپا ہوا تھا اور پیر کھلے تھے تو اس نے کہا کہ یہ
پیر بعض ہیں ایک دوسرے کے (یعنے ایک باپ کے ہیں دوسرے بیٹے کے) عن عائشة
رضي الله تعالى عنها قالت دخل قائف ورسول الله صلى الله عليه وسلم شاهد
واسامة بن زيد وزيد بن حارثة رضي الله تعالى عنهما مضطجعان فقال ان هذه
الاقدام بعضها من بعض فسر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم واعجبه واخبر
به عائشة رضي الله تعالى عنها وہی مضمون ہے عن الزهري بهذا الاسناد
بمعنى حديثهم وزاد في حديث يونس وكان مجزز قائفا ترجمہ وہی مضمون اس
سند سے مروی ہوا ہے اور اس میں یہ ہے کہ مجزز قیافہ شناس تھا ف مازری نے کہا
ہے کہ جاہلیت کے لوگ اسامہ کی نسب میں طعن اور بدگمانی کیا کرتے تھے اسلیے کہ اسامہ بہت
کالے تھے اور زید گورے اور یہی روایت کیا ہے ابو داؤد نے احمد بن صالح سے پھر جب اس
قیافہ شناس نے کہہ دیا کہ اسامہ زید کا بیٹا ہے باوجود خلاف رنگ کے اور جاہلیت کے لوگ اسکو

کہنے پر اعتماد کرتے تھے تو آپ خوش ہوئے اس لیے کہ اون لوگون کا طعن دور ہو گیا اور بدگمانی رفع
ہو گئی اور احمد بن صالحہ کے سوا اور لوگون نے یون کہا ہے کہ زید گورے چٹے تھے اور اسامہ
کی مان ام ایمن تھین اور اُن کا نام برکت تھا اور وہ حبشیہ سیہ فام تھی اور قاضی نے کہا یہہ
برکت بیٹی تھی محصن بن ثعلبہ کی واللہ اعلم اور علماء کا اختلاف ہی قائف کے قول قبول کرنے
مین سوا ابوحنیفہ اور اون کے یارون اور ثوری اور اسحاق نے کہا ہے کہ قائف کا قول معتبر
نہین الحاق ولد مین اور شافعی اور جماہیر علما نے کہا ہے معتبر ہے اور امام مالک کا مشہور قول
ہے کہ لونڈیون کے اولاد مین معتبر ہے آزاد عورتون کی اولاد مین معتبر نہین اور ایک روایت
اُن سے یہ ہی کہ دونون مین معتبر ہے اور دلیل امام شافعی کی یہی روایت مجزز قائف کی ہے اور
یہ اون کے تمام مخالفین پر حجت ہی اسلیے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا صاف
دلیل ہے کہ آپ نے اوس کے قول کو معتبر جانا اور اتفاق ہے اون لوگون کا جو قائف کے قول کو
معتبر جانتے ہین اسپر کہ شرط ہی عادل ہونا قائف کا اور اسمین اختلاف ہی کہ ایک کا قول کافی ہے
یا دو کی ضرورت صحیح یہی ہے کہ ایک کا قول کافی ہے اور یہ حدیث بہی اسیپر دال ہے اور یہی
قول ہے قاسم مالکی کا اور امام مالک نے کہا کہ دو کا ہونا ضرور ہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا بہی یہی
قول ہے مگر یہ حدیث اُنپر حجت ہی اور ضرور ہے کہ قائف خبردار اور تجربہ کار ہو اور صورت الحاق
ولد اور ضرورت قائف کی کہ مثلاً ایک لونڈی ایک شخص نے خریدی اور قبل ایک حیض آجانے
کے مشتری نے اُس سے صحبت کی اور بائع نے بہی اوسی طہر مین صحبت کی تہی اور اس لونڈی کو
چہ مہینے پر یا اس سے زیادہ پر لڑکا ہوا مشتری کی صحبت سے اور چار برس کے اندر بائع کی صحبت سے
اور پہر قائف کیطرف ہمنے رجوع کی اور اوس نے ایک کے ساتہہ ملحق کر دیا تو وہ لڑکا اوسیکا ہو گیا
اور اگر اُسکو شک رہا اور دونون نے اوس لڑکے کو کہا کہ ہمارا نہین تو وہ چہوڑ دیا جاوے حد
بلوغ تک اور بعد بلوغ کے جدہر میل کرے اوسی کا سمجہا جاوے اور اگر قائف نے دونون سے
ملحق کیا تو عمر بن خطاب اور مالک اور شافعی کا مذہب یہی ہے کہ وہ بلوغ تک چہوڑ دیا جاوے
پہر جدہر میل کرے اُسکا تصور کیا جاوے اور ابو ثور اور سحنون نے کہا کہ وہ دونون کا لڑکا
تصور کیا جاوے گا اور ماجشون اور محمد بن مسلمہ نے کہا کہ جس کی شباہت اوس مین زیادہ

پائی جاوے اوس کا سمجہا جاوے اور جو لوگ قائف کا قول معتبر نہین جانتے وہ متنازع فیہ لڑکے کو کہتے ہین کہ دونون سے ملحق کیا جاوے اور دونون مرد اوس کے باپ تصور کیے جاوین اور یہہ قول ابو حنیفہ کا ہے اور اسی طرح اگر دو عورتین آپس مین تنازع کرین تو بہی وہ دونون اوسکی مان سمجہی جاوین اور ابو یوسف علیہ الرحمۃ نے کہا کہ دو مردون سے تو ملحق کیا جاوے مگر عورتین اگر جہگڑا کرین تو ایک ہی سے ملحق کیا جاوے اور اسحٰق نے کہا اون دونون مین قرعہ ڈالدیا جاوے **باب** قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عَقِبَ الزِّفَافِ باکرہ اور ثیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے ٹہیرنے کا بیان **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اون سے نکاح کیا تو آپ تین روز اون کے پاس رہے اور پہر فرمایا کہ تم اپنے شوہر کے پاس کچہ حقیر نہین ہو اگر تم چاہو تو مین ایکہفتہ تمہارے پاس رہون اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہ تو سب عورتون کے پاس اپنے ایک ہفتہ رہونگا اور پہر اُن سب کے بعد تمہاری باری آئیگی **عَنْ** أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ **ترجمہ** ابوبکر عبدالرحمن کے فرزند سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکاح کیا ام سلمہ سی اور اون کے پاس صبح کی تو فرمایا کہ تم اپنے گہروالے کے پاس حقیر نہین ہو اگر تم چاہو تو مین ایک ہفتہ تمہارے پاس رہون اور اگر چاہو تو تین روز اور پہر دورہ کرون اونہون نے عرض کی کہ تین ہی روز رہیے **عَنْ** أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهِ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ **ترجمہ** ابوبکر سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور اون کے پاس آئے اور ارادہ کیا کہ نکلیں تو اونہوں نے آپ کو پکڑ لیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس زیادہ ٹھیرون اور اس مدت کا حساب کہون اور باکرہ بیوی کے پاس سات دن ٹھیرنا چاہیے اور ثیبہ کے پاس تین دن عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وہی روایت اس سند سے مروی ہوی عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ اَشْيَاءَ هٰذَا فِيْهِ قَالَ اِنْ شِئْتِ اَنْ اُسَبِّعَ لَكِ وَاُسَبِّعَ لِنِسَائِيْ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اون سے نکاح کیا اور اس میں کئی چیزون کا ذکر کیا کہ اوس میں یہ بھی تھا کہ فرمایا اگر تم چاہو تو میں سات دن تک تمہارے پاس رہون اور اگر سات دن تمہارے پاس رہون گا تو اپنی اور بیبیون کے پاس بھی سات سات دن رہون گا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا فَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ قُلْتُ اِنَّهٗ رَفَعَهٗ لَصَدَقْتُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ كَذٰلِكَ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ جب باکرہ سے نکاح کرے اور پہلے اس سے اُس کے نکاح میں ثیبہ ہو تو اُس باکرہ کے پاس سات روز تک رہے (اور بعد اوس کے پھر باری مقرر کرے) اور جب ثیبہ سے نکاح کرے اور باکرہ اوس کے نکاح میں ہووے تو اوس کے پاس تین دن رہے خالد نے کہا کہ اگر میں اس روایت کو مرفوع کہون تو بھی سچ کہا مگر انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یہ امر سنت ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تُقِيْمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہی مضمون ہے

ف ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے تین ہی دن رہنا حضرت کا پسند فرمایا اس لیے کہ یہہ تین دن مجرا نہ ہون گے اور خاص اون کے لیے رہین گے اور حضرت کا پھر جلد ایک ایک شب سب بیبیون کے پاس رہکر آنا ہوگا اور سات روز پسند نہ کیے اس لیے کہ سات سات روز کے بعد جو حضرت تشریف لاوین گے تو بہت مدت غیبت میں گذر جاوے گی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نئی دولہن کا حق اگر باکرہ ہے تو سات دن ہے اس کے بعد پھر شوہر برابر

باری ایک ایک دن کے مقرر کر دے اور اگر ثیبہ ہے تو تین دن اور ثیبہ کو اختیار ہے کہ اگر شوہر کو
تین دن رکھے تو قضا نہیں اور پہر باری ایک ایک دن رہیگی اور اگر سات دن رکھے تو اوسکی قضا
ہوگی یعنے شوہر سات سات دن سب عورتون کے پاس رہے گا اور یہی مذہب ہے شافعی اور اون
کے موافقین کا جیسے امام مالک اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور ابن جریر ہین اور یہی قول ہے
جمہور علماء کا انہی حدیثون کے رو سے اور ابو حنیفہ نے اسکا خلاف کیا ہے مگر یہ احادیث اون
پر رد کرنے کو کافی ہین **باب** الْقَسْمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ اَنْ تَكُوْنَ لِكُلِّ
وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ يَوْمِهَا بیبیون کی باری کا بیان **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ اِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي اِلَى
الْمَرْاَةِ الْاُوْلٰى اِلَّا فِي تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الَّتِي يَاْتِيْهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَجَاءَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَمَدَّ يَدَهُ
اِلَيْهَا فَقَالَتْ هٰذِهِ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَتَقَاوَلَتَا حَتّٰى
اسْتَخَبَتَا وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَمَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى ذٰلِكَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
عَائِشَةُ الْاٰنَ يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهُ فَيَجِيْءُ اَبُوْ بَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِيْ وَيَفْعَلُ
فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهُ اَتَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيْدًا
وَقَالَ اَتَصْنَعِيْنَ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نو بیبیان
تہین اور آپ جب اون مین باری کرتے تہے تو پہلی بی بی کے پاس نوین دن تشریف لاتے
تہے اور بیبیون کا قاعدہ تہا کہ جس کے گہر مین آپ ہوتے تہے اوس کے گہر جمع ہوتی تہین ایک دن
آپ جناب عائشہ صدیقہ کے گہر تہے اور بی بی زینب آئین اور آپ نے اونکی طرف ہاتہ بڑہایا اور
اونہون نے عرض کی کہ زینب ہے سو آپ نے ہاتہ کہینچ لیا اور بی بی عائشہ اور زینب کو بیچ مین
تکرار ہونے لگے یہانتک کہ دونون کی آوازین بلند ہو گئین اور نماز کی تکبیر ہو گئی اور ابو بکر اون کے
قریب گذرے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نماز کو نکلیے اور ان کے مونہہ مین خاک ڈالیے اور نبی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نکلے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ اب نبی صلے اللہ

علیہ وسلم نماز پڑہ چکین گے تو حضرت ابوبکر آن کر مجہ ایسا ویسا خفا ہون گے پہر جب آپ نماز پڑہ چکے تو
ابوبکر اون کے پاس آئے اور اونکو بہت سخت کہا اور فرمایا کہ تو ایسا کرتی ہے اپنے حضرت کے
آگے چیختی آواز بلند کرتی ہے **ف** اس حدیث مین کئی فوائد ہین **اول** یہ کہ مستحب ہے شوہر
کو کہ ہر ایک کی باری مین اُس بیوی کے گہر جاوے اور یہی افضل ہے اور اگر اپنے گہر ہر ایک کو
باری باری بلالے تو بہی روا ہے **دوسری** یہ کہ جسکی باری نہو شوہر کو رات مین اوس کے
گہر جانا منع ہے اور شافعیہ کے نزدیک حرام ہے مگر بضرورت جیسے سکرات موت ہو یا اور اشد ضرورت
تیسری یہ کہ ہاتہ بڑہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس خیال سے تہا کہ آپ نے جانا کہ یہ جناب عائشہ
ہین جنکی باری تہی اور رات کا وقت تہا اور گہرون مین چراغ نہ تہا پہر جب آپ کو معلوم ہوا کہ
یہ وہ نہین تو ہاتہ کہینچ لیا اس سے تقوی اور بندگی حضرت کی معلوم ہوئی اور بعضون نے کہا
ہے کہ ایسا اتفاق کبہی بیبیون کی رضامندی سے ہوتا تہا **چوتہی** یہ کہ جناب رسالت مآب صلی
اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق اور ملاطفت اس سے معلوم ہوئی کہ آپ نے اون کے آواز بلند کرنے پر
عتاب نفرمایا اور ابوبکر نے جو فرمایا کہ اُن کے مونہہ مین خاک ڈالو یہ ایسی بات ہے جیسے کہتے ہین اس
بات پر خاک ڈالو **پانچوین** ثابت ہوئی اس سے فضیلت ابوبکر صدیق کی اور نظر کرنا اون کا مصالحہ
امور مین **چہٹی** معلوم ہوا کہ روا ہے بطور مصلحت کے کوئی حکم دینا رفیق کا اپنے افضل سردار
کو اور نو بیبیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنکو چہوڑ کر آپ نے وفات فرمائی یہ ہین جناب
عائشہ صدیقہ کہ سب سے زیادہ فقیہہ اور محبوبہ تہین آپ کی اور حفصہ اور سودہ اور زینب اور ام سلمہ
اور ام حبیبہ اور میمونہ اور جویریہ اور صفیہ رضی اللہ تعالے عنہن **باب** جواز ہبتہا
نوبتہا لضرتہا اپنی باری سوت کو ہبہ کرنے کے بیان مین **عن** عائشۃ رضی اللہ
تعالی عنہا قالت ما رأیت امرأۃ احب الی ان اکون فی مسلاخہا من سودۃ بنت
زمعۃ من امرأۃ فیہا حدۃ قالت فلما کبرت جعلت یومہا من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لعائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت یا رسول اللہ قد جعلت یومی
منک لعائشۃ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لعائشۃ رضی اللہ تعالی
عنہا یومین یومہا ویوم سودۃ **ترجمہ** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا

تو مین نے کسی عورت کو ایسا نہین دیکھا کہ آرزو کرتی مین اوس کے جسم مین ہونے کی سودہ سے بڑھکر وہ ایک
عورت ایسی تہین کہ اُنکی مزاج مین بڑی تیزی تہی پہر جب وہ بوڑہی ہوگئین تو اپنی باری عائشہ
کو دیدی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین نے اپنی باری عائشہ کو دی سو حضرت جناب عائشہ پاس
دو روز رہتے ایک اون کے دن ایک سودہ کے دن مین **ف** جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے
عنہا نے فرمایا کہ مین اُن کے جسم مین ہوتی مراد اس سے یہ ہے کہ مین آرزو کرتی ہون کہ اون کی
سی تیزی اور حدت میری مزاج مین ہوتی اور اس مین گویا اونہون نے سودہ کا وصف بیان فرمایا
اور مدح کی اور اس حدیث سے اپنی باری کا دیدینا اپنے سوت کو جائز ہوا اور یہ بہی روا ہے کہ باری
اپنی زوج کو دیدے کہ وہ جسکو چاہے وہ دے **عن** هشام بهذا الاسناد ان سودة لما
كبرت بمعنى حديث جرير وزاد في حديث شريك قالت وكانت اول امرأة
تزوجها بعدي وہی مضمون ہے اور شریک کی روایت مین یہ زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ
نے فرمایا کہ سودہ پہلی بی بی تہین جن سے میرے بعد آپ نے نکاح کیا تہا **عن** عائشة رضي
الله تعالى عنها قالت كنت اغار على اللاتي وهبن انفسهن لرسول الله صلى الله
عليه وسلم واقول وتهب المرأة نفسها فلما انزل الله تعالى ترجي من تشاء
منهن وتؤوي اليك من تشاء ومن ابتغيت ممن عزلت قالت قلت والله ما ارى
ربك الا يسارع لك في هواك **جناب عائشہ** صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ مین
اون عورتون پر بہت رشک کہایا کرتی تہی جو اپنی جان کو ہبہ کر دیتی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو اور مین کہتی تہی کہ عورت اپنی جان کو کیونکر ہبہ کرتی ہوگی پہر جب یہ آیت اوتری ترجی سے اخیر
تک یعنی جسکو چاہے تو لے نبی دور کر اپنے سے اور جسکو چاہے جگہہ دے اپنے پاس اون مین سے
تو مین نے حضرت سے کہا کہ قسم ہے اللہ پاک کی کہ مین دیکہتی ہون کہ وہ اللہ تعالی آپ کی آرزو کے
موافق جلد حکم فرماتا ہے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها انها كانت تقول اما
تستحيي امرأة تهب نفسها لرجل حتى انزل الله ترجي من تشاء منهن وتؤوي
اليك من تشاء فقلت ان ربك ليسارع لك في هواك **ترجمہ** وہی مضمون ہے اس
کے سوا یہ ہے کہ عورت شرم نہین کرتی کہ ہبہ کرتی ہے اپنی جان کو کسی مرد کے لیے

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا هٰذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوا وَلَا تُزَلْزِلُوا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ الَّتِي لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ **ترجمہ** عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم حاضر ہوئے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سرف میں جنازہ پر میمونہ کے جو بی بی تھیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ خیال رکھو یہ بی بی صاحبہ ہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر جب تم نے ان کا جنازہ مبارک اٹھانا تو ہلانا ڈلانا نہیں اور بہت نرمی سے لے چلنا اور بات یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو بیبیاں تھیں اور ان میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر تھی اور ایک کے لیے نہیں اور عطا نے کہا کہ وہ صفیہ تھیں **ف** عطا کو وہم ہوا حقیقت میں وہ بی بی جنکی باری نہ تھی جناب سودہ تھیں جیسا اوپر کی روایتوں میں گذر گیا اور علما کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ بی بی کون تھیں جنہوں نے اپنی جان ہبہ کر دی تھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو زہری نے کہا حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں اور کسی نے کہا ام شریک تھیں کسی نے کہا زینب بنت خزیمہ تھیں عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ عَطَاءٌ وَكَانَتْ آخِرُهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ **ترجمہ** ابن جریج سے اسی سند سے مروی ہے کہ عطا نے کہا وہ سب کے آخر میں متوفی ہوئیں تھیں اور انہوں نے مدینہ میں وفات پائی تھی

بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ دیندار سے نکاح کرنے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح کیا جاتا ہے چار سبب سے اس کے مال کے لیے اور جمال کے لیے اور حسب کے لیے اور دین کے لیے سو تو دیندار پر فتح حاصل کر تیرے ہاتھ میں خاک بھرے **ف** اس حدیث سے

مراد یہ ہے کہ لوگون کی عادت یہ ہو کہ مال وجمال حسب کے طالب ہوتے ہین سو دیندار کو لازم ہے
کہ ان سب خصلتون سے دین کو مقدم جانے کہ صحبت مین اوسکی صحبت نیک حاصل ہو اور اسد تعالے
اوسکی نیت کی برکت سے حسن خلق اور حسن معاشرت بہی عنایت کرے اور بسبب نیکی کے فتنہ
دنیویہ اور فتن دینیہ سے محفوظ رہے **باب** اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ باکرہ سے
نکاح مستحب ہونے کا بیان **عَنْ** عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا
قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي اَخَوَاتٍ فَخَشِيتُ
اَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ اِذًا اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَ
جَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ **ترجمہ** عطا رضی اسد تعالے عنہ نے
کہا مجہے جابر نے خبر دی کہ مین نے نکاح کیا جناب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانہ مین اور مین
آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا کہ اے جابر تمنے نکاح کیا مین نے کہا ہان آپنے فرمایا باکرہ سے یا
بیوہ سے مین نے عرض کی کہ بیوہ سے آپ نے فرمایا باکرہ سے کیون نکیا کہ تم اوس سے کہیلتے اور
وہ تم سے کہیلتی مین نے عرض کی کہ اے رسول اسد کے میری کئی بہنین ہین سو مجہے خیال ہوا کہ
ایسا نہو کہ وہ مجہے اون کی پرورش سے مانع ہو جاوے تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ خیال ہے تو خیر
پہر فرمایا کہ عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اوسکے دین کے لیے مال کے لیے جمال کے لیے سو تو دین کو
مقدم رکہہ تیرے دونون ہاتہہ مین خاک بہرے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْعَذَارٰى وَ
لِعَابِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ وَاِنَّمَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ **ترجمہ** وہی مضمون ہے
اور اس مین مال وجمال وغیرہ کا ذکر نہین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ اَوْ قَالَ سَبْعَ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَةً ثَيِّبًا فَقَالَ

لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِکْرٌ اَمْ ثَیِّبٌ قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَیِّبٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَھَلَّا جَارِیَۃً تُلَاعِبُھَا وَتُلَاعِبُکَ اَوْ قَالَ تُضَاحِکُھَا وَتُضَاحِکُکَ قَالَ قُلْتُ لَہٗ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ھَلَکَ وَتَرَکَ تِسْعَ بَنَاتٍ اَوْ سَبْعَ وَاِنِّیْ کَرِھْتُ اَنْ اٰتِیَھُنَّ اَوْ اَجِیْئَھُنَّ بِمِثْلِھِنَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَجِیْئَ بِامْرَاَۃٍ تَقُوْمُ عَلَیْھِنَّ وَتُصْلِحُھُنَّ قَالَ فَبَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْ قَالَ لِیْ خَیْرًا وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِی الرَّبِیْعِ تُلَاعِبُھَا وَتُلَاعِبُکَ وَتُضَاحِکُھَا وَتُضَاحِکُکَ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے وہی مضمون مروی ہے اخیر میں ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی (یہ جابر کے والد ہین جنگ احد مین شہید ہوگئے ہین) اور نو یا سات لڑکیان چھوڑ گئے تو مجھے پسند نہ آیا کہ مین ان کے برابر ایک لڑکی بیاہ لاؤن اور مین نے چاہا کہ ایسی عورت لاؤن جو اون کی خدمت کرے اور اونکی خبر لے سو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھکو برکت دے یا کوئی اور دعائے خیر فرمائی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ نَکَحْتَ یَا جَابِرُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ اِلٰی قَوْلِہٖ اِمْرَاَۃٍ تَقُوْمُ عَلَیْھِنَّ وَتَمْشُطُھُنَّ قَالَ اَصَبْتَ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَہٗ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور اس مین یہین تک مذکور ہے کہ مین نے ایسی عورت کی جو اون کے خدمت کرے اور اُنکی کنگھی کرے اور آپ نے فرمایا خوب کیا اور اُسکی بعد کا ذکر نہیں ف اس روایت سے فضیلت باکرہ کی نکاح کی ثابت ہوئی اور جواز اپنی عورت سے کھیلنے کا اور ہنسی کا پایا گیا اور اگر کوئی مصلحت اور نہ ہو تو باکرہ ثیبہ سے افضل ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَلَمَّا اَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰی بَعِیْرٍ لِیْ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِیْ رَاکِبٌ خَلْفِیْ فَنَخَسَ بَعِیْرِیْ بِعَنَزَۃٍ کَانَتْ مَعَہٗ فَانْطَلَقَ بَعِیْرِیْ کَاَجْوَدِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْاِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یُعْجِلُکَ یَا جَابِرُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ حَدِیْثُ عَھْدٍ بِعُرْسٍ فَقَالَ اَبِکْرًا تَزَوَّجْتَھَا اَمْ ثَیِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَیِّبٌ قَالَ ھَلَّا جَارِیَۃً تُلَاعِبُھَا وَتُلَاعِبُکَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ ذَھَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْھِلُوْا حَتّٰی نَدْخُلَ لَیْلًا اَیْ عِشَاءً کَیْ

تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة قال واذا قدمت فالكيس الكيس جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد مین پھر جب لوٹ
کر آئے تو مین نے اپنے اونٹ کو جلدی چلایا اور وہ بڑا سست تھا سو ایک سوار میرے پیچھے سے آیا اور
میرے اونٹ کو اپنی چھڑی سے ایک کونچا دیا جو اون کے پاس تھی اور میرا اونٹ ایسا اچھا چلنے لگا
کہ دیکھنے والے نے اوس سے بہتر نہ دیکھا اور مین نے پھر کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تھے اور آپ نے فرمایا اے جابر تمکو کیا جلدی ہے مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری نئی نئی
شادی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کیا باکرہ یا ثیبہ مین نے کہا ثیبہ آپ نے فرمایا باکرہ سے کیون نہ کی کہ تم اوس
سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی پھر جب ہم مدینہ پر آئے چلے کہ داخل ہون آپ نے فرمایا کہ ٹھیر جاؤ یہ
کہ آجاوے یعنے عشا کا وقت تاکہ سر مین کنگھی کرے پریشان بالون والی اور استرہ لے جس کا
شوہر باہر گیا ہو پھر فرمایا آپ نے کہ جب گیا تو تو پھر جماع ہے جماع ہے (یعنے تکثیر اسنت کے لیے
نہ صرف لذت کے لیے) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنهما قال خرجت
مع رسول اللہ صلى الله عليه وسلم في غزاة فابطأ بي جملي فاتى على رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال لي يا جابر قلت نعم قال ما شانك قلت ابطأ بي
جملي واعيي فتخلفت فنزل فحجنه بمحجنه ثم قال اركب فركبت فلقد رايته
اكفه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اتزوجت فقلت نعم فقال
ابكرا ام ثيبا فقلت بل ثيب قال فهلا جارية تلاعبها وتلاعبك قلت ان
لي اخوات فاحببت ان اتزوج امراة تجمعهن وتمشطهن وتقوم عليهن
قال اما انك قادم فاذا قدمت فالكيس الكيس ثم قال اتبيع جملك قلت نعم
فاشتراه مني باوقية ثم قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقدمت بالغداة
فجئت المسجد فوجدته على باب المسجد فقال الان حين قدمت قلت نعم
قال فدع جملك وادخل فصل ركعتين قال فدخلت فصليت ثم رجعت
فامر بلالا ان يزن لي اوقية فوزن لي بلال فارجح في الميزان قال فانطلقت
فلما وليت قال ادع لي جابرا فدعيت فقلت الان يرد على الجمل

وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا ایک جہاد مین اور میرے اونٹ نے دیر لگائی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا اے جابر مین نے عرض کی ہان آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے مین نے عرض کی کہ میرے اونٹ نے دیر لگائی اور تہک گیا اس لیے مین پیچہے رہ گیا سو آپ اوترے اور آپ نے اپنی ٹہیری کونے کی لکڑی سے اسکو ایک کونچا دیا پہر فرمایا کہ سوار ہو مین سوار ہوا اور مین نے اپنے کو دیکہا کہ میرا اونٹ اسقدر تیز ہو گیا کہ مین اسکو روکتا تہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑہے پہر آپ نے فرمایا کہ تمنے نکاح کیا مین نے عرض کی کہ ہان آپ نے فرمایا باکرہ یا ثیبہ مین نے عرض کی ثیبہ آپ نے فرمایا کہ باکرہ لڑکی سے کیون نکیا کہ تم اوس سے کہیلتے وہ تمہ سے کہیلتی مین نے عرض کی کہ میری کئی بہنین ہین اسلیئے مین نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کرون جو اون سب کو جمع رکہے (یعنے پریشان نہونے دے) اور اُن کی کنگہی کرے اور اُنکی خدمت کرے تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گہر جانے والے ہو پہر جب گہر جاؤ تو جماع ہی جماع ہے پہر فرمایا کہ تم اپنا اونٹ بیچتے ہو مین نے کہا کہ ہان پہر آپنے اوسے ایک اوقیہ چاندی کے عوض مین خرید لیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور مین دوسرے دن صبح کو پہونچا اور مسجد پر آیا اور اُن کو مسجد کے دروازے پہ پایا تو فرمایا کہ تم ابہی آئے مین نے عرض کی کہ ہان آپ نے فرمایا کہ اونٹ کو یہان چہوڑ دو اور مسجد مین جاکر دو رکعت نماز پڑہو (اس سے ثابت ہوا کہ سفر سے آوے تو پہلے مسجد مین جاکر دوگانہ ادا کرے یہی مسنون ہے) پہر مین گیا اور دو رکعت ادا کی اور پہر اور آپ نے بلال کو حکم فرمایا کہ مجہے ایک اوقیہ چاندی تول دین پہر اونہون نے تول دی اور جہکتی ڈنڈی تولی (یعنے زیادہ دی) پہر مین جب چلا اور پیٹہ موڑی تو پہر بلایا اور مین نے خیال کیا کہ اب میرا اونٹ مجہے پہیر دینگے اور اس سے بڑہ کر کوئی شے مجہے ناپسند نہ تہی تو مجہسے فرمایا کہ جاؤ اپنا اونٹ بہی لے جاؤ اور قیمت بہی تم کو دی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلٰى نَاضِحٍ لِي إِنَّمَا هُوَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ قَالَ فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ نَخَسَهُ أُرَاهُ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ

بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي حَتّٰى اٰنِّي لَاَكُفُّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَلَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَلَكَ قَالَ وَقَالَ لِي اَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ اَبِيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ثَيِّبًا اَمْ بِكْرًا قَالَ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ وَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُوْلُهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِفْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم ایک سفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور مین ایک پانی لانے والے اونٹ پر سوار تہا سب لوگون کے پیچھے سو اوسکو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یا فرمایا چلایا مین گمان کرتا ہون کسی ایسی چیز سے مارا جو اون کے پاس تہی پہر تو وہ سب لوگون سے آگے چل نکلا (یہ معجزہ تہا آپ کا) اور مجہہ سے گویا لڑتا تہا اور مین اوسکو روکتا تہا پہر فرمایا کہ تم اسے میرے ہاتہہ بیچتے ہو اتنی قیمت پر اللہ تمکو بخشے پہر فرمایا کہ تم اسے میرے ہاتہہ بیچتے ہو اتنی قیمت پر اللہ تمکو بخشے مینے عرض کی کہ وہ آپکا ہی پہر فرمایا تمنے کیا نکاح کیا اپنے باپ کے پیچھے مین نے کہا ہان آپ نے پوچھا کہ ثیبہ یا باکرہ پہر مین نے کہا ثیبہ آپ نے فرمایا باکرہ کیون نہ کی کہ وہ تم سے کہیلتی اور تم اوس سے ابو نضرہ نے کہا کہ یہہ مسلمانون کا تکیہ کلام ہے کہ تم ایسا کرو اللہ تم کو بخشے (غرض اسیطرح حضرت نے بہی اون سے فرمایا)

باب اَلْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ عورتون کے ساتہہ خلق کرنے کا حکم **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا ہوئی ہے اور وہ کبہی تجہہ سے سیدہی چال نہ چلے گی پہر اگر تو اوس سے کام لے تو لیے جا اور وہ ٹیڑہی کی ٹیڑہی رہے گی اور اگر تو اوسکو سیدہا کرنے چلا توڑ ڈالے گا اور توڑنا اوسکا طلاق دینا ہے **فائدہ** یعنے عورتون کی کجروی اور بدمزاجی پر صبر کرنا ضرور ہے اور آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی بائین پسلی سے حضرت حوا کی پیدایش ہے پہر پسلی کا اثر کجی ہے۔ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا شَهِدَ اَمْرًا فَلْیَتَكَلَّمْ بِخَیْرٍ اَوْ لِیَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّ الْمَرْاَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ **ترجمه** ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر اوسکو ضرور ہے کہ جب کوئی امر پیش آوے تو اچھی بات کہے نہیں تو چپ ہو رہے اور عورتوں سے خیر خواہی کرو اسلیے کہ وہ پسلی سے بنی ہے اور پسلی مین اونچی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے پھر اگر تو اوسے سیدھا کرنے لگا تو توڑ دیا اور اگر یونہی چھوڑ دیا تو ہمیشہ ٹیڑھی رہی خیر خواہی کرو عورتون کی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَۃً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا اٰخَرَ اَوْ قَالَ غَیْرَهٗ **ابو ہریرہ** رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن نرکھے کوئی مومن مرد کسی مومن عورت کو اگر اوس مین ایک عادت ناپسند ہوگی تو دوسری پسند بھی ہوگی یا سوا اوس کے اور کچھ فرمایا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وہی مضمون ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ **ترجمه** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حوا نہ ہوتین تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ لَمْ یَخْبُثِ الطَّعَامُ وَلَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ **ابو ہریرہ** رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپنے اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کوئی کھانا نہ سڑتا اور کوئی گوشت بھی اور اگر حوا نہ ہوتین تو کوئی عورت اپنے شوہر کی کبھی خیانت نہ کرتی **ف** حوا کو خدا اس لیے کہا کہ وہ سب کی مان ہین اور بنی اسرائیل نے من و سلوی باسی بنا کر رکھا وہ سڑنے لگا اور حوا نے ترغیب دی درخت ممنوعہ کے کھلانے مین اوس کا اثر سب دخترین میں ہے **عَنْ**

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ **عبد اللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کام نکالنے کی چیز ہے اور بہتر کام نکلنے کی چیز دنیا مین عورت نیک ہو **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ كَالضِّلَعِ اِذَا ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَاِنْ تَرَكْتَهَا اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عِوَجٌ **ابو ہریرہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت پسلی کی مانند ہے اگر تو اوسکو سیدھا کرنا چاہیے تو توڑ ڈالیگا اور اگر چھوڑ دے تو تیرا کام نکلے اور وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے **عَنْ** اِبْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَاءً **ترجمہ** وہی مضمون ہے

كِتَابُ الطَّلَاقِ

یہ کتاب ہے طلاق کے بیان مین

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ **عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بی بی کو طلاق دیا اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اُسے حکم دو کہ رجوع کرے اور اوسکو رہنے دے یہانتک کہ وہ حیض سے پاک ہو اور پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر چاہے روک رکھے چاہے طلاق دے قبل اسکے کہ اُسکو ہاتھ لگاوے اور یہی عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتون کے طلاق کا حکم کیا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً وَّاحِدَةً

فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ
حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ
الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ
إِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهٰذَا وَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ
عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللّٰهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ
قَالَ مُسْلِمٌ جَوَّدَ اللَّيْثُ فِي قَوْلِهِ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ
نے اپنی بی بی کو طلاق دیا حالت حیض مین اور ایک طلاق دیا اور حکم کیا اون کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجوع کرے اور اُسکو رکھے یہانتک کہ وہ حیض سے پاک ہو اور پھر حائضہ
ہو اون کے پاس دوسری بار اور پھر اوسے مہلت دیجاوے یہانتک کہ پاک ہو دوسرے حیض سے
پھر اگر ارادہ ہو طلاق کا تو طلاق دے جب وہ پاک ہو جماع سے پہلی غرض یہی عدت ہے جسکا اللہ
تعالے نے حکم کیا ہے کہ اوسکے حساب سے عورتون کو طلاق دیا جاوے اور ابن رمح نے اپنی روایت
مین یہ زیادہ کیا ہے کہ عبد اللہ سے جب یہ مسئلہ پوچھا جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ تو نے اپنی عورت
کو ایک یا دو طلاق دیے ہین (تو رجوع ہو سکتا ہے) اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے اسکا حکم دیا تھا اور اگر تو نے تین طلاق دیے ہین تو وہ عورت تجھپر حرام ہو گئی جبتک
کہ وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے سوا تیرے اور نافرمانی کی تو نے اللہ کی اوس طلاق
کے بارے مین جو تیری عورت کے لیے تجھے سکھایا تھا مسلم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس
روایت مین ایک طلاق کا لفظ جو لیث نے کہا خوب کہا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى
فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ
يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا صَنَعَتِ التَّطْلِيقَةُ قَالَ وَاحِدَةٌ

اُخْتُصِّ بِهَا ترجمہ عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا اخیر میں یہ زیادہ ہے کہ عبید اللہ نے نافع سے پوچھا کہ وہ طلاق کیا ہوا (یعنے جو حیض میں دیا تھا) اونہوں نے کہا کہ ایک گنا گیا حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ عُبَیْدِ اللّٰہِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی فِیْ رِوَایَتِہٖ فَلْیُرَجِعْھَا وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فَلْیُرَاجِعْھَا عبید اللہ سے اس سند سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں عبید اللہ کا قول مذکور نہیں جو اوپر کی روایت میں تھا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّرَاجِعَھَا ثُمَّ یُمْھِلَھَا حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَۃً اُخْرٰی ثُمَّ یُمْھِلَھَا حَتّٰی تَطْھُرَ ثُمَّ یُطَلِّقَھَا قَبْلَ اَنْ یَّمَسَّھَا فَتِلْکَ الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یُّطَلَّقَ لَھَا النِّسَآءُ قَالَ فَکَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ یُطَلِّقُ امْرَاَتَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ یَقُوْلُ اَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَھَا وَاحِدَۃً اَوِ اثْنَتَیْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ اَنْ یُّرَاجِعَھَا ثُمَّ یُمْھِلَھَا حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَۃً اُخْرٰی ثُمَّ یُمْھِلَھَا حَتّٰی تَطْھُرَ ثُمَّ یُطَلِّقَھَا قَبْلَ اَنْ یَّمَسَّھَا وَاَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَھَا ثَلٰثًا فَقَدْ عَصَیْتَ رَبَّکَ فِیْمَا اَمَرَکَ بِہٖ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِکَ وَبَانَتْ مِنْکَ ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا اتنی بات اخیر میں زیادہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہے کہ اگر تو نے اپنی عورت کو تین طلاق دیئے تو طلاق میں اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ وَھِیَ حَائِضٌ فَذَکَرَ ذٰلِکَ عُمَرُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَغَیَّظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْھَا حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَۃً مُّسْتَقْبِلَۃً سِوٰی حَیْضَتِھَا الَّتِیْ طَلَّقَھَا فِیْھَا فَاِنْ بَدَا لَہٗ اَنْ یُّطَلِّقَھَا فَلْیُطَلِّقْھَا طَاھِرًا مِّنْ حَیْضَتِھَا قَبْلَ اَنْ یَّمَسَّھَا فَذٰلِکَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّۃِ کَمَا اَمَرَ اللّٰہُ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ طَلَّقَھَا تَطْلِیْقَۃً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِھَا وَرَاجَعَھَا عَبْدُ اللّٰہِ کَمَا اَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گذرا اس میں یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حیض میں طلاق دینا سنکر غصہ فرمایا اور اخیر میں یہ ہے

کہ عبداللہ بن عمر نے اس سے رجوع کیا جیسا کہ حضرت نے حکم دیا تھا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحُسِبَتْ لَهَا التَّطْلِيقَةُ الَّتِي
طَلَّقْتُهَا وہی مضمون ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس طلاق کو میں نے حساب میں رکھا
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ
ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا
ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا وہی مضمون ہے اور اس میں اخیر میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا حکم دو اسکو کہ رجوع کرے
پھر طلاق دے اوسکو حالت طہر میں یا حالت حمل میں ف اس روایت کی وجہ سے امت کا اجماع ہے کہ حالت حمل میں
طلاق دینا حرام ہے بغیر رضا کے عورت کے پھر اگر کسی نے دیا تو گنہگار ہوا اور طلاق پڑ گیا اور اس سے رجوع کرنیکا حکم ہے جیسا
مذکور ہوا اس روایت میں اور حضرت نے جو رجوع کا حکم فرمایا اس سے صاف معلوم ہوا کہ طلاق پڑ گیا اور یہ رجوع کرنا مستحب
شافعیہ کے نزدیک ہے واجب نہیں اور یہی قول ہے اوزاعی اور ابو حنیفہ اور تمام کوفیوں اور امام احمد
وغیرہ کا اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا کہ طلاق
میں تاخیر کرے اس طہر کے بعد دوسرے طہر تک تو اس لیے کہ رجوع طلاق کے لیے واقع
نہ ہو اور مقصود یہ تہا کہ ایک زمانہ تک عورت اوس کے پاس رہے تو شاید طلاق سے شرمندہ
ہو اور پھر طلاق کی نوبت نہ آوے اور اس مدت میں اللہ تعالی آپس میں شاید اتفاق دیدے
اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ طلاق ایسے طہر میں ہو کہ جس میں صحبت نہ کی ہو تاکہ سبب
حمل کے عدت طویل نہو جاوے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ طلاق دینا ایسے طہر میں جس
میں صحبت ہو چکی ہو حرام ہے اسی حدیث کی رو سے اور یہ جو فرمایا کہ پھر چاہے طلاق دے
چاہے رکھ لے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق میں گناہ نہیں مگر کراہت ہے چنانچہ حدیث مشہور
میں وارد ہوا ہے کہ ابغض حلال اللہ تعالی کے آگے طلاق ہے اور یہ جو فرمایا کہ یہی عدت ہے
جس کے لیے اللہ تعالی نے طلاق دینے کا حکم فرمایا اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور
مالک نے اسپر کہ اقرار عدت کی اطہار ہیں اس لیے کہ حضرت نے حکم دیا کہ طہر میں طلاق دو
اور پھر فرمایا کہ یہی عدت ہے جسکا اللہ پاک نے حکم دیا اور یہ بخوبی معلوم ہے کہ اللہ تعالی
نے حیض میں طلاق دینے کا حکم نہیں کیا بلکہ حرام کیا ہے اور اہل لغت اور فقہ اور اصول کا

اجماع ہے کہ اقراء سے طہر اور حیض دونو مراد ہو سکتی ہین اور قرآن مین جو آیا ہے والمطلقات یتربصن
بانفسہن ثلثۃ قروء اس مین ابو حنیفہ اور بعضون کا قول ہے کہ مراد اس سے حیض ہے اور یہی مروی ہے
عمر اور علی اور ابن مسعود سے اور یہی ایک روایت ہے امام احمد سے اور شافعی اور مالک کا قول ہے کہ مراد
اس سے طہر ہے اور ان کے نزدیک عدت تمام ہو جاتی ہے دو طہر کامل اور تیسرے کے شروع ہونے
سے اور یہ جو اخیر کی روایت مین فرمایا کہ طلاق دے حالت طہر مین یا حالت حمل مین اس سے
جائز ہوا طلاق دینا حاملہ کا کہ جسکا حمل معلوم ہو گیا ہو اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ابن منذر نے
کہا ہے کہ یہی قول ہے اکثر علما کا جیسے طاؤس اور حسن اور ابن سیرین وغیرہم ہین اور بعض
مالکیہ نے کہا ہے حرام ہے طلاق دینا حالت حمل مین اور ایک روایت مین حسن بصری سے مکروہ
بھی آیا ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما انہ طلق امرأتہ وھی حائض
فسأل عمر عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعہا حتی
تطہر ثم تحیض حیضۃ اخری ثم تطہر ثم یطلق بعد او یمسک ترجمہ اسکا اور
کے تراجم سے معلوم ہو سکتا ہے **عن** ابن سیرین قال مکثت عشرین سنۃ
یحدثنی من لا اتہم ان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ طلق امرأتہ ثلثا وھی
حائض فامر ان یراجعہا فجعلت لا اتہمہم ولا اعرف الحدیث حتی لقیت
ابا غلاب یونس بن جبیر الباہلی وکان ذا ثبت فحدثنی انہ سأل ابن عمر رضی
تعالی عنہما فحدثہ انہ طلق امرأتہ تطلیقۃ وھی حائض فامر ان یراجعہا
قال قلت افحسبت علیہ قال فمہ او ان عجز واستحمق ابن سیرین نے کہا
بیس برس تک مجھ سے ایک شخص روایت کرتا تھا کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو تین طلاق دیے
حالت حیض مین اور مین اس راوی کو متہم نہ جانتا تھا پھر اوس نے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم دیا کہ رجوع کرے اوس عورت سے اور مین اوسکی اس روایت کو نہ متہم کرتا تھا
اور نہ حدیث کو بخوبی جانتا تھا (کہ صحیح کیا ہے) یہانتک کہ مین ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی
سے ملا اور وہ پکے آدمی تھے سو انہون نے مجھ سے بیان کیا کہ مین نے ابن عمر سے پوچھا تو انہون
نے کہا کہ مین نے ایک طلاق دیا تھا اور وہ حائضہ تھی اور مجھے رجعت کا حکم دیا پھر مین نے ابن عمر

سے پوچھا (یہ قول ہے یونس کا) کہ وہ طلاق بھی تم نے حساب میں رکھا (یعنے اگر دو طلاق دو تو وہ ملا کر تین پورے ہو جاوینگے) انہوں نے کہا کیوں نہیں کیا وہ عاجز ہو گیا یا احمق ہو گیا (یہ عبد اللہ نے اپنے آپ کو خود کہا یعنے اگر اس طلاق کو نہ گنوں تو حماقت ہے) عَنْ اَيُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَسَاَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ وہی مضمون ہے عَنْ اَيُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَسَاَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ يُطَلِّقُهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا اس کے اخیر میں ہے کہ آپ نے فرمایا رجوع کرے اور پھر طلاق دے طہر میں بغیر جماع کے اور فرمایا کہ طلاق دے عدت کے شروع میں

ف اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ اقراء عدت کی اطہار ہیں اور جب طہر میں طلاق دیا اسی وقت سے عدت شروع ہو گئی اسلیے کہ طلاق حیض میں تو حرام ہے اور اگر حیض میں کسی نے طلاق دیا تو وہ حیض تو بالاجماع عدت میں شمار نہ ہووے گا اور عدت جب ہی شروع ہو گی کہ جب طہر میں طلاق دے پس طہر ہی سے شمار عدت کا ضرور ہے عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ اَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ اَوَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ يونس بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دیا حیض میں تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تو عبد اللہ بن عمر کو جانتا ہے کہ اس نے بھی اپنی عورت کو حیض میں طلاق دیا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور پوچھا تو آپ نے حکم دیا کہ اس سے رجوع کرے اور پھر سرے سے عدت شروع کرے پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دیا تو وہ طلاق بھی شمار کی جاوے گی انہوں نے کہا کہ چپ رہ کیا وہ عاجز ہو گیا ہے یا احمق ہو گیا ہے جو اسکو شمار نہ کرے گا (یعنے ضرور شمار ہو گی) عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَاَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتٰى عُمَرُ رَضِيَ

اللہ تعالیٰ عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ و
سلم لیراجعہا فاذا طہرت فان شاء فلیطلقہا قال قلت لابن عمر افتحتسب بہا فقال
ما یمنعہ أرایت ان عجز واستحمق وہی مضمون ہے عن انس بن سیرین قال سألت
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن امرأتہ التی طلق قال طلقتہا وہی حائض فذکرت
ذلک لعمر فذکرہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعہا فاذا طہرت فلیطلقہا
لطہرہا قال فراجعتہا ثم طلقتہا لطہرہا قلت فاعتددت بتلک التطلیقۃ التی طلقت
وہی حائض قال مالی لا اعتد بہا وان کنت عجزت واستحمقت انس بن سیرین
وہی مضمون مروی ہوا عن انس بن سیرین انہ سمع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال
طلقت امرأتی وہی حائض فاتی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاخبرہ فقال مرہ فلیراجعہا ثم اذا طہرت فلیطلقہا قلت لابن عمر احتسبت
بتلک التطلیقۃ قال فمہ انس بن سیرین سے وہی مضمون مروی ہوا عن شعبۃ بہذا
الاسناد غیر ان فی حدیثہما لیرجعہا وفی حدیثہما قال قلت لہ اتحتسب بہا قال
فمہ وہی مضمون ہے کچھ لفظوں کا فرق ہے عن طاوس عن ابیہ انہ سمع ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما یسأل عن رجل طلق امرأتہ حائضا فقال اتعرف عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما قال نعم قال فانہ طلق امرأتہ حائضا فذہب عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ الخبر فامرہ ان یراجعہا قال لم اسمعہ
یزید علی ذلک لابیہ اسکا ترجمہ بھی اوپر کی روایتوں سے معلوم ہوسکتا ہے عن ابی الزبیر
انہ سمع عبد الرحمن بن ایمن مولی عزۃ یسأل ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابو الزبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہم یسمع کیف تری فی رجل طلق امرأتہ حائضا فقال طلق ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما امرأتہ وہی حائض علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فسأل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طلق امرأتہ وہی حائض فقال لہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لیراجعہا فردہا وقال اذا طہرت فلیطلق او لیمسک قال

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا النبی اذا طلقتم
النساء فطلقوھن فی قبل عدتھن وہی مضمون ہے جس کا ترجمہ اوپر کئی بار ہو چکا عن
ابی الزبیر عن ابن عمر نحو ھذہ القصۃ وہی قصہ اس سند سے مروی ہوا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے
اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن رافع نے اون سے عبدالرزاق نے اون سے ابن جریج نے اون سے
ابوالزبیر نے اون سے عبدالرحمن بن ایمن نے جو مولی ہین عروہ کے کہ وہ ابن عمر سے پوچھتے تھے اور ابوالزبیر
سنتے اور آگے وہی روایت ہے جو اوپر بسند حجاج مذکور ہوئی اور اس مین کچھ مضمون زیادہ ہے ۔
مسلم نے فرمایا کہ خطا کی راوی نے جو کہا کہ مولی ہین عروہ کے اور حقیقت مین وہ مولے ہین عزہ کے

باب طلاق الثلاث تین طلاقون کا بیان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
قال کان الطلاق علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وسنتین من
خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلاق الثلاث واحدۃ فقال عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ان الناس استعجلوا فی امر کانت لھم فیہ اناۃ فلو امضیناہ علیھم
فامضاہ علیھم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مین اور ابوبکر کے زمانہ خلافت مین اور حضرت عمر کے خلافت مین بھی دو برس تک ایسا تھا کہ
جب کوئی ایک بار کی تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی شمار کیا جاتا تھا پھر حضرت عمر نے کہا کہ لوگون
نے جلدی کرنا شروع کی اوس مین جسمین اون کو مہلت ملی تھی سو ہم اسکو اگر جاری کردین تو مناسب
ہے پھر انہون نے جاری کردیا (یعنے حکم دیدیا کہ جو ایک بار کی تین طلاق دے تو تینون واقعہ ہو گئے)
عن ابی الصھباء قال لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتعلم انما کانت
الثلاث تجعل واحدۃ علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وابی بکر وثلاثا من امارۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ابن عباس رضی اللہ
عنہما نعم ابوالصہباء نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ تین طلاق ایک کردی
جاتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور ابوبکر کی خلافت مین اور عمر کی امارت مین بھی تین
سال تک تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہان جانتا ہون عن ابی الصھباء
قال لابن عباس ھات من ھناتک الم یکن الطلاق الثلاث علی عھد رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَاَجَازَهُ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** ابوالصہبا نے ابن عباس سے کہا کہ دو اپنی عطیہ میں سے کیا نہیں تھے تین طلاق پھر وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **فائدہ** جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھے طلاق ہیں تین اوس میں اختلاف ہے علما کا امام شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور جماہیر علما کا قول تو یہ ہے کہ تینوں طلاق اوس پر پڑ گئے اور طاوس اور اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ نہیں پڑتا اوس پر مگر ایک طلاق اور یہ ایک روایت ہے حجاج بن ارطاۃ سے اور محمد بن اسحاق سے اور یہی مذہب قوی اور صحیح ہے ان احادیث کے رو سے اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اور محققان محدثین نے اسی کو اختیار کیا ہے **باب** وُجُوْبِ الْكَفَّارَةِ عَلٰى مَنْ حَرَّمَ امْرَاَتَهُ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ کفارہ کا واجب ہونا اوس پر جس نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور نیت طلاق کی نہ کی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْحَرَامِ يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ عبداللہ بن عباس کہتے تھے کہ جب کوئی اپنی عورت کو کہے تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم ہے کہ اس میں کفارہ دینا ضرور ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ بیشک تمہارے لیے اچھی چال ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَاَتَهُ فَهِيَ يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **وہی مضمون ہے** **عَنْ** عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَاطَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلٰى قَوْلِهِ اِنْ تَتُوْبَا لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ **ترجمہ** عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب عائشہ صدیقہ سے

سُنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بی بی زینب کی پاس ٹھیرا کرتے اور اُن کے پاس شہد پیا کرتے تھے سو بی بی عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ مینے اور حفصہ نے اِکا کیا کہ جس کے پاس آپ تشریف لاوین وہ آپ سے
عرض کرے کہ مین آپکے پاس بدبو مغافیر کی پاتی ہون سو حضرت ایک کے پاس جب آئے تو اُس نے آپسے
یہی کہا اور آپ نے فرمایا کہ مینے زینب کے پاس شہد پیا ہے اور اب کبھی نہ پیون گا پہر یہ آیت اُتری
لم تحرم سے اخیر تک یعنی اے نبی کیون حرام کرتا ہے تو اُس چیز کو جسکو اللہ نے تیرے لیے حلال کیا ہے
اور فرمایا کہ اگر توبہ کرین وہ دونون تو دل اون کے جہک رہے ہین اور مراد اون سے عائشہ اور حفصہ
ہین اور یہ جو فرمایا کہ جبکہ چپکے سے ایک بات کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے تو مراد اس سے وہی بات
ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ مین نے شہد پیا ہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ فَكَانَ
إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلٰى نِسَائِهِ فَيَدْنُوْ مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ
مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لِيْ أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً
مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ
لَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُوْ مِنْكِ فَقُوْلِيْ لَهُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِرَ فَإِنَّهُ سَيَقُوْلُ لَكِ لَا فَقُوْلِيْ لَهُ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوْجَدَ مِنْهُ الرِّيْحُ فَإِنَّهُ سَيَقُوْلُ لَكِ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ
شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُوْلِيْ لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُوْلُ ذٰلِكَ لَهُ وَقُوْلِيْهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ
فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِئَهُ
بِالَّذِيْ قُلْتِ لِيْ وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الرِّيْحُ قَالَ سَقَتْنِيْ
حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ
ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا
أَسْقِيْكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِيْ بِهِ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ
قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِيْ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ

مغافیر

مغافیر

بعض اسواے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو شیرینی اور شہد بہت پسند تہا پہر جب آپ عصر پڑہ چکتے تو اپنی بی بیون کے پاس آتے اور ہر ایک
سے نزدیک ہوتے سو ایک دن حفصہ کے پاس آئے اور وہان اور دنون سے زیادہ ٹہیرے سو مین نے
اسکا سبب دریافت کیا معلوم ہوا کہ ایک بی بی کے پاس اُن کی قوم سے شہد کی ایک کپی ہدیہ مین آئی
تہی سو اُنہون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد پلایا ہے سو مین نے کہا اللہ کی قسم مین اُن
سے ایک حیلہ کرون گی اور مین نے سودہ سے ذکر کیا اور اُن سے کہا کہ جب حضرت تمہارے پاس
آوین اور تم سے نزدیک ہون تو تم کہنا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے مغافیر کہایا ہے سو وہ فرماوین
گی کہ نہین پہر تم اون سے کہنا کہ پہر یہ بدبو کیسی ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی
کہ آپ کو بہت نفرت تہی اس سے کہ آپ سے بدبو آوے پہر حضرت تم سے کہین گے کہ مجھے حفصہ نے شہد
پلایا ہے تب تم اون سے کہنا کہ شاید اوسکی مکھی نے عرفط کے درخت سے شہد لیا ہے (عرفط اوس
درخت کا نام ہے جسکا گوند مغافیر ہے) اور مین بہی اون سے ایسا ہی کہون گی اور اے صفیہ تم
بہی اون سے ایسا کہنا پہر جب آپ سودہ کے پاس آئے تو سودہ فرماتی ہین کہ قسم ہے اُس اللہ کی کوئی معبود
نہین ہے سوا اوسکے مین قریب تہی کہ اون سے باہر نکلکر کہون وہی بات جو تم نے مجھسے کہی
تہی (اے عائشہ) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ پر تہے اور یہ جلدی کرنا میرا کہنے مین تمہارے
ڈر سے تہا پہر جب نزدیک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سودہ نے کہا کہ اے رسول اللہ کے
کیا آپ نے مغافیر کہایا ہے آپ نے فرمایا نہین پہر اونہون نے کہا کہ یہ بدبو کیسی ہے تو آپ نے فرمایا کہ
مجھے حفصہ نے تہوڑا شہد پلایا ہے تب اونہون نے کہا کہ مکھی نے عرفط سے شہد لیا ہے پہر جب
میرے پاس آئے مین نے بہی آپ سے یہی کہا (یہ مقولہ ہے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے
عنہا کا) پہر صفیہ کے پاس گئے اور اُنہون نے بہی ایسا ہی کہا پہر جب دوبارہ حفصہ کے پاس گئے تو
اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اوسمین سے آپ کو شہد پلاؤن تو آپ نے فرمایا مجھے اوسکی
کوئی ضرورت نہین ہے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ سودہ نے کہا کہ سبحان
اللہ ہم نے روک دیا حضرت کو شہد پینے سے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین
کہ مین نے اون سے کہا کہ چپ رہو ابو اسحاق نے جسکا نام ابراہیم ہے اونہون نے کہا روایت

کہا مجہہ سی حسن بن بشر نے اون نے ابو اسامہ نے بعینہٖ یہی مضمون کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجہہ سی سوید بن سعید نے ان سے علی بن مسہر نے اون سی ہشام بن عروہ نے اسی سند سی یہی حدیث مانند اسکی **ف** اس حدیث مین شان نزول اس آیت کا معلوم ہوا یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ اور جب کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجہپر حرام ہے تو مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ اگر اوس نے طلاق کی نیت کی تو طلاق ہے اور اگر ظہار کی نیت کی .... تو ظہار ہے اور اگر صرف تحریم یعنے حرام ہونا اوسکا ارادہ کیا بغیر طلاق و ظہار کے تو کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور یہ یمین نہ ہوگی اور اگر کچہ نیت نہ کی تو صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ کفارہ یمین کا لازم آتا ہے اور دوسرا قول یہہ ہے کہ اس مین کچہ لازم نہین آتا بلکہ یہ قول اُسکا لغو ہوگا اور قاضی عیاض نے اس مسئلے میں چودہ مذہب نقل کیے کہ امام نووی اُن کو بالتفصیل بیان کرتے ہین شرح صحیح مسلم مین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ آیت تحریم کی شان نزول مین بعضون نے کہا ہے کہ ماریہ قبطیہ کی تحریم مین اسکا نزول ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے قصہ شرب عسل مذکور ہے جیسا مروی ہوا اور اللہ تعالے نے جو فرمایا۔ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ ۔ اس سی معلوم ہوا کہ ضرور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قسم صادر ہوئی ہوگی پس طحاوی کا کہنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم یاد نہین کی صرف یہی فرمایا کہ اب کبہی ایسا نہ کرون گا محض نامقبول ہے اور حضرت امام شافعی اور اکثر یارون کے نزدیک آیت کے معنے یہہ ہین کہ فرض کیا اللہ تعالے نے تمپر تحریم مین کفارہ یمین کا اور ایک روایت مین مسلم کے اوپر مروی ہوا کہ شہد زینب رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس پیا گیا اور دوسری مین آیا کہ حفصہ کے پاس اور روایت اول زیادہ صحیح ہے یہی کہا ہے نسائی نے اور اصیلی نے اور یہ جو آیت مین وارد ہوا اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا یعنے جب چہپکی سی کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات مراد اوس سے یہ فرمانا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مین نے شہد پیا ہے اور مین اب کبہی نہین پیون گا اور بی بی صاحبہ کو اپنے حکم دیا کہ کسی کو اسکی خبر نہ کرنا اور شیرینی سے مراد ہر میٹہی چیز ہے اور شہد کا ذکر اوس کے بعد اظہار شرفت کے لیے ہے ورنہ وہ بہی شیرینی مین داخل ہے اور اس حدیث سی استدلال کیا ہے اسپر کہ جو شخص باری رکہتا ہو عورتون مین اوسکو روا ہے کہ اس عورت کے گہر مین داخل ہو جسکی باری نہین ہے مگر جماع روا نہین

باب بیان تخییر لامرأتہ

لا یکون طلاقا الا بالنیۃ تخییر سے طلاق نہین ہوتی مگر جب نیت ہو عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتخییر ازواجہ بدأ بی فقال انی ذاکر لک امرا فلا علیک ان لا تعجلی حتی تستامری ابویک قالت قد علم ان ابوی لم یکونا لیامرانی بفراقہ قالت ثم قال ان اللہ قال یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیاۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما قالت قلت فی ای ہذا استامر ابوی فانی ارید اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ قالت ثم فعل ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ما فعلت ترجمہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حکم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنی بیبیون کو اختیار دیدو کہ وہ دنیا چاہین تو دنیا لین اور آخرت چاہین تو آخرت لین تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مجھی سے اسکو بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا کہ مین تم سے ایک بات کہتا ہون اور تم اوس کے جواب مین جلدی نہ کرنا جب تک مشورہ نہ لے لینا اپنے ماباپ سے اور حضرت ؓ نے جانا تھا کہ میرے ماباپ کبھی جناب رسول خدا کے چھوڑنیکا حکم مجھے نہ دین گے پھر آپنے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا النبی یعنے اے نبی کہدو تم اپنی بیبیون سے کہ اگر وہ دنیا اور اوسکی زینت چاہین تو آؤ مین تم کو برخورداری دون اور اچھی طرح سے تمکو رخصت کر دون اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہو اور اوسکے رسول کی اور آخرت کا گھر چاہو تو بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہاری نیک بختون کے لیے بہت بڑا ثواب طیار کیا ہے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ مین نے عرض کی کہ اس مین کون سی بات ایسی ہے جسکے لیے مین مشورہ لون اپنے ماباپ سے مین تو چاہتی ہون اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور آخرت کے گھر کو پھر سب بیبیون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا ہی کیا جیسا مین نے کیا تھا عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یستاذننا اذا کان فی یوم المراۃ منا بعد ما نزلت ترجی من تشاء منہن وتووی الیک من تشاء فقالت لہا معاذۃ فما کنت تقولین لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذنک قالت کنت اقول ان کان ذلک الی لم اوثر احدا علی

نفسی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اجازت
مانگا کرتے تہے جب کسی عورت کی باری مین آپ آیا کرتے تہے ہم مین سے بعد اسکے کہ یہ آیت اتری
تُرْجِی مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ یعنی الگ رکہو تو اون سے جس کو چاہے اور جگہہ دو اپنے پاس جسکو چاہے تو
معاذہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ آپ کیا جواب دیتی ہوتی تہین جب حضرت آپ
سے اجازت چاہتے تہے اونہون نے کہا کہ مین کہتی تہی کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو اپنی ذات پر کسیکو
مقدم نہ رکہتی **ف** یعنی جب ایک بیوی کی باری تمام ہوتی اور اُس کے پاس سے دوسری کے
پاس جانے لگتے تو اجازت چاہتے اور جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تہین کہ اگر میرا اختیار
ہوتا تو مین آپ کو اپنے سوا کسی کے پاس نجانے دیتی مگر اللہ تعالیٰ نے اوس مین آپ کو اختیار
دیا ہے اور یہ فرمانا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا اس خیال سے نہ تہا کہ دنیا کا عیش و آرام
چاہتی تہین بلکہ فوائد آخرت کی نظر سے تہا کہ قرب اور نزدیکی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کی قرب الٰہی تہے اور سبب نزول رحمت اور دفور برکات اخروی اور مشاہدہ انوار وحی تہا اور اس
سے اور اوپر کی حدیث سے جس مین آپ نے تقدیم کی آخرت کو چاہنے مین بڑی فضیلت اور تقدم
ثابت ہوا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا تمام بی بیون پر جو اُسوقت موجود تہین ۔
کہا امام مسلم نے اور بیان کی مجہسے یہی روایت حسن بن عیسیٰ نے اون سے ابن مبارک نے ان سے
عاصم نے اسی اسناد سے مانند اسکی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے
فرمایا کہ اختیار کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنے جب آپ نے ہمکو اختیار دیا تہا) پہر ہم نے
اُسکو طلاق نہین سمجہا عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ مَا اُبَالِیْ خَيَّرْتُ امْرَأَتِیْ وَاحِدَةً اَوْ مِائَةً
اَوْ اَلْفًا بَعْدَ اَنْ تَخْتَارَنِیْ وَلَقَدْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ قَدْ
خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَكَانَ طَلَاقًا ترجمہ مسروق نے کہا کہ مجہے
کچہ خوف نہین اگر مین اختیار دون اپنی بی بی کو ایک بار یا سو بار یا ہزار بار جب وہ مجہے پسند کرے
اور مین تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچہ چکا ہون کہ اونہون نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق ہو گیا (یعنے نہین ہوا) عَنْ

عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساءہ فلم یکن طلاقا وہی مضمون ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ فلم نعددہ طلاقا وہی مضمون ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ فلم یعددھا علینا شیئا وہی مضمون ہے عن مسروق عن عائشۃ بمثلہ وہی مضمون ہے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال دخل ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یستاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد الناس جلوسا ببابہ لم یؤذن لاحد منھم قال فاذن لابی بکر فدخل ثم اقبل عمر فاستاذن فاذن لہ فوجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا حولہ نساؤہ واجما ساکتا قال فقال لاقولن شیئا اضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ لو رایت بنت خارجۃ سالتنی النفقۃ فقمت الیھا فوجات عنقھا فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ھن حولی کما تری یسالننی النفقۃ فقام ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم الی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یجا عنقھا وقام عمر الی حفصۃ یجا عنقھا کلاھما یقول تسالن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لیس عندہ فقلن واللہ لا نسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ابدا لیس عندہ ثم اعتزلھن شھرا او تسعا وعشرین ثم نزلت علیہ ھذہ الآیۃ یا ایھا النبی قل لازواجک حتی بلغ للمحسنات منکن اجرا عظیما قال فبدا بعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقال یا عائشۃ انی ارید ان اعرض علیک امرا احب ان لا تعجلی فیہ حتی تستشیری ابویک قالت وما ھو یا رسول اللہ فتلا علیھا ھذہ الآیۃ قالت افیک یا رسول اللہ استشیر ابوی بل اختار اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ واسالک ان لا تخبر امراۃ من نسائک بالذی قلت قال لا تسالنی امراۃ منھن الا اخبرتھا ان اللہ تعالیٰ لم یبعثنی معنتا ولا متعنتا ولکن بعثنی معلما میسرا ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ابوبکر آئے

اور اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونیکی اور لوگون کو دیکھا کہ آپکے دروازے پر جمع ہین کسیکو اندر جانے کی اجازت نہین ہوئی اور ابوبکر کو جب اجازت ملی تو اندر گئی پیر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور اجازت چاہی اور انکو بھی اجازت ملی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ آپ بیٹھے ہوئے ہین اور آپ کے گرد آپ کی بی بیان ہین کہ غمگین چپکی بیٹھی ہوئی ہین تو حضرت عمر نے اپنے دل مین کہا کہ مین ایسی کوئی بات کہون کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنساؤن سو اونہون نے عرض کی کہ یارسول اللہ کاش آپ دیکھتے خارجہ کی بیٹی کو (یہ حضرت عمر کی بی بی ہین) کہ اوس نے مجہہ سے خرچ مانگا تو اوس کے پاس کہڑا ہوکے اوسکا گلا گہونٹنے لگا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اور آپنے فرمایا کہ یہ سب بہی میرے گرد ہین جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور مجہہ سے خرچ مانگ رہی ہین سو ابوبکر کھڑے ہوکر حضرت عائشہ کا گلا گہونٹنے لگے اور حضرت عمر حضرت حفصہ کا اور دونو کہتے تہے (یعنے اپنی اپنی بیٹیون کو) کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو جو انکے پاس نہین ہے اور وہ کہنے لگین کہ اسکی قسم ہم کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیز نمانگینگی جو انکے پاس نہو پیر آپ انسے ایکمہینہ یا اونتیس روز جدا رہے پیر آپکے اوپر یہ آیت اوتری یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ قُل لِّاَزْوَاجِکَ سے عَظِیْمًا تک سو آپنے پہلے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے اسکی تعمیل شروع کی اور ان سے فرمایا کہ اے عائشہ مین چاہتا ہون کہ تم سے ایک بات کہون اور چاہتا ہون کہ تم اس مین جلدی نہ کرو جب تک کہ مشورہ نہ لیلو اپنے ماباپ سے اونہون نے عرض کی کہ وہ کیا بات ہے اے رسول اللہ کے پیر آپ نے اونپر یہ آیت پڑہی تو انہون نے عرض کی کہ آپ کے مقدمہ مین مین اون سے مشورہ لون بلکہ مین اختیار کرتی ہون اللہ کو اور اوس کے رسول کو اور دار آخرت کو اور مین آپسے سوال کرتی ہون کہ آپ کسیعورت کو اپنی بیبیون مین سے خبر نہ دین اوس بات کی جو مین نے کہی ہے آپنے فرمایا کہ جو بی بی مجہسے پوچہے گی اون مین سے فوراً اسے خبر دونگا اس لیے کہ اللہ تعالے نے مجہے نہ سختی کرنے والا بلکہ مجہے آسانی سے سکہانے والا کرکے بہیجا ہے **فائدہ** اس حدیث مین جو آپ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا کہ ماباپ سے مشورہ لیکر جواب دینا یہ کمال شفقت کے لحاظ سے تہا کہ آپ کو خیال ہوا کہ شاید یہ ابہی صغیر السن ہین اور دنیا کا تجربہ نہین رکہتین ایسا نہو کہ میری جدائی پر آمادہ نہ ہوجاوین مگر اللہ تعالے نے انکو کم سنی مین وہ عقل و شعور

و دینداری عنایت فرمائی تھی کہ بوڑھون کو نصیب نہین کردار آخرت کے پسند کرنے مین اور اللہ و رسول
کے اختیار کرنے مین اونہون نے کہا ماباپ کی مشورہ کی کیا ضرورت ہی بقول شخصی در کار خیر حاجت
ہیچ استخارہ نیست غرض اسسے بڑی فضیلت جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی اور حضرت ابوبکر و عمر
کی ثابت ہوی کہ شیخین نے اپنی لڑکیون کا خیال نہ کیا بلکہ جناب رسالت مآب کی خوشی اور خاطرداری
مقدم سمجھی اور انکو تنبیہ کر کے آپ کو ہنسایا اور محظوظ کیا اور یہ کمال ایمان کی بات ہی جو لوگ شیخین
پر طاعن ہین اللہ تعالی اُن کا مونہہ کالا کرے اور ان حدیثون سے امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ
اور احمد اور جماہیر علمار نے استدلال کیا ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھے اختیار ہے چاہے
میرے پاس رہ چاہے جدا ہو اور اوس نے شوہر کے تئین اختیار کیا تو یہ طلاق نہین اور نہ اس سے
فرقت ہوتی ہے اور یہی مذہب صحیح ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ غم آلود آدمی کو ہنسانا مستحب ہے
اور اوسکو خوشی پہنچانا منجملہ قربات ہی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ
لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَاءَہٗ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا النَّاسُ یَنْکُتُوْنَ
بِالْحَصٰی وَیَقُوْلُوْنَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَاءَہٗ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ یُّؤْمَرْنَ
بِالْحِجَابِ قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَاَعْلَمَنَّ ذٰلِکَ الْیَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہَا فَقُلْتُ یَا ابْنَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ اَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَاْنِکِ اَنْ تُؤْذِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَالِیْ وَمَالَکَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَیْکَ بِعَیْبَتِکَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَۃَ
بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَہَا یَا حَفْصَۃُ اَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَاْنِکِ اَنْ تُؤْذِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم وَاللّٰہِ لَقَدْ
عَلِمْتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم لَا یُحِبُّکِ وَلَوْلَا اَنَا لَطَلَّقَکِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فَبَکَتْ اَشَدَّ الْبُکَاءِ
فَقُلْتُ لَہَا اَیْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ ہُوَ فِیْ خِزَانَتِہٖ فِی الْمَشْرُبَۃِ فَدَخَلْتُ
فَاِذَا اَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلٰی اُسْکُفَّۃِ الْمَشْرُبَۃِ
مُدَلٍّ رِجْلَیْہِ عَلٰی نَقِیْرٍ مِّنْ خَشَبٍ وَّہُوَ جِذْعٌ یَرْقٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَیَنْحَدِرُ فَنَادَیْتُ یَا رَبَاحُ اسْتَاْذِنْ لِیْ عِنْدَکَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَنَظَرَ رَبَاحٌ اِلَی الْغُرْفَۃِ ثُمَّ نَظَرَ اِلَیَّ فَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا ثُمَّ قُلْتُ یَا رَبَاحُ اسْتَاْذِنْ لِیْ عِنْدَکَ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَبَاحٌ اِلَی الْغُرْفَۃِ ثُمَّ نَظَرَ اِلَیَّ فَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا

ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَّ أَنِّي جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ وَاللهِ لَئِنْ
أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِي فَأَوْمَأَ
إِلَيَّ أَنِ ارْقَهْ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ فَجَلَسْتُ
فَأَدْنَى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِي فِي
خِزَانَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلِهَا
قَرَظًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أَفِيقٌ مُعَلَّقٌ قَالَ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ قَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ
الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ
لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرَى فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللهِ
وَصِفْوَتُهُ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ
الدُّنْيَا قُلْتُ بَلَى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرَى فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَأْنِ النِّسَاءِ فَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللهَ مَعَكَ
وَمَلَائِكَتَهُ وَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ وَقَلَّمَا تَكَلَّمْتُ وَ
أَحْمَدُ اللهَ بِكَلَامٍ إِلَّا رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ اللهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِي أَقُولُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ آيَةُ التَّخْيِيرِ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ وَإِنْ
تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ
ظَهِيرٌ وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهَا تَظَاهَرَانِ عَلَى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللهِ أَطَلَّقْتَهُنَّ قَالَ لَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكُتُونَ
بِالْحَصَى يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَفَأَنْزِلُ فَأُخْبِرَهُمْ
أَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَلَمْ أَزَلْ أُحَدِّثُهُ حَتَّى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهِ
وَحَتَّى كَشَرَ فَضَحِكَ وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللهِ صلعم وَنَزَلْتُ أَتَشَبَّثُ بِالْجِذْعِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ
صلعم كَأَنَّمَا يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا يَمَسُّهُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعَةً

وَعِشْرِيْنَ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَقُمْتُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَادَيْتُ بِاَعْلٰى
صَوْتِيْ لَمْ يُطَلِّقْ نِسَاءَهُ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا جَاءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا
بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ فَكُنْتُ
اَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذٰلِكَ الْاَمْرَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّخْيِيْرِ **عمر بن خطاب** نے کہا کہ جب کنارہ کیا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون سے کہا اونہون نے کہ مین داخل ہوا مسجد مین اور لوگون کو
دیکھا کہ وہ کنکریان اولٹ پلٹ کر رہے ہین (جیسے کوئی بڑی فکر اور تردد مین ہوتا ہے) اور کہہ
رہے ہین کہ طلاق دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کو اور ابھی تک انکو پردہ مین
رہنے کا حکم نہین ہوا تہا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ مین نے اپنے دلمین کہا کہ مین
آجکا حال معلوم کرون سو داخل ہوا مین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس اور
مین نے اون سے کہا کہ اے بیٹی ابوبکر کی تمہارا ایسا حال ہوگیا کہ تم ایذا دینے لگین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو سو اُنہون نے کہا کہ مجھکو تم سے اور تمکو مجھ سے کیا کام اے فرزند خطاب
کے تم اپنی گٹھری کی خبر لو (یعنے اپنی بیٹی حفصہ کو سمجھاؤ مجھے کیا نصیحت کرتے ہو) پہر مین حفصہ کے
پاس گیا اور مین نے اُس سے کہا کہ اے حفصہ تمہارا ایسا تک درجہ پہونچگیا کہ ایذا دینے لگین تم
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اللہ کی قسم تم جانتی ہو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم کو نہین
چاہتے اور مین نہ ہوتا تو تم کو ابتک طلاق دے چکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ خوب پہوٹ
پہوٹ کے رونے لگی اور مین نے اُن سے کہا کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہان ہین اُنہون نے
کہا کہ وہ اپنے خزانہ مین اپنے جہروکے مین ہین اور مین وہان گیا تو مین نے دیکہا کہ رباح رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا چہوکرا جہروکے کے چوکہٹ پر بیٹہا ہوا ہے اور اپنے دونون پیر اوپر ایک لکڑی
موئی لکڑی کے کہ وہ کہجور کا ڈنڈ تہا لٹکائے ہوئے تہا اور اسی لکڑی پر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چڑہتے اترتے تھے (یعنی وہ
بجائے سیڑہی کے جہروکے مین لگی تہی) سو مین نے پکارا کہ اے رباح اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ مین رسول اللہ علیہ وسلم تک پہونچون اور
رباح نے جہروکے کیطرف نظر کی اور پہر مجھے دیکہا اور کچہ نہ کہا پہر مین نے کہا اے رباح اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ مین رسول اللہ علیہ وسلم
تک پہونچون پہر نظر کی رباح نے غرفہ کیطرف اور مجھے دیکہا اور کچہ نہین کہا پہر مینے آواز بلند کی کہا کہ اے رباح اجازت لے
میرے لیے اپنے پاس تک کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچون اور مین گمان کرتا ہون کہ شاید رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا ہے کہ مین حفصہ کے لیے آیا ہون اور اللہ کی قسم ہے کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیوین اوسکی گردن مارنے کا تو البتہ مین اوسکی گردن مارون (اس سے خیال کرنا چاہیے حضرت عمر کے ایمان اور خلوص کو اور اُس محبت کو جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور ضرور ہے یہی محبت ہر مومن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) اور مین نے اپنی آواز بلند کی سو اوس نے اشارہ کیا کہ چڑھ آؤ اور مین داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور مین بیٹھ گیا اور آپنے اپنی تہمت اپنے اوپر کر لی اور اوس کے سوا اور کوئی کپڑا آپ کے پاس نہ تھا اور چٹائی کا نشان آپکے بازو مین ہو گیا تھا اور مینے اپنی نگاہ دوڑائی حضرت کے خزانہ مین تو مُٹھی مین چند مٹھے جو تھے قریب ایک صاع کے اور اوسکی برابر سلم کے پتے ایک کونے مین جھروکے کے پڑے تھے (کہ اس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہین) اور ایک کچا چمڑا جسکی دباغت خوب نہین ہوئی تھی وہ لٹکا ہوا تھا اور میری آنکھین یہ دیکھکر جوش کر آئین (اور مین رونے لگا) تو آپنے فرمایا کس چیز نے تمکو رولایا اے ابن خطاب مین نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالی کے مین کیونکر نہ روؤن اور حال یہ ہے کہ یہ چٹائی آپکے بازوے مبارک مین اثر کر گئی ہے اور یہ آپ کا خزانہ ہے کہ نہین دیکھتا مین اوس مین مگر وہی جو دیکھتا ہون اور یہ قیصر اور کسرے ہین کہ پہلون اور نہرون مین زندگی بسر کر رہے ہین اور آپ اللہ تعالی کے رسول ہین اور اُسکے برگزیدہ اور آپ کا یہ خزانہ ہے (اور وہ اللہ کے دشمن ہین اور اس عیش و دولت مین ہین) سو فرمایا آپنے کہ اے بیٹے خطاب کے کیا تم راضی نہین ہوتے کہ ہمارے لیے آخرت ہو اور اُن کے لیے دنیا مین نے کہا کیون نہین (یعنے مین راضی ہون) اور کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ جب داخل ہوا تھا تو اُسوقت آپکے چہرۂ منور مین غصہ پاتا تھا پھر مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپکو بیبیون مین کیا دشواری ہے اگر آپ اُنکو طلاق دے چکے ہون تو اللہ تعالی آپ کے ساتھ ہے (یعنے مدد اور نصرت سے) اور اُسکے فرشتے اور جبرئیل اور میکائیل اور مین اور ابو بکر اور تمام مومنین آپکے ساتھ ہین اور اکثر جب مین کلام کرتا تھا اور تعریف کرتا تھا اللہ تعالی کی کلام مین تو امید رکھتا تھا مین کہ اللہ تعالے مجھے سچا کر دے گا اور تصدیق کرے گا میری بات کی جو مین کہتا تھا (اس سے کمال قرب اور حسن ظن حضرت عمر کا بارگاہ الٰہی مین ظاہر ہوا اور جیسا اُنکو ظن تھا اپنے پروردگار کے ساتھ ویسا ہی ظہور مین آتا

آتا تھا اور یہ آیت تخییر اتری عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ سے آخیر تک یعنی قریب ہے پروردگار اُسکا یعنی
نبی کا کہ اگر طلاق دیدیوے وہ تم کو تو بدل دیگا اللہ تعالی اُسکو بیبیان تم سے بہتر اور اگر تم دونوا دسپر زور
کروگے تو اللہ تعالی اُسکا رفیق ہے اور جبرئیل اور نیک لوگ مومنون مین کے اور تمام فرشتے
اوسکے بعد اوسکی پشت پناہ ہین اور حضرت عائشہ ابو بکر کی صاحبزادی اور حفصہ اُن دونون نے
زور کیا تھا اوپر تمام بیبیون کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر عرض کی مین نے کہ اے رسول اللہ
کے کیا آپنے اُن کو طلاق دیا ہے آپنے فرمایا نہین مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جب
مین مسجد مین داخل ہوا تو مسلمان کنکریان اولٹ پلٹ کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دیا اپنی بیبیون کو سو مین اترون اور اُنکو خبر دیدون کہ آپ نے
انکو طلاق نہین دیا آپ نے فرمایا کہ ہان اگر تم چاہو سو مین آپ سے باتین کرتا رہا یہان تک
کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک سے بالکل کھل گیا اور یہانتک کہ آپ نے دندان مبارک کھولے
اور ہنسے اور آپ کے دانتون کی ہنسی سب لوگون سے زیادہ خوب صورت تھی پھر جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوترے اور مین بھی اوترا اور مین اس کھجور کے ڈنڈے کو پکڑتا ہوا اوترتا تھا
کہ کہین گر نہ پڑون) اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بے تکلف اوترے جیسے
زمین پر چلتے تھے اور کہین ہاتھہ تک بھی نہ لگایا پھر مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ بالاخانہ
مین اونتیس دن رہے آپنے فرمایا کہ مہینا اونتیس کا بھی ہوتا ہے۔ اور مین مسجد کے دروازے پر
کھڑا ہوا اور پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ طلاق نہین دیا آپ نے بیبیون کو اور یہ آیت اتری
وَاِذَا جَآءَہُمْ یعنے جب آتی ہے اون کے پاس کوئی خبر چین کی یا خوف کی تو اوسکو مشہور کردیتے
ہین اور اگر اوسکو لیجاوین رسول کے پاس اور صاحبان امر کے پاس مسلمانون مین سے تو جان
لین جو لوگ کہ چن لیتے ہین اون مین سے غرض اس امر کی حقیقت کو مین نے چنا اور اللہ تعالی نے
آیت تخییر کی اوتاری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یُحَدِّثُ قَالَ مَکَثْتُ
سَنَۃً وَّاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ اٰیَۃٍ فَمَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ
اَسْاَلَہٗ ھَیْبَۃً لَّہٗ حَتّٰی خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَہٗ فَلَمَّا رَجَعَ فَکُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ عَدَلَ
اِلَی الْاَرَاکِ لِحَاجَۃٍ لَّہٗ فَوَقَفْتُ لَہٗ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَہٗ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

من اللتان تظاهرتا على رسول الله صلى الله عليه وسلم من ازواجه فقال تلك
حفصة وعائشة رضي الله تعالى عنهما قال فقلت له والله ان كنت لاريد ان
اسألك عن هذا منذ سنة فما استطيع هيبة لك قال فلا تفعل ما ظننت ان عندي
من علم فسلني عنه فان كنت اعلمه اخبرتك قال ثم قال عمر والله ان كنا
في الجاهلية ما نعد للنساء امرا حتى انزل الله فيهن ما انزل وقسم لهن ما قسم قال
فبينما انا في امر اتامره اذ قالت لي امرأتي لو صنعت كذا وكذا فقلت لها ما لك
انت ولما ههنا وما تكلفك في امر اريده فقالت لي عجبا لك يا ابن الخطاب
ما تريد ان تراجع انت وان ابنتك لتراجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى
يظل يومه غضبانا قال عمر فآخذ ردائي ثم اخرج مكاني حتى ادخل على
حفصة رضي الله تعالى عنها فقلت لها يا بنية انك لتراجعين رسول الله صلى
الله عليه وسلم حتى يظل يومه غضبانا فقالت حفصة والله انا لنراجعه فقلت
تعلمين اني احذرك عقوبة الله وغضب رسوله يا بنية لا تغرنك هذه التي
قد اعجبها حسنها وحب رسول الله صلى الله عليه وسلم اياها ثم خرجت حتى
ادخل على ام سلمة لقرابتي منها فكلمتها فقالت لي ام سلمة عجبا لك يا ابن
الخطاب قد دخلت في كل شيء حتى تبتغي ان تدخل بين رسول الله صلى
الله عليه وسلم وبين ازواجه قال فاخذتني اخذا كسرتني عن بعض ما
كنت اجد فخرجت من عندها وكان لي صاحب من الانصار اذا غبت اتاني
بالخبر واذا غاب كنت انا آتيه بالخبر ونحن يومئذ نتخوف ملكا من ملوك
غسان ذكر لنا انه يريد ان يسير الينا فقد امتلأت صدورنا منه فاتى
صاحبي الانصاري يدق الباب وقال افتح افتح فقلت جاء الغساني فقال اشد من ذلك
اعتزل رسول الله صلى الله عليه وسلم ازواجه قال فقلت رغم انف حفصة وعائشة ثم آخذ
ثوبي فاخرج حتى جئت فاذا رسول الله صلعم في مشربة له يرتقى اليها بعجلها وغلام لرسول الله
صلعم اسود على رأس الدرجة فقلت هذا عمر فاذن لي قال عمر فقصصت على رسول الله

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الحدیث فما بلغت حدیثہ ثم سمعت تبسم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وانہ لعلی حصیر ما بینہ وبینہ شیء وتحت رأسہ وسادۃ من ادم حشوھا
لیف وان عند رجلیہ قرظا مصبورا وعند رأسہ اھبا معلقۃ فرأیت اثر الحصیر
فی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکیت فقال ما یبکیک فقلت یا رسول اللہ
ان کسری وقیصر فیما ھما فیہ وانت رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اما ترضی ان تکون لھم الدنیا ولک الاخرۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما نے کہا کہ مین ایک سال تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے اس آیت میں
سوال کرون اور نہ کر سکا اون کے ڈر سے یہانتک کہ وہ حج کو نکلے . . . . اور
مین بہی ان کے ساتہہ نکلا پہر جب لوٹے اور کسی رستہ مین تہے کہ ایکبار پیلو کے درختون کیطرف جہکے کسی
حاجت کو اور مین اون کے لیے ٹہیر رہا یہانتک کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوے اور مین اون کے ساتہہ
چلا اور مین نے کہا اے امیر المومنین وہ دونون عورتین کون ہین جنہون نے زور ڈالا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر آپ کی بیبیون مین سے تو اونہون نے فرمایا کہ وہ حفصہ اور عائشہ ہین سو مین نے اُن سے عرض
کی کہ اللہ کی قسم مین آپ سے اُسکو پوچہا چاہتا تہا ایک سال سے اور آپ کی ہیبت سے پوچہہ نہ سکتا تہا تو اونہون
نے فرمایا کہ نہین کیا مت کرو جو بات تم کو خیال آوے کہ مجہکو معلوم ہے اوس کو تم مجہہ سے دریافت کرلو کہ مین
اگر جانتا ہون تو تمکو بتا دون اور پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالے کی قسم ہم پہلی
جاہلیت مین گرفتار تہے اور عورتون کی کچہ حقیقت نہ سمجہتے تہے یہانتک کہ اللہ نے اون کے لیے اوتارا
حقوق مین اوتارا جو اوتارا اور اُن کے لیے باری مقرر کی جو مقرر کی چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ مین
کسی کام مین مشورہ کر رہا تہا کہ میری عورت نے کہا کہ تم ایسا کرتے ویسا کرتے تو خوب ہوتا تو مین نے اُس سے
کہا کہ تجہے میرے کام مین کیا دخل ہے جسکا مین ارادہ کرتا ہون سو اوس نے مجہہ سے کہا کہ تعجب ہے اے ابن
خطاب تم تو چاہتے ہو کہ کوئی تم کو جواب ہی نہ دیوے حالانکہ تمہاری صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے یہانتک کہ وہ دن دن بہر غصہ رہتے ہین حضرت عمر نے کہا کہ پہر مین نے چادر
اپنی لی اور مین گہر سے نکلا اور حفصہ پر داخل ہوا اور اُس سے کہا کہ اے میری چہوٹی بیٹی تو جواب
دیتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہانتک کہ وہ دن بہر غصہ مین رہتے ہین حفصہ نے کہا کہ اللہ کی

قسم ہین تو اون کو جواب دیتی ہون سو مین نے اس سے کہا کہ تو جان لے مین تجھکو ڈراتا ہون اسد تعالے
کے عذاب سے اور اسکے رسول کے غضب سے اے میری بیٹی تو اس بیوی کے دہو کے مت رہو جو اپنے
حسن پر اتراتی ہے اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی محبت پر پہر مین وہان سے نکلا اور داخل ہوا
ام سلمہ پر بسبب اپنی قرابت کے جو مجھے اون کے ساتھہ تہی اور مین نے اون سے بات کی اور مجہسے ام سلمہ
رضی اسد تعالی عنہا نے کہا کہ تعجب ہے تم کو اے ابن خطاب کہ تم ہر چیز مین دخل دیتے ہو یہانتک کہ تم
چاہتے ہو کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اور انکی بیبیون کے معاملہ مین بہی دخل دو اور مجھے اون
کی اس بات سے ایسا غم ہوا کہ اوس غم نے مجھے اوس نصیحت سے باز رکھا جو مین کیا چاہتا تہا اور مین انکے
پاس سے نکلا اور میرا ایک رفیق تہا انصار مین سے کہ جب مین غائب ہوتا تو وہ مجھے خبر دیتا اور جب وہ
غائب ہوتا (یعنے محفل رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے) تو مین اُسکو خبر دیتا اور ہم اون دنون خوف
رکہتے تہے ایک بادشاہ کا غسان کے بادشاہون مین سے اور ہم مین چرچا تہا کہ وہ ہماری طرف آنیکا
ارادہ رکہتا ہے اور ہمارے سینہ اوسکے خیال سے بہرے ہوئے تہے کہ اس مین میرا رفیق آیا اور اوس نے
دروازہ ٹہونکا اور کہا کہ کھول کھول مینے کہا کیا غسان آیا اوس نے کہا کہ نہین اس سے بہی زیادہ ایک
پریشانی کی بات ہے کہ جناب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اپنی بیبیون سے جدا ہو گئے سو مین نے کہا
کہ حفصہ اور عائشہ کی ناک مین خاک بہر دو پہر مین نے اپنے کپڑے لیے اور مین نکلا یہانتک کہ مین
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ ایک حجرہ کے مین تہے کہ اوس کے اوپر ایک کھجور کی
جڑ سے چڑہتے تہے اور ایک غلام رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا سیہ فام اوس سیڑہی کے سرے پر تہا سو مین
نے کہا کہ یہ عمر ہے اور مجھے اذن دو اوس نے کہا عمر ہین پہر مین نے یہہ سب قصہ رسول اسد صلی اسد علیہ
وسلم سے بیان کیا پہر جب مین ام سلمہ رضی اسد تعالے عنہا کی بات پر پہونچا تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم
مسکرائے اور آپ ایک حصیر پر تہے کہ اون کے اور حصیر کے بیچ مین اور کوئی بچہونا نہ تہا اور آپکے سر کے
نیچے ایک تکیہ تہا چمڑے کا اور اُس مین کھجور کا چھلکا بہرا اور آپکے پیرون کیطرف کچہہ تہ سلم کے
ڈہیر تہے (جس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہین) اور آپ کے سرہانے ایک کچا چمڑا لٹکا ہوا تہا اور مین
نے اثر اور نشان حصیر کا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے بازو مین دیکھا اور رونے لگا آپ نے فرمایا
کہ کس نے رولایا تم کو مین نے عرض کی کہ اے رسول اسد کے بیشک کسری اور قیصر کیسی عیش مین ہین

اور آپ اللہ کے رسول ہیں تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ اون کے لیے دنیا ہو اور
تمہارے لیے آخرت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا
كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
قُلْتُ شَأْنُ الْمَرْأَتَيْنِ قَالَ حَفْصَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَزَادَ فِيْهِ وَأَتَيْتُ
الْحُجَرَ فَإِذَا فِيْ كُلِّ بَيْتٍ بُكَاءٌ وَزَادَ أَيْضًا وَكَانَ آلٰى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ
نَزَلَ إِلَيْهِنَّ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہی مضمون مروی ہے اور اسمیں یوں
وارد ہوا ہے اونہوں نے کہا کہ میں حضرت عمر کے ساتھ آیا اور جب ہم مر ظہران میں آئے
(کہ نام ہے ایک مقام کا) اور آگے لمبی حدیث بیان کی مثل حدیث سلیمان بن بلال کی اور اسمیں یوں
ہے کہ میں نے کہا حال اون دو عورتوں کا (یعنے میں آپ سے دریافت کرتا ہوں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ حفصہ اور ام سلمہ اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حجروں کے
پاس آیا اور ہر گھر میں رونا تھا (یعنے ازواج مطہرات کے) اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اون سے ملنے تک ایک ماہ تک قسم کھائی تھی پھر جب انتیس دن ہو چکے تو آپ اوتر کر اون کے طرف
گئے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنْتُ أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ
عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثْتُ سَنَةً
مَا أَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا حَتّٰى صَحِبْتُهُ إِلٰى مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ فَقَالَ
أَدْرِكْنِيْ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ وَرَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ
وَذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ فَمَا قَضَيْتُ كَلَامِيْ حَتّٰى
قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وہی مضمون ہے مگر اس میں یہ زیادہ ہے
کہ جب ظہران پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاجت کو چلے اور مجھ سے کہا کہ چھاگل اوپانی کی
پھر میں چھاگل لے گیا آگے وہی مضمون ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
لَمْ أَزَلْ حَرِيْصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَدَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وعدلت معه بالإداوة فتبرز ثم أتاني فسكبت على يديه فتوضأ فقلت يا
أمير المؤمنين من المرأتان من أزواج النبي صلى الله عليه وسلم اللتان قال الله عز
وجل إن تتوبا إلى الله فقد صغت قلوبكما قال عمر رضي الله تعالى عنه واعجبا
لك ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال الزهري رضي الله تعالى عنه كره
والله ما سأله عنه ولم يكتمه قال هي حفصة وعائشة رضي الله
تعالى عنهما ثم أخذ يسوق الحديث قال كنا معشر قريش قوما نغلب النساء
فلما قدمنا المدينة وجدنا قوما تغلبهم نساؤهم فطفق نساؤنا يتعلمن
من نسائهم قال وكان منزلي في بني أمية بن زيد بالعوالي
فتغضبت يوما على امرأتي فإذا هي تراجعني فأنكرت أن تراجعني
فقالت ما تنكر أن أراجعك فوالله إن أزواج النبي صلى الله عليه
وسلم ليراجعنه وتهجره إحداهن اليوم إلى الليل فانطلقت فدخلت على حفصة
فقلت أتراجعين رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت نعم فقلت أتهجره
إحداكن اليوم إلى الليل قالت نعم قلت قد خاب من فعل ذلك منكن وخسر
أفتأمن إحداكن أن يغضب الله عليها لغضب رسوله صلى الله عليه وسلم فإذا
هي قد هلكت لا تراجعي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تسأليه شيئا وسليني
ما بدا لك ولا يغرنك إن كانت جارتك هي أوسم وأحب إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم منك يريد عائشة رضي الله تعالى عنها قال وكان لي جار من
الأنصار قال فكنا نتناوب النزول إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فينزل
يوما وأنزل يوما فيأتيني بخبر الوحي وغيره وآتيه بمثل ذلك فكنا نتحدث أن
غسان تنعل الخيل لتغزونا فنزل صاحبي ثم أتاني عشاء فضرب بابي ثم ناداني
فخرجت إليه فقال حدث أمر عظيم قلت ماذا أجاءت غسان قال لا بل أعظم
من ذلك وأطول طلق النبي صلى الله عليه وسلم نساءه فقلت قد خابت حفصة
وخسرت وقد كنت أظن هذا كائنا حتى إذا صليت الصبح شددت على ثيابي

ثم نزلت فدخلت على حفصة وهي تبكي فقلت أطلقكن رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقالت لا أدري ها هو ذا معتزل في هذه المشربة فأتيت غلاما له أسود
فقلت استأذن لعمر فدخل ثم خرج إلي فقال قد ذكرتك له فصمت فانطلقت
حتى انتهيت إلى المنبر فجلست فإذا عنده رهط جلوس يبكي بعضهم فجلست قليلا
ثم غلبني ما أجد ثم أتيت الغلام فقلت استأذن لعمر فدخل ثم خرج إلي فقال
قد ذكرتك له فصمت فوليت مدبرا فإذا الغلام يدعوني فقال ادخل
فقد أذن لك فدخلت فسلمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا هو متكئ
على رمل حصير قد أثر في جنبه فقلت أطلقت يا رسول الله نساءك فرفع رأسه
إلي فقال لا فقلت الله أكبر لو رأيتنا يا رسول الله وكنا معشر قريش قوما
نغلب النساء فلما قدمنا المدينة وجدنا قوما تغلبهم نساؤهم فطفق نساؤنا
يتعلمن من نسائهم فتغضبت على امرأتي يوما فإذا هي تراجعني فأنكرت
أن تراجعني فقالت ما تنكر أن أراجعك فوالله إن أزواج النبي صلى الله
عليه وسلم ليراجعنه وتهجره إحداهن اليوم إلى الليل فقلت قد خاب من
فعل ذلك منهن وخسر أفتأمن إحداهن أن يغضب الله عليها لغضب رسول
الله صلى الله عليه وسلم فإذا هي قد هلكت فتبسم رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقلت يا رسول الله قد دخلت على حفصة فقلت لا يغرنك أن كانت جارتك
هي أوسم منك وأحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم منك فتبسم أخرى فقلت
أستأنس يا رسول الله قال نعم فجلست فرفعت رأسي في البيت فوالله ما رأيت
فيها شيئا يرد البصر إلا أهبا ثلاثة فقلت ادع الله يا رسول الله أن يوسع على
أمتك فقد وسع على فارس والروم وهم لا يعبدون عز وجل فاستوى جالسا
ثم قال أفي شك أنت يا ابن الخطاب أولئك قوم عجلت لهم طيباتهم في الحياة
الدنيا فقلت استغفر لي يا رسول الله وكان أقسم أن لا يدخل عليهن شهرا من
شدة موجدته عليهن حتى عاتبه الله قال الزهري فأخبرني عروة عن عائشة

رضي الله تعالى عنها قالت لما مضى تسع وعشرون ليلة دخل على رسول الله صلى
الله عليه وسلم بدأ بي فقلت يا رسول الله إنك أقسمت أن لا تدخل علينا شهرا
وإنك دخلت من تسع وعشرين أعدهن فقال إن الشهر تسع وعشرون ثم قال
يا عائشة إني ذاكر لك أمرا فلا عليك أن لا تعجلي فيه حتى تستأمري أبويك
ثم قرأ علي الآية يا أيها النبي قل لأزواجك حتى بلغ أجرا عظيما قالت عائشة
رضي الله تعالى عنها قد علم والله أن أبوي لم يكونا ليأمراني بفراقه قالت فقلت
أوفي هذا أستأمر أبوي فإني أريد الله ورسوله والدار الآخرة قال معمر فأخبرني
أيوب أن عائشة قالت لا تخبر نساءك أني اخترتك فقال لها النبي صلى الله
عليه وسلم إن الله أرسلني مبلغا ولم يرسلني متعنتا قال قتادة صغت قلوبكما
قال مالت قلوبكما عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ مین مدت سے آرزو
رکھتا تھا کہ حضرت عمر سے اون دو بیبیون کا حال پوچھون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون مین سے
جنکے لیے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر تم توبہ کرو اللہ تعالے کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہین
یہانتک کہ حج کیا اونہون نے اور مین نے بہی اُن کے ساتھ پھر جب ہم ایک راہ مین تھے حضرت
عمر راہ سے کنارے ہوئے اور مین بہی اون کے ساتھ کنارے ہوا پانی کی چھاگل لیکر اور انہون
نے پاخانہ پھرا اور پھر میرے پاس آئے اور مین نے اون کے ہاتھون پر پانی ڈالا اور انہون نے
وضو کیا اور مین نے کہا اے امیر المومنین وہ کون سی دو عورتین ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیون
مین سے جنکے لیے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر توبہ کرو تم اللہ کیطرف تو تمہارے دل جھک رہے
ہین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ بڑے تعجب کی بات ہے اے ابن عباس (یعنی
اب تک تم نے یہ کیون نہ دریافت کیا) زہری نے کہا کہ حضرت عمر کو اون کا نہ پوچھنا اتنی مدت
تک ناپسند ہوا اور یہ ناپسند ہوا کہ اتنے دن کیون اس سوال کو چھپا رکھا پھر فرمایا
کہ وہ حفصہ اور عائشہ ہین پھر لگے حدیث بیان کرنے اور کہا کہ ہم گروہ قریش کے ایک ایسی قوم
تھے کہ عورتون پر غالب رہتے تھے پھر جب مدینہ مین آئے تو ایسے گروہ کو پایا کہ انکی عورتین انپر غالب تہین
سو ہماری عورتین انکی خصلتین سیکھنے لگین اور میرا مکان ان دنون بنی امیہ کے قبیلہ مین

تہا مدینہ کی بلندی پر سو ایک دن میری اپنی بیوی پر کچہہ غصہ کیا سو وہ مجھے جواب دینے لگی اور مین نے اوسکے
جواب دینے کو برا مانا تو وہ بولی کہ تم میرے جواب دینے کو برا مانتے ہو اور اللہ کی قسم ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و
سلم کی بیبیان اونکو جواب دیتی ہین اور ایک ایک ادن ہین کی آپ کو چہوڑ دیتی ہے کہ دن سے
رات ہو جاتی ہے سو مین چلا اور داخل ہوا حفصہ پر اور مین نے کہا کہ تم جواب دیتی ہو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اونہون نے کہا کہ ہان اور مین نے کہا کہ تم مین ایک ایک آپ کو چہوڑ دیتی ہے دن سے
رات تک انہون نے کہا کہ ہان مین نے کہا کہ محروم ہوئی تم مین سے جسنے ایسا کیا اور بڑے نقصان
مین آئی کیا تم مین سے ہر ایک ڈرتی نہین اس سے کہ اللہ تعالے اوسپر غصہ کرے اوسکے رسول کے غصہ دلانے
سے اور ناگہان وہ ہلاک ہو جاوے (اس سے قوت ایمان حضرت عمر کی معلوم ہوتی ہے اور جو عظمت شان
اُن کے سینہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تہی بخوبی واضح ہوتی ہے) پہر کہا کہ ہرگز جواب نہ دے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو اور اون سے کوئی چیز طلب نہ کر اور مجہہ سے فرمائش کیا کر کہ جو تیرا جی چاہے اور تو دہوکا نہ
کہائیو اُس بی بی سے جو تیری ہمسایہ یعنے سوت ہے کہ وہ زیادہ حسین ہے تجہہ سے اور زیادہ پیاری ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہ نسبت تیرے (الغرض تو اس کے بہروسے مست رہیو کہ تیری اوسکی برابری
نہین ہوسکتی اسمین اقرار ہے حضرت عمر کا جناب عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالے عنہا کی فضیلت اور
محبوبیت کا) مراد لیتے تہے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالی عنہا کو اور کہا حضرت عمر نے کہ ہمارا ایک
ہمسایہ تہا انصار مین کہ ہم اور وہ باری باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتے
تہے سو ایک دن وہ آتا تہا اور ایک دن ہین اور وہ مجھے وحی وغیرہ کی خبر دیدیتا تہا اور مین اُسکے اور
ہم مین چرچا ہوتا تہا کہ غسان کا بادشاہ اپنے گہوڑون کی نعلین لگاتا ہے کہ ہم سے لڑے سو ایک دن ہمارا
رفیق نیچے گیا (یعنے حضرت کے پاس) اور پہر عشا کو میرے پاس آیا اور میرا دروازہ ٹہونکا اور آواز دی
اور مین نکلا اور اُس نے کہا بڑا غضب ہوا مین نے کہا کیا ملک غسان آیا اوس نے کہا نہین اس سے
بہی بڑی مہم پیش آئی اور بڑی لنبی کہ طلاق دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون کو مین نے کہا بد
نصیب ہوئی حفصہ اور بڑے نقصان مین آئی اور مین پہلے سے یقین رکہتا کہ ایک دن یہ ہونے
والا ہے یہان تک کہ جب مین نے صبح کی نماز پڑہی اپنے کپڑے پہنے اور مین نیچے اوترا اور حفصہ کے
پاس گیا اور اوسکو دیکہا کہ وہ رو رہی ہے پہر مین نے کہا کہ کیا طلاق دیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے سو اُس نے کہا کہ مین نہین جانتی اور وہ تو وہان کنارہ کیے ہوئے اس جہرو کے مین بیٹھے ہین سو
مین حضرت کے غلام کیطرف آیا جو سیہ فام تہا اور مین نے کہا کہ اجازت لو عمر کے لیے اور وہ اندر گیا اور
پہر نکلا اور کہا کہ مین نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے پہر مین چلا یہانتک کہ منبر مسجد تک
پہونچا اور وہان بیٹھ گیا اور منبر کے پاس کچہ لوگ بیٹھے تھے اور اُن مین چند شخص رو رہے تھے سو
مین تھوڑا بیٹھا پہر پہرے اور یہ وہی خیال غالب ہوا جو مین اپنے دل مین پاتا تہا اور پہر اُس غلام کے
پاس آیا اور کہا کہ اجازت لو عمر کے واسطے اور وہ اندر گیا اور نکلا اور کہا کہ مین نے تمہارا ذکر کیا اور
حضرت چپ ہو رہے پہر مین پیٹھ موڑ کر چلا اور ناگہان غلام مجھے بلانے لگا اور کہا کہ آؤ تمہارے لیے
اجازت ہوئی سو مین داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آپ ایک بوریے کی بناوٹ
پر تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ اوسکی بناوٹ آپکے بازو مین اثر کر گئی تہی پہر مین نے عرض کی کہ کیا آپ
نے طلاق دی اپنی بیبیون کو اے رسول اللہ کے سو آپ نے میری طرف اپنا سر اُٹھایا اور فرمایا کہ نہین
پہر مین نے کہا اللہ اکبر اے رسول اللہ تعالے کے کاش آپ دیکھتے کہ ہم لوگ قریش ہین اور ایسی قوم تہے
کہ غالب رہتے تہے عورتون پر پہر جب مدینہ منورہ مین آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا کہ اونکی عورتین انپر
غالب ہین اور ہماری عورتین بہی اُن کی عادتین سیکھنے لگین اور مین اپنی عورت پر غصہ ہوا ایک دن
سو وہ مجھے جواب دینے لگی اور مین نے اوس کے جواب دینے کو بہت بُرا مانا تو اوس نے کہا کہ تم کیا بُرا مانتے
ہو میرے جواب دینے کو اس لیے کہ اللہ تعالے کی قسم ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیان انکو جواب دیتی
ہین اور ایک ایک اُن مین کی آپ کو چہوڑ دیتی ہے دن سے رات تک سو مین نے کہا کہ محروم ہو
گئی اور نقصان مین پڑ گئی جس نے اون مین سے ایسا کیا تم مین سے ہر ایک بے خوف ہو گئی
ہے اس سے کہ اللہ تعالی اوسپر غصہ کرے بسبب غصہ اوس کے رسول کے اور وہ اسی دم ہلاک ہو جاوے
سو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین داخل ہوا
حضرت حفصہ (رضی اللہ تعالے عنہا) کے پاس اور مین نے کہا کہ تم دہوکا نہ کہانا اپنے سوت کی حالت
دیکھ کر کہ وہ تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ پیاری ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی سو آپ پہر دوبارہ مسکرائے اس گفتگو مین کمال ایمان حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ کا اور
کمال جانبداری اللہ کے رسول کی ثابت ہوئی کہ انہون نے سبطرح مقدم رکہا رضا مندی کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی نقشتی ہے کمال ایمان کا) پہر مین نے عرض کی کہ کچھ جی بہلانے کی
باتین کرون اے رسول اللہ تعالے کے آپ نے فرمایا ہان سو مین بیٹھ گیا اور مین نے اپنا سر اونچا کیا کہ
کیفیت تو اللہ تعالی کی قسم مین نے کوئی چیز وہان ایسی نہ دیکھی جسکو دیکھکر میری نگاہ پہر تی بجز
سہ تین چمڑون کے سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ اللہ تعالے سے دعا کیجیے کہ آپ کی
امت کو فراغت اور کشادگی عنایت کرے (یہ کمال ادب کی بات کہی کہ آپ اگر اپنے واسطے نہین مانگتے
اور امت کی کشادگی طلب فرمائی کہ وہ آپ کی خدمت کرے اور آپ فارغ البال رہین) اسلیے کہ اللہ
تعالی شانہ نے فارس اور روم کو بڑی کشادگی دے رکھی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالی کو نہین پوجتے
ہین (بلکہ آتش پرست اور بت پرست ہین) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھ بیٹھے اور کہا کہ اے
ابن خطاب کیا تم شک مین ہو وہ لوگ تو ایسے ہین کہ انکی طیبات دنیا کی زندگی مین دیدیے گئے سو
مین نے عرض کی کہ مغفرت مانگیے میرے لیے اللہ تعالے سے اے رسول اللہ کے اور کیفیت یہ
تہی کہ آپ نے قسم کہائی تہی کہ بیبیون کے پاس نجاوینگے ایک مہینہ تک اور یہ قسم اونہر نہایت غصہ
کے سبب سے کہائی تہی یہانتک کہ اللہ تعالے نے آپ پر عتاب فرمایا زہری نے کہا خبر دی مجھکو عروہ
نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی زبانی کہ جب اونتیس راتین گذر گئین تو داخل ہوئے
مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پہلے مجہپر آپ نے بیان کرنا شروع کیا (یعنے مضمون تخییر
کا) سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالے کے آپ نے تو قسم کہائی تہی کہ ہم پاس ایک ماہ تک تشریف
نلاوینگے اور آپ ہمارے پاس انتیسوین دن تشریف لے آئے اور مین برابر دن گنتی تہی (یہ عرض
کرنا اون کا اس غرض سے تہا کہ شاید آپ بہول نہ گئے ہون) سو آپ نے فرمایا کہ ماہ کا اطلاق انتیس
پر بہی آتا ہے پہر آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ مین تم سے ایک بات کہتا ہون اور تم اوس کے جواب دینے
مین جلدی نہ کر دینا تاکہ مشورہ لو اپنے ماں باپ سے تو کچھ تمہارا حرج نہین پہر آپ نے یہ آیت
پڑہی یا ایہا النبی یعنے اے نبی کہدو تم اپنی بیبیون سے آخر تک جناب عائشہ صدیقہ فرماتی تہین
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم تہا کہ میرے ماں باپ کبہی آپ سے جدا ہونے کا حکم ندینگے
پہر فرماتی ہین کہ مین نے عرض کی کہ اس مین کیا مشورہ لون مین اپنے ماں باپ سے مین بلاشک چاہتی
ہون اللہ تعالے کو اور اوس کے رسول کو اور آخرت کے گہر کو (یہ کمال ایمان اور تفقہ ہے ام المؤمنین

رضی اللہ تعالی عنہا کا اسم نے کہا کہ مجھ ابو یونے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ
مت خبر دو آپ اپنی اور بیبیون کو اُس سے کہ مین نے آپ کو اختیار کیا ہے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن
سے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے پیغام پہونچانے کو بہیجا ہے نہ مشکل ڈالنے کو قتادہ نے کہا صَغَتْ قُلُوبُکُمَا
کے معنے یہ ہین کہ جہک رہی ہین تمہارے دل **ف** اسحدیث مین بہت فوائد ہین اول یہ کہ معلوم
ہوا اس سے حکم ایلا کا اور ایلا لغت مین مطلق قسم کہانے کو کہتے ہین اور اصطلاح فقہا مین خاص
ہے ترک جماع کی قسم کہانے کے ساتھ اور اسپر تمام علما کا اتفاق ہے کہ صرف ایلا سے یعنے ترک
جماع کی قسم کہانے سے نہ فی الحال طلاق پڑتی ہے نہ کفارہ لازم آتا ہے اور نہ اور کوئی مطالبہ مگر
اوسکی مدت مین اختلاف ہے علمار حجاز اور معظم صحابہ اور تابعین نے کہا ہے کہ مُولی وہ شخص ہے جس
نے چار ماہ سے زیادہ کی قسم کہائی ہے اور اگر چار ماہ کی قسم کہائی تو وہ مولی یعنے ایلا کرنے والا
نہین ہے اور کوفیون نے کہا ہے کہ جو چار ماہ یا زیادہ کی قسم کہائے وہ مولی ہے اور اس مین سب کا
اتفاق ہے کہ عورت پر طلاق نہین واقع ہوتا جب تک چار ماہ نہ گذرین اور اس مین بہی اتفاق
ہے کہ جب اس مدت کے اندر جماع کیا تو ایلا جاتا رہا اور اگر چار ماہ تک جماع نکیا تو کوفیون کے نزدیک
طلاق پڑ گیا اور علما حجاز اور مصر اور فقہاے محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ زوج سے کہا جاوے
کہ یا جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو قاضی طلاق دیدے اور یہی قول ہے اہل ظاہر
کا اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالک کا اور یہی قول ہے امام شافعی اور اُن کے اصحاب کا اور
ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ قاضی طلاق نہ دے بلکہ جبر کرے اوسپر کہ جماع کرے یا طلاق دے اور
اگر وہ نہ مانے تو تفریق کیجاوے اور کوفیون مین اختلاف ہے کہ طلاق جو اوسپر بسبب ایلا کے پڑتا
ہے وہ بائن ہے یا رجعی اور دوسرے فقہا سب متفق ہین کہ جو طلاق شوہر دیتا ہے یا قاضی
دیتا ہے وہ رجعی ہے مگر مالک کا قول ہے کہ اس طلاق مین رجعت جائز نہین عدت کے اندر اور ابن
عیاض نے کہا ہے کہ یہ شرط کسی سے مروی نہین سوا مالک کے اور اگر تین قروء ان چار مہینون
مین گذر گئے تو جابر بن زید نے کہا ہے کہ اگر وہ طلاق دے چکا ہے تو عدت تمام ہو گئی اور جمہور
نے کہا ہے کہ پہر سے عدت شروع کرے یعنے بعد چار ماہ کے دوسرا فائدہ اسحدیث کا یہ ہے کہ جائز
ہوا اس سے پاسبان رکہنا دروازے پر جیسے وہ غلام تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے

پر اور اکثر آپ کے یہان پاسبان نہ تہا تہا تیسرے یہ کہ واجب ہے اجازت لینا گہر والے سے اگرچہ معلوم ہو کہ وہ گہر مین اکیلا ہے چوتھے یہ کہ دوبارہ اجازت طلب کرنا روا ہے اگر ایک بار مین نہ ملے پانچوین یہ کہ مستحب ہے اولاد کو تنبیہ دینا اور ادب سکہانا اگرچہ بعد شادی کے ہو چھٹی زہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قناعت کرنا آپ کا تہوڑی دنیا پر ساتوین کوٹہون پر جب مین ستیرہیون کی ضرورت ہو رہنا روا ہے آٹہوین خزانہ اور گدام مقرر کرنا اثاث البیت کے لیے روا ہے نوین حرص صحابہ کرام کی طلب علم کے لیے کہ اوسیکو واسطے باری مقرر تہی کہ ہر روز ایک صحابی حضرت کی خدمت مین آوین اور علم حاصل کرین دسوین ثابت ہوا کہ خبر ایک شخص کی مقبول ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس انصاری کی خبر قبول کی گیارہوین حاصل کرنا فضل کا علم کو اپنے کم درجہ والے سے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس انصاری سے روز علم حاصل کر لیتے تہے اوسکی باری کے دن کا بارہوین معلوم ہوئی اس سے ادب بزرگون کے اور ہیبت اونکی کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما ایک سال تک حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال نہ کر سکے اور یہیہ شعار ہے سعادت مندون کا تیرہوین ترغیب دینا طلب علم پر جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے فرمایا کہ تم نے کیون نہ دریافت کیا مجہ سے اس مسئلہ کو۔

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ الْبَائِنِ لَا نَفَقَةَ لَهَا مطلقہ بائنہ کے نفقہ نہونے کا بیان

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ اُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِي اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم اَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ اِنْكِحِي اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ اِنْكِحِي اُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ **ترجمہ** فاطمہ قیس کی بیٹی سے روایت ہے کہ ابو عمرو نے اون کو طلاق دیا طلاق بائن اور وہ شہر مین نہ تہے یعنے کہین باہر تہے، اور اُن کی طرف ایک وکیل بہیجدیا اور تہوڑے

جو روانہ کیے اور فاطمہ اوسپر غصہ ہوئین تو وکیل نے کہا کہ اسد کی قسم تمہارے لیے ہمارے ذمہ پر کچھہ
نہین ہے (یعنے نفقہ وغیرہ) پہر وہ رسول اسد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور اسکا ذکر کیا تو
آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے اون کے ذمہ پر کچہ نہین ہے پہر حکم کیا فاطمہ کو کہ تم ام شریک کے
گہر مین عدت پوری کرو پہر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہین کہ وہان ہمارے اصحاب بہت جمع رہتے
ہین تم ابن مکتوم کے گہر عدت پوری کرو اس لیے کہ وہ ایک اندہے آدمی ہین وہان تم اپنے کپڑے
اوتار سکتی ہو (یعنے بے تکلف رہوگے گوشہ پردہ کی تکلیف نہ ہوگی) پہر جب تمہاری عدت
پوری ہوجاوے تو مجہہ کو خبر دینا وہ کہتی ہین کہ جب میری عدت پوری ہوگئی تو مین نے آپ سے
ذکر کیا کہ مجھے معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے نکاح کا پیغام دیا ہے رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی اپنے کندہے سے نہین اوتارتا اور معاویہ مفلس آدمی
ہے کہ اوس کے پاس مال نہین تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو اور مجھے یہ امر ناپسند ہوا آپنے
پہر فرمایا کہ اسامہ سے نکاح کر لو پہر مین نے اون سے نکاح کیا اور اسد تعالی نے اوس مین خیر و خوبی
دی کہ مجہپر اور عورتین رشک کرنے لگین **عن** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا
فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةً دُونٍ فَلَمَّا رَأَتْ
ذَٰلِكَ قَالَتْ وَاللهِ لَأُعْلِمَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَتْ لِي
نَفَقَةٌ أَخَذْتُ الَّذِي يُصْلِحُنِي وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِي نَفَقَةٌ لَمْ آخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ
فَذَكَرْتُ ذَٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنَى
فاطمہ بنت قیس رضی اسد تعالی عنہا نے کہا کہ اون کے شوہر نے طلاق دیا انکو رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم کے زمانہ مین اور انکو کچہ تہوڑا ساخرچ روانہ کیا پہر جب انہون نے دیکہا تو کہا اسد
کی قسم مین خبر دونگی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو پہر اگر میرے لیے نفقہ ہو تو جتنا مجھے کفایت
کرے اوتنا لونگی اور اگر میرے لیے نفقہ نہ ہوگا تو اوس مین سے کچہ نہ لونگی پہر مین نے رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم سے ذکر کیا اور آپ نے فرمایا نہ تمہارے لیے نفقہ ہے نہ مکان **عن**
أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُومِيَّ
طَلَّقَهَا فَأَبَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَانْتَقِلِي فَاذْهَبِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ
فَكُونِي عِنْدَهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ ابوسلمہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ
مین نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا تو انہون نے خبر دی - - - - بکہ اون کے
شوہر مخزومی نے طلاق دی اور انکار کیا نفقہ دینے سے پہر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر ہوئین اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تمکو نفقہ نہین اور تم ابن ام مکتوم کے گہر چلی جاؤ اس
لیے کہ وہ نابینا ہے وہان تم اپنے کپڑے اوتار سکتی ہو سو انہی کے پاس رہو عَنْ فَاطِمَةَ
بِنْتِ قَيْسٍ أُخْتِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ
طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهُ لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَانْطَلَقَ خَالِدُ
بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَقَالُوا إِنَّ
أَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ وَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ
إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ فَانْطَلِقِي إِلَى
ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَإِنَّكِ إِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ فَانْطَلَقَتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَضَتْ
عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ترجمہ فاطمہ
نے خبر دی کہ ابوحفص نے اون کو تین طلاق دیے اور وہ یمن کو چلا گیا اور اُس کے لوگون نے
فاطمہ سے کہا کہ تیرے لیے ہمارے اوپر نفقہ نہین اور خالد چند لوگون کے ساتھ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میمونہ کے گہر مین اور عرض کی کہ ابوحفص نے تین طلاق دیے سو
اُسکی عورت کو نفقہ ہے آپ نے فرمایا اُسکو نفقہ نہین ہے اور اوسپر عدت واجب ہے اور اُسکو کہلا
بہیجا کہ تم اپنے نکاح مین بے میری صلاح کے سبقت نہ کرنا اور حکم دیا اُنکو کہ ام شریک کے گہر آجاؤ
پہر کہلا بہیجا کہ ام شریک کے گہر مہاجرین اولین جمع ہوتے ہین سو تم ابن ام مکتوم نابینا کے گہر جاؤ
کہ اگر تم وہان اپنا دوپٹہ اوتار دوگی تو کوئی تمکو نہ دیکہے گا سو مین اوس کے گہر چلی گئی پہر جب
میری عدت ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو اسامہ بن زید سے بیاہ دیا عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ كَتَبْتُ ذَلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ

رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ فَطَلَّقَنِیَ الْبَتَّةَ فَاَرْسَلْتُ اِلٰی اَهْلِهٖ اَبْتَغِی النَّفَقَةَ وَاقْتَصُّوا الْحَدِیْثَ
بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
لَا تُفَوِّتِیْنَا بِنَفْسِكِ ترجمہ وہی مضمون مروی ہے جو اوپر گذرا عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا کَانَتْ تَحْتَ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ
فَطَلَّقَهَا اٰخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِیْقَاتٍ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
تَسْتَفْتِیْهِ فِیْ خُرُوْجِهَا مِنْ بَیْتِهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ الْاَعْمٰی
فَاَبٰی مَرْوَانُ اَنْ یُّصَدِّقَهٗ فِیْ خُرُوْجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَیْتِهَا وَقَالَ عُرْوَةُ اِنَّ عَائِشَةَ
اَنْکَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰی فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا ف فاطمہ بنت قیس رضی اللہ
تعالے عنہا نے خبر دی کہ وہ ابو عمرو کے پاس تھی اور اس نے تین طلاق دیے پھر فاطمہ نے کہا کہ میں جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے دریافت کیا گھر سے نکلنے کو تو آپ نے حکم دیا
کہ ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ اور مروان نے انکی تصدیق نہ کی مطلقہ کے گھر سے نکلنے میں اور عروہ
نے کہا کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بھی فاطمہ بنت قیس کی اس بات کو قابل
انکار جانا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهَا اَنْکَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰی فَاطِمَةَ وہی روایت ہے عَنْ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ
خَرَجَ مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلَی الْیَمَنِ فَاَرْسَلَ اِلَی امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِتَطْلِیْقَةٍ کَانَتْ بَقِیَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَاَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ
وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا وَاللّٰهِ مَا لَكِ نَفَقَةٌ اِلَّا اَنْ تَکُوْنِیْ حَامِلًا
فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ لَهٗ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ
فَاسْتَاْذَنَتْهُ فِی الْاِنْتِقَالِ فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ اَیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ
وَکَانَ اَعْمٰی تَضَعُ ثِیَابَهَا عِنْدَهٗ وَلَا یَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا اَنْکَحَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا مَرْوَانُ قَبِیْصَةَ بْنَ ذُؤَیْبٍ یَسْاَلُهَا عَنِ
الْحَدِیْثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهٖ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنِ امْرَاَةٍ سَنَاْخُذُ
بِالْعِصْمَةِ الَّتِیْ وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَیْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِیْنَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ فَبَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ

الْقُرْآنُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ الْآيَةَ قَالَتْ هٰذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهٗ
مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ فَكَيْفَ تَقُولُونَ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ
حَامِلًا فَعَلَامَ تَحْبِسُونَهَا ترجمہ ابو عمرو حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور اپنی عورت فاطمہ
کو کہلا بھیجا ایک طلاق جو اوس کی طلاقون میں باقی تھا (یعنے دو پہلے ہو چکی تھی) اور حارث
اور عیاش دونون کو کہلا بھیجا کہ اُسکو نفقہ دینا اون دونون نے کہا کہ تجھے نفقہ نہین پہونچتا کہ
جبتک کہ تو حاملہ نہو پھر وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوی اور اُن سے
حارث وغیرہ کی بات ذکر کی تو آپ نے فرمایا تمکو نفقہ نہین اور اُنہون نے اور گھر مین چلی جانے
کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی اُنہون نے عرض کی کہ کہان جاؤن اے رسول اللہ
تعالے کے آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے گھر کہ وہ نابینا تھے کہ وہان اپنے کپڑے اتار کر بیٹھ
اور وہ اُسکو دیکھے بھی نہین پھر جب عدت پوری ہو گئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کا
نکاح کر دیا اسامہ سے سو مروان نے فاطمہ کے پاس قبیصہ بن ذویب کو بھیجا کہ اُس سے
یہ حدیث پوچھ آوے سو فاطمہ نے یہی حدیث بیان کر دی سو مروان نے کہا نہین سنی ہم نے
یہ حدیث مگر ایک عورت سے اور ہم ایسا امر قوی و معتبر کیون نہ اختیار کرین جسپر سب لوگون
کو پاتے ہین پھر جب فاطمہ کو مروان کی بات پہونچی کہ وہ کہتا ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان
قرآن ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے نہ نکالو اُن کو اُنکے گھرون سے تو فاطمہ نے کہا کہ یہ حکم تو اُس
کے لیے ہے جس سے رجعت ہو سکتی ہے۔ اور تین طلاقون کے بعد پھر کون سی بات نئی
پیدا ہو سکتی ہے پھر تم کیونکر کہتے ہو کہ اُسکو نفقہ نہین ہے جب وہ حاملہ نہو تو پھر اُسے کس
بہروسے روکتے ہو (یعنے نان ونفقہ بھی نہین دیتے تو پھر کیون روکتے ہو) عَنِ
الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ قَالَتْ فَخَاصَمْتُهُ إِلٰى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً
وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ شعبی نے کہا مین فاطمہ کے پاس گیا
اور اُس سے دریافت کیا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس کے مقدمہ مین تو اُس نے

کہا کہ مجھکو تین طلاق دیے میرے شوہر نے اور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا جھگڑا لی گئی مکان اور نفقہ کے لیے تو انہون نے نہ مجھے مکان دلوایا اور نہ نفقہ اور حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے گھر عدت پوری کرون عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ وہی مضمون ہے عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي شعبی نے کہا کہ ہم لوگ فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اور انہون نے ہمکو ابن طاب کی تر کھجوریں (کہ ایک قسم کی کھجور کا نام ہے) کھلائین اور ستو جوار کے پلائے اور مین نے اون سے مطلقہ ثلاث کا حکم پوچھا کہ وہ عدت کہان کرے انہون نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی کہ مین اپنے لوگون مین جاکر عدت پوری کرون عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ ترجمہ یعنی مطلقہ ثلثہ کو نہ خرچ دینا ہے نہ مکان عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهُ فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا میرے شوہر نے تین طلاق دیے اور مین نے وہان سے اوٹھنا چاہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا کہ تم اپنے ابن عم عمرو بن ام مکتوم کے گھر چلے جاؤ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصًى فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هَذَا قَالَ عُمَرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ابو اسحاق اسود کے ساتھ ہے

بڑی مسجد میں اور شعبی بھی سو شعبی نے فاطمہ کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ
اُسے گھر دلوایا نہ خرچ اور اسود نے ایک مٹھی کنکرے لی اور شعبی کی طرف پھینکی اور کہا کہ تم ایسے
روایت کرتے ہو یہ کیا تمہاری خرابی ہے اور حالانکہ حضرت عمر نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں چھوڑتے
کتاب اللہ کی اور نہ سنت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کے قول سے کہ معلوم نہیں شاید
وہ بھول گئی یا یاد رکھا اور مطلقہ ثلاث کو گھر دینا چاہیے اور خرچ بھی کہ اللہ تعالے نے فرمایا
ہے کہ مت نکالو انکو اُنکے گھروں سے مگر جب وہ کوئی کھلی بےحیائی کریں یعنے زنا عَنْ
عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهِ وہی قصہ اس سند سے مروی ہوا عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ اِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلٰثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَلْتِ
فَاٰذِنِيْنِيْ فَاٰذَنْتُهٗ فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَاَبُوْجَهْمٍ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهٗ
وَاَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ وَلٰكِنْ اُسَامَةُ فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا اُسَامَةُ
اُسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَةُ اللّٰهِ وَطَاعَةُ رَسُوْلِهٖ خَيْرٌ
لَكِ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهٗ فَاغْتَبَطْتُ ترجمہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا کہتی تھی
کہ اُس کے شوہر نے تین طلاق دیے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اوسے گھر دلوایا
اور نہ خرچ اور کہا فاطمہ نے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری عدت
پوری ہو جاوے تو مجھے خبر دینا پھر میں نے ان کو خبر دی اور مجھے پیغام دیا معاویہ اور ابوجہم نے
اور اسامہ بن زید نے سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ تو مفلس ہے کہ
اُسکو مال نہیں اور ابوجہم عورتوں کو بہت مارنے والا ہے مگر اسامہ سو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسامہ خوب ہے اسامہ خوب ہے اور جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ اللہ تعالی اور رسول کی فرمانبرداری تجھے بہتر ہے پھر
میں نے اون سے نکاح کیا اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ
قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ اَرْسَلَ اِلَيَّ زَوْجِيْ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ

عیاش بن ابی ربیعۃ بطلاقہا وارسل معہ بخمسۃ آصع تمر وخمسۃ آصع شعیر فقلت
اما لی نفقۃ الا ہذا ولا اعتد فی منزلکم قال لا قالت فشددت علی ثیابی واتیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کم طلقک قلت ثلاثا قال صدق لیس
لک نفقۃ اعتدی فی بیت ابن عمک ابن ام مکتوم فانہ ضریر البصر تلقی ثوبک
عندہ فاذا انقضت عدتک فآذنینی قالت فخطبنی خطاب منہم معاویۃ وابو الجہم
رضی اللہ تعالی عنہما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان معاویۃ ترب خفیف
الحال وابو جہم منہ شدۃ علی النساء او یضرب النساء او نحو ہذا ولکن علیک
باسامۃ بن زید ترجمہ فاطمہ سے وہی مضمون مروی ہوا جو کئی بار اوپر گذرا عن ابی بکر
ابن ابی الجہم قال دخلت انا وابو سلمۃ بن عبد الرحمن علی فاطمۃ بنت قیس رضی
اللہ تعالی عنہا فسألناہا فقالت کنت عند ابی عمرو بن حفص بن المغیرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ فخرج فی غزوۃ نجران وساق الحدیث بنحو حدیث ابن مہدی
وزاد قالت فتزوجتہ فشرفنی اللہ بابی زید وکرمنی اللہ بابی زید ترجمہ
ابوبکر نے کہا کہ میں اور ابوسلمہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئے اور اون سے اوسی طلاق
وغیرہ کو دریافت کیا اونہوں نے کہا کہ میں ابوعمرو کے پاس تھی اور وہ غزوہ نجران کو گئے آگے وہی
مضمون بیان کیا اخیر میں یہ زیادہ کیا کہ اللہ نے مجھے شرافت اور بزرگی بخشی ابی زید سو نکاح کر کے
میں عن ابی بکر قال دخلت انا وابو سلمۃ علی فاطمۃ بنت قیس رضی اللہ تعالی
عنہا زمن ابن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ فحدثتنا ان زوجہا طلقہا طلاقا باتا
بنحو حدیث سفیان ابوبکر سے وہی مضمون مروی ہوا عن البہی عن فاطمۃ بنت
قیس رضی اللہ تعالی عنہا قالت طلقنی زوجی ثلاثا فلم یجعل لی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سکنی ولا نفقۃ ترجمہ فاطمہ نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھ کو تین طلاق دیے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہ مکان دلوایا نہ نفقہ عن ہشام قال حدثنی
ابی قال تزوج یحیی بن سعید بن العاص بنت عبد الرحمن بن الحکم فطلقہا
فاخرجہا من عندہ فعاب ذلک علیہم عروۃ رضی اللہ عنہ فقالوا ان فاطمۃ

قد خرجت قال عروۃ فاتیت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخبرتہا بذلک فقالت
ما لفاطمۃ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا خیر ان تذکر ہذا الحدیث ترجمہ
ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھ سے میرے باپ نے ذکر کیا کہ یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمن کی بیٹی
سے نکاح کیا اور اسکو طلاق دیکر گھر سے نکال دیا اور عروہ نے اس بات پر اونپے الزام دیا تو لوگوں نے
کہا کہ فاطمہ بہی تو بعد طلاق کے شوہر کے نکل گئی تہین سو مین حضرت عائشہ کے پاس گیا اور مین نے
اونکو خبر دی اونہون نے کہا کہ فاطمہ کو اسحدیث کا بیان کرنا اچھا نہین عن فاطمۃ بنت
قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قلت یا رسول اللہ زوجی طلقنی ثلاثا واخاف ان
یقتحم علی قال فامرہا فتحولت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مین عرض کی کہ یا رسول
اللہ تعالیٰ عنہ ... اطلب
اللہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دیے ہین اور ... مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ میرے ساتھ سختی (مدبرائی)
کرین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ اور گھر مین چلی جاوین عن عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت ما لفاطمۃ خیر ان تذکر ہذا یعنی قولہا لا سکنی
ولا نفقۃ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ کو یہ کہنا خوب ہے کہ مطلقہ
ثلاثہ کو نہ مکان ہے نہ نفقہ عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیہ قال قال عروۃ بن
الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا الم تری الی فلانۃ بنت
الحکم طلقہا زوجہا البتۃ فخرجت فقالت بئس ما صنعت فقال الم تسمعی الی
قول فاطمۃ فقالت اما انہ لا خیر لہا فی ذکر ذالک عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنے
باپ سے روایت کی کہ انہون نے کہا کہ ابن زبیر نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا
کہ آپ نے دیکہا کہ فلان عورت کو اوس کے شوہر نے تین طلاق دیے اور وہ نکل گئی یعنے شوہر
کے گھر سے اونہون نے فرمایا کہ اوسنے برا کیا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ فاطمہ کی
بات نہین سنتے کہ وہ کیا کہتی ہے انہون نے فرمایا کہ اسکو اس قول کے بیان کرنے مین کچھ خیر
نہین ہے ف فاطمہ بنت قیس کی جو روایتون مین اختلاف واقع ہوا ہے کہ کسی مین مذکور
ہے کہ اون کے شوہر نے تین طلاق دیے کسی مین طلاق البتہ مذکور ہے کسی مین مطلق طلاق کا ذکر
ہے عدد کا ذکر نہین تطبیق اس مین یون ہے کہ قبل اسکے اون کے شوہر نے دو طلاق دیے تہے

اور یہ تیسرا ہوا جسکے بعد وہ جدا ہوئین غرض جنہون نے طلاق البتہ ذکر کیا اونکی مراد بہی یہی تیسری طلاق ہین اور علمار کرام نے اس مین اختلاف کیا ہے کہ عورت مطلقہ بائنہ جسکو حمل نہ ہو اوسکو نفقہ اور مکان دینا ہے یا نہین سو عمر بن الخطاب اور ابو حنیفہ اور دوسرے فقہا کا قول ہے کہ اوسکو نفقہ اور مکان دونون دینا ضرور ہے عدت تک اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور احمد نے کہا ہے کہ نہ نفقہ ہے نہ مکان اور امام مالک اور امام شافعی نے کہا ہے کہ مکان دینا واجب ہے نہ نفقہ اور ہر ایک کی دلائل نووی مین مفصل مذکور ہین اور آنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم نابینا کے گھر مین رہنے کا حکم دیا اس سے بعض لوگون نے استنباط کیا ہے کہ عورت کو نظر کرنا مرد اجنبی کیطرف جائز ہے بخلاف مرد کے کہ اسکو عورت اجنبی کیطرف نظر روا نہین اور یہ مذہب ضعیف ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ دونون کو اجنبی پر نظر کرنا حرام ہے چنانچہ یہ آیۃ صاف اسپر دال ہے کہ فرمایا اللہ پاک نے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ یعنے کہہ دو تم اے نبی مردان مومنین سے کہ روکی رکہین اپنی آنکہین اور کہہ دو مومن عورتون سے کہ روکین وہ بہی اپنی آنکہین اور اسپر دلالت کرتی ہے حدیث نبہان کی جو مولی تہے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے کہ ام سلمہ اور میمونہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تہین اور عبد اللہ ام مکتوم حاضر ہوے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ چہپو انہون نے عرض کی کہ وہ تو نابینا ہین آپ نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہین ہو اور یہ حدیث حسن ہے کہ ابو داؤد اور ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسکو حسن کہا ہے غرض حدیث فاطمہ مین اسکی اجازت نہین ہے کہ تم عبد اللہ بن مکتوم کیطرف نظر کرنا بلکہ صرف اتنی بات ہے کہ تم کو انکی نگاہ سے بچنے کی ضرورت پیش نہ آوے گی جیسے اور کسی بینا کے گھر مین رہنے سے پیش آتی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ابو جہم اور معاویہ کا حال فرمایا یہ غیبت محرمہ مین داخل نہین اسلیے کہ مشورہ کے وقت مین کسیکا ضروری حال بیان کر دینا روا ہے کہ اسمین دوسرے کی خیر خواہی ہے غرض اسحدیث فاطمہ مین بہت فوائد مین اول جواز طلاق غائب ثانیاً جواز توکیل حقوق مین تقبض ودفع کے ثالثاً نہونا نفقہ کا بائن کے لیے اور بعضون نے کہا نہ نفقہ ہے نہ سکنی رابعاً جواز سماع کلام اجنبیہ مسلہ پوچہنے مین خامساً جواز باہر نکلنے کا مکان عدت سے بنظر ضرورت کے سادساً مستحب ہونا زیارت نساء صالحات کا مردون کو بہی مگر اس طرح

کہ خلوت محرمہ نہ واقع ہو غرض اسی طرح کی اور بہت فوائد ہین جو بخوف تطویل نہین ذکر کیے جس کو منظور ہو نووی مین رجوع کرے **باب** جَوَازِ خُرُوجِ الْمُعْتَدَّةِ الْبَائِنِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا معتدہ بائن کو اور جسکا شوہر مرگیا ہو اوسکو دن مین نکلنا ضرورت کے واسطے روا ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا **ترجمہ** جابر کہتے ہین کہ میری خالہ کو طلاق ہوا اور انہون نے چاہا کہ اپنے باغ کی کہجورین توڑلین سو ایک شخص نے انکو جہڑکا اون کے باہر نکلنے پر اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئین اور آپنے فرمایا کہ نہین تم جاؤ اور اپنے باغ کی کہجورین توڑلو اس لیے کہ شاید تم اُس مین سے صدقہ دو (تو اورون کا بہلا ہو) یا اور کوئی نیکی کرو (کہ تمہارا بہلا ہو) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتدہ بائن کو ضرورت کیوقت نکلنا حالت عدت مین روا ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور دوسرے لوگون کا کہ یہ سب قائل ہین کہ دن کو ضرورت کے لیے نکلنا روا ہے اور اسیطرح سے عدت وفات شوہر مین بہی اون کے نزدیک روا ہے اور عدت وفات مین ابوحنیفہ اون کے موافق ہین نہ طلاق بائنہ مین کہ مطلقہ بائنہ مین اون کا قول ہے کہ وہ نہ رات کو نکلے نہ دن کو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا کہجور سے بہی مستحب ہے اوس کے توڑنے کے وقت اور صدقہ دینے کا اشارہ کرنا بہی صاحب تمر کو مستحب ہے **باب** انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا **عَنْ** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ

لِلْخَطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِيْ
اَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْجِيْنَ النِّكَاحَ اِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا اَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ
اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ
فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَفْتَانِيْ بِاَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ
حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَاَمَرَنِيْ بِالتَّزَوُّجِ اِنْ بَدَا لِيْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا اَرٰى بَاْسًا
اَنْ تَتَزَوَّجَ حِيْنَ وَضَعَتْ وَاِنْ كَانَتْ فِيْ دَمِهَا غَيْرَ اَنَّهَا لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى
تَطْهُرَ **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہا کہ اون کے باپ نے عمر بن عبد اللہ کو لکھا کہ وہ سبیعہ بنت
حارث اسلمیہ کے پاس جاوین اور اُن سے اونکی حدیث کو دریافت کرین کہ اون سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے جب انہون نے آپ سے فتوی طلب کیا سو عمر بن عبد اللہ نے اُن کو
لکھا کہ سبیعہ نے اون کو خبر دی کہ وہ سعد کے نکاح مین تہی اور وہ قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تہی
اور غزوہ بدر مین حاضر ہوئے تہی اور حجۃ الوداع مین اونہون نے وفات پائی اور یہ حاملہ تہی
پہر کچہ دیر نہوئی اونکے وفات کو کہ انکا وضع حمل ہوا بعد وفات شوہر کے پہر جب اپنے نفاس سے
فارغ ہوئین تو اونہون نے سنگار کیا پیغام دینے والون کے لیے اور ابو السنابل اون کے پاس
آگئے اور وہ ایک مرد تہے قبیلہ بنی عبد الدار کے سے اور اون سے کہا کیا سبب ہے کہ مین تم کو
سنگار کیے دیکہتا ہون شاید تم نکاح کا ارادہ رکہتی ہو اور اللہ کی قسم تم نکاح نہین کر سکتین جب
تک تمپر چار مہینے اور دس روز نگذرین سبیعہ نے کہا کہ جب اونہون نے مجہ سے یون کہا تو مین اپنے
کپڑے اوڑہ پہنکر شام کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ نے مجہے فتوی دیا کہ مین
اُسیوقت اپنی عدت پوری کر چکی جب کہ مین نے وضع حمل کیا اور حکم دیا مجہکو نکاح کا جب مین چاہون
ابن شہاب نے کہا کہ مین اسمین بہی کچہ مضایقہ نہین جانتا کہ کوئی عورت نکاح کرے بعد وضع کے
اُسیوقت اگرچہ وہ ابہی خون نفاس مین ہو مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اُس کا شوہر اوس سے صحبت
نکرے جب تک وہ پاک نہو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اجْتَمَعَا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُمَا يَذْكُرَانِ
الْمَرْاَةَ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

عِدَّتُهَا اٰخِرُ الْاَجَلَیْنِ وَقَالَ اَبُوْسَلَمَۃَ قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلَا یَتَنَازَعَانِ ذٰلِکَ قَالَ فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِیْ یَعْنِیْ اَبَا سَلَمَۃَ فَبَعَثُوْا کُرَیْبًا مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ یَسْئَلُهَا عَنْ ذٰلِکَ فَجَاءَهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ سُبَیْعَۃَ الْاَسْلَمِیَّۃَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاۃِ زَوْجِهَا بِلَیَالٍ وَاِنَّهَا ذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہو کہ ابوسلمہ اور ابن عباس دونو ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس جمع ہوے اور اُس عورت کا ذکر کرنے لگے جو اپنے شوہر کے مرنے کے بعد کئی رات کے پیچھے نفاس مین ہو جاوے یعنے وضع حمل کرے تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا کہ دونو عدتون مین جو اخیر مین پوری ہو وہ پوری کرے اور ابوسلمہ نے کہا کہ وہ اُسیوقت عدت پوری کر چکی اور اندونون مین آپسمین تنازع ہونے لگا سو ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ مین اپنی بھتیجے کے ساتھ ہون یعنے ابوسلمہ کے غرض کریب جو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کے مولے تھے اُنکو ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس روانہ کیا تا کہ اون سے جاکر پوچھین سو وہ اون کے پاس آئے اور لوٹ کر خبر دی کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا ہے کہ سبیعہ اسلمیہ کو نفاس ہوا اون کے شوہر کی وفات کی کئی رات بعد اور پھر اُنہون نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اور آپ نے اُنکو نکاح کا حکم دیا **حَدَّثَنِیْ** یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ اللَّیْثَ قَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ فَاَرْسَلُوْا اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ وَلَمْ یُسَمِّ کُرَیْبًا **ترجمہ** یحیے بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے مگر لیث کی روایت مین یہ ہے کہ ام سلمہ کے پاس کسیکو روانہ کیا کریب کا نام نہین ہے **ف** جماہیر علماے سلف وخلف نے اس حدیث پر اجماع کیا ہے اور کہا ہے کہ عدت حاملہ کی یہی ہے کہ وضع حمل کرے اگرچہ شوہر کی وفات کے ایک لحظہ کے بعد کیون نہ ہو اور شوہر کے غسل میت کے قبل کیون نہ ہو اور اُسیوقت اُسکو نکاح روا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور علماے امت کا اور جو سوا اس کے ہے وہ مذہب شاذ ہے اور قابل التفات نہین اور یہ آیت اس کی دلیل ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَاُوْلَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یعنے پیٹ والیون کی عدت یہ ہے کہ اپنا پیٹ جنین اور یہ آیۃ

عام ہے شامل ہے اوس عورت کو جسکو طلاق دی جاوے اور جسکا خاوند مرجاوے اور مخصص ہے اُس آیت کو جسمین عدت وفات کی چار مہینے دس دن مذکور ہین (نووی ملخصاً) **باب** وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ وتحریمہ فی غیر ذلک الا ثلثۃ ایام سوگ واجب اُس عورت پر جس کا خاوند مرجاوے اور کسی حالت مین تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے **عن** زینب بنت ابی سلمۃ انہا اخبرتہ ھذہ الاحادیث الثلاثۃ قال قالت زینب رضی اللہ تعالی عنہا دخلت علی ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابوھا ابوسفیان فدعت ام حبیبۃ بطیب فیہ صفرۃ خلوق اوغیرہ فدھنت منہ جاریۃ ثم مست بعارضیہا ثم قالت واللہ مالی بالطیب حاجۃ غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی المنبر لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر تحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا قالت زینب ثم دخلت علی زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا حین توفی اخوھا فدعت بطیب فمست منہ ثم قالت واللہ ما لی بالطیب من حاجۃ غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی المنبر لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر تحد علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا قالت زینب رضی اللہ تعالی عنہا سمعت امی ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا تقول جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنتی توفی عنہا زوجہا وقد اشتکت عینہا افنکحلہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول لا ثم قال انما ھی اربعۃ اشھر وعشر وقد کانت احدٰکن فی الجاھلیۃ ترمی بالبعرۃ علی راس الحول قال حمید فقلت لزینب وما ترمی بالبعرۃ علی راس الحول فقالت زینب کانت المرأۃ اذا توفی عنہا زوجہا دخلت حفشا ولبست شر ثیابہا ولم تمس طیبا ولا شیئا حتی یمر بہا سنۃ ثم تؤتی بدابۃ حمار او شاۃ او طیر فتفتض بہ فقل ما تفتض بشیء الا مات ثم تخرج فتعطی بعرۃ

نَتَزَيَّنَ بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طَلَبِ الْغَيْرَةِ ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ سے
روایت ہے مین ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس گئی جب اون کے باپ ابوسفیان
گذر گئے تو ام حبیبہ نے خوشبو منگوائی جو زرد تہی خلوق (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے) تہی یا کوئی
اور خوشبو تہی اور ایک لڑکی کو (اپنے ہاتہوں سے) لگائی پہر ہاتہہ اپنے گالون پر پہیر لیے اور
کہا قسم اللہ تعالے کی مجہے خوشبو کی حاجت نہین مگر مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تہے منبر پر حلال نہین ہے اُس شخص کو جو یقین رکہتا ہو اللہ تعالے پر اور پچہلے دن پر
کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند کے لیے سوگ کرے چار مہینے
دس دن تک **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس عورت کا خاوند مرجاوے
اُسکو سوگ کرنا واجب ہے اور اسپر علماء کا اتفاق ہے مگر اسکی تفصیل مین اختلاف ہے تو واجب
ہے یہ سوگ ہر اس عورت پر جسکا خاوند مرجاوے اگرچہ اوسکے خاوند نے اُس سے جماع نہ کیا ہو یا وہ کمسن
ہو یا لونڈی ہو یا کافر ہو یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور علماء کا اور ابوحنیفہ اور ابوثور اور بعض
مالکیہ کے نزدیک اگر عورت اہل کتاب مین سے ہو تو اُسپر یہ عدت واجب نہین ہے بلکہ عدت خاص
ہے مسلمان عورت سے اسیطرح لونڈی اور نابالغ عورت پر بہی عدت وفات نہین ہے اور ام ولد پر
تو بالاجماع عدت نہین ہے اسیطرح اس لونڈی پر جسکا مالک مرجاوے انتہی مختصرا **ف** زینب
نے کہا پہر مین زینب بنت جحش کے پاس جب اون کے بہائی مرے انہون نے بہی خوشبو منگائی
اور لگائی پہر کہا قسم خدا کی مجہکو خوشبو کی حاجت نہ تہی مگر مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے آپ فرماتے تہے منبر پر کسی کو درست نہین جو یقین رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر
کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوا اس عورت کے جسکا خاوند مرجاوے وہ چار مہینے
دس دن تک سوگ کرے زینب نے کہا مین نے اپنی ماں ام المومنین ام سلمہ سے سنا وہ کہتی تہین
ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند
مرگیا ہے اوسکے آنکہین دکہتی ہین کیا سرمہ لگاوُن آپ نے فرمایا نہین پہر اوس عورت نے
پوچہا دو یا تین بار آپ نے فرمایا نہین ہر بار **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے سوگ
والی عورت کے لیے سرمے کا حرام ہونا نکلتا ہے اگرچہ ضرورت ہو اور موطا مین ایک حدیث

ہے جسمین یہ مذکور ہے رات کو لگالے اور دن کو پونچھ ڈالے اور ان دونون حدیثون مین یون جمع کیا ہے کہ اگر ضرورت نہ ہو تو بالکل نادرست ہے اور جو ضرورت ہو تو بہی دن کو لگانا درست نہین اور رات کو درست ہے مگر بہتر یہی ہے کہ نہ لگاوے ف پہر آپ نے فرمایا اب تو عدت کے چار مہینے دس ہی دن ہین جاہلیت مین تو عورت ایک برس پورے مینگنی پہنکتی حمید جو راوی ہے اس حدیث کا اوس نے کہا مین نے زینب سے پوچہا اسکا کیا مطلب ہے زینب نے کہا جاہلیت کے زمانے مین جب عورت کا خاوند مرجاتا تو وہ ایک کہونسلی مین گہس جاتی برے سے برا کپڑا پہنتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچہ یہانتک کہ ایک سال گذر جاتا پہر ایک جانور اوس کے پاس لاتے گدہا یا بکری یا چڑیا جس سے وہ اپنی عدت توڑتی اوس جانور کو اپنی کہال پر رگڑتی یا اپنا ہاتہ اسپر پہیرتی) ایسا بہت کم ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا (اکثر مرجاتا کچہ شیطان کا اثر ہوگا یا اوسکے بدن پر میلی کچیلی ایک کہونسلی مین رہنے سے زہردار مادہ چڑہ جاتا ہوگا جو جانور پر اثر کرتا ہوگا) پہر وہ باہر نکلتی ایک مینگنی اوسکو دیتے اوسکو پہینک کر پہر جو چاہتی خوشبو وغیرہ لگاتی عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ تُوُفِّيَ حَمِيمٌ لِأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَصْنَعُ هٰذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَحَدَّثَتْهُ زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ زینب بنت ام سلمہ رضے اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کا کوئی رشتہ دار مرگیا اونہون زرد خوشبو منگائی اور ہاتہون پر لگائی پہر فرمایا مین یہ کام اسلیے کرتی ہون کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص یقین رکہتا ہو اللہ تعالی پر اور پچہلے دن پر اوسکو درست نہین سوگ کرنا کسی شخص پر تین دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے زینب نے ایسے ہی حدیث اپنی مان (ام سلمہ رضے اللہ تعالے عنہا) سے نقل کی اور ام المومنین زینب سے یا اور کسی بی بی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ

قال سمعت زينب بنت أم سلمة رضي الله تعالى عنهما تحدث عن أمها أن امرأة
توفي زوجها فخافوا على عينيها فأتوا النبي صلى الله عليه وسلم فاستأذنوه في
الكحل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كانت إحداكن تكون في شر بيتها في
أحلاسها أو في شر أحلاسها في بيتها حولا فإذا مر كلب رمت ببعرة فخرجت أفلا أربعة أشهر
وعشرا **ترجمہ** حمید بن نافع سے روایت ہے میں نے سنا زینب سے جو ام سلمہ رضے اللہ تعالے
عنہا کی بیٹی تھیں انہوں نے سنا اپنی ماں سے کہ ایک عورت کا خاوند مر گیا اور اوسکی آنکھوں
کا لوگوں کو ڈر ہوا وہ آئے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اجازت چاہی سرمہ
لگانے کی آپ نے فرمایا تم میں کی ایک اپنے برے گھر میں کپڑا یا برا کپڑا پہن کر سال بھر بیٹھتی پھر
جب کتا نکلتا تو مینگنی پھینک کر باہر نکلتی کیا چار مہینے دس دن تک صبر نہیں کر سکتی **عن**
حميد بن نافع بالحديثين جميعا حديث أم سلمة في الكحل وحديث أم سلمة
وأخرى من أزواج النبي صلى الله عليه وسلم غير أنه لم تسمها زينب نحو حديث
محمد بن جعفر **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** أم سلمة وأم حبيبة رضي
الله تعالى عنهما تذكران أن امرأة أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت
أن ابنة لها توفي عنها زوجها فاشتكت عينها فهي تريد أن تكحلها فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم قد كانت إحداكن ترمي بالبعرة عند رأس الحول
وإنما هي أربعة أشهر وعشرا **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ اور ام المومنین ام حبیبہ
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
پاس اور اس نے کہا میری بیٹی کا خاوند مر گیا اوس کی آنکھ دکھتی ہے میں چاہتی ہوں سرمہ
لگاؤں اوسکو آپ نے فرمایا تم میں کی ایک سال پورا ہونے پر مینگنی پھینکتی اور یہ تو چار
مہینے دس ہیں **عن** زينب بنت أبي سلمة قالت لما أتى أم حبيبة نعي أبي
سفيان دعت في اليوم الثالث بصفرة فمسحت بذراعيها وعارضيها و
قالت كنت عن هذا غنية سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل
لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد فوق ثلاث إلا على زوج فإنها تحد

عَلَيۡہِ اَرۡبَعَۃَ اَشۡہُرٍ وَعَشۡرًا ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے
جب ام حبیبہ کو اون کے باپ ابوسفیان کے مرنے کی خبر پہنچی انہون نے تیسرے دن زرد خوشبو
منگائی اور دونون بانہون اور گالون کو لگائی اور کہا مجھے اسکی احتیاج نہ تھی پر مین نے
سنا ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے نہین درست ہے اوسکو جو ایمان
لاوے اللہ تعالی اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند
پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے عَنۡ حَفۡصَۃَ اَوۡ عَنۡ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا
اَوۡ عَنۡ کِلۡتَیۡہِمَا اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامۡرَاَۃٍ تُؤۡمِنُ
بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ اَوۡ تُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ اَنۡ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوۡقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ اِلَّا
عَلٰی زَوۡجِہَا ترجمہ ام المومنین حفصہ یا ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے
یا دونون سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال ہے اوسکو جو ایمان
لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر یا ایمان لاوے اللہ اور اسکے رسول پر سوگ کرنا کسی مردے پر تین
دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند پر کرسکتی ہے عَنۡ نَافِعٍ بِاِسۡنَادِ حَدِیۡثِ اللَّیۡثِ
مِثۡلَ رِوَایَتِہٖ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنۡ حَفۡصَۃَ بِنۡتِ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا زَوۡجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِمِثۡلِ حَدِیۡثِ اللَّیۡثِ وَابۡنِ دِیۡنَارٍ وَزَادَ فَاِنَّہَا تُحِدُّ عَلَیۡہِ اَرۡبَعَۃَ اَشۡہُرٍ
وَعَشۡرًا ترجمہ ام المومنین حفصہ سے وہی روایت ہے جو اوپر گذری اس مین اتنا زیادہ ہے
کہ عورت اپنے خاوند پر سوگ کرے چار مہینے دس دن تک عَنۡ صَفِیَّۃَ بِنۡتِ اَبِیۡ عُبَیۡدٍ
عَنۡ بَعۡضِ اَزۡوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِمَعۡنٰی
حَدِیۡثِہِمۡ ترجمہ صفیہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری عَنۡ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنۡہَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامۡرَاَۃٍ تُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ
الۡاٰخِرِ اَنۡ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوۡقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوۡجِہَا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت یقین رکھتی ہے
اللہ تعالے اور قیامت کا اوسکو حلال نہین ہے کسی مرے کا سوگ کرنا تین دن سے زیادہ سوا

اپنے خاوند کے **عن** ام عطیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا تحد امرأۃ علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعۃ اشہر و عشرا و لا تلبس
ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب و لا تکتحل و لا تمس طیبا الا اذا طہرت نبذۃ من قسط
او اظفار **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی عورت کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ
کرے اور اتنے دنوں تک رنگین کپڑا نہ پہنے مگر عصب کا کپڑا **ف** عصب کہتے ہیں یمن کی
چادر کو جو کاڑیوں دار (سنیکتا) کے طور پر ہوتی ہے سرخ اور سفید یا سفید اور سبز یا سفید اور سیاہ
اور بعضوں نے کہا کہ عصب ایک درخت ہے خار دار اور اوس کے پتوں سے رنگ نکلتا ہے ابن منذر
نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ سوگ والی عورت کو کسم کی رنگے ہوئے کپڑے پہننا درست نہیں
نہ اور کسی رنگ کی مگر کالے رنگ کی درست ہیں یہی قول ہے عروہ بن الزبیر اور مالک اور شافعی کا
اور زہری نے انکو بھی مکروہ رکھا ہے اور عروہ نے عصب کو بھی مکروہ رکھا ہے اور زہری نے اسکو
جائز کہا ہے اور امام مالک نے عصب کے موٹے کپڑے کو جائز رکھا ہے اور ہمارے اصحاب کی نزدیک اسکی
حرمت زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اُس شخص کی جس نے جائز رکھا ہے ابن منذر نے کہا تمام
علماء نے سفید کپڑوں کو جائز رکھا ہے اور بعض متاخرین مالکیہ نے عمدہ سفید کپڑوں سے جن سے
آرائش ہو منع کیا ہے اسیطرح عمدہ سیاہ کپڑوں سے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ وہ رنگ درست
ہے جس سے زینت کا قصد نہ ہو اور ریشمی کپڑا پہننا درست ہے اور زیور چاندی یا سونے کا پہننا درست
نہیں ہے اسیطرح موتیوں کا پہننا بھی ناجائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ موتیوں کا پہننا درست ہے
(نووی) **ف** اور سرمہ نہ لگاوے اور خوشبو نہ لگاوے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑی
قسط یا اظفار (خوشبوؤں کا نام ہے) کا استعمال کرے بو لقصد پاکی کے نہ زینت کے۔ **عن**
ام عطیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنا ننہی ان نحد علی میت فوق ثلاث الا
علی زوج اربعۃ اشہر و عشرا و لا نکتحل و لا نتطیب و لا نلبس ثوبا مصبوغا و قد
رخص للمرأۃ فی طہرہا اذا اغتسلت احدانا من محیضہا فی نبذۃ من قسط او اظفار
ترجمہ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا منع کیے جاتے تھے ہم کسی

مردے پر سوگ کرنے سے تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک اور نہ سرمہ لگاتے تھے نہ خوشبو اور نہ کوئی رنگین کپڑا پہنتے تھے اور عورت کو اجازت تھی کہ جب حیض سے پاک ہو اور غسل کرے تو تھوڑی سی قسط یا اظفار کا استعمال کرے (بدبو دور کرنے کو) وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ ۵

كِتَابُ اللِّعَانِ

کتاب لعان کے بیان مین

فائدہ لعان کہتے ہین اون گواہیون کو جو خاوند اور جورو سے لی جاتی ہین جب خاوند اپنی جورو کو زنا کی تہمت لگادے اور گواہ نہ رکہتا ہو چونکہ اون مین لعنت کا لفظ ہوتا ہے اسلیے انکو لعان کہتے ہین اور لعان کا حکم یہ ہے کہ خاوند اور جورو مین ہمیشہ کے لیے جدائی ہو جاتی ہے اور پہر اون کا ملاپ نہین ہوسکتا نکاح سے **متن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ اَرَاَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْاَلَةَ الَّتِيْ سَاَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَهُ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَاْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے عویمر عجلانی عاصم بن عدی انصاری پاس آیا اور اون سے کہا اے عاصم بہلا اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتہہ کسی مرد کو دیکہے کیا اُسکو مار ڈالے پہر تم اُسکو مار ڈالوگے یا کیا کرے تو یہ مسئلہ پوچہو میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے اس قسم کے سوالون کو ناپسند کیا اور اُن کی برائی بیان کی **ف** نووی نے کہا مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سوال ہین جو بے ضرورت ہون خاص کر جنہین مسلمانون کی رسوائی ہو اور اگر دین کے ضروری سوال ہون تو وہ برے نہین ہین اور ایسے سوال تو ہمیشہ صحابہ کیا کرتے اور آپ اون کا جواب دیتے اون کو ناپسند نہ کرتے اور عاصم کے سوال کو برا جاننے کی یہ وجہ تہی کہ ابہی تک وہ قصہ واقع نہین ہُوا تہا نہ اوسکی پوچہنے کی کوئی ضرورت تہی اور اس سے مسلمانون کی رسوائی بہی ہوتی تہی کافرون کو خوشی کا موقع حاصل ہوتا تہا (نووی) **ف** عاصم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ اُنکو شاق گذرا جب وہ اپنے لوگون مین لوٹ کر آئے تو عویمر اون کے پاس آئے اور پوچہا اے عاصم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا عاصم نے عویمر سے کہا تو میرے پاس اچہی چیز نہین لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا مسئلہ پوچہنا ناگوار ہوا عویمر نے کہا قسم خدا کی مین تو باز نہ آؤن گا جب تک یہ مسئلہ آپ سے نہ پوچہون گا پہر عویمر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تمام لوگون مین اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس غیر مرد کو دیکہے اوسکو مار ڈالے پہر آپ اوسکو مار ڈالین گے (اوس کے قصاص مین) **فائدہ** نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بی بی کے پاس دیکہے اور زنا کا یقین ہو جاوے پہر وہ اوسکو مار ڈالے اور حاکم کے پاس یہ بیان کرے تو اوس پر قصاص ہے یا نہین اکثرون کے نزدیک اوسکا بیان قبول نہ کیا جاوے گا اور قصاص لازم ہوگا مگر جب زنا کے گواہ قائم ہو جاوین یا مقتول کے وارث اُسکا اقرار کرین تو قصاص ساقط ہو جاوے گا بشرطیکہ مقتول محصن ہو جسکی سزا رجم ہے **ف** وہ کیا کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے اور تیری جورو کے باب مین اللہ کا حکم اوترا (یعنے آیۃ لعان کی) تو جا اور اپنی جورو کو لیکر آ سہل نے کہا پہر دونون میان بی بی نے لعان کیا اور مین لوگون کے ساتہہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تہا جب وہ فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا یا رسول اللہ اگر مین اسعورت
کو اب رکہون تو مین جہوٹا ہون پہر عویمر نے اُسکو تین طلاق دیے اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اوسکو حکم کرتے ابن شہاب نے کہا پہر لعان کرنے والون کا یہی طریقہ ٹہیر گیا **ف**
یعنے بعد لعان کے وہ جدا ہو جاتے ہین اب علما کا اختلاف ہے کہ یہ جدائی کیونکر ہوتی ہے مالک اور
شافعی کے نزدیک خود لعان سے جدائی واقع ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کے لیے اوس عورت اور مرد مین
نکاح حرام ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک بغیر قاضی کے حکم کے جدائی نہین ہوتی اور جب خاوند
اپنے تئین جہٹلا دے تو پہر وہ عورت حلال ہو جاتی ہے اور مالک اور شافعی کے نزدیک کبہی حلال
نہین ہوتی انتہے مختصرا **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ مِنْ بَنِي عَجْلَانَ اَتٰى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ
حَدِيْثِ مَالِكٍ وَاَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهُ وَكَانَ فِرَاقُهُ اِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ
وَزَادَ فِيْهِ قَالَ سَهْلٌ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى اِلٰى اُمِّهِ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ
اَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہو عویمر انصاری
جو بنی عجلان مین سے تہا عاصم بن عدی کے پاس آیا پہر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اوسی طرح جیسے
اوپر گذری اور حدیث مین ابن شہاب کا قول بہی شریک کر دیا کہ پہر جدائی مرد کی عورت سے سنت
ہو گئی لعان کرنے والون مین اور اتنا زیادہ کیا کہ سہل نے کہا وہ عورت حاملہ تہی اور اوسکی بیٹے کو مان
کیطرف نسبت کرکے پکارتے پہر یہ طریقہ جاری ہوا کہ ایسا لڑکا اپنی مان کا وارث ہوگا اور وہ اوسکی
وارث ہوگی اپنے حصہ کے موافق **ف** یعنی ملاعنہ عورت کا لڑکا اپنی مان کا ترکہ پاوے گا
اور وہ اُسکا ترکہ پاوے گی اگرچہ زنا کی اولاد ترکہ نہین پاتی پر مان کے زعم مین تو وہ زنا کا نہین ہے
اس لیے میراث جاری ہوگی اور نسب بہی مان سے قائم رہے گی **عن** ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي
ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيْهِمَا عَنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَخِي
بَنِي سَاعِدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهِ وَزَادَ فِيْهِ
فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَاْمُرَهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتفارقا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلعم ذاکم التفریق بین کل متلاعنین ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے کہا خبر دی مجھے ابن شہاب نے بیان کیا متلاعنین کا حال اور اون کا طریقہ سہل بن سعد کی حدیث سو جو بنی ساعدہ مین سے تہا اوس نے کہا انصار مین سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا سمجہتے ہین اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتہہ کسی مرد کو دیکہے اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اور اتنا زیادہ کیا کہ پہر دونون نے لعان کیا مسجد کے اندر اور مین موجود تہا اور اس روایت مین یہہ بہی ہے کہ اوس شخص نے طلاق دیا تین بار اپنی عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے پہلے پہر وہ جدا ہو گیا اوس سے آپ کے سامنے آپ نے فرمایا یہی جدائی ہے درمیان لعان کرنے والونکے **ف** یعنی خود لعان جدائی ہے طلاق کی حاجت نہ تہی اور ایک روایت مین ہے تجہکو اوس پر کوئی راہ نہین یعنی اب تیری ملک ہی باقی نہ رہی تو طلاق بے موقع ہے **عن** سعید بن جبیر قال سئلت عن المتلاعنین فی امرۃ مصعب ایفرق بینھما قال فما دریت ما اقول فمضیت الی منزل ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بمکۃ فقلت للغلام استاذن لی قال انہ قائل فسمع صوتی قال ابن جبیر قلت نعم قال ادخل فواللہ ما جاء بک ھذہ الساعۃ الا حاجۃ فدخلت فاذا ھو مفترش برذعۃ متوسد وسادۃ حشوھا لیف قلت ابا عبد الرحمن المتلاعنان ایفرق بینھما قال سبحان اللہ نعم ان اول من سئل عن ذلک فلان ابن فلان قال یا رسول اللہ ارایت ان لو وجد احد نا امراتہ علی فاحشۃ کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی مثل ذلک قال فسکت النبی صلعم فلم یجبہ فلما کان بعد ذلک اتاہ فقال ان الذی سئلتک عنہ قد ابتلیت بہ فانزل اللہ ھؤلاء الایات فی سورۃ النور والذین یرمون ازواجھم فتلاھن علیہ ووعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الاخرۃ قال لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیھا ثم دعاھا فوعظھا وذکرھا واخبرھا ان عذاب الدنیا اھون من عذاب الاخرۃ قالت لا والذی بعثک بالحق انہ لکاذب فبدا بالرجل فشھد اربع شھادات باللہ انہ لمن الصادقین والخامسۃ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من

الْكٰذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَ
الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا **ترجمہ**
سعید بن جبیر سے روایت ہی مجھسے پوچھا گیا لعان کرنے والون کا مسئلہ مصعب بن زبیر کی خلافت
مین مین حیران ہوا کیا جواب دون تو مین چلا عبد اللہ بن عمر کے مکان کیطرف مکہ مین اور اون
کے غلام سے کہا میری عرض کرو اُس نے کہا وہ آرام کرتے ہین اونہون نے میری آواز سنی اور
کہا کیا جبیر کا بیٹا ہے مین نے کہا ہان اُنہون نے کہا اندر آ قسم خدا کی تو کسی کام سے آیا ہوگا مین
اندر گیا تو وہ ایک کمل بچہائے بیٹھے تہے اور ایک تکیہ پر ٹیکا لگائے تہے جو چھال سے کہجور کے
بہرا ہوا تہا مین نے کہا ای ابو عبد الرحمن لعان کرنے والون مین جدائی کیجاوے گی اُنہون نے
کہا سبحان اللہ بے شک جدائی کی جاوے گی اور سب سے پہلے اس باب مین فلان نے پوچھا
جو فلان کا بیٹا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہین اگر
ہم مین سے کوئی اپنی عورت کو برا کام کراتے دیکھے تو کیا کرے اگر منہ سے نکالے تو بڑی بات
نکالے گا اگر چپ رہی تو ایسی بری بات سے کیونکر چپ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ
ہو رہے اور جواب نہین دیا پہر وہ شخص آپکے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ جو بات مین نے
آپ سے پوچھی تہی مین خود اُس مین پڑ گیا تب اللہ تعالی نے یہ آیتین اوتارین سورہ نور مین وَالَّذِيْنَ
يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ اخیر تک **ف** یعنے اور جو عیب لگاوین اپنی جورون کو اور شاہد
نہون اون کے پاس سوا اپنی جان کے تو ایسی کسی کی گواہی یہ کہ چار گواہی دیوے اللہ کے
نام کی مقرر یہ شخص سچا ہے اور پانچوین یہ کہ اللہ تعالی کی پہٹکار ہو اوس شخص پر اگر وہ جہوٹا ہو اور
عورت سے ٹلتی ہی مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی مقرر وہ شخص جہوٹا ہے اور
پانچوین یہ کہ اللہ تعالی کا غضب آوے اس عورت پر اگر وہ سچا ہے اور کبہی نہ ہوتا اللہ کا فضل
تمہارے اوپر اور اوسکی مہر اور یہ کہ اللہ تعالی معاف کرنے والا ہے حکمتین جانتا تو کیا کچھ ہوتا
(موضح القرآن) **ف** آپ نے یہ آیتین مرد کو پڑھ کر سنائین اور اوسکو نصیحت کی
اور سمجہایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کی عذاب سے آسان ہے (یعنے اگر تو جہوٹ طوفان باندہتا
ہے تو اب بہی بول دے حد قذف کی اسّی کوڑے پڑجاوین گے مگر یہ جہنم مین جلنے سے آسان

ہے وہ بولا نہین قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو سچائی کے ساتھہ بھیجا مین نے عورت پر طوفان جوڑا
پھر آپ نے عورت کو بلایا اور اُسکو ڈرایا اور سمجھایا اور فرمایا دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے
عذاب سے وہ بولی نہین قسم اوس کی جسنے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے پھر خاوند جھوٹ بولتا ہے
تب آپ نے شروع کیا مرد سے اور اُس نے چار گواہیان دین اسد تعالے کے نام کی مقرر وہ سچا ہے
اور پانچوین بار مین یہ کہا خدا کی پھٹکار ہو اوسپر اگر وہ جھوٹا ہو پھر عورت کو بلایا اوسنے چار گواہیان
دین اسد تعالی کے نام کی مقرر مرد جھوٹا ہے اور پانچوین بار مین یہ کہا اسد کا غضب اُترے اوسپر
اگر مرد سچا ہو بعد اوسکے آپ نے جدائی کردی اون دونون مین **ف** یہ دلیل ہے ابو حنیفہ
رحمۃ اسد علیہ کی کہ لعان مین جب حاکم تفریق کردیوے اُسوقت جدائی ہوتی ہے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ پہلے خاوند کو گواہیان دینا چاہیے اوسکے بعد عورت کو اگر عورت پہلے دیوے تو لعان
صحیح نہوگا اور ابو حنیفہ رحمۃ اسد علیہ کے نزدیک صحیح ہوجاوے گا **عن** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمْ أَدْرِ مَا
أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ
أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ
حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي
قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا
فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم **عبد اسد** بن عمر رضی اسد تعالی
عنہما سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا لعان کرنے والون کو تم دونون کا حساب
اسد تعالی پر ہے تم مین سے ایک جھوٹا ہے آپ نے فرمایا خاوند سے اب تیرا کوئی بس عورت پر نہین ہے
کیونکہ وہ تجھسے ہمیشہ کے لیے جدا ہوگئی) مرد بولا میرا مال یا رسول اسد جو اوسنے لیا ہے آپ
نے فرمایا مال تجھکو نہین ملیگا کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال اُسکا بدلہ ہے جو اوسکی فرج تجھپر حلال ہوگئی
اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال اور دور ہوگیا (بلکہ تیرے اوپر اور وبال ہوا جھوٹ کا) **عن**

ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال فرّق رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بین اخوی بنی العجلان قال اللہ یعلم ان احدکما کاذب فھل منکما تائب ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کردی بنی عجلان کی جورو مرد مین اور فرمایا اللہ تعالے جانتا ہے تم مین سے کوئی جھوٹا ہے پھر کیا تم مین سے کوئی توبہ کرتا ہے عن سعیدِ بن جُبیر قال سالتُ ابن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن اللعانِ فذکر عن النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم بمثلہٖ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مینے ابن عمر سے لعان کو پوچھا اونہون نے نقل کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی جیسے اوپر گذرا عن سعیدِ بن جُبیر قال لم یفرّق مُصعب بین المتلاعنین قال سعید فذکرتُ ذٰلک لعبدِ اللہ بن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال فرّق نبیّ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بین اخوی بنی العجلان ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مصعب نے جدائی نہین کی لعان کرنے والون مین مین نے اسکا ذکر کیا عبداللہ بن عمر سے اونہون نے کہا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جدائی کردی بنی عجلان کے مرد اور عورت مین عن ابن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انّ رجُلًا لاعن امرأتہٗ علیٰ عھدِ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ففرّق رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بینھما والحق الولد بامّہٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے لعان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پھر آپنے جدائی کردی دونون مین اور بچے کا نسب مان سے لگادیا عن ابن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لاعن رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بین رجُلٍ من الانصارِ وامرأتہٖ وفرّق بینھما ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کروایا درمیان ایک مرد انصاری اور اوسکی عورت کے اور جدائی کردی اون دونون مین عن عُبیدِ اللہ بھٰذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبدِ اللہ قال انّا لیلۃ جُمعۃٍ فی المسجدِ اذ جاء رجُلٌ من الانصارِ فقال لو انّ رجُلًا وجد مع امرأتہٖ رجُلًا فتکلّم جلدتموہ او قتل قتلتموہ وان سکت سکت علیٰ غیظٍ واللہ لاسئلنّ عنہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ

وسلم فلما کان من الغد اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فقال لو ان رجلا وجد مع امرأتہ رجلا فتکلم جلدتموہ او قتل قتلتموہ او سکت سکت علی غیظ قال اللھم افتح وجعل یدعو فنزلت آیۃ اللعان والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم ھذہ الآیات فابتلی بہ ذلک الرجل من بین الناس فجاء ھو وامرأتہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلاعنا فشہد الرجل اربع شہادات باللہ انہ لمن الصادقین ثم لعن الخامسۃ ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین فذھبت لتلعن فقال لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مہ فابت فلعنت فلما ادبرا قال لعلھا ان تجیئ بہ اسود جعدا فجاءت بہ اسود جعدا ۔ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں جمعہ کی رات کو مسجد میں تھا اتنے میں ایک مرد انصاری آیا اور بولا اگر کوئی اپنی جورو کے پاس کسی مرد کو پاوے اور منہ سے نکالے تو تم اسکو کوڑے لگاؤ گے (حد قذف کے) اگر مار ڈالے تو تم اوسکو مار ڈالو گے (قصاص میں) اگر چپ رہے تو اتنا غصہ پیکر چپ رہے قسم خدا کی میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھونگا اس مسئلہ کو جب دوسرا دن ہوا تو وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے پوچھا اوس نے کہا اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسیکو پاوے پھر منہ سے نکالے تو تم کوڑے لگاؤ گے اگر مارڈالے تو اسکو بھی مارڈالو گے اگر چپ رہے تو اتنا غصہ کہا کر چپ رہے (یہ بھی نہیں ہوسکتا) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ کہول دے (اس مشکل کو) اور دعا کرنے لگے تب لعان کی آیۃ اوتری والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم اخیر تک پھر اس مرد کا امتحان لیا گیا لوگون کے سامنے اور وہ اور اوسکی جورو دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار کہ وہ سچا ہے پھر پانچوین بار لعنت کرکے کہا اگر وہ جھوٹا ہو تو اوسپر لعنت ہے خدا تعالے کی پھر عورت چلی لعان کرنے کو آپ نے فرمایا ٹھہر (اور اگر خاوند کی بات سچ ہو تو اپنے قصور کا اقرار کر) لیکن اوس نے نہ مانا اور لعان کیا جب پیٹھ موڑ کر چلے تو آپ نے فرمایا اس عورت کا بچہ شاید کالے رنگ کا گھونگر بال والا پیدا ہوگا (اوس شخص کی صورت پر جسکا خاوند کو گمان تھا) پھر ویسا ہی

کالا گھونگر بال والا پیدا ہوا **عن** الاعمش بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔
عن محمد قال سالت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانا اری ان عندہ
منہ علما فقال ان ھلال بن امیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قذف امراتہ بشریک
بن سحماء وکان اخا البراء بن مالک لامہ فکان اول رجل لاعن فی الاسلام وقال
فلاعنھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصروھا فان جاءت بہ ابیض سبطا
قضیئ العینین فھو لھلال بن امیۃ وان جاءت بہ اکحل جعدا حمش الساقین
فھو لشریک بن سحماء قال فانبئت انھا جاءت بہ اکحل جعدا حمش الساقین
ترجمہ محمد سے روایت ہے مین نے انس بن مالک سے پوچھا یہ سمجھ کر کہ اون کو معلوم ہے انھون نے
کہا کہ ہلال بن امیہ نے نسبت کی زنا کی اپنی کو شریک بن سحماء سے اور ہلال بن امیہ براء بن مالک
کا مادری بہائی تہا اور اُس نے سب سے پہلے لعان کیا اسلام مین راوی نے کہا پہر دونون میان
بی بی نے لعان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو دیکھتے رہو اگر اسکا بچہ سفید
رنگ کا سیدہی بال والا لال آنکھون والا پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور جو سرمئی آنکھون
والا گھونگر بال والا پتلی پنڈلیون والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحما کا ہے انس رضی اللہ عنہ نے
کہا مجھکو خبر پہونچی کہ اُس عورت کا لڑکا سرمگین آنکھ گھونگر بال پتلی پنڈلیون والا پیدا ہوا
ف یہ آپ نے قیافہ سے فرمایا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم قیافہ صحیح ہے اور اسکی موافق
گمان ہو سکتا ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ قال ذکر التلاعن
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم بن عدی فی ذلک قولا ثم انصرف
فاتاہ رجل من قومہ یشکو الیہ انہ وجد مع اھلہ رجلا فقال عاصم ما ابتلیت
بھذا الا لقولی فذھب بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بالذی
وجد علیہ امراتہ وکان ذلک الرجل مصفرا قلیل اللحم سبط الشعر وکان الذی
ادعی علیہ انہ وجد عند اھلہ خدلا ادم کثیر اللحم فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اللھم بین فوضعت شبیھا بالرجل الذی ذکر زوجھا انہ
وجدہ عندھا فلاعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینھما فقال رجل لابن عباس

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا اگر مین کسیکو بغیر گواہون کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا نہین وہ عورت دوسری تہی جو علانیہ بدکار تہی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ
سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَجِدُ مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُہٗ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلٰی وَالَّذِیْ اَکْرَمَکَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم
اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ
انصاری (انصار کے رئیس) نے کہا یارسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو
پاوے (زنا کرتے ہوئے) کیا اُسکو مار ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین سعد نے
کہا نہین مار ڈالے قسم اُسکی جسنے آپکو سچائی کے ساتھ عزت دی ف سعد کا یہ کہنا مخالفت
کے طور پر نہتا کیونکہ مخالفت پیغمبر کی کفر ہے بلکہ طبیعت اور غیرت کے جوش سے تہا ف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اور صحابہ سے) سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہین (یعنے تعجب ہے اُن
سے کہ ایسی بات کہتے ہین اللہ تعالے کے حکم کے سامنے طبیعت اور غصہ کو دخل نہ دینا چاہیے)۔
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ وَجَدْتُّ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا اُمْھِلُہٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَاءَ قَالَ نَعَمْ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یارسول اگر مین اپنی جورو
کے پاس غیر مرد کو دیکہون تو کیا اُسکو مہلت دون چار گواہ لانے تک آپنے فرمایا ہان عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ وَجَدْتُّ مَعَ اَھْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّہٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَاءَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ کَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنْ کُنْتُ لَاُعَاجِلُہٗ
بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ
اِنَّہٗ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْہُ وَاللّٰہُ اَغْیَرُ مِنِّیْ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یارسول اللہ اگر مین اپنی بی بی کے ساتہہ کسی مرد کو دیکہون تو
مین اُسکو ہاتہہ نہ لگاؤن جبتک چار گواہ نہ لاؤن آپنے فرمایا بیشک سعد نے کہا ہرگز نہین
مین تو قسم اُسکی جسنے آپکو سچائی کے ساتہہ بہیجا جلدی اسکا علاج تلوار سے کردون اس

سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کہ سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں وہ بڑے غیرت دار ہیں اور مین اون سے زیادہ غیرت دار ہون اور اللہ جل جلالہ مجھسے زیادہ غیرت رکہتا ہے ف یعنے روکتا ہے اپنے بندون کو گناہون سے اور برا سمجھتا ہے گناہون کو نووی نے کہا یہ تاویل اسلیے کی کہ غیرت بندون کے حقمین تغیر اور حرکت ہو اور یہ محال ہو اللہ جل جلالہ کے حق مین۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ عَنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّي مِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ الْمُرْسَلِيْنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہو سعد بن عبادہ نے کہا اگر مین اپنی بی بی کے پاس کسی مرد کو دیکھون تو تلوار سے مار ڈالون کبھی نہ چھوڑون یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو قسم اسکی مین اُن سے زیادہ غیرت دار ہون اور اللہ جل جلالہ مجھسے زیادہ غیرت دار ہے حرام کیا اللہ نے بیشرمی کی باتون کو چھپی اور کھلی اسی غیرت کی وجہسے اور کوئی شخص اللہ تعالے سے زیادہ غیرت دار نہین ہے اور اللہ سے زیادہ کسی شخص کو عذر پسند نہین ہے اسی لیے اللہ تعالے نے پیغمبرون کو بھیجا خوشی اور ڈر سناتے ہوئے (تاکہ بندے سزا سے پہلے اوسکی درگاہ مین عذر کرلین اور توبہ کرین) اور کسی شخص کو اللہ سے زیادہ تعریف پسند نہین اسلیے اللہ تعالے نے وعدہ کیا جنت کا (تاکہ بندے اوسکی عبادت اور تعریف کرکے جنت حاصل کرلیوین)

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ غَيْرَ مُصْفِحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ

اَوْرَقُ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى اَتَاهَا ذٰلِكَ قَالَ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ وَ
هٰذَا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص بنی فزارہ میں سے آیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور کہا میری جورو کو ایک کالا بچہ پیدا ہوا ہے (تو وہ میرا معلوم نہیں ہوتا کیونکہ
میں کالا نہیں ہوں) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں اوس نے
کہا ہاں ہیں آپ نے فرمایا اُنکا رنگ کیا ہے وہ بولا لال ہیں آپ نے فرمایا اُن میں کوئی خاکی
بھی ہے اوس نے کہا ہاں خاکی بھی ہیں آپ نے فرمایا پھر یہ رنگ کہاں سے آیا اوس نے کہا
کسی رگ نے گھسیٹ لیا آپ نے فرمایا تیرے بچے میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ گھسیٹ لیا ہوگا
ف یعنے فقط رنگ کے اختلاف سی اس بات کا یقین نہیں ہو سکتا کہ لڑکا تیرا نہیں ہے
ملک اور ہوا کے اختلاف سی بھی بچے کا رنگ مختلف ہوتا ہی اور کبھی ددھیال یا ننھیال کی تاثیر بھی
پڑتی ہے نووی نے کہا اگر ماں باپ دونوں سفید رنگ کے ہوں اور لڑکا سیاہ رنگ ہو یا ماں
باپ دونوں کالے ہوں اور لڑکا گورا ہو تب بھی لڑکے کا نسب باپ ہی سے رہیگا اور کنایۃً قذف
کرنے سے قذف نہیں ہوتا ہے قول ہے امام شافعی علیہ الرحمۃ کا **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَدَتِ
امْرَاَتِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُعَرِّضُ بِاَنْ يَّنْفِيَهٗ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَلَمْ
يُرَخِّصْ لَهٗ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ **ترجمہ** زہری نے ابن عیینہ کی حدیث کی مانند روایت کی اس میں اتنا
فرق ہی کہ کہا اے رسول اللہ تعالے کے میری عورت نے لڑکا سیاہ جنا ہے اور میرا ارادہ
ہے کہ اسکا انکار کروں اور دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہی کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو
انکار کرنیکی رخصت نہ دی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ
وَاِنِّيْ اَنْكَرْتُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ
قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنّٰى هُوَ قَالَ لَعَلَّهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَكُوْنُ نَزَعَهٗ عِرْقٌ لَهٗ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ لَهٗ **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک اعرابی آیا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا اے رسول اللہ کی میری
عورت نے کالا بچہ جنا ہے اور میں اوسکا انکار کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو
فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں اوسنے کہا ہاں آپ نے فرمایا انکا رنگ کیسا ہے اوس نے کہا سرخ آپ نے
پوچھا کہ اون میں کوئی کالا بھی ہے وہ بولا ہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رنگ کہاں
سے آگیا اعرابی بولا کہ اے رسول اللہ تعالے کے کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا تو
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ
عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ ترجمہ اس روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا

كِتَابُ الْعِتْقِ

بردہ آزاد کرنے کی کتاب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ
فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اپنا حصہ آزاد کرے بردہ میں سے یعنے وہ بردہ مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کرے
پھر آزاد کرنے والے کے پاس اسقدر مال جو بردہ کی قیمت کو پہونچے ہو تو اس بردہ کی واجبی قیمت لگائی جاوے اور باقی
شریکوں کو اون کے حصے کی قیمت اوسکے مال میں سے دی جاوے گی اور کل بردہ اوسکی طرف
سے آزاد ہو جاوے گا اور جو وہ مالدار نہو تو جس قدر حصہ اوس بردہ کا آزاد ہوا اوتنا
ہی آزاد رہے گا ف اور باقی کے واسطے وہ بردہ محنت اور مزدوری کر کے اپنے تئیں
آزاد کرا سکتا ہے مگر اوسپر جبر نہوگا جیسے دوسری روایت میں ہے اور نووی نے اس
میں علماء کے متعدد اقوال ذکر کیے ہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُعْتِقُ أَحَدُهُمَا

قال یضمن ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بردہ دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو وہ ضامن ہوگا دوسرے شریک کے حصے کا (اگر مالدار ہو) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ فِیْ عَبْدٍ فَخَلَاصُهٗ فِیْ مَالِهٖ اِنْ کَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَهٗ اُسْتُسْعِیَ الْعَبْدُ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام میں آزاد کر دیوے اُسکا چھڑانا یعنے دوسرے حصے کا بھی آزاد کرانا بھی اوسی کے مال سے ہوگا اگر وہ مالدار ہو اگر مالدار نہ ہو تو غلام محنت مزدوری کرے اور اوس پر جبر نہ کریں عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَهٗ مَالٌ قُوِّمَ عَلَیْهِ الْعَبْدُ قِیْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ یُسْتَسْعٰی فِیْ نَصِیْبِ الَّذِیْ لَمْ یُعْتِقْ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر وہ آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو غلام کی واجبی قیمت لگائی جاوے اور محنت کرے اپنے باقی حصہ کے لیے جو آزاد نہیں ہوا اگر اوس پر جبر نہ ہوگا ف فرض کرو کہ بردہ زید اور عمرو میں آدھوں آدھ مشترک تھا زید نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور زید کے پاس مال نہیں تو بردے کی قیمت واجبی لگاوینگے فرض کرو سو روپیہ ہوئی اب وہ بردہ محنت مزدوری کرکے پچاس روپیہ عمرو کو ادا کرے تو کل آزاد ہو جاوے گا ورنہ جتنا آزاد ہوا اوتنا ہی آزاد رہے گا

بَابٌ

بَیَانِ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ولا اوسیکو ملیگی جو آزاد کرے ف ولا ایک حق شرعی ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے بردے پر حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آزاد کرنے والا اپنے بردے کا عصبہ وارث ہو جاتا ہے عَنْ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ وَذَکَرَ فِی الْحَدِیْثِ قُوِّمَ عَلَیْهِ قِیْمَةَ عَدْلٍ ترجمہ قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ابن ابی عروبہ کی حدیث کی مانند روایت کی اور حدیث میں یہ بھی ذکر کیا کہ اوسکی واجبی قیمت لگائی جاوے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِیْعُکِهَا عَلٰی اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اونہون نے ارادہ کیا ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا لونڈی کے مالکون نے کہا ہم اس شرط پر بیچتے ہین کہ ولا کا حق ہمارا ہوگا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اُن کو بکنے دے تو اپنا کام کر ولاء اوسی کو ملیگی جو آزاد کرے **عَنْ** عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اِرْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَاِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ

ترجمہ عروہ سے روایت ہے بریرہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اون سے مدد مانگنے کو اپنی بدل کتابت مین اور اوس نے اپنی کتابت مین کچھ ادا نہین کیا تھا بلکہ سارا روپیہ باقی تھا **ف** کتابت کہتے ہین غلام لونڈی سے کچھ روپیہ ٹھیرا کر اوس کی آزادی ادا پر معلق کرنے کو مثلاً مالک اپنے غلام سے کہے تو اس قدر روپیہ اتنی مدت مین مجھکو ادا کردے تو تو آزاد ہے اب وہ غلام مکاتب ہوگیا اور جو روپیہ ٹھیرا وہ بدل کتابت ہوگا **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُس سے کہا تو اپنے لوگون پاس جا اور اگر وہ منظور کرین تو مین سارا روپیہ کتابت کا ادا کردیتی ہون پر ولا تیری مجھے ملیگی بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے مالکون سے بیان کیا انہون نے نہ مانا اور کہا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثواب کیلئے تو تیرے ساتھ سلوک کرین لیکن ولا تو ہم لین گے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسکا ذکر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو خرید کرلے اور آزاد

کر دے ولار اوسیکو ملے کی جو آزاد کرے پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے
اور فرمایا کیا حال ہے لوگون کا وہ وہ شرطین کرتے ہین جو اللہ تعالی کی کتاب مین نہین ہین
جو شخص ایسی شرط کرے وہ لغو ہے اگرچہ سو مرتبہ اوسکی شرط کرے شرط وہی درست اور مضبوط
ہے جو اللہ تعالے نے لگائی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہ حدیث بہت بڑی
حدیث ہی اور اسمین سے بہت سو مسائل علمار کرام نے نکالے ہین پہر بیان کیا اون سب کو
بڑے طول سی **عَن** عَائِشَةَ زَوجِ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَت جَاءَت
بَرِیرَۃُ اِلَیَّ فَقَالَت یَا عَائِشَۃُ اِنِّی کَاتَبتُ اَھلِی عَلَی تِسعِ اَوَاقٍ فِی کُلِّ عَامٍ اُوقِیَّۃٌ
بِمَعنٰی حَدِیثِ اللَّیثِ وَزَادَ فَقَالَ لَا یَمنَعُکِ ذٰلِکَ مِنھَا ابتَاعِی وَاَعتِقِی وَقَالَ فِی
الحَدِیثِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثنٰی عَلَیہِ
ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعدُ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی بریرہ میرے
پاس آئی اور کہنی لگی اے عائشہ مین نے اپنے مالکون سے کتابت کی ہے نو اوقیہ پر ہر برس
مین ایک اوقیہ (چالیس درم) اوسیطرح جیسے اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا اِن
کے کہنے سے تو اپنے ارادے سی باز مت رہو خرید لے اور آزاد کر دے اور اس روایت مین
یہ ہے کہ پھر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگون مین اور اللہ تعالی کی تعریف
کی اور اُس کی ستائش کی بعد اوس کے فرمایا کیا حال ہی لوگون کا اخیر تک **عَن** عَائِشَةَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھَا قَالَت دَخَلَت عَلَیَّ بَرِیرَۃُ فَقَالَت اِنَّ اَھلِی کَاتَبُونِی عَلٰی
تِسعِ اَوَاقٍ فِی تِسعِ سِنِینَ کُلَّ سَنَۃٍ اُوقِیَّۃٌ فَاَعِینِینِی فَقُلتُ لَھَا اِن شَاءَ اَھلُکِ
اَن اَعُدَّھَا لَھُم عَدَّۃً وَاحِدَۃً وَاُعتِقَکِ وَیَکُونَ الوَلَاءُ لِی فَعَلتُ فَذَکَرَت
ذٰلِکَ لِاَھلِھَا فَاَبَوا اِلَّا اَن یَّکُونَ الوَلَاءُ لَھُم فَاَتَتنِی فَذَکَرَت ذٰلِکَ قَالَت
فَانتَھَرتُھَا فَقَالَت لَاھَا اللّٰہِ اِذًا قَالَت فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
فَسَاَلَنِی فَاَخبَرتُہٗ فَقَالَ اشتَرِیھَا وَاَعتِقِیھَا وَاشتَرِطِی لَھُمُ الوَلَاءَ فَاِنَّ الوَلَاءَ
لِمَن اَعتَقَ فَفَعَلتُ قَالَت ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَشِیَّۃً

فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنیٰ عَلَیْہِ بِمَا هُوَ اَهْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ اَقْوَامٍ یَشْتَرِطُوْنَ
شُرُوْطًا لَیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللهِ تَعَالیٰ مَا کَانَ مِنْ شَرْطٍ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ
فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ کَانَ مِائَۃَ شَرْطٍ کِتَابُ اللهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللهِ اَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ
مِنْکُمْ یَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِیْ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ترجمہ
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ میرے پاس آئی
اور کہا میرے مالکون نے مجھکو مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر برس مین ایک اوقیہ تو تم میری
مدد کرو مین نے کہا اگر تمہارے مالک راضی ہون تو مین یہ ساری رقم یکمشت دے دیتی ہون
اور تمکو آزاد کر دیتی ہون لیکن تمہاری ولا مین لون گی بریرہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اس کا
ذکر اپنے مالکون سے کیا اونہون نے نہ مانا اور یہ کہا کہ ولا ہم لین گے پھر بریرہ میرے پاس
آئی اور یہ بیان کیا مین نے اسکو جھڑکا اوس نے کہا قسم خدا کی یہ نہ ہوگا حضرت عائشہ صدیقہ
رضے اللہ تعالے عنہا نے کہا یہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سُنا اور مجھسے پوچھا
مینے سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا تو خرید لے اور آزاد کر دے اور ولا کی شرط اونہی کے
لیے کیلے کیونکہ ولاء اوسی کو ملے گی جو آزاد کرے مین نے ایسا ہی کیا بعد اوس کے جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا شام کو اور اللہ تعالے کی تعریف کی اور ثنا بیان کی
جیسے اُسکو لائق ہے پھر فرمایا بعد اوس کے کیا حال ہے لوگون کا وہ شرطین لگاتے ہین جو اللہ
کی کتاب مین نہین ہین جو شرط اللہ تعالے کی کتاب مین نہین ہے وہ باطل ہے اگرچہ سو بار
شرط کی گئی ہو اللہ تعالی کی کتاب راست اور اللہ کی شرط مضبوط ہے کیا حال ہے تم مین
سے بعض لوگون کا کہتے ہین دوسرے سے آزاد تم کرو اور ولاء ہم لین گے حالانکہ ولاء اوسی کو
ملے گی جو آزاد کرے عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَۃَ
غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ قَالَ وَکَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ کَانَ حُرًّا لَمْ یُخَیِّرْهَا وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمْ اَمَّا
بَعْدُ ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ بریرہ کا خاوند
غلام تہا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا جب وہ آزاد ہوگئی

خواہ اوس سے نکاح قائم رکھے یا فسخ کرے) اوس نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنے شوہر کو ناپسند کیا)
اور جو وہ آزاد ہوتا تو آپ اُسکو اختیار نہ دیتے اور اس روایۃ مین اما لعبد کا لفظ نہین ہے ٭

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ فِیْ بَرِیْرَۃَ ثَلَاثُ قَضِیَّاتٍ اَرَادَ اَھْلُھَا اَنْ یَّبِیْعُوْھَا وَیَشْتَرِطُوْا وَلَاءَھَا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِیْھَا وَاَعْتِقِیْھَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَعُتِقَتْ فَخَیَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَھَا قَالَتْ وَکَانَ النَّاسُ یَتَصَدَّقُوْنَ عَلَیْھَا وَتُھْدِیْ لَنَا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھُوَ عَلَیْھَا صَدَقَۃٌ وَھُوَ لَکُمْ ھَدِیَّۃٌ فَکُلُوْہُ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہی بریرہ کے مقدمہ مین تین باتین پیدا ہوئین ایک تو یہ کہ اوس کے مالکون نے اُسکو بیچنا چاہا اور ولاء کی شرط اپنے لیے کرنا چاہی مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو ولاکی شرط اونہی کے لیے کرلے اور آزاد کردے ولاء اوسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا دوسری یہ کہ جب مین نے اُسکو آزاد کیا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو اختیار دیا اپنے شوہر (مغیث) کے باب مین اوس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر کو ناپسند کیا تیسری یہ کہ لوگ بریرہ کو صدقہ دیتے اور وہ ہمارے پاس ہدیہ بھیجتی مین نے اُسکا ذکر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا وہ اوسپر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے تو کہا اُسکو ٭

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّھَا اشْتَرَتْ بَرِیْرَۃَ مِنْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَّلِیَ النِّعْمَۃَ وَخَیَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ زَوْجُھَا عَبْدًا وَاَھْدَتْ لِعَائِشَۃَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ ھٰذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَۃُ تُصُدِّقَ بِہٖ عَلٰی بَرِیْرَۃَ فَقَالَ ھُوَ لَھَا صَدَقَۃٌ وَلَنَا ھَدِیَّۃٌ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی اونہون نے بریرہ کو خریدا انصار کے لوگون سے اور اوس کے مالکون نے ولاکی شرط کرلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا اوسکو ملے گی جو والی ہو نعمت کا (یعنے آزاد کرے)

اوسکو اختیار دیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو اپنے خاوند کے مقدمہ مین اسکا خاوند
غلام تہا اور بریرہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے لیے گوشت کا حصہ بہیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش ہمارے لیے بہی اُس مین سے تہوڑا گوشت بناتین عائشہ نے
کہا وہ گوشت صدقہ ملا ہے بریرہ کو (اور آپ پر صدقہ حرام ہے) آپ نے فرمایا وہ بریرہ پر صدقہ
ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے (توہم کو اُسکا کہانا درست ہی) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهَا أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ
لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ
وَأُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذَا تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ فَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَدْرِي
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے اونہون نے قصد
کیا بریرہ کو خریدنے کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اوس کے مالکون نے ولاء کی شرط لگائی اپنے
لیے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا خرید کر اور آزاد کر ولاء اوسی
کو ملے گی جو آزاد کرے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس حصہ آیا گوشت کا لوگون
نے کہا یا رسول اللہ یہ گوشت صدقہ مین ملا ہے بریرہ کو آپنے فرمایا اوس کے لیے وہ صدقہ ہی
اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور بریرہ کو اختیار دیا گیا تہا اوس کے خاوند کے مقدمے مین ۔
عبد الرحمن نے کہا اسکا خاوند آزاد تہا شعبہ نے کہا پہر مین نے عبد الرحمن سے اوس کے خاوند
کا حال پوچہا اُنہون نے کہا مجہکو معلوم نہین ہے (تو آزاد ہونے کی روایت قابل اعتبار کے
نہ رہی) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا بریرہ کا خاوند غلام تہا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے
کہا اجماع ہے علماء کا اسپر کہ جب لونڈی آزاد ہو جاوے اور اُسکا خاوند غلام ہو تو لونڈی
کو اختیار ہو گا چاہے نکاح فسخ کر ڈالے چاہے باقی رکہے اور جو اُسکا خاوند آزاد ہو تو عورت کو
اختیار نہ ہو گا یہی قول ہے مالک اور شافعی اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر خاوند

آزاد ہو جب بھی اختیار ہوگا اور دلیل ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وہ روایت ہے مسلم کی جس مین یہ
مذکور ہے کہ بریرہ کا خاوند آزاد تہا لیکن وہ روایت قابل اعتبار کے نہین اس لیے کہ شعبہ
نے جب دوسری بار عبد الرحمن سے پوچہا تو انہون نے کہا مجہکو معلوم نہین اور مشہور روایتین
یہی ہین کہ اُسکا خاوند غلام تہا حفاظ حدیث نے لکہا اوس کے آزاد ہونے کی روایت غلط اور
شاذ اور مردود ہے اور مشہور اور ثقات کی روایت کے برخلاف ہے انتہے مختصرا عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ
خُيِّرَتْ عَلٰى زَوْجِهَا حِيْنَ عُتِقَتْ وَاُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاُتِيَ بِخُبْزٍ وَاُدْمٍ مِنْ اُدْمِ الْبَيْتِ
فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً عَلَى النَّارِ فِيْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى
بَرِيْرَةَ فَكَرِهْنَا اَنْ نُطْعِمَكَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے بریرہ کیوجہ سے تین باتین معلوم ہوئین ایک تو یہہ
کہ اوسکو اختیار ملا اپنے خاوند کے مقدمہ مین جب آزاد ہوئی دوسری یہ کہ اوس کو
گوشت ملا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور ہانڈی مین گوشت چڑہا
تہا آگ پر آپنے کہانا مانگا تو روٹی اور گہر کا کچہ سالن سامنے لایا گیا آپنے فرمایا گوشت تو
ہانڈی مین چڑہا تہا آگ پر لوگون نے کہا بے شک یا رسول اللہ پر وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ
کو ملا ہے ہم کو برا معلوم ہوا کہ اوس مین سے آپ کو کہلا دین آپ نے فرمایا وہ اُس کے لیے صدقہ
ہے اور اُس کیطرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے تیسری یہ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا بریرہ کے باب مین کہ ولا اوسیکو ملے گی جو آزاد کرے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَرَادَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً
يُعْتِقُهَا فَاَبٰى اَهْلُهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ترجمہ ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے ارادہ کیا ایک لونڈی

کو خرید کر آزاد کرنے کا ادس کے مالکون نے نہ مانا مگر اس شرط سے قبول کیا کہ ولا انکو ملے اونہون نے
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اپنے ارادے سے باز نہ آ اور
ولا اوسیکو ملے گی جو آزاد کرے **باب** النھی عن بیع الولاء وھبتہ ولا کا بیچنا یا ہبہ کرنا
درست نہین **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نھی عن بیع الولاء وعن ھبتہ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولا کے بیع اور ہبہ سے **فائدہ** نووی
نے کہا اس حدیث سے ولا کی بیع اور ہبہ کی حرمت نکلی اور یہ معین ہوا کہ اسکا بیع اور ہبہ صحیح
نہین ہے اور ولا اپنی مستحق کیطرف سے اور کسیکو منتقل نہ ہوگی بلکہ ولا ایک رشتہ ہے ناتے کے
رشتے کیطرح اور جمہور علماء کا یہی قول ہے مگر بعض سلف نے اسکا نقل جائز کہا ہے اور شاید
یہ حدیث اُن کو نہین پہونچی **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بمثلہ غیر ان الثقفی لیس فی حدیثہ عن عبید اللہ الا البیع
ولم یذکر الھبۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین صرف بیع کا بیان ہے ہبہ کا ذکر
نہین **باب** تحریم تولی العتیق غیر موالیہ غلام اپنے آزاد کرنے والے
کے سوا اور کسی کو مولے نہین بنا سکتا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنھما
یقول کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کل بطن عقولہ ثم کتب انہ
لا یحل ان یتولی مولی رجل مسلم بغیر اذنہ ثم اخبرت انہ لعن فی صحیفتہ
من فعل ذلک ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہر
قبیلہ پر اوسکی دیت واجب ہوگی پھر لکھا کہ کسی مسلمان کو درست نہین ہے کہ دوسرے مسلمان
کے غلام کا مولے بن بیٹھے بغیر اوس کی اجازت کے اور اجازت سے بھی درست نہین اور بعضون
کے نزدیک درست ہے (نووی) پھر مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے لعنت کی اوسپر جو ایسا کرے اپنی
کتاب مین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال من تولی قوما بغیر اذن موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ لا یقبل
منہ صرف ولا عدل ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جو شخص کسیکو

مولی بناوے بغیر اجازت اپنے مالکون کے اوسپر لعنت ہے اسد اور اسکی فرشتون کی نہ اوسکا فرض قبول ہوگا نہ نفل **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اسد تعالے عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہلے بناوے کسی قوم کو اپنے مالکون کے بے اجازت اوسپر لعنت ہو اسد تعالے اور فرشتون کی سب کی قیامت کے دن نہ اسکا نفل قبول ہوگا نہ فرض **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَمَنْ وَالٰی غَیْرَ مَوَالِیْهِ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اِبْرٰهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَیْئًا نَقْرَءُهٗ اِلَّا کِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهِ الصَّحِیْفَةَ قَالَ وَصَحِیْفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِیْ قِرَابِ سَیْفِهٖ فَقَدْ کَذَبَ فِیْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْیَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِیْهَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ مَّا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا

ترجمہ ابراہیم تیمی نے سُنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے خطبہ پڑھا حضرت علی رضی اسد تعالے عنہ نے تو فرمایا جو شخص کہتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی اور کتاب ہے جسکو ہم (اہلبیت) پڑہتے ہین سوا اسد تعالی کی کتاب کے اور اس کتاب کے اور وہ اُنکی تلوار کے میان مین تھی تو وہ جھوٹ بولتا ہے (اس سے رد ہوگیا رافضیون کا خیال کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اسد تعالے عنہ کو وہ باتین بتائی تہین جو اور کسی صحابی کو نہین بتائین) اوس کتاب مین اونٹون کی عمرون کا بیان تہا اور زخمون کی دیت کا اور اُس مین یہ بہی تہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے عیر سے لیکر ثور تک

رثور تو مکہ میں ہے یہ غلطی ہے راوی کی ثور کے بدلے شاید احد صحیح ہو) جو شخص اوس میں نئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دیوے تو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی قیامت کے دن اللہ تعالی اوسکا فرض قبول نہ کرے گا نہ نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ادنے مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے اور جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسیکو باپ بناوے یا اپنے مولے کے سوا اور کسی کو مولے بنادے اوسپر لعنت ہے اللہ تعالی کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اوسکا فرض قبول ہوگا نہ نفل **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسحدیث کی شرح کتاب الحج کے اخیر میں گذر چکی **بَابُ** فَضْلِ الْعِتْقِ بردہ آزاد کرنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِکُلِّ اِرْبٍ مِّنْهَا اِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان بردے کو اللہ تعالی اُس کے ہر ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر ایک عضو کو آزاد کرے گا جہنم سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْ اَعْضَائِهٖ مِنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بردہ آزاد کرے اللہ تعالی اُس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا عضو جہنم سے آزاد کرے گا یہانتک کہ شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰی یُعْتِقَ فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان بردے کو اللہ تعالے اوسکے ہر عضو کو بردے کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزاد کرے گا یہانتک کہ اوس کی شرمگاہ کو بھی بردے کی شرمگاہ کے بدلے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا

اَمْرِءٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَءً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰہُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِّنْہُ عُضْوًا مِّنْہُ مِنَ النَّارِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حِیْنَ سَمِعْتُ الْحَدِیْثَ مِنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَذَکَرْتُہٗ لِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فَاَعْتَقَ عَبْدًا لَہٗ قَدْ اَعْطَاہُ بِہٖ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَۃَ اٰلَافِ دِرْھَمٍ اَوْ اَلْفَ دِیْنَارٍ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان آزاد کرے مسلمان کو اللہ اوس کے عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے چھڑا دے گا سعید بن مرجانہ نے کہا مین حضرت ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے یہ حدیث سن کر امام العابدین علی بن حسین علیہ وعلے ابائہ السلام کے پاس گیا اور ان سے یہ حدیث بیان کی اونہون نے ایک غلام کو آزاد کر دیا جس کے بدلے جعفر کی بیٹی کو دس ہزار درہم یا ہزار دینار دیے تھے ف سبحان اللہ اہلبیت رضی اللہ تعالے عنہم کیسے عاشق تھے خدا اور رسول کے نووی نے کہا ان حدیثون سے آزاد کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ آزاد کرنا افضل اعمال مین سے ہے اور اس کے وجہ سے انسان کو جہنم سے آزادی ملتی ہے اور جنت ہاتھ آتی ہے اور حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اوس بردے کا آزاد کرنا افضل ہے جس کے تمام اعضا پورے ہون تو خصی یا اندھا یا کانا یا ہاتھ پاؤن کٹا ہوا نہ ہو اور خصی وغیرہ کے آزاد کرنے مین بھی ثواب ہے لیکن کامل فضیلت اسی مین ہے کہ بردے کے اعضا سب صحیح اور سالم ہون اور گران قیمت ہووے اب علما نے اختلاف کیا ہے کہ مرد کا آزاد کرنا زیادہ ثواب ہے یا عورت کا بعضون نے کہا ہے کہ عورت کا آزاد کرنا افضل ہے اور اکثر کے نزدیک مرد کا آزاد کرنا ثواب ہے اور مومنہ کی قید سے معلوم ہوا کہ یہ فضیلت مسلمان بردے کے آزاد کرنے مین ہے لیکن کافر بردہ آزاد کرنا اوس مین بھی ثواب ہے پر مسلمان سے کم ہے

باب فَضْلِ عِتْقِ الْوَالِدِ باپ کو آزاد کرنے کی فضیلت عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ یَّجِدَہٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَہٗ فَیُعْتِقَہٗ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا باپ کا حق ادا نہین کر سکتا مگر ایک صورت مین کہ باپ کو کسیکا غلام دیکھے پھر خرید کر اوسکو آزاد کر دیوے ف

نووی نے کہا ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیز واقارب کے خریدنے سے وہ آزاد نہ ہونگے جبتک انکو آزاد نہ کرے اور جمہور علماء کے نزدیک وہ خریدنے کے ساتھہ آزاد ہو جاوینگے اور دلیل انکی دوسری حدیث ہے عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالُوْا وَلَدٌ وَالِدَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

کتاب البیوع

کتاب خرید و فروخت کے بیان میں

بَابُ اِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ بیع ملامسہ اور منابذہ باطل ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع ملامسہ سے اور بیع منابذہ سے **فائدہ** نووی نے کہا خود صحیح مسلم میں ان کی تفسیر آگے آتی ہے لیکن ہمارے اصحاب سے بیع ملامسہ کی تفسیر میں تین قول منقول ہیں ایک یہ بیچنے والا ایک کپڑا لپٹا ہوا یا اندھیرے میں لیکر آوے اور خریدار اوسکو چھوے بیچنے والا یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھہ بیچا اس شرط سے کہ تیرا چھونا تیرے دیکھنے کے قائم مقام ہے اور جب تو دیکھے تو تجھے اختیار نہیں ہے **دوسری** یہ کہ چھونا خود بیع قرار دیا جاوے مثلا مالک مال مشتری سے یہ کہے جب تو چھوے تو وہ تیرے ہاتھہ بک گیا **تیسری** یہ کہ چھونے سے مجلس کا اختیار قطع کیا جاوے اور تینوں صورتوں میں یہ بیع باطل ہے اسیطرح بیع منابذہ کی بھی تین معنے ہیں **ایک** تو یہ کہ کپڑے کا پھینکنا بیع قرار دیا جاوے یہ امام شافعی کی تاویل ہے **دوسری** یہ کہ پھینکنے سے اختیار قطع کیا جاوے **تیسری** یہ کہ پھینکنے سے مراد کنکری کا پھینکنا ہے اور اسکا بیان انشاء اللہ تعالے بیع الحصاۃ میں آوے گا (انتہے) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** دونوں روایتوں کا بھی وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ نُهِیَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ اَمَّا الْمُلَامَسَةُ فَاَنْ یَّلْمِسَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهٖ بِغَیْرِ تَاَمُّلٍ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ یَّنْبِذَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَهٗ اِلَی الْاٰخَرِ وَلَمْ یَنْظُرْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا اِلٰی ثَوْبِ صَاحِبِهٖ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے دو بیعوں سے ممانعت ہوئی ہے ایک تو بیع ملامسہ اور دوسری بیع منابذہ بیع ملامسہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھولے بے سوچے سمجھے (اور یہ کپڑا چھونے سے بیع لازم ہو جاوے) اور بیع منابذہ یہ کہ ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینک دیوے اور کوئی دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ وَلِبْسَتَیْنِ نَهٰی عَنْ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِی الْبَیْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِیَدِهٖ بِاللَّیْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا یُقَلِّبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ یَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَیَنْبِذُ الْاٰخَرُ اِلَیْهِ ثَوْبَهٗ وَیَکُوْنُ ذٰلِكَ بَیْعَهُمَا عَنْ غَیْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے اور دو طرح کے پہناوے سے ایک تو منع کیا ملامسہ سے اور منابذہ سے بیع میں ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کا کپڑا چھوئے اپنے ہاتھ سے رات یا دن کو اور نہ الٹے اوسکو مگر اسی لیے یعنی بیع کے لیے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینک دیوے اور دوسرا اپنا کپڑا اوس کیطرف پھینک دیوے اور یہی اونکی بیع ہو بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ بُطْلَانِ بَیْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَیْعِ الَّذِیْ فِیْهِ غَرَرٌ

کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع باطل ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری کی بیع سے اور دھوکے کی بیع سے فائدہ نووی علیہ الرحمہ نے کہا کنکری کی بیع کے تین

صفے میں ایک یہ کہ بائع یون کہے مین نے تیرے ہاتھ وہ کپڑے بیچے جنپر یہ کنکریے پڑے جسکو میں
پھینکتا ہون یا بیابان سے لیکر جہانتک یہ کنکری جاوے اوتنا اسباب مین نے بیچا دوسرے یہ کہ
بائع یہ شرط لگاوے کہ جب تک مین کنکری پھینکون مجھے اختیار ہے بعد اوس کے اختیار نہین
ہے تیسرے یہ کہ خود کنکری پھینکنا بیع قرار پاوے مثلاً یون کہے جب مین اُس کپڑے پر کنکری مارون
تو وہ اتنے کو بک جاوے گا اور لیکن دھوکے کی بیع تو وہ ایک اصل عظیم ہے کتاب البیع کی اور اس
مین بہت سے مسائل داخل ہین مثلاً بیع بھاگے ہوئے بردے کی اور معدوم کی اور مجہول کی اور
جس کی تسلیم پہ قدرت نہین ہے اور جسپر بائع کی ملک پوری نہین ہوئی اور بیع مچھلی کی پانی مین
دودھ کی تھن مین بچہ کی پیٹ مین پرندے کی ہوا مین کسی غیر معین تھیلی یا کپڑے یا بکری کی وغیرہ
تو یہ سب بیعین باطل ہین اس لیے کہ ان سب مین دھوکا ہے (انتہے مختصرا) باب

تحریم بیع حبل الحبلۃ ترجمہ حبل الحبلہ کی بیع کی ممانعت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حبل
الحبلہ کی بیع سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ
يَتَبَايَعُوْنَ لَحْمَ الْجَزُوْرِ اِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ
تَحْمِلَ الَّتِيْ نُتِجَتْ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ترجمہ حضرت
عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے جاہلیت کے لوگ اونٹ کا گوشت بیچتے تھے حبل
الحبلہ تک اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی جنے پھر اوسکا بچہ حاملہ ہو اور وہ جنے تو جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے ف نووی نے کہا حبل الحبلہ کی یہی تفسیر مالک اور شافعی
نے اختیار کی ہے اور بعضون نے کہا کہ حبل الحبلہ سے مراد یہ ہے کہ اونٹنی حاملہ کے پیٹ کے بچے
کو بیچے احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور دونون بیعین باطل
ہین اول بوجہ جہالت میعاد کے اور دوسری بوجہ معدوم اور مجہول ہونے مبیع کے باب

تحریم بیع الرجل علی بیع اخیہ وسومہ علی سومہ وتحریم النجش وتحریم التصریۃ
اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے نہ اوسکی بیع پر بیچے اور لاڑ پاپن اور تھن مین دودھ بھر رکھنا حرام

۔ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع بعضکم علی بیع بعض ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع الرجل علی بیع اخیہ ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ الا ان یاذن لہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دیوے مگر اوسکی اجازت سے فائدہ نووی نے کہا بیع کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے تو جو چیز خریدی ہے اوسکی خرید فسخ کر ڈال مین ویسی ہی چیز اوس سے سستی دیتا ہون یا اوس سے عمدہ چیز اوسی قیمت پر دیتا ہون اور یہ حرام ہے اسیطرح اپنے بھائی کی خرید پر خریدنا بھی حرام ہے اوسکی مثال یون ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے تو نے جو چیز بیچی ہے اوسکی بیع فسخ کر ڈال مین تجھسے اوس سے زیادہ قیمت پر خرید لونگا اور پیام کی مثال کتاب النکاح مین گذر چکی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسم المسلم علی سوم المسلم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے چکانے پر نہ چکاوے فائدہ نووی نے کہا یہ جب ہے کہ بایع اور مشتری بیع پر راضی ہو چکے ہون لیکن ابھی بیع نہین ہوئی ہے اتنے مین دوسرا کہے کہ مین یہ چیز خرید لیتا ہون یہ ناجائز ہے لیکن ہراج نیلام اس سے الگ ہے اسکو درست ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یستام الرجل علی سوم اخیہ وفی روایۃ الدورقی علی سیمۃ اخیہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اپنے بھائی کے چکاؤ پر چکانے سے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتلقی الرکبان لبیع ولا یبیع بعضکم علی بیع بعض ولا تناجشوا ولا یبیع حاضر لباد ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعھا بعد ذلک فھو بخیر النظرین بعد ان یحلبھا فان رضیھا امسکھا وان سخطھا ردھا وصاعا من تمر ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قافلہ سے نہ ملو بیع کے لیے ف یعنی آگے بڑھکر اناج کے کھیپ مول لینے کے لیے بنجارون سے نہ ملا کرو کیونکہ اس مین دو نقصان ہین ایک نقصان بیوپاری کا کہ شاید بازار مین زیادہ کو بکتا ہو دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار مین کھیپ آتے تو سب لوگ مول لیتے ف

اور نہ بیچے کوئی تم مین سے دوسرے کی بیع پر اور نہ لاڑ یا ہن کرو **ف** یعنی دوسرے کو نقصان دینے کے لیے قیمت نہ بڑہاؤ جب خریدنا منظور نہ ہو **ف** اور نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو **ف** جابر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اور چھوڑ دو لوگون کو آپس مین خرید فروخت کرین خدا روزی دیتا ہے ایک کو ایک سے مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر کوئی باہر سے شہر مین مثلاً اناج بیچنے لاوے اور بازار کے بہاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اوس سے کہے کہ تو ابہی نہ بیچ میرے پاس رکہہ جا مین تجھکو مہنگا بیچدونگا اوسکو حضرت نے منع کیا کہ اس مین لوگون کا نقصان ہے اگر قحط ہو تو یہ بالاتفاق حرام ہے ورنہ مکروہ ہے **ف** اور نہ بند رکہو تہن مین دودہ اونٹ کا یا بکری کا پہر جو کوئی خریدے ایسے جانور کو (جسکا دودہ تہن مین رکہا گیا ہو دہوکا دینے کے لیے) تو خریدنے والے کو اختیار ہے (جب وہ دودہ دوہے اور اسکو معلوم ہو کہ دودہ اوتنا نہین نکلیگا جتنا گمان تہا) دونون مین سے جو بہلا معلوم ہو دوہنے کے بعد اوسکو کرے اگر پسند آوے تو رکہہ لیوے اور جو نا پسند ہو تو وہ جانور پہیر دیوے اور ایک صاع کہجور کا دودہ کے بدلے پہیر دیوے **فائدہ** امام شافعی اور جمہور علمار نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے محض قیاس سے حدیث کے خلاف حکم دیا ہے حالانکہ اون کا اصول یہ ہے کہ حدیث ضعیف بہی قیاس کے اوپر مقدم ہے اور یہ حدیث باتفاق علما صحیح ہے اور متعدد صحابہ سے مروی ہے خود ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اسواسطے علمائے حنفیہ کو امام اعظم کا قول اس باب مین ترک کرنا چاہیے اور حدیث پر عمل کرنا ضرور ہے اور یہی ارشاد ہے امام ابو حنیفہ کا رحم کرے اللہ تعالے اونپر اور بخش دیوے خطا اونکی آمین یا رب العالمین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن التلقی وان یبیع حاضر لباد وان تسأل المرأۃ طلاق اختھا وعن النجش والتصریۃ وان یستام الرجل علی سوم اخیہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سوارون سے جاکر ملنے سے (جو غلہ لاتے ہین) اور شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے اور ایک سوکن کو دوسری سوکن کے لیے طلاق چاہنے سے اور لاڑ یا ہن سے

اور تھن میں دودہ روکنے سے اور ایک بھائی کے مول تول پر مول کرنے سے عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ النَّجْشِ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لاگ بازی
سے **بَابُ تَحْرِيْمِ تَلَقِّی الْجَلَبِ** آگے بڑھکر بنجاروں سے ملنے کی ممانعت عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ
تُتَلَقَّی السِّلَعُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاَسْوَاقَ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ الْاٰخَرَانِ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ التَّلَقِّیْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا آگے جاکر اسباب تجارت سے ملنے کو یہانتک کہ وہ بازار میں آویں اور
ایک روایت میں ہے کہ آپ نے منع کیا آگے جاکر ملنے سے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ تَلَقِّی الْبُيُوْعِ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جاکر سوداگروں سے ملنے کو عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَلَقَّی الْجَلَبُ ترجمہ
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
آگے جاکر کھیپ سے ملنے کو عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّی فَاشْتَرٰی مِنْهُ
فَاِذَا اَتٰی سَیِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو آگے جاکر مالوں کے
کھیپ سے (جبتک وہ بازار میں نہ آویں اور مال والوں کو بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہو) اگر
کوئی آگے جاکر ملے اور مال خریدے پھر مال کا مالک بازار میں آوے (اور بھاؤ کی دریافت
میں معلوم ہو کہ اسکو نقصان ہوا ہے) تو اوسکو اختیار رہے (چاہے بیع فسخ کر ڈالے) **ف**
امام نووی نے کہا ظاہر احادیث سے اسکی حرمت معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے

امام شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کے نزدیک آگے جانا درست ہے
بشرطیکہ لوگون کو نقصان نہ ہو اور نقصان کی صورت مین مکروہ ہے اور صحیح جمہور کا مذہب
ہے اور جو کسی کام کو باہر نکلے اور وہان مال والے ملین اور مال خرید لین تو اس مین دو قول
مین صحیح یہ ہے کہ حرام ہے انتہی مختصرا **باب** تحریم بیع الحاضر للبادی شہر والا باہر
والے کا مال نہ بیچے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یبلغ بہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع حاضر لباد وقال زھیر عن النبی صلی اللہ
انہ نھی ان یبیع حاضر لباد ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچے بستی والا باہر والے کا مال **عن** ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتلقی الرکبان
وان یبیع حاضر لباد قال فقلت لابن عباس ما قولہ حاضر لباد قال لا یکون
لہ سمسارا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
سوارون کی (جو مال لیکر آوین) آگے جاکر ملاقات سے اور منع کیا بستی والے کو باہر والے
کا مال بیچنے سے طاؤس نے کہا مین نے ابن عباس سے پوچھا اسکا کیا مطلب ہے اونہون نے
کہا بستی والے کو نہین چاہیے کہ باہر والے کا دلال بنے اوسکا مال بکوانے مین بلکہ اوسکو
خود بیچنے دے **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یبیع حاضر لباد دعوا الناس یرزق اللہ بعضھم من بعض
ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
بیچے شہر والا باہر والے کا مال بلکہ چھوڑ دو لوگون کو اللہ روزی دیتا ہے ایک کو ایک سے **عن**
جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال نھینا ان یبیع
حاضر لباد وان کان اخاہ او اباہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم منع کیے گئے
اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کے مال کو بیچے اگرچہ اوسکا بھائی یا باپ ہووے **عن**
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نھینا ان یبیع حاضر لباد ترجمہ

انس بن مالک سے روایت ہے منع ہوئے ہم اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کا مال بیچے

ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان احادیث سے اس امر کی حرمت ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے شافعی اور اکثر علماء کا اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ کوئی مسافر باہر سے یا دوسرے شہر سے مال لیکر آوے بیچنے کے لیے اور بستی والا اوس سے یون کہے تو اپنا مال میرے پاس چھوڑ دے مین آہستہ آہستہ مہنگا بیچدون گا تو یہ منع ہے اگر اس مال کے شہر والون کو حاجت نہو تو منع نہین باوجود مخالفت کے اگر کوئی بیچے تو بیع صحیح ہو جاوے گی لیکن حرام رہے گی ہمارا یہی مذہب ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک بیع فسخ کردی جاوے گی اور عطا اور مجاہد اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ بیع درست ہے کیون کہ اس مین احسان ہے باہر والے پر اور ان حدیثون کو اونہون نے منسوخ کہاہے اور یہ دعوے ہے بلا دلیل کیونکہ اگر احسان بھی ہو مال والے پر تب بھی برائی ہے ساری بستی والون کے ساتھہ کہ وہ اوس مال سے فائدہ اُٹھاتے اور نفع کہاتے اور دعوے نسخ کا لغو ہے (انتہی مع زیادۃ)

باب حکم بیع المصراۃ مصراۃ کی بیع کا بیان

ف مصراۃ اوسی جانور کو کہتے ہین جسکے مالک نے دودہ دہونا اُسکا موقوف کر دیا ہو تا کہ تہنون مین خوب دودہ بہر جاوے اور لوگ دہوکا کہا دین اوسکا بیان اوپر گذر چکا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشترٰی شاۃ مصراۃ فلینقلب بھا فلیحلبھا فان رضی حلابھا امسکھا والا ردھا ومعھا صاع من تمر **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودہ چڑہی بکری خریدے پہر جاکر اُسکا دودہ نچوڑے اگر اُسکا دودہ پسند آوے تو رکہہ چھوڑے نہین تو بکری پہیر دے اور ایک صاع کہجور کا اُس کے ساتہہ دودہ کے بدلے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع شاۃ مصراۃ فھو فیھا بالخیار ثلاثۃ ایام ان شاء امسکھا وان شاء ردھا ورد معھا صاعا من تمر **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودہ چڑہی ہوئی

بکری خریدے اوسکو تین روز تک اختیار ہی چاہے اوس کو رکہہ چہوڑے چاہے پہیر دیوے
اوس کے ساتہہ ایک صاع کہجور کا بہی دیوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ
فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تہن مین دودہ جمع کیا ہو بکری
بکری خریدے اوسکو تین دن تک اختیار ہے اگر پہیر دیوے تو ایک صاع اناج کا بہی دیوے لیکن
گیہون دینا ضرور نہیں ف عرب مین گیہون گران ہین اور کہجور اور دوسرے اناج ارزان
ہین تو فرمایا کہ کہجور کا ایک صاع دیوے یا دوسرے کسی اناج کا جیسے جواری مسور وغیرہ عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی
شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ
تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مصراۃ بکری خریدے تو اوسکو اختیار ہے چاہے رکہہ لیوے چاہے
پہیر دیوے اور ایک صاع کہجور کا بہی اوس کے ساتہہ دیوے نہ گیہون کا عَنْ اَیُّوْبَ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِیَارِ ترجمہ دوسری
روایت کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَا اَحَدُكُمْ اشْتَرٰی لِقْحَةً مُصَرَّاةً اَوْ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ
اَنْ یَحْلُبَهَا اِمَّا هِیَ وَاِلَّا فَلْیَرُدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ ترجمہ ہمام بن منبہ نے کہا یہ وہ حدیثیں
ہین جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر کئی حدیثین
ذکر کین اون مین سے ایک یہہ بہی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین
سے کوئی اونٹنی خریدے جسکا دودہ چڑہایا گیا ہو یا ایسی بکری خریدے تو اوسکو اختیار ہے
دودہ دوہنے کے بعد یا اوسکو رکہہ لیے یا پہیر دے اور ایک صاع کہجور کا بہی اوس کے ساتہہ
دے ف امام نووی نے کہا اوپر گذر چکا کہ تصریہ یعنے جانور کا دودہ چڑہانا

لوگون کو دہوکا دینے کے لیے حرام ہے اور باوجود حرمت کے ان احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ بیع صحیح ہو جاوے گی اور خریدار کو اختیار ہوگا چاہے رکہے چاہے پہیر دے اسی طرح ہر مکر اور فریب کی بیع مین خریدار کو اختیار ہے مثلا کسینے بوڑہی لونڈی کے بال کالے کر دیے یا گہونگر بنا دیے اور مانند اس کے اور اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے کہ یہ اختیار فوراً ہوگا علم کے بعد یا تین دن تک رہیگا تو بعضون نے کہا تین دن تک رہیگا اور اصح یہ ہے کہ علم کے ساتہہ ہی اختیار ہوگا اور حدیث مین جو تین دن کی قید مذکور ہے وہ اس لیے کہ اکثر علم تین دن مین ہوتا ہے کیونکہ ایک آدہ دن دودہ کم دینے مین چارہ وغیرہ کی خرابی کا گمان ہوتا ہے لیکن تین دن کے بعد یقین ہو جاتا ہے پہر جب ایسا جانور پہیر دینا چاہے اونٹ ہو یا بکری یا گاے دودہ اسکا بہت ہو یا تہوڑا ہر حال مین دودہ کے بدلے ایک صاع کہجور کا دینا کافی ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک اور لیث اور ابن ابی لیلے اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقہاء محدثین کا اور یہی صحیح ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ اوس شہر مین جس چیز کا خوراک مین رواج ہو اسکا ایک صاع دیدیوے یہ کہجور سے خاص نہین ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ایک طائفہ اہل عراق اور بعض مالکیہ نے یہ کہا ہے کہ وہ جانور پہیر دے اور ایک صاع کہجور دینا ضرور نہین ہے بلکہ دودہ کی قیمت دینا چاہیے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر مثلی شی کو تلف کرے تو مثل دیوے ورنہ قیمت دیوے اور دوسری جنس کا دینا قاعدہ کے خلاف ہے اور جمہور علماء یہ جواب دیتے ہین کہ جب حدیث صاف وارد ہو گئی تو عقلی قاعدہ سے اوسپر اعتراض نہین کرنا چاہیے اور حکمت اس مین یہ ہے کہ عرب کی خوراک اسوقت مین کہجور تہی اور صاع ہر صورت مین مقرر کیا گیا ہے بطور حد کے تاکہ جہگڑا نہ ہو اور اکثر گاؤن دیہات مین قیمت مین اختلاف ہوتا ہے اور فساد ہوتا ہے تو شرع نے ایک ضابطہ قرار دیدیا تاکہ اس قسم کے جہگڑے مطلق پیدا ہونے نہ پاوین اور اسکی مثال شرع مین موجود ہے مثلاً بچہ کی دیت ایک بردہ وغیرہ انتہی

باب بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيْعِ قَبْلَ الْقَبْضِ قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتہہ بیچنا درست نہین ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما واحسب کل شیء مثلہ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اسکو نہ بیچے جب تک اوس پر قبضہ نہ کر لیوے
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں ہر شے کو اسی پر خیال کرتا ہوں **ف** اور امام
شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ اناج کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ ہر ایک شی کی خواہ منقول
ہو یا غیر منقول بیع درست نہیں جب تک بائع کا قبضہ اوس پر نہ ہووے اور عثمان بتی نے کہا
ہر شے کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا صرف زمین یا مکان یا
باغ وغیرہ غیر منقول کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور کسی چیز کی درست نہیں اور امام مالک
نے کہا کہ سوا اناج کے اور سب چیزوں کے بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور اکثر علماء نے اس
اتفاق کیا ہے اور بعضوں نے کہا جو چیزیں نپ اور تل کر بکتی ہیں اون میں اسی حدیث کے
موافق حکم ہوگا اور باقی چیزوں کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے لیکن عثمان بتی کا قول بالکل شاذ
اور متروک ہے اور قابل عمل اور اعتبار نہیں ہے (نووی) **عن** عمرو بن دینار بہذا
الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یقبضہ قال ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما واحسب کل شیء بمنزلۃ الطعام ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یکتالہ فقلت لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لم فقال
الا تراہم یتبایعون بالذہب والطعام مرجا ولم یقل ابو کریب مرجا ترجمہ
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ
اسکو نہ بیچے جب تک ناپ نہ لیوے طاوس نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
پوچھا کیوں اس کی کیا وجہ ہے انہوں نے کہا تم نہیں دیکھتے لوگوں کو اناج سونے اور چاندی
کے بدلے میعاد پر بیچتے ہیں **ف** تو اب اگر یہ شخص قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے گا تو مبیع کہاں
سے لاوے گا حالانکہ بیع میں مبیع کا ہونا ضرور ہے اگر یہی میعاد پر بیچے اور کم میعاد ہو پہلے
میعاد سے تو وہی قباحت ہے اور جو زیادہ ہو تو گویا روپیہ کی بیع روپیہ سے ہوئی اور یہ بیفائدہ

ہے اور اس مین غرف ہو رہا کا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ ترجمہ عبد اسد بن عمر رضی اسد تعالی عنہما سے روایت ہو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اُسکو نہ بیچے جب تک اوسکو پورا نہ لے لیوے (یعنی ماپ تول نہ لیوے) اور اُسپر قبضہ نکر لیوے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَیَبْعَثُ عَلَیْنَا مَنْ یَّاْمُرُنَا بِانْتِقَالِہٖ مِنَ الْمَکَانِ الَّذِیْ ابْتَعْنَاہُ فِیْہِ اِلٰی مَکَانٍ سِوَاہُ قَبْلَ اَنْ نَّبِیْعَہٗ ترجمہ عبد اسد بن عمر رضے اسد تعالے عنہما سے روایت ہو ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانے مین اناج خریدتے تھے پہر ایک شخص کو ہماری پاس بہیجتے تھے جو ہمکو حکم کرتا اناج کو اوس جگہہ سے اٹھا لے جانے کا جہان خریدتے تھے بیچنے سے پہلے (تاکہ قبضہ ہو جاوے اوسکے بعد اگر چاہے تو اور اور کسی کے ہاتھ بیچ کرے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ قَالَ وَکُنَّا نَشْتَرِی الطَّعَامَ مِنَ الرُّکْبَانِ جِزَافًا فَنَہَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّبِیْعَہٗ حَتّٰی نَنْقُلَہٗ مِنْ مَّکَانِہٖ ترجمہ حضرت عبد اسد بن عمر رضے اسد تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پہر اُسکو نہ بیچے جبتک اُسپر قبضہ نہ کر لیوے اور ہم اناج کو خریدا کرتے سوارون سے ڈہیر لگا کر پہر جناب رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا اوس ڈہیر کے بیچنے سے جب تک اوسکو ہم اور جگہہ نہ لیجاوین عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ وَیَقْبِضَہٗ ترجمہ عبد اسد بن عمر رضے اسد تعالی عنہ سے روایت ہو جناب رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اُسکو نہ بیچے جب تک اُسکو پورا نہ لے لیوے اور قبضہ نہ کر لیوے (پورا لینے سے مراد یہ ہے کہ اُسکو تول ماپ لیوے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَقْبِضَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جُزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يُحَوِّلُوهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مار پڑتی اس بات پہ کہ وہ اناج کے ڈھیر خریدتے پھر اوسی جگہہ اوسکو بیچ ڈالتے قبضہ سے پہلے **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ حاکم اسلام بیع فاسد کرنے والے کو تعزیر دے سکتا ہے مارے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ابْتَاعُوا طَعَامًا جُزَافًا يُضْرَبُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ ذٰلِكَ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مار پڑتی جب وہ اناج کے ڈھیر خریدتے اور اوسی جگہہ پر اپنے مکانوں پر لیجانے سے پہلے اون کو بیچتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جُزَافًا فَيَحْمِلُهُ إِلَى أَهْلِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اناج خریدتے تھے یوں ہی ڈھیر کا ڈھیر پھر اوسکو اوٹھا لاتے اپنے گھر کو **ف** امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث سے اناج کا ڈھیر خریدنا بغیر ناپے اور تولے درست ٹھیرا اور یہی مذہب ہے شافعی کا کہ گیہوں یا کھجور وغیرہ کا ڈھیر خریدنا حرام نہیں ہے لیکن کراہت میں اوس کے دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ اگر کراہت ہو تو تنزیہی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ تنزیہی کراہت بھی نہیں ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ مَنِ ابْتَاعَ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر وہ اوسکو نہ بیچے جبتک اوسکو ناپ لیوے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ أَحْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يُسْتَوْفَى فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ فَنَهَى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فَنَظَرْتُ إِلَى حَرَسٍ

يَأْخُذُ وَيَرْكَهَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِي النَّاسِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے
اونہون نے مروان بن الحکم سے کہا (جو عامل تہا مدینہ کا) تونے درست کردیا ربا کی بیع کو مروان نے
کہا کیون مین نے کیا کیا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تونے سند (پروانہ) کی بیع جائز
رکہی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اناج کی بیع سے اوسپر قبضہ کرنے سے پہلے
تب مروان نے خطبہ سنایا لوگون کو اور منع کیا اونکی بیع سے - سلیمان جو راوی ہے اس
حدیث کا حضرت ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے اوس نے کہا مین نے دیکہا چوکیدارون
کو وہ ان چہٹیون کو چہین رہے تہے لوگون سے ف یعنے اون لوگون سے جنہون نے
خریدا تہا اون کو قبضہ سے پہلے - یہان مراد اُن سندون سے جو چہٹیان ہین جو حکومت سے
ملتی ہین سالانہ معاش کی اوس مین اناج ہوتا ہے اور روپیہ وغیرہ توجس کے نام کی چہٹی نکلی
اوسکو چاہیے کہ اپنے قبضہ مین لاکر بیچے آپ اگر قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے تو اسمین اختلاف ہے
نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اصح یہ ہے کہ وہ جائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ جائز نہین ہے بدلیل قول
ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ کے اور جس نے جائز رکہا اوس نے ابوہریرہ رضے اللہ عنہ
کے قول کی تاویل کی ہے اس طرح پر کہ مراد اون کی وہ بیع ہے جو مشتری نے کسی تیسری شخص
کے ہاتہہ کی ہو مشتری کے قبضہ سے پہلے نہ اول بیع جو صاحب سند نے مشتری کے ہاتہہ کی
تو یہی بیع ثانی مرے ہے نہ بیع اول سے اس لیے کہ صاحب سند کی ملک مستقل ہے اور وہ مشتری
نہین ہے تو اوسکی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے جیسے کوئی ترکہ کا مال قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے
انتہی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ ترجمہ جابر بن
عبداللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جب تو کوئی اناج
خریدے پہر مت بیچ اوسکو جبتک اوسپر قبضہ نہ کرلے بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ صُبْرَةِ التَّمْرِ
الْمَجْهُولَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ کہجور کے ڈہیر کو جسکا وزن معلوم نہ ہو کہجور کے بدلے بیچنا درست
نہین ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى

مِنَ التَّمْرِ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ڈھیر بیچنے سے جسکا وزن معلوم نہو اوس کھجور کے بدلے جسکا وزن معلوم ہو۔ **ف** کیونکہ جب جنس ایک ہو تو برابر بیچنا چاہیے اور یہان احتمال ہے کہ ایک طرف کھجورین ماپ مین زیادہ ہون البتہ اگر دوسری جنس کے بدلے بیچے تو قباحت نہین ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ التَّمْرَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** ثُبُوْتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ بائع اور مشتری دونون کو اختیار ہے جب تک اوسی مقام مین رہین جہان بیع ہوی ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونون کو اختیار ہے (بیع کو فسخ کرنے کا) جبتک دونون جدا نہ ہون مگر اُس بیع مین جسمین اختیار کی شرط کی گئی ہو **ف** اُس مین جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہتا ہے مدت معین تک **نووی** علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے دلیل لی گئی ہے اختیار مجلس کی ثبوت پر بائع اور مشتری دونون کے لیے یہان تک کہ وہ دونون مجلس بیع سے جدا ہون (یعنے وہان سے اور کہین چلے جاوین اپنے جسم سے جدا ہو جاوین) اور جمہور صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے اور اسی طرف گئے ہین علی بن ابیطالب اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابوہریرہ اور ابوبرزہ اسلمی اور طاؤس اور سعید بن المسیب اور عطا اور شریح اور حسن بصری اور شعبی اور اوزاعی اور ابن ابی ذیب اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور ابن مبارک اور علی بن المدینی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور ابوثور اور ابوعبید اور بخاری اور تمام محدثین اور امام ابوحنیفہ رح اور مالک نے کہا ہے کہ مجلس کا اختیار کوئی چیز نہین ہے بلکہ جب زبان سے ایجاب اور قبول ہو گیا تو بیع لازم ہو گئی اور ربیعہ نے ایسا ہی کہا ہے اور نخعی سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ثوری سے ایک روایت ایسی ہی آئی ہے لیکن صحیح حدیث سے ان لوگون کا مذہب رد ہوتا ہے اور ان کے پاس کوئی صحیح جواب نہین ہے تو صواب وہی ہے جسکو جمہور علما نے اختیار کیا ہے انتہے **عَنْ**

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث مالک عن نافع ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا عَن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا تبایع الرجلان فکل واحد منھما بالخیار مالم یتفرقا وکانا جمیعا او یخیر احدھما الاخر فان خیر احدھما الاخر فتبایعا علی ذلک فقد وجب البیع وان تفرقا بعد ان تبایعا ولم یترک واحد منھما البیع فقد وجب البیع ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی خرید اور فروخت کریں تو ہر ایک کو اختیار ہے (معاملہ توڑ ڈالنے کا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں اور ایک جگہ رہیں یا ایک دوسرے کو اختیار دیوے (معاملہ کے نافذ کرنے کا اور بیع کے پورا کرنے کا اب اگر ایک نے اختیار دیا دوسرے کو اور کہا کہ بیع کو نافذ کردے) پھر دونوں راضی ہوئے بیع کے نفاذ پر تو بیع لازم ہو گئی اور جو دونوں جدا ہو گئے بیع کے بعد اور اُن میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تب بھی بیع لازم ہو گئی عَن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبایع المتبایعان بالبیع فکل واحد منھما بالخیار من بیعہ مالم یتفرقا او یکون بیعھما عن خیار فاذا کان بیعھما عن خیار فقد وجب زاد ابن ابی عمر فی روایتہ قال نافع فکان اذا بایع رجلا فاراد ان لا یقیلہ قام فمشی ھنیھۃ ثم رجع الیہ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی خرید اور فروخت کریں آپس میں تو ہر ایک کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں یا اُن کی بیع بشرط خیار ہو پھر اگر بیع کو اختیار کریں تب بیع لازم ہو جاوے گی ابن ابی عمر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر جب بیع کرتے کسی شخص سے اور منظور ہوتا کہ معاملہ فسخ نہ ہو تو تھوڑی دور چلے جاتے (بیع کے بعد تاکہ جدائی ہو جاوے) پھر لوٹ آتے اوسکے پاس ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ روایت دلیل ہے اس امر کی کہ جدائی سے مراد بدنوں کی جدائی ہے نہ ایجاب اور قبول سے جدائی جیسے بعضوں نے تاویل کی ہے عَن ابن عمر یقول قال

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَیِّعَیْنِ لَا بَیْعَ بَیْنَھُمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیع
لازم نہ ہوگی جب تک بایع اور مشتری جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے
کہا یہ جو استثنا حدیث میں منقول ہے الا بیع الخیار اسکی تفسیر میں تین قول ہیں ایک یہ مراد وہ خیار
ہے جو بعد اتمام عقد کے ہو مجلس کی جدائی سے پہلے اور مطلب یہ ہے کہ دونوں کو اختیار رہے
گا جب تک جدا نہ ہوں الا اس صورت میں کہ مجلس ہی میں یہ اختیار تمام کر دیں مثلاً دونوں بلکہ
بیع کو نافذ کر دیں تو بیع لازم ہو جاوے گی اور اختیار کا باقی رہنا جدائی تک نہ ہوگا **دوسری**
یہ کہ مراد استثنی سے وہ بیع ہے جس میں اختیار کی شرط کی گئی ہو تین دن تک یا اس سے کم تو اس بیع
میں جدائی کے ساتھ اختیار ختم نہ ہوگا بلکہ مدت مشروطہ تک باقی رہے گا **تیسری** یہ کہ مراد
وہ بیع ہے جس میں نفی خیار کی شرط ہو اس صورت میں بیع مجلس ہی میں لازم ہو جاوے گی اور
اختیار نہ ہوگا اور یہ اخیر کی تفسیر اوس شخص کے مذہب پر صحیح ہوگی جو اس شرط کے ساتھ بیع
کو جائز رکھتا ہے اور صحیح ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ اس شرط سے بیع باطل ہو جاوے
گی انتہی **عَنْ** حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا وَاِنْ کَذَبَا
وَکَتَمَا مُحِقَ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں سچ بولینگے
اور بیان کر دیں گے (جو کچھ عیب ہے چیز میں یا قیمت میں) تو انکی بیع میں برکت ہوگی اور جو
جھوٹ بولیں گے اور چھپا دیں گے (عیب کو) تو انکی بیع کی برکت مٹ جاوے گی اور انکو
تجارت کو کبھی فروغ نہ ہوگا حقیقت میں تجارت ہو یا زراعت یا نوکری ایمانداری اور راستی
وہ شے ہے جسکی بدولت ہر چیز میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی ہے **عَنْ** حَکِیْمِ
بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ
الْحَجَّاجِ وُلِدَ حَکِیْمُ بْنُ حِزَامٍ فِیْ جَوْفِ الْکَعْبَۃِ وَعَاشَ مِائَۃً وَعِشْرِیْنَ سَنَۃً
ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا کہ حکیم بن حزام

جو راوی ہین اس حدیث کے وہ خاص کیسے کے اندر پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس تک جیے

باب من یخدع فی البیع جو شخص بیع مین دہوکا کہاوے عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول ذکر رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یخدع فی البیوع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بایعت فقل لاخلابۃ فکان اذا بایع یقول لاخیابۃ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر ہوا ایک شخص کا اسکو لوگ فریب دیتے ہین بیع مین تو آپ نے فرمایا اس شخص کو جب تو بیع کیا کرے تو کہدیا کر فریب نہین ہے (یعنے مجہسے فریب نہ کیجیو اگر تو فریب کرے گا تو وہ مجہپر لازم نہ ہوگا) پہر وہ جب بیع کرتا تو یہی کہتا مگر لاخلابۃ کے بدلے اوسکی زبان سے لاخیابۃ نکلتا کیونکہ وہ لام کو نہ بول سکتا عن عبد اللہ بن دینار بہذا الاسناد مثلہ ولیس فی حدیثہما فکان اذا بایع یقول لاخیابۃ ترجمہ عبداللہ بن دینار سے ایساہی مروی ہے مگر اس روایت مین یہ نہین ہے کہ جب بیچتا تو لاخیابۃ کہتا ف نووی نے کہا بعضے نسخون مین لاخیانۃ ہے مگر وہ تصحیف ہے اور بعضے نسخون مین لاخدابۃ ہے پر صحیح وہی ہے لاخیابۃ اور اس شخص کا نام حبان بن منقذ بن عمرو انصاری تہا جو باپ ہے یحیے اور واسع بن حبان کا احد کے جنگ مین شریک تہا اور بعضون نے کہا اوسکا باپ منقذ تہا اوسکی عمر ایک سو تیس سال کی ہو گئی تہی اور کسی لڑائی مین اوس کے سر مین پتہر کا زخم لگا تہا اس وجہ سے اوسکی عقل اور زبان دونون مین فتور آگیا تہا اور دارقطنی نے کہا کہ وہ اندہا تہا اور ایک روایت مین ہے جو ثابت نہین ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہ بہی فرمایا تہا تو کہا کر مجہکو اختیار ہے تین دن تک (روایت کیا اسکو حاکم نے مستدرک مین اور بیہقی نے کتاب المعرفۃ مین اور ابن ماجہ نے سنن مین اور دارقطنی نے اور بخاری نے تاریخ وسط مین اور تاریخ کبیر مین اور طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور عبدالرزاق نے مصنف مین اور عبدالحق نے احکام مین) اب اختلاف کیا ہے علما نے اس حدیث مین بعضون نے یہ اختیار خاص رکہا ہے اسی شخص سے اور کہا ہے دوسرے لوگون کو اگرچہ اون کا نقصان ہو بیع مین یہ اختیار نہین ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کا اور یہی صحیح روایت ہی مالک سے اور بغدادیو

مالکیہ نے کہا کہ جس کو غبن دیجاوے اُسکو اختیار رہے اس حدیث کی رو سے بشرطیکہ وہ غبن تہائی
قیمت تک پہونچے اور اس سے کم مین یہ اختیار نہ ہوگا اور صحیح اول مذہب ہے کیونکہ اختیار
صحیح روایت سے ثابت نہین ہوا انتہی مختصراً **باب** النهي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها
بغير شرط القطع میوہ جبتک اُسکی صلاحیت کا یقین نہ ہو درخت پر بیچنا درست نہین جب
کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها نهى البائع والمبتاع **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا میوؤن
کے بیچنے سے درختون پر جبتک اُن کی صلاحیت کا یقین نہ ہو منع کیا بائع کو بیچنے
سے اور خریدار کو خریدنے سے **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما
عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر
رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع النخل حتى
تزهو وعن السنبل حتى يبيض ويأمن العاهة نهى البائع والمشتري **ترجمہ** عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے
بیچنے سے جبتک وہ لال یا زرد نہ ہو (کیونکہ جب سرخی یا زردی اوسمین آجاتی ہے تو سلامتی
کا یقین ہوجاتا ہے) اسی طرح منع فرمایا بالی کے بیچنے سے جبتک سفید نہ ہو اور آفت کا
ڈر نجاوے اور منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے **عن** ابن عمر
رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبتاعوا الثمر
حتى يبدو صلاحه ويذهب عنه الآفة قال يبدو صلاحه حمرته وصفرته
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مت بیچو پھل کو درخت پر جبتک اوسکی سلامتی معلوم نہ ہولے اور آفت کے
جانے کا یقین ہوجاوے سلامتی معلوم ہونے سے یہ غرض ہے کہ اس مین سرخی یا زردی
نمود ہوجاوے **عن** يحيى بهذا الاسناد حتى يبدو صلاحه لم يذكر ما بعده
ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي

صلى الله عليه وسلم بمثل حديث عبد الوهاب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث مالك وعبيد الله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبتاعوا الثمر حتى يبدو صلاحه ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پہل کو جبتک اوسکی سلامتی معلوم نہ ہولے عن عبد الله بن دينار بهذا الاسناد وزاد في حديث شعبة فقيل لابن عمر رضي الله تعالى عنهما ما صلاحه قال تذهب عاهته ترجمہ دوسری روایت کا بہی وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے لوگون نے کہا عبداللہ بن عمر سے پہل کی سلامتی سے کیا مراد ہے اونہون نے کہا اوسکی آفت جاتی رہے عن جابر رضي الله تعالى عنه قال نهى او نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمر حتى يطيب ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے منع کیا یا منع کیا ہمکو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میوون کے بیچنے سے جبتک وہ پاک نہ ہوجاوین (یعنے آفت سے) عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے پہل بیچنے سے یہانتک کہ اُسکی صلاحیت ظاہر ہو عن ابي البختري قال سألت ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عن بيع النخل فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع النخل حتى يأكل منه او يؤكل منه وحتى يوزن قال فقلت ما يوزن فقال رجل عنده حتى يحزر ترجمہ ابو البختری رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے (اُن کا نام سعید بن عمران تہا) مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے پوچہا کہجور کے درختون کی بیع کو (یعنے اون کے پہل بیچنے کو) اُنہون نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہجور کی بیع سے جب تک وہ کہانے کے لائق ہو اور جب تک وہ کاٹ کر رکہنے کے لائق ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پہلون کو جب تک اون کی صلاحیت معلوم
نہو **ف** نووی نے کہا یہ ممانعت اوس صورت مین ہے جب کاٹنے کی شرط نہ ہو بیع
مین لیکن ہمارے صحاب نے کہا ہے کہ اگر کاٹنے کی شرط کیجاوے پہر نہ کاٹین تب بہی صحیح
ہوجاوے گی اور بائع جبر کرے گا خریدار پر کاٹ لینے کے لیے البتہ اگر دونون راضی ہوجاوین
درخت پر رہنے دینے کے لیے تو جائز ہے اور جو اس شرط سے بیچے کہ درخت پر رہنے دیگر
تو بیع باطل ہے بالاجماع اس لیے کہ کبہی پہل تلف ہوجاتا ہے تو بائع اپنے بہائی کا مال مفت
اوڑالے گا اور یہ منع ہے ایسیطرح اگر بلاشرط بیچے تب بہی ہمارے اور جمہور علمار کے نزدیک
بیع باطل ہے اور بعد صلاحیت معلوم ہوجانے کے ہر طرح سے بیع درست ہے **بَابُ** تَحْرِيمِ
بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ إِلَّا فِي الْعَرَايَا تر کہجور کو خشک کہجور کے بدلے بیچنا حرام ہے مگر عریہ مین
درست ہے **ف** عریہ یہ ہے کہ باغ کا مالک اپنے درختون مین سے کچہ درخت کسی غریب کو دیوے
اور اون درختون پر تر میوہ لگا ہوا ہو پہر اوس میوہ کو وہ غریب کسی اور کے ہاتھ یا خود مالک کے
ہاتہہ خشک میوہ کے بدلے بیچڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جائز رکہا تاکہ غریبون
کو حرج نہو اور بعضون نے کہا عریہ یہ ہے کہ غریب آدمی جسکے پاس نقد روپیہ نہون وہ اپنے
اور اپنے عیال کے کہانے کے لیے خشک کہجور کے بدلے درختون پر تر کہجور خریدے تو یہ جائز
ہے بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو اور ایک وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہے اور اسیکو مزابنہ کہتے ہین
جو ممنوع ہے مگر عریہ کو آپ نے مستثنی کردیا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ
الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ أَنْ تُبَاعَ
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا منع کیا پہل کے بیچنے سے جب تک اوسکی صلاحیت معلوم نہو اور درخت پر لگی ہوئی

کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے ابن عمر نے کہا زید بن ثابت نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کی بیع مین (عرایا جمع ہے عریہ کی جسکو معنے اوپر گذرے) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت خرید کرو درخت پر کے میوے کو جب تک اوسکی صلاحیت ظاہر نہ ہو اور مت خرید کرو درخت پر کے کھجور خشک کھجور کے بدلے عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ یُّبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ یُّبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ وَاسْتِکْرَاءُ الْاَرْضِ بِالْقَمْحِ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ وَقَالَ سَالِمٌ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّةِ بِالرُّطَبِ اَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ یُرَخِّصْ فِیْ غَیْرِ ذٰلِكَ ترجمہ ابن شہاب نے روایت کی سعید بن المسیب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور محاقلہ سے۔ مزابنہ یہ ہی کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جاوے۔ اور محاقلہ یہ ہے کہ بالی مین کا گیہون یعنے کھیت بیچا جاوے گیہون کے بدلے اور منع کیا آپنے زمین کو کرایہ پر لینے سے گیہون کے بدلے (یعنے اون گیہون کے بدلے جو اوسی زمین سے پیدا ہون گے) ابن شہاب رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مجھسے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو میوے کو جب تک اوسکی صلاحیت معلوم نہ ہو اور مت بیچو درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے اور سالم نے کہا مجھسے عبد اللہ نے بیان کیا اونہون سنا زید بن ثابت سے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے رخصت دی اوس کے بعد عریہ میں رطب یا تمر کے بدلے مین اور سوا عریہ کے اور کسی کی اجازت نہین دی عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ وسلم رخص لصاحب العریۃ ان یبیعہا
بخرصہا من التمر ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اجازت دی عریہ والے کو اوس کے بیچنے کے کہجور کے بدلے اندازکرکے عن زید
بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی
العریۃ یاخذھا اھل البیت بخرصہا تمرا یاکلونہا رطبا ترجمہ زید بن ثابت
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ مین اور مراد
عریہ سے یہ ہے کہ ایک گھر کے لوگ اندازسے کہجور دیوین اور اُس کے بدلے درخت پر کے تر
کہجور کہانے کو خریدلیوین عن نافع بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
یحیی بن سعید بھذا الاسناد غیر انہ قال والعریۃ النخلۃ تجعل للقوم فیبیعونہا
بخرصہا تمرا ترجمہ یحیے بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسا ہی مروی ہے اس مین یہ ہے
کہ عریہ وہ درخت ہی کہجور کا جو کسی کو دیدیا جاوے پہر وہ اندازکرکے اوسکے پہلون کو خشک کہجور
کے بدلے بیچڈالے عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العریۃ بخرصہا تمرا قال یحیی العریۃ ان یشتری
الرجل ثمر النخلات لطعام اھلہ رطبا بخرصہا تمرا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ کی بیع مین اندازکرکے کہجور کے بدلے
یحیے نے کہا عریہ یہ ہے کہ ایک شخص کچہ درختون پر کے پہل اپنے گہر والون کے کہانے کے
لیے خریدے خشک کہجور کے بدلے اندازسے عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالے
عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العرایا ان تباع بخرصہا
کیلا ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے رخصت دی عرایا مین اندازکرکے بیچنے کی ماپ سے عن عبید اللہ بھذا
الاسناد وقال ان تؤخذ بخرصہا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن نافع بھذا
الاسناد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا بخرصہا ترجمہ
نافع سے مروی ہے اسی سند سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا کی بیع کی

انداز کرکے عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ذٰلِكَ الرِّبَا تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ يَأْخُذُهَا اَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَاْكُلُوْنَهَا رُطَبًا ترجمہ بشیر بن یسار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت کیا جو اون کے گہر مین رہتے تہے اون مین سے ایک سہل بن ابی حثمہ تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا درخت پر لگی ہوئی کہجور کو خشک کہجور کے بدلے بیچنے سے اور فرمایا یہی سود ہے یہی مزابنہ ہے مگر آپ نے اجازت دی عریہ کی بیع مین ایک درخت یا دو درخت کی کہجور کو جو گہروالا اپنے بال بچون کے کہانے کے لیے خریدے اور اُس کے بدلے انداز سے خشک کہجور دیوے تر کہجور کہانے کو عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت ہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عریہ کی بیع مین انداز کرکے عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ دَارِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى غَيْرَ اَنَّ اِسْحَاقَ وَابْنَ مُثَنّٰى جَعَلَا مَكَانَ الرِّبَا الزَّبْنَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ الرِّبَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر بعضے راویون نے زبن کا لفظ کہا ہے جس کے معنے وہی ہین جو مزابنہ کے ہین اور بعضون نے سود کا لفظ کہا ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ ابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَصْحَابَ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ ترجمہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے یعنے درخت پر کی کہجور کو خشک کہجور کے بدلے بیچنے سے مگر عرایا والون کو اس کی اجازت دی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ يَشُكُّ دَاوُدُ قَالَ خَمْسَةٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا کی بیع میں اندازہ سے بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق تک شک ہے داؤد بن الحصین کو جو راوی ہے اس حدیث کا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور مزابنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے اور درخت پر کے انگور کو خشک انگور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا وَبَيْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور مزابنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو اور درخت پر کے انگور خشک انگور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے (اٹکل اور اندازہ کر کے) اور کھیت گیہوں کا گیہوں کے بدلے بیچنے کو (اس کو محاقلہ بھی کہتے ہیں) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور مزابنہ بیع ہے درخت پر کی کھجور کی خشک کھجور کے ساتھ ماپ کر کے اور درخت پر کے انگور کی خشک انگور کے ساتھ ماپ سے اسیطرح ہر میل کی اندازے سے (اوسی پہل کے بدلے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ ترجمہ عبداللہ بن عمر

رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنہ سے
اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جاوے یعنے خشک کھجور کے
ماپ معین ہون (مثلا چار صاع یا پانچ صاع خشک کھجور کے بدلے) اور خریدار یہ کہے کہ درخت
پر کی کھجور اگر زیادہ نکلین تو میری ہین اور جو کم نکلین تو میرا ہی نقصان ہوگا عن ابو بکر
بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ
نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المزابنۃ ان یبیع ثمر حائطہ ان
کانت نخلا بتمر کیلا وان کان کرما ان یبیعہ بزبیب کیلا وان کان زرعا
ان یبیعہ بکیل طعام نھی عن ذلک کلہ وفی روایۃ قتیبۃ او کان زرعا
ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ
سے اور وہ یہ ہے کہ اپنے باغ کا پہل اگر کھجور ہو تو خشک کھجور کے بدلے بیچے ماپ سے اور
جو انگور ہو تو سوکھے انگور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو کھیت ہو تو سوکھے اناج کے
بدلے بیچے ماپ سے آپ نے ان سب سے منع کیا (کیونکہ سب مین احتمال ہی کمی اور بیشی کا)۔
عن نافع بھذا الاسناد نحوھا بمثلہم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب
من باع نخلا وعلیھا تمر جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اوس پر کھجور لگی ہو عن
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من باع
نخلا ابرت فثمرھا للبائع الا ان یشترط المبتاع ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کھجور کے درخت کو بیچا گابھا پیوند
کرنے کے بعد تو اوس کے پہل بائع کے ہین مگر جب خریدار شرط کر لیوے ف کہ پہل
مین لون گا اور بائع راضی ہو جاوے تو پہل خریدار کو ملین گے مالک اور شافعی اور لیث
اور اکثر علماء کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور وہ کہتے ہین کہ اگر اوس درخت کا گابھا
پیوند نہ ہوا ہو تو پہل خریدار کے ہون گے البتہ اگر بائع شرط کر لیوے کہ پہل مین لون گا اور
مشتری راضی ہو جاوے تو پہل بائع کو ملین گے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک
ہر صورت مین پہل بائع کے ہونگے اور ابن ابی لیلے کے نزدیک ہر حال مین خریدار کے ہونگے

النووی باختصار) عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال ایما نخل اشتری اصولها وقد ابرت فان ثمرها للذی ابرها الا
ان یشترط الذی اشتراها ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس درخت کی جڑیں کوئی خریدے اور اس میں گابھا پیوند ہوا ہو
تو پھل اوسی کے ہوں گے جس نے پیوند کیا ہے مگر جب خریدار شرط کرلیوے **ف** پھلوں
کی لینے لیے تو اوسی کے ہیں گے۔ کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے نر کی بالی چیر کے نر کی بالی
اوس میں پیوند کرتے ہیں تو بہت پھلتا ہے عربی میں اسکو تابیر کہتے ہیں اور موبّر اوس درخت
کو جس میں یہ عمل کیا گیا ہو عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما ان النبی صلی
الله علیه وسلم قال ایما امرء ابر نخلا ثم باع اصلها فللذی ابر ثمر النخل الا
ان یشترط المبتاع ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد گابھا پیوند کرے کھجور کے درخت کو بیچ ڈالے تو پھل اوسی کا ہوگا
مگر جس صورت میں خریدار شرط کرلیوے پھل کی عن نافع بهذا الاسناد نحوه ترجمہ
دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر
فثمرتها للذی باعها الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا فماله للذی باعه
الا ان یشترط المبتاع ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کھجور کے درخت کو تابیر کے
بعد خریدے تو پھل اسکا بائع کو ملیگا مگر جب مشتری شرط کرے پھل کی اور جو شخص کوئی بردہ خریدے
اور وہ مالدار ہو تو مال بائع کا ہوگا مگر جب مشتری شرط کرلے عن الزهری بهذا
الاسناد مثله ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر قال
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بمثله ترجمہ دوسری روایت بھی
عبداللہ بن عمر سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **ف** نووی نے کہا اس حدیث میں دلالت
ہے امام مالک اور شافعی کے قدیم مذہب کی کہ مالک اپنے غلام کو اگر مال کا مالک کردیوے تو اسکی

مالک ہوجاتی ہے لیکن پھر جب مالک غلام کو بیچے تو وہ مال کا مالک ہوجاتا ہے اور جدید قول شافعی
کا اور امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ غلام کسی چیز کا مالک نہین ہوتا اور حدیث سے مقصود یہ ہے
کہ جو مال غلام کے قبضے مین ہو نہ اوسکی ملک مین وہ مال بائع کا ہوگا یہانتک کہ وہ کپڑے جو
پہنا ہے وہ بھی **باب** النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ
قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السِّنِيْنَ **باب** محاقلہ اور مزابنہ
اور مخابرہ کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے اور معاومہ کا منع ہونا **ف** نووی
نے کہا مخابرہ اور مزابنہ اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے ان کا ذکر تو اوپر ہوچکا اب مخابرہ
اور مزارعہ دونون قریب قریب ہین اور ان کے معنے یہ ہین کہ زمین کو کرایہ دینا اوسکی پیداوار
کے ایک حصے پر مثلاً ثلث یا ربع یا نصف پر لیکن مزارعت مین تخم زمین کے مالک کا ہوتا
ہے اور مخابرہ مین تخم کاشتکار کا ہوتا ہے ایسا ہی کہا ہے ہمارے اکثر اصحاب نے اور امام
شافعی کا ظاہر نص بھی ہے اور بعض اصحاب نے ہمارے اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ
مزارعت اور مخابرت دونون ایک ہی ہین اور معاومہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے درخت
کا پھل دو یا تین برس کے لیے بیچ ڈالے اور یہ باطل ہے بالاجماع اس لیے کہ اوس مین دھوکا ہے
شاید وہ درخت نہ پھلے یا کوئی آفت نہ آجاوے انتہی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ
وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا
الْعَرَايَا **ترجمہ** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور مخابرہ سے اور پھلون کی بیع سے
جب تک اونکی صلاحیت معلوم نہ ہوا اور نہ بیچے جاوین پھل مگر روپیہ یا اشرفی کے بدلے
البتہ عرایا کی بیع درست ہے **ف** ان سب لفظون کے معنے اوپر بیان ہوچکے **عَنْ**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعِمَ وَلَا تُبَاعُ اِلَّا بِالدَّنَانِيْرِ
وَالدَّرَاهِمِ اِلَّا الْعَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ فَسَّرَ لَنَا جَابِرٌ قَالَ اَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْاَرْضُ الْبَيْضَاءُ
يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فَيُنْفِقُ فِيْهَا ثُمَّ يَاْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ اَنَّ الْمُزَابَنَةَ
بَيْعُ الرُّطَبِ فِي النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ يَبِيْعُ الزَّرْعَ
الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ اور محاقلہ اور مزابنہ سے اور پھل کی بیع سے جب تک وہ
کھانے کے لائق نہ ہو اور نہ بیچا جاوے مگر چاندی اور سونے کے بدلے البتہ عرایا درست ہیں
عطاء نے کہا جابر نے ان لفظوں کے معنے بیان کیے تو کہا مخابرہ یہ ہے کہ خالی زمین ایک
شخص دوسرے شخص کو دیوے اور وہ اُس میں خرچ کرے اور پیداوار میں سے حصہ لیوے
اور مزابنہ تر کھجور کی بیع ہے جو درخت پر لگی ہو سوکھی کھجور کے بدلے پیمانہ سے اور محاقلہ
کھیت میں ایسا ہی ہے یعنے کھڑا کھیت غلہ کے عوض بیچنا ناپ سے عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ
الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَاَنْ يُشْتَرَى النَّخْلُ حَتّٰى يُشْقِهَ وَالْاِشْقَاهُ اَنْ يَحْمَرَّ
اَوْ يَصْفَرَّ اَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يُبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُوْمٍ
وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُبَاعَ النَّخْلُ بِاَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْمُخَابَرَةُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَاَشْبَاهُ
ذٰلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا يَذْكُرُ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ۔
ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ سے اور کھجور کے درخت (یعنے اوسکے پھل ۱۲) خریدنے سے جب تک اون کے
پھل سرخ یا زرد (یعنے گدر) نہ ہو جاویں یا کھانے کے لائق نہ ہوں اور محاقلہ یہ ہے کہ کھڑا
کھیت اناج کے بدلے بیچا جاوے جو معین ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت کھجور کے بدلے
بیچا جاوے اور مخابرہ یہ ہے کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار پر زمین دیوے (جس کو ہمارے
ملک میں بٹائی کہتے ہیں) زید نے کہا میں نے عطا بن ابی رباح سے پوچھا کیا تم نے یہہ

حدیث جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنی وہ روایت کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اونہون نے کہا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُخَابَرَۃِ وَعَنْ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ حَتّٰی
تُشْقِحَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِیْدٍ مَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَیُؤْکَلُ مِنْھَا ترجمہ
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مزابنہ سے اور محاقلہ سے اور مخابرہ سے اور پہلون کی بیع سے جب تک وہ لال یا پیلے نہون
اور کہانے کے قابل نہ ہوجاوین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ
نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُعَاوَمَۃِ وَالْمُخَابَرَۃِ
قَالَ اَحَدُھُمَا بَیْعُ السِّنِیْنَ ھِیَ الْمُعَاوَمَۃُ وَعَنِ الثُّنْیَا وَرَخَّصَ فِی الْعَرَایَا ترجمہ
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور معاومہ سے اور مخابرہ سے اس حدیث کے دو راویون مین سے ایک
نے کہا کہ معاومہ وہ بیع ہے کئی برس کے لیے (اپنے درخت کے میوہ کی) اور منع کیا آپ نے استثنا
کرنے سے (یعنے ایک مجہول مقدار نکال لینے سے جیسے یون کہے مین نے تیرے ہاتھ یہ غلہ کا
ڈہیر بیچا مگر تہوڑا اس مین سے نکال لون گا یا یہ باغ بیچا مگر اس مین کے بعض درخت نہین
بیچے کیونکہ اس صورت مین بیع باطل ہوجاے گی اور جو استثنا معلوم ہو جیسے یون کہے یہ ڈہیر
غلہ کا بیچا مگر جو تہائی اس مین سے نکال لون گا تو صحیح ہے بالاتفاق) اور اجازت دی آپ
نے عرایا کی عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ
غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یَذْکُرُ بَیْعَ السِّنِیْنَ ھِیَ الْمُعَاوَمَۃُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس مین
معاومہ کا ذکر نہین ہے

بَابُ کِرَاءِ الْاَرْضِ زمین کو کرایہ پر دینے کا بیان

عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ وَعَنْ بَیْعِھَا السِّنِیْنَ وَعَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَطِیْبَ ترجمہ
جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو
کرایہ پر دینے سے ف نووی نے کہا علما نے اس مسئلہ مین اختلاف کیا ہے تو طاؤس اور

حسن بصری نے کہا کہ زمین کا کرایہ دینا مطلقاً درست نہین خواہ اناج کے بدل کرایہ دی یا سونے یا چاندی کے خواہ پیداوار کے کسی حصے پر اور امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور اکثر علمار کے نزدیک زمین کا کرایہ دینا چاندی اور سونے اور پارچہ اور اور اشیار کے بدل درست ہے لیکن خود اوسی زمین کی پیداوار کے کسی حصے کے بدل پر درست نہین ہے جسکو مخابرہ کہتے ہین (اور ہندی مین بٹائی) اور ربیعہ نے کہا صرف سونے اور چاندی کے بدل درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ سونے چاندی اور اور چیزون کے بدل درست ہے مگر اناج کے بدل درست نہین اور امام احمد اور ابویوسف اور امام محمد اور ایک جماعت مالکیہ کے نزدیک سونے اور چاندی کے بدل اور پیداوار کے ایک حصے کے بدل بہی درست ہے اور اسیکو مزارعت کہتے ہین اور ابن شریح اور ابن خزیمہ اور خطابی اور ہمارے اصحاب محققین نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی راجح ہے اور حدیث ممانعت کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ مخالفت بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور واسطے رغبت دلانے کے ہے مفت دینے مین تمام ہوا کلام نووی کا **ف** اور کئی برس کے لیے بیع کرنے سے اور پہل کے بیچنے سے جو درخت پر لگا ہو جب تک وہ گدر نہ ہو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ کِرَآءِ الْاَرْضِ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْہَا فَاِنْ لَّمْ یَزْرَعْہَا فَلْیُزْرِعْہَا اَخَاہُ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین خالی ہو تو وہ اُس مین کہیتی کرے اگر خود نہ کرے تو اور کسی بہائی کو دیوے (بطور عاریت کے بلا کرایہ) وہ اُس مین کہیتی کرے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَ لِرِجَالٍ فُضُوْلُ اَرَضِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْیَزْرَعْہَا اَوْ لِیَمْنَحْہَا اَخَاہُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُمْسِکْ اَرْضَہٗ **ترجمہ** جابر رضی اللہ

سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کے پاس زمینین تہین جو خالی تہین بیکار (یعنے اون مین کہیتی نہین ہوتی تہی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ضرورت سو زیادہ زمین ہو وہ اوس مین کہیتی کرے یا اپنے بہائی مسلمان کو دیوے۔ (کہیتی کے لیے) اگر وہ وُنہ لے تو اپنی زمین رکہہ چہوڑے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْخَذَ لِلْاَرْضِ اَجْرًا اَوْحَظًّا ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا کرایہ یا فائدہ لینے سے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّزْرَعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا اِيَّاهُ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اوس مین کہیتی کرے اگر نہ کر سکے اور عاجز ہو اس مین کہیتی کرنے سے تو اپنے بہائی مسلمان کو دیوے اور اُن سے کرایہ نہ لیوے عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَئَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَطَاءً فَقَالَ اَحَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا يُكْرِيْهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ ہمام سے روایت ہو سلیمان بن موسے نے عطار سے پوچہا کیا تم سے جابر بن عبداللہ انصاری نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اوس مین کہیتی کرے یا اپنے بہائی کو کہیتی کے لیے دیوے اور اُسکو کرایہ پر نہ چلاوے اونہون نے کہا ہان عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے (مخابرہ کے معنے اوپر گذر چکے) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا تَبِيْعُوْهَا فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ مَا لَا تَبِيْعُوْهَا يَعْنِي

الذراع قال نعم ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس فاضل زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لیے دیدے اور نہ بیچو اسکو۔ سلیم بن حیان نے کہا میں نے سعید بن مینا سے پوچھا بیچنے سے کیا مراد ہے کیا کرائے پر چلانا انہوں نے کہا ہان عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيْبُ مِنَ الْقِصْرِيِّ وَمِنْ كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ فَلْيُحْرِثْهَا اَخَاهُ وَاِلَّا فَلْيَدَعْهَا ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے ہم مخابرہ (بٹائی) کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تو حصہ لیتے تھے اوس اناج میں سے جو کوٹنے کے بعد بالیوں میں رہ جاتا ہے اُس میں سے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اوس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کرنے دے اور نہیں تو پڑا رہنے دیوے (یعنی کرائے پر نہ چلاوے) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ الْاَرْضَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ لَمْ يَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَلْيُمْسِكْهَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر (بٹائی سے) اور نہروں کے کناروں پر ہو لیا کرتے تھے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود اوس میں کھیتی کرے نہیں تو اپنے بھائی کو مفت دیوے نہیں تو رہنے دیوے (اور بٹائی پر نہ چلاوے) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَهَبْهَا اَوْ لِيُعِرْهَا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس کے پاس زمین ہو وہ اسکو ہبہ کر دیوے یا عاریت دیوے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ

فلیزرعھا او فلیزرعھا رجلا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس مین لون ہے کہ خود اوس مین کھیتی کرے یا کسی اور کو کھیتی کرنے کو دیوے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن کراء الارض قال بکیر وحدثنی نافع انہ سمع ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما یقول کنا نکری ارضنا ثم ترکنا ذلک حین سمعنا حدیث رافع بن خدیج ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایے پر دینے سے بکیر نے کہا مجھے حدیث بیان کی نافع نے اونہون نے سنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ کہتے تھے ہم کرایہ دیا کرتے تھے اپنی زمین کو پھر چھوڑ دیا ہمنے جب سنا رافع بن خدیج کی حدیث کو جو آگے آتی ہے عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع ارض البیضاء سنتین او ثلاثا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالی زمین کو بیچنے دو یا تین برس کے لیے عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع السنین وفی روایۃ ابن ابی شیبۃ عن بیع ثمر سنین ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال کے لیے بیع کرنے سے (یعنے درخت کو یا زمین کو) اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے منع کیا پھل کی بیع سے کئی سال کے لیے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعھا او لیمنحھا اخاہ فان ابی فلیمسک ارضہ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اوس مین کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو مفت دیوے اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رہنے دیوے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنھما اخبرہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن المزابنۃ والحقول فقال جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنھما المزابنۃ الثمر بالتمر والحقول کراء الارض ترجمہ جابر بن

عبد اللہ سے روایت ہے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع کرتے تھے مزابنہ
اور حقول سے جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مزابنہ تو کھجور کی بیع ہے جو درخت پر لگی ہو کھجور
کے بدلے اور حقول کہتے ہیں زمین کو کرایہ پر چلانے کو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ
سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِیْ رُءُوْسِ النَّخْلِ
وَالْمُحَاقَلَةُ کِرَاءُ الْاَرْضِ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت
ہے منع کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے تو مزابنہ کھجور کا بیچنا ہے
درخت پر اور محاقلہ زمین کو کرائے پر چلانا عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ کُنَّا لَا نَرٰی بِالْخِبْرِ بَاْسًا حَتّٰی کَانَ عَامُ اَوَّلٍ فَزَعَمَ
رَافِعٌ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهُ ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے
میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم مخابرہ میں کوئی برائی نہیں
سمجھتے تھے یہاں تک کہ پہلا سال ہوا تو کہا رافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا اوس سے عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ
عُیَیْنَةَ فَتَرَکْنَاهُ مِنْ اَجْلِهٖ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے
کہ عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہ نے کہا تو چھوڑ دیا ہم نے مخابرہ کو اس حدیث کی وجہ سے
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ
اَرْضِنَا ترجمہ مجاہد سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالی عنہما نے کہا ہمکو روک دیا رافع
نے ہماری زمین کی آمدنی سے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا کَانَ یُکْرِیْ مَزَارِعَهٗ
عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اِمَارَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمْ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ مُعَاوِیَةَ حَتّٰی بَلَغَهٗ فِیْ اٰخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِیَةَ اَنَّ
رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ فِیْهَا بِنَهْیٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ فَنَدخُلُ عَلَيهِ وَاَنَا مَعَهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بَعْدُ فَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ زَعَمَ ابْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا ترجمہ نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ اپنی مزرعہ کرایہ پر دیا کرتے تہے لوگون کو کہیتی کرنے کے لیے اور اون سے کرایہ لیتے زمین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالے عنہم کی خلافت مین اور شروع معاویہ کی خلافت مین یہانتک کہ معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اخیر خلافت مین اون کو خبر پہونچی کہ نافع بن خدیج اس کی ممانعت بیان کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ گئی اون کے پاس مین بہی ساتہہ تہا اور اُن سے پوچہا رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تہے مزرعون کو کرایے پہ دینے سے یہ سنکر عبداللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہما نے کرایہ دینا چہوڑ دیا پہر جب کوئی اوس کے بعد اون سے پوچہتا (اس مسئلہ کو) تو وہ کہتی خدیج کے بیٹے نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے عَنْ اَيُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَانَ لَا يُكْرِيهَا ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر عبداللہ بن عمر نے اوسکو چہوڑ دیا اور کرایہ نہین دیتے تہے مزرعون کو عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتّٰى اَتَاهُ بِالْبَلَاطِ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ ترجمہ حضرت نافع سے روایت ہی مین عبداللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہ کے ساتہہ گیا رافع بن خدیج کے پاس یہانتک کہ وہ آئے اون کے پاس بلاط مین (ایک مقام کا نام ہے متصل مسجد نبوی کے) اور انہون نے کہا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزرعون کو کرایے پر دینے سے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ اَتٰى رَافِعًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يَاْجُرُ الْاَرْضَ قَالَ فَنُبِّئَ

حَدِیثًا عَنْ نَافِعٍ فَانْطَلَقَ بِی مَعَهُ إِلَیْهِ قَالَ فَذَکَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ ذَکَرَ فِیهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَی عَنْ کِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَتَرَکَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالَی عَنْهُمَا فَلَمْ یَأْخُذْهُ ترجمہ نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہما زمین کرایہ پر لیا کرتے تھے پھر انکو خبر دی گئی ایک حدیث کی رافع سے نافع نے کہا وہ مجھکو لیکر اون کے پاس گئے پھر رافع نے اپنے چچاؤن سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کے کرایہ سے نافع نے کہا تو ابن عمر نے چھوڑ دیا کرایہ پر لینا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالَی عَنْهُمَا کَانَ یُکْرِی أَرَضِیهِ حَتّٰی بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیجٍ الْأَنْصَارِیَّ کَانَ یَنْهَی عَنْ کِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِیَهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ یَا ابْنَ خَدِیجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی کِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالَی عَنْهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالَی عَنْهُ سَمِعْتُ عَمَّیَّ وَکَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا یُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنْ کِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالَی عَنْهُ لَقَدْ کُنْتُ أَعْلَمُ فِی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ تُکْرَی ثُمَّ خَشِیَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ یَکُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثَ فِی ذٰلِکَ شَیْئًا لَمْ یَکُنْ عَلِمَهُ فَتَرَکَ کِرَاءَ الْأَرْضِ ترجمہ سالم بن عبداللہ بن عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما اپنی زمینون کو کرایہ پر دیا کرتے تھے یہانتک کہ انکو خبر پہونچی کہ رافع بن خدیج انصاری اس سے منع کرتے ہین تو عبداللہ ان سے ملے اور کہا اے خدیج کے بیٹے تم کیا حدیث بیان کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے کرایہ دینے مین رافع بن خدیج نے کہا مین نے اپنے دونون چچاؤن سے سنا اور وہ بدر کی لڑائی مین شریک تھے وہ گھر والون سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایے پر دینے سے عبداللہ نے کہا مین جانتا ہون کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین زمین کرایے پر دیجاتی تھی پھر عبداللہ ڈرے ایسا نہ ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب مین کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر انکو نہ ہوئی تو اونہون نے چھوڑ دیا زمین کو کرایہ پر دینا عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ قال کنا نحاقل الارض علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنکریہا بالثلث والربع والطعام المسمی فجاءنا ذات یوم رجل من عمومتی فقال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امر کان لنا نافعا وطواعیۃ اللہ ورسولہ انفع لنا نہانا ان نحاقل الارض فنکریہا علی الثلث والربع والطعام المسمی وامر رب الارض ان یزرعہا او یزرعہا وکرہ کراءہا وما سوی ذلک ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم محاقلہ کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو کرایہ دیتے زمین کو ثلث اور ربع پیداوار پر اور معین اناج کے اوپر ایک دن ہمارے پاس کوئی چچاؤن مین سے آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو اس کام سے جس مین ہمارا فائدہ تھا لیکن اللہ تعالی اور اوسکے رسول کی خوشی مین ہمکو زیادہ فائدہ ہے منع کیا ہمکو محاقلہ سے یعنے زمین کو کرایہ پر چلانے سے ثلث یا ربع پیداوار پر اور حکم فرمایا کہ زمین کا مالک خود اوس مین کھیتی کرے یا دوسرے کو کھیتی کے لیے دیوے اور برا جانا آپ نے کرایہ پر دینا یا اور کسی طرح پر عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا نحاقل الارض فنکریہا علی الثلث والربع ثم ذکر بمثل حدیث ابن علیۃ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم محاقلہ کیا کرتے تھے یعنے کرایہ دیتے تھے زمین کو ثلث یا ربع پیداوار پر پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا عن یعلی بن حکیم بہذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل عن بعض عمومتہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن رافع رضی اللہ تعالی عنہ ان ظہیر بن رافع وہو عمہ قال اتانی ظہیر رضی اللہ تعالی عنہ قال لقد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امر کان بنا رافقا فقلت وما ذاک ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہو حق قال سألنی کیف تصنعون بمحاقلکم فقلت نواجرہا یا رسول اللہ علی الربع او الاوسق من التمر او الشعیر قال فلا تفعلوا ازرعوہا او ازرعوہا او امسکوہا

ترجمہ رافع سے روایت ہے ظہیر بن رافع نے اون سے ایک حدیث بیان کی اور ظہیر رافع کے چچا تھے رافع نے کہا ظہیر بن رافع میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ایسے کام سے جس مین ہمارا فائدہ تہا مین نے کہا وہ کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ حق ہے اونہون نے کہا آپ نے مجہسے پوچہا تم اپنے کہیتون کو کیا کرتے ہو ہم نے کہا یا رسول اللہ انکو کرایے پر چلاتے ہین اور وہ کرایہ یہ ہے کہ نہر پر جو پیداوار ہو اسکو لینے ہین یا صد وسق کہجور کے یا جو کے آپ نے فرمایا ایسا مت کرو یا تو تم خود اون مین کہیتی کرو یا دوسرون کو کہیتی کے لیے دو (مفت) یا یون ہی رہنے دو عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ ترجمہ حنظلہ بن قیس نے رافع بن خدیج سے پوچہا زمین کو کرایہ چلانا کیسا ہے اونہون نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے مین نے کہا کیا چاندی اور سونے کے عوض مین بہی کرایہ دینا منع ہے انہون نے کہا چاندی اور سونے کے بدل تو قباحت نہین عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زُجِرَ عَنْهُ وَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ ترجمہ حنظلہ بن قیس انصاری نے کہا مین نے رافع بن خدیج سے پوچہا زمین کو کرایے دینا سونے اور چاندی کے بدلے کیسا ہے اونہون نے کہا اس مین کوئی قباحت نہین لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نہر کے کنارون پر اور نالیون کے سرون پر جو پیداوار ہوتی اوسکے بدل مین اور کبہی اور پیداوار پر زمین کو کرایے پر چلاتے تو بعض وقت ایک چیز تلف

ہوجاتی دوسری بچ جاتی اور کبھی یہ تلف ہوتی اور وہ بچ جاتی پھر بعضے دن کو کچھ کرایہ نہ ملتا مگر وہی جو بچ رہتا اس لیے آپ نے منع فرمایا اس سے لیکن اگر کرایہ کے بدل کوئی معین چیز (جیسے روپیہ اشرفی غلہ وغیرہ) جسکی ذمہ داری ہوسکے ٹہیرے تو اسمین کوئی قباحت نہین

عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ عَلٰى اَنَّ لَنَا هٰذِهٖ وَلَهُمْ هٰذِهٖ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهٖ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا ترجمہ حنظلہ زرقی سے روایت ہو اونہون نے سُنا رافع بن خدیج سے وہ کہتے تہے تمام انصارین ہمارے یہان محاقلہ زیادہ تہا ہم زمین کو کرایے پر دیتے یہ کہکر کہ یہان کی پیداوار ہم لین گے اور تم یہان کی لینا پہر کبھی یہان اوگتا وہان نہ اوگتا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو اس سے لیکن چاندی کے بدل کرایہ دینا تو اس سے منع نہین کیا عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ اَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ نَهٰى عَنْهَا وَقَالَ سَاَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہو مین نے عبداللہ بن معقل سے پوچھا مزارعت کو اونہون نے کہا مجھسے بیان کیا ثابت بن الضحاک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزارعت سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَاَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَاْسَ بِهَا ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہو ہم عبداللہ بن معقل کے پاس گئے اور اُن سے پوچھا مزارعت (بٹائی) کو اونہون نے کہا ثابت نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزارعت سے اور حکم کیا مواجرہ کا (یعنے روپیہ اشرفی پہ کرایہ چلانے کا) اور فرمایا اس مین کوئی قباحت نہین ہے عَنْ عَمْرٍو اَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِطَاوُسٍ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

كَاتَمَهُ مِنْهُ لَكِ يَثُ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَانْتَهَرَهُ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى
عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْهُمْ يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَرْضَهُ
خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُوْمًا **ترجمہ** عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
مجاہد نے طاؤس سے کہا ہمارے ساتھہ چلو رافع بن خدیج کے بیٹے کے پاس اور اون سے حدیث
سنو جسکو وہ نقل کرتے ہین اپنے باپ سے اُنہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے تو طاؤس نے گھرکا مجاہد کو اور کہا مین تو قسم اللہ کی اگر یہ جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزارعت سے تو کبھی نہ کرتا لیکن مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص
نے جو زیادہ جانتا تہا اوروں سے صحابہ مین یعنے ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مین سے کوئی اپنے بہائی کو اپنی زمین ہبہ کردیوے تو بہتر ہے کہ
اُس سے کرایہ لیوے **ف** پس معلوم ہوا کہ کرایہ دینا منع نہین لیکن مفت دینا اور اپنے
بہائی مسلمان پر احسان کرنا افضل ہے **عَنْ** عَمْرٍو وَابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّهُ كَانَ
يُخَابِرُ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوْ تَرَكْتَ هٰذِهِ الْمُخَابَرَةَ وَاِنَّهُمْ
يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى (اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَقَالَ اَيْ عَمْرُو اَخْبَرَنِيْ اَعْلَمُهُمْ
بِذٰلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا اِنَّمَا قَالَ يَمْنَحُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ
عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُوْمًا **ترجمہ** عمرو اور ابن طاوس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت
ہے طاؤس رضہ مخابرہ کرتے تہے عمرو نے کہا اے ابا عبد الرحمن (یہ کنیت ہے طاؤس کی) اچہا
ہے اگر تم چہوڑ دو مخابرہ کو کیونکہ لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا مخابرہ سے طاوس نے کہا اے عمرو مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جو صحابہ مین زیادہ جاننے
والا تہا یعنے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مخابرہ سے منع نہین کیا بلکہ یون فرمایا اگر تم مین سے کوئی اپنے بہائی کو مفت زمین

دیوے تو بہتر ہے کرایہ لیکر دینے سے عَنِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہُ عَنِ النبیِّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم نحوَ حدیثِھِم ترجمہ ابن عباس سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے عَنِ ابنِ عبّاسٍ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہُما انَّ النَّبیَّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم قالَ لَاَنْ یَّمنَحَ اَحَدُکُم اَخاہُ اَرضَہٗ خَیرٌ لَّہٗ مِن اَنْ یَّاخُذَ علیھا کذا وکذا لِشَیءٍ مَّعلُومٍ قالَ وقالَ ابنُ عبّاسٍ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہُما ھُوَ الحَقلُ وھُوَ بِلِسانِ الاَنصارِ المُحاقلۃُ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین مفت دیوے تو بہتر ہے کہ اُس سے کرایہ لیوے اتنا اتنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا یہ حقل ہے اور حقل کہتے ہیں انصار کی زبان میں محاقلہ کو (اور محاقلہ کے معنے اوپر گذر چکے) عَنِ ابنِ عبّاسٍ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہُما عَنِ النَّبیِّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم قالَ مَن کانَتْ لَہٗ اَرضٌ فَاِنَّہٗ اَنْ یَّمنَحَھا اَخاہُ خَیرٌ لَّہٗ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اگر اپنے بھائی کو مستعار دیوے (بلا کرایہ) تو بہتر ہے اوسکے لیے۔

کتابُ المُساقاۃِ والمُزارعۃِ

کتاب مساقات اور مزارعۃ کے بیان میں

ف مزارعت کے معنے اوپر گذر چکے اور مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دیوے اور یہ کہدے کہ ان میں پانی دینا اُنکی خدمت کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپس میں بانٹ لینگے آدھوں آدھ یا تہائی یا چوتھائی یا مانند اس کے۔ نووی نے کہا کہ مساقات جائز ہے اور یہی قول ہے مالک اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور جمیع فقہا محدثین اور اہل ظاہر اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے اب اختلاف کیا ہے علماء نے کہ مساقات کن درختوں میں درست ہے داؤد نے کہا کہ صرف کھجور کے درختوں میں درست ہے اور شافعی نے کہا کہ کھجور اور انگور میں اور مالک نے کہا کہ تمام درختوں میں درست ہے انتہی

مختصر عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عامل اهل خيبر بشطر ما يخرج منها من ثمر او زرع ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ کیا تھا خیبر والون سے جب خیبر فتح ہو گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون کو وہان سے نکال دینا چاہا اونہون نے کہا ہمکو رہنے دو اور جس طرح آپ کو منظور ہو ہم سے معاملہ کر لیجیے تب آپ نے یہ معاملہ کیا کہ جو پیدا ہو پہل یا اناج اوس مین سے نصف ہمارا ہے اور نصف تمہارا **ف** تو پہل مین مساقاۃ کی اور اناج مین مزارعت اس حدیث سے شافعی اور اون کے موافقین نے استدلال کیا ہے کہ مزارعت بشمول مساقات درست ہے اور علیحدہ درست نہین اور امام مالک کے نزدیک مزارعت مطلقا درست نہین مگر اوس زمین مین جو درختون کے درمیان واقع ہو اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور زفر نے کہا کہ مزارعت اور مساقات دونون نادرست ہین عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه قال اعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر بشطر ما يخرج من ثمر او زرع فكان يعطي ازواجه كل سنة مائة وسق ثمانين وسقا من تمر وعشرين وسقا من شعير فلما ولي عمر قسم خيبر خير ازواج النبي صلعم ان يقطع لهن والماء او يضمن لهن الاوساق كل عام فاختلفن فمنهن من اختار الارض والماء ومنهن من اختار الاوساق كل عام فكانت عائشة وحفصة ممن اختارتا الارض والماء ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو حوالے کر دیا خیبر والون کے اس شرط پہ کہ جو پیدا ہو پہل یا اناج وہ آدہا ہمارا ہے آدہا تمہارا تو آپ اپنی بی بیون کو ہر سال سو وسق دیتے اسی وسق کہجور کے اور بیس جو کے جب حضرت عمر نے اپنی خلافت مین خیبر کو تقسیم کر دیا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی کو اختیار دیا یا تو تم بہی زمین اور پانی کا حصہ لو یا اپنے وسق لیتے رہو تو بعضون نے زمین اور پانی لیا اور بعضون نے وسق لینا منظور کیا حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہما نے زمین اور پانی لیا تہا — عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عامل اهل خيبر بشطر ما خرج منها من زرع او ثمر واقتص الحديث بنحو

حدیث علی بن مسہر لم یذکر فکانت عائشۃ وحفصۃ ممن اختارتا الارض والماء وقال خیر ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقطع لھن الارض و لم یذکر الماء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس روایت مین یہ نہین ہے کہ حضرت عائشہ اور حفصہ نے زمین اور پانی کو اختیار کیا بلکہ یہ ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کو اختیار دیا چاہین تو وہ زمین لے لیوین اور پانی کا ذکر نہین کیا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال لما فتحت خیبر سالت یھود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرھم فیھا علی ان یعملوا علی نصف ما خرج منھا من الثمر والزرع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرکم فیھا علی ذلک ما شئنا ثم ساق الحدیث بنحو حدیث ابن نمیر وابن مسہر عن عبید اللہ وزاد فیہ وکان الثمر یقسم علی السھمان من نصف خیبر فیاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمس ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جب خیبر فتح ہوا تو یہود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ہم کو رہنے دیجیے یہین اور جو پیدا ہو میوہ یا اناج اوس مین سے آدھا آپ لیجیے آپ نے فرمایا اچھا مین زمین دیتا ہون تمکو اس شرط پر مگر جب تک ہم چاہین گے (اور جب چاہین گے نکال دین گے) پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری اتنا زیادہ ہے کہ میوہ کے دو حصے کیے جاتے پانچوان حصہ اوس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکال لیتے (اپنے اور اپنی بی بیون کے مصارف کے واسطے) اور باقی سب مسلمانون کو تقسیم ہوتی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ دفع الی یھود خیبر نخل خیبر وارضھا علی ان یعتملوھا من اموالھم ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شطر ثمرھا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے درختون کو اور زمین کو یہود کے حوالے کر دیا کہ وہ اوس کی خدمت کرین اپنی مال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آدھا میوہ دیوین عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ اجلی الیھود والنصاری من ارض الحجاز وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ظھر علی

خَيْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَئَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا عَلٰى اَنْ يَكْفُوْا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کے ملک سے نکال دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر پر غالب ہوئے تو آپ نے چاہا یہود کو نکال دینا کیونکہ جب اس زمین پر آپ غالب ہوئے تو وہ اللہ اور اوسکے رسول اور مسلمانوں کی ہوگئی اس لیے آپ نے انکو نکالنا چاہا لیکن اونہوں نے کہا آپ ہمکو رہنے دیجیے ہم یہاں محنت کرین گے اور آدہا میوہ لین گے (آدہا آپ کو دین گے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ہم تم کو رہنے دیتے ہین جب ہم چاہین گے تو نکالدین گے پھر وہ وہین رہے حضرت عمر کی خلافت مین نکالے گئے تیما یا اریحا کیطرف **ف** تیمار اور اریحا دونون گاؤن ہین اگرچہ وہ ملک عرب مین ہین لیکن حجاز مین نہین ہین اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہی تہا کہ کفار حجاز سے نکال دیے جاوین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ویسا ہی کیا

بَابُ فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ

درخت لگانے کی اور کہیتی کرنے کی فضیلت عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ وَمَا اَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ وَلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان درخت لگاوے پھر اوس مین سے کوئی کہا دے تو لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو چوری جاوے گا اوس مین بہی صدقے کا ثواب ملیگا اور جو درندے کہا جاوین اوس مین بہی صدقے کا ثواب ملیگا اور جو پرند کہا دین اوس مین بہی صدقہ کا ثواب ملیگا اور نہین کم کرے گا اوسکو کوئی مگر صدقہ کا ثواب ہوگا **ف** امام نووی نے کہا اس حدیث سے اور آیندہ کی حدیثون سے

درخت جمانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اُسکا ثواب ہمیشہ جاری رہے گا جبتک وہ درخت اور کھیت قائم رہین اور قیامت تک اون سے پیدا ہوتا رہے اور علما نے اختلاف کیا ہے کہ پاکیزہ کمائی کون سی ہے بعضون نے کہا تجارت ہے اور بعضون نے کہا صنعت یعنی ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور بعضون نے کہا زراعت اور یہی صحیح ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ مُبَشِّرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ فِيْ نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ اَمُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ

ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام مبشرہ انصاریہ کے پاس گئے اوس کے باغ کھجور کے تو آپ نے فرمایا یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے مسلمان نے یا کافر نے اوس نے کہا مسلمان نے آپ نے فرمایا جو مسلمان درخت جماوے یا کھیتی کرے پھر اُس مین سے کوئی آدمی یا چارپایہ یا کوئی کھاوے تو اُسکو صدقے کا ثواب ملیگا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ سَبُعٌ وَلَا طَائِرٌ اَوْ شَيْءٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِ اَجْرٌ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ طَائِرٌ شَيْءٌ كَذَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتے تھے جو مسلمان درخت جماوے یا کھیت لگاوے پھر اوس مین سے کوئی درندہ یا پرندہ یا اور کوئی کھاوے تو اُسکو اجر ملے گا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا فَقَالَ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ مُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ام معبد کے باغ مین گئے اور فرمایا اے ام معبد یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے مسلمان نے یا کافر نے وہ بولی مسلمان نے آپ نے فرمایا پھر مسلمان تو کوئی درخت لگاوے

اور اُس مین سے کوئی آدمی یا چارپایہ یا پرندہ کچھ کہا تو اُسکو صدقے کا ثواب ملیگا قیامت
کے دن تک **عن** اُمّ مبشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ودونما لم یقل وکلھم قالوا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث
عطاء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل
منہ طیر او انسان او بہیمۃ الا کان لہ بہ صدقۃ ترجمہ انس رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان درخت لگاوے یا کھیتی
پھر اوس مین سے کوئی پرندہ یا آدمی یا جانور کہاوے تو اُسکو صدقے کا ثواب ملیگا **عن**
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل نخلا
لام مبشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا امرأۃ من الانصار فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من غرس ھذا النخل امسلم ام کافر قالوا مسلم بنحو حدیثہم
ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ
مین گئے ام مبشر کے جو انصار مین سے ایک عورت تھی تو آپ نے فرمایا کس نے بویا ان درختون
کو کھجور کے مسلمان نے یا کافر نے لوگون نے کہا مسلمان نے اخیر حدیث تک جیسے اوپر گزرا

باب وضع الجوائح آفت سے جو نقصان ہو اوسکو مجرا دینا **عن** جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو
بعت من اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا یحل لک ان تاخذ منہ شیئا
بم تاخذ مال اخیک بغیر حق ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچے پھر اوس پر کوئی آفت آجاوے (جس
سے پھل تلف ہو جاوین) تو اب تجھے حلال نہین ہے اوس سے کچھ لینا تو کس چیز کے بدلے
اپنے بھائی کا مال لے گا کیا ناحق سے گا **عن** ابن جریج بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا اگر میوہ صلاحیت معلوم ہونے کے بعد بیچا
جاوے اور بائع مشتری کی تفویض کر دیوے پھر ہنگام سے پہلے وہ میوہ کسی آفت کی

وجہ سے تلف ہو جاوے تو بائع کو اُسکا نقصان دینا ہوگا یا نہ ہوگا اس مین علما کا اختلاف ہے شافعی
اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک یہ نقصان خریدار پر رہیگا اور بائع کو کچھ غرض نہین لیکن
مستحب یہ ہے کہ وہ بائع نقصان مجرا دیوے اور شافعی کا قول قدیم اور ایک طائفہ علماء کا مذہب
یہ ہے کہ بائع کو نقصان مجرا دینا لازم ہے اور مالک کے نزدیک اگر نقصان ایک تہائی سے کم
ہو تو مجرا دینا ضرور نہین اور جو تہائی یا زیادہ ہو تو مجرا دینا واجب ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتّٰی
تَزْھُوَ فَقُلْنَا لِاَنَسٍ مَا زَھْوُھَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ اَرَاَیْتُکَ اِنْ مَنَعَ اللّٰہُ الثَّمَرَۃَ بِمَ
تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِیْکَ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا کھجور کی بیع سے درخت پر جبتک وہ رنگ نہ پکڑے حمید نے کہا ہم
لوگون نے پوچھا رنگ پکڑنے کے کیا معنے انس نے کہا لال یا پیلا نہ ہو۔ بھلا تو دیکھ اگر اللہ
تعالیٰ روک لیوے پھلون کو (یعنے وہ نہ بڑہین اور تلف ہو جاوین) تو تو کس چیز کے بدل
اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ حَتّٰی تُزْھِیَ قَالُوْا وَمَا تُزْھِیَ قَالَ
تَحْمَرُّ فَقَالَ اِذَا مَنَعَ اللّٰہُ الثَّمَرَۃَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِیْکَ ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا میوہ کی بیع سے جب تک وہ رنگ نہ پکڑے لوگون
نے عرض کیا رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا لال نہ ہو جاوے اور فرمایا جب اللہ
تعالیٰ روک لیوے میوہ کو تو پھر کس چیز کے بدلے تم مین سے کوئی اپنے بھائی کا مال حلال
کرے گا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنْ لَمْ یُثْمِرْھَا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَبِمَ یَسْتَحِلُّ اَحَدُکُمْ مَالَ اَخِیْہِ ترجمہ
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ
پھلون کو نہ اگاوے تو تم کس کے بدلے اپنے بھائی کا مال لوگے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا آفت کے نقصان کو مجرا دینے کا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اُصیب رجل فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثمار ابتاعھا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغرمائہ خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میوہ درخت پر خریدا اوسپر قرضہ بہت ہو گیا (میوہ کے تلف ہو جانے سے یا اور کسی نقصان کے وجہ سے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو صدقہ دو لوگوں نے اوسے صدقہ دیا تب بھی اوسکا قرض پورا نہیں ہوا آخر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے قرضخواہوں سے فرمایا بس اب جو ملگیا سو لے لو اب کچھ نہیں ملیگا۔

فائدہ نووی نے کہا ہے اس روایت سے یہ نکلا کہ نیکی اور احسان کے لیے مدد کرنا چاہیے اور محتاج کی دلجوئی اور اعانت ضرور ہے اور جسپر قرض ہو جاوے اوسکو صدقہ دینا درست ہے اور قرضدار جب مفلس ہو تو اوسپر تقاضا درست نہیں نہ اوسکی گرفتاری نہ قید اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا اور ابن شریح سے یہ منقول ہے کہ اسکو قید کرینگے جب تک وہ قرض ادا کرے اور ابوحنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے یہ منقول ہے کہ قرضخواہ اوسکی نگرانی کرینگے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مفلس کا سارا مال باستثناء ضروری کپڑوں وغیرہ کی قرضخواہوں کے سپرد کر دیا جاوے گا **عن** بکیر بن الاشج بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب استحباب الوضع من الدین

قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے (اگر قرضدار کو تکلیف ہو) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقول سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صوت خصوم بالباب عالیۃ اصواتھما واذا احدھما یستوضع الاخر ویسترفقہ فی شیء وھو یقول واللہ لا افعل فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیھما فقال این المتالی علی اللہ لا یفعل المعروف قال انا یا رسول اللہ فلہ ای ذلک احب **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی دونون آوازین بلند تہین ایک کہتا تہا مجہے کچہ معاف کردے اور میرے ساتہہ رعایت کر دوسرا کہتا تہا قسم اللہ کی مین کبہی نہین کرون گا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا وہ کہان ہے جو اللہ تعالی کی قسم کہاتا تہا نیکی نہ کرنے پر ایک شخص بولا مین ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اسکو اختیار ہے جیسا چاہے۔
ف یعنے نیکی مین کچہ جبر نہین مگر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بہلائی نہ کرنے پر قسم کہانا مکروہ ہے اور جو کہا وے تو بہتر یہ ہے کہ وہ قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دیدیوے جیسے دوسری حدیث مین ہے **عن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے اونہنے تقاضا کیا ابی حدرد کے بیٹے پر اپنے قرض کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین مسجد مین تو بلند ہوئین آوازین دونون کی یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ گہر مین تہے آپ باہر نکلے اون دونون کے پاس اور حجرے کا پردہ اوٹہایا اور پکارا اے کعب بن مالک وہ بولا حاضر ہون یا رسول اللہ آپ نے ہاتہہ سے اشارہ فرمایا کہ آدہا قرضہ معاف کردے کعب نے کہا مین نے معاف کیا یا رسول اللہ تب آپ نے ابن ابی حدرد سے کہا اوٹہہ ادا کر قرضہ اسکا **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى دَيْنًا لَهُ عَلَى ابْنِ أَبِي حَدْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے اون کا قرض

آتا تہا عبد اسد بن ابی حدرد پر وہ راہ میں ملا تو کعب نے اُسکو پکڑ لیا پہر دونون کی باتین ہونے لگین یہانتک کہ آوازین بلند ہوئین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اون کے اوپر سے گذرے اور فرمایا اے کعب اشارہ کیا اپنے ہاتہ سے آدہا قرض چہوڑ دینے کا پہر کعب نے آپ کے ارشاد کے موافق آدہا قرض لیا اور آدہا معاف کردیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسجد مین تقاضا کرنا درست ہے اور صلح کرانا بہی درست ہے اور سفارش قبول کرنا جب اس مین گناہ نہ ہو اور اشارہ کرنا

باب مَنْ اَدْرَكَ مَا بَاعَهُ عِنْدَ الْمُشْتَرِيْ وَقَدْ اَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوْعُ اگر خریدار مفلس ہوجاوے اور بائع کے پاس اپنی چیز بجنسہ پاوے تو واپس لے سکتا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسولخدا صلے اسد علیہ وسلم نے فرمایا یا مین نے سنا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے آپ فرماتے جو شخص اپنا مال بجنسہ کسی شخص یا کسی آدمی کے پاس پاوے اور وہ مفلس ہوگیا ہو تو زیادہ حقدار ہے اُس مال کا اوروں سے **فائدہ** نووی نے کہا علمار نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ مین کہ ایک شخص نے کچہ مال خریدا پہر وہ مفلس ہوگیا یا مرگیا اوس کی قیمت ادا کرنے سے پہلے اور اُس کے پاس اتنا روپیہ یا مال نہین جو اوسکی قیمت کو کافی ہو اور وہ مال جو خریدا تہا بجنسہ موجود ہو تو امام شافعی اور ایک طائفہ علمار کا مذہب ہے کہ بائع کو اختیار ہوگا خواہ اس مال کو رہنے دے اور تمام قرضخواہون کے ساتھ شرکت مین شریک ہوجاوے اور خواہ اپنا مال بجنسہ پہیر لیوے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اسد علیہ نے کہا کہ بائع اور قرض خواہون کے برابر شرکت میں شریک ہوگا مال پہیر لینے کا اوسکو اختیار نہین اور امام مالک نے کہا کہ افلاس کی صورت مین مال پہیر سکتا ہے اور موت کی صورت مین سب قرضخواہون کے برابر ہوگا۔ امام شافعی کی دلیل یہ حدیث ہے اور موت مین وہ حدیث ہے جو سنن ابوداؤد مین مروی ہے اور ابوحنیفہ نے ان حدیثون کی تاویل کی ہے جو ضعیف اور مردود ہے اور دلیل انکی وہ روایتین ہین جو حضرت علی رضی اسد تعالی عنہ اور ابن مسعود رضی اسد عنہ سے مروی ہے حالانکہ وہ روایت ثابت نہیں

ہے اون دونوں سے تمام ہوا کلام نووی عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ فِی ھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ زُھَیْرٍ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ مِنْ بَیْنِھِمْ فِیْ رِوَایَتِہٖ اَیُّمَا امْرِئٍ فُلِّسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ الَّذِیْ یُعْدِمُ اِذَا وُجِدَ عِنْدَہُ الْمَتَاعُ وَلَمْ یُفَرِّقْہُ اَنَّہٗ لِصَاحِبِہِ الَّذِیْ بَاعَہٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کے بابمین جو نادار ہو جاوے جب اوس کے پاس مال بجنسہٖ رہ جو اوس نے خریدا تہا) اور اوس نے اوس مین کوئی تصرف نہ کیا ہو تو وہ بائع کا ہوگا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَہٗ بِعَیْنِہٖ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مفلس ہو جاوے اور اپنا مال بعینہٖ دوسرا کوئی شخص اوس کے پاس پاوے تو وہ زیادہ حقدار ہے اُسکا بہ نسبت اور قرضخواہوں کے عَنْ قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَقَالَا فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ مِنَ الْغُرَمَاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ زیادہ حقدار ہے اوسکا اور قرضخواہوں سے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَہٗ سِلْعَتَہٗ بِعَیْنِھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مفلس ہو جاوے پہر دوسرا شخص اپنا اسباب اوسکے پاس پاوے تو وہ زیادہ حقدار ہے اُسکا

باب فَضْلِ اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالتَّجَاوُزِ فِی الْاِقْتِضَاءِ مِنَ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ

مفلس کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے مین آسان کرنے کی فضیلت عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلَائِکَۃُ رُوْحَ رَجُلٍ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَقَالُوْا اَعَمِلْتَ مِنَ الْخَیْرِ شَیْئًا قَالَ لَا قَالُوْا تَذَکَّرْ قَالَ کُنْتُ اُدَایِنُ النَّاسَ فَاٰمُرُ فِتْیَانِیْ اَنْ یُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَیَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ تَجَوَّزُوْا عَنْہُ ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے تم سے

پہلے ایک شخص کی روح لیے چلے تو اُس سے پوچھا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے وہ بولا نہیں فرشتوں
نے کہا یاد کر وہ بولا مین لوگون کو قرض دیا کرتا تھا پہر اپنے جوانون کو حکم کرتا کہ جو شخص مفلس ہو
اُسکو مہلت دو اوسپر تقاضا نہ کرو اور جو شخص مالدار ہو اوسپر آسانی کرو (یعنے نرمی کرو یا تہوڑے
سے نقصان پر خیال نہ کرو مثلا روپیہ ٹوٹا یا پہوٹا ہو تو لے لو بہت سختی نہ کرو) اللہ تعالے نے فرمایا
فرشتون سے اتم بہی اوسپر آسانی کرو اور اوسکے گناہون سے درگذر کرو **ف**
کیونکہ یہ ہمارے بندون پر آسانی کرتا تھا سبحان اللہ خداوند کریم کی کیسی عنایت اپنے غلامون
پہ ہے کہ ایک ذری سی نیکی پر سارے گناہ آسان کردیے۔ اصل یہ ہے کہ خلوص اور عجز اور
بندگی درکار ہے خدمت کرنے کو ہزارون لاکہون کروڑون ایسے غلام موجود ہین جو کبہی نہین
تہکتے پہر اگر خدمت ہی ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا پر غرور اور تکبر اور ریا کا نام نہ ہو ورنہ وہ خدمت
سب لغو ہے ایسی عبادت سے جو غرور مین ڈالے وہ گناہ بہتر ہے جسپر بندہ اپنے مالک کے سامنے
گڑگڑاوے روے عاجزی کرے **عَنْ** رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَ
أَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ
قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ أُطَالِبُ بِهِ النَّاسَ
فَكُنْتُ أَقْبَلُ الْمَيْسُورَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُورِ قَالَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **ترجمہ**
ربعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہ اور ابو مسعود دونون ملے تو حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ
نے کہا ایک شخص ملا اپنے پروردگار سے تو پروردگار نے پوچھا تو نے کیا عمل کیا ہے وہ بولا مین
نے کوئی نیکی نہین کی مگر یہ کہ مین مالدار شخص تھا تو لوگون سے اپنا قرض مانگتا جو مالدار ہوتا اُس
سے کہنے کے موافق مین بیع کو توڑ ڈالتا یعنے جب معاملہ مین اُسکو نقصان معلوم ہوتا اور وہ یہ چاہتا
کہ معاملہ فسخ ہو جاوے تو مین فسخ کر ڈالتا اپنے نفع کے لیے اُسکا نقصان گوارا نہین کرتا) اور
جو مفلس ہوتا اُسکو معاف کردیتا تو پروردگار نے فرمایا (فرشتون سے) تم بہی درگذر کرو میرے
بندے سے ابو مسعود نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے **عَنْ**
حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ

فدخل الجنة فقيل له ما كنت تعمل قال فاما ذكر واما ذكر فقال اني كنت ابايع الناس فكنت انظر المعسر واتجوز في السكة او في النقد فغفر له فقال ابو مسعود وانا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص مر گیا پہر وہ جنت مین گیا اوس سے پوچہا تو کیا عمل کرتا تہا سو اُس نے خود یاد کیا یا یاد دلایا گیا اوس نے کہا مین (دنیا مین) مال بیچتا تہا تو مفلس کو مہلت دیتا اور سکہ یا نقد مین درگذر کرتا (اوس کے نقصان یا عیب سے اور قبول کر لیتا) اس وجہ سے میری بخشش ہوئی ابو مسعود نے کہا مین نے اسکو سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عن حذیفة رضی الله تعالى عنه قال اتى الله تعالى بعبد من عباده اتاه الله مالا فقال له ماذا عملت في الدنيا قال ولا يكتمون الله حديثا قال يا رب اتيتني مالك فكنت ابايع الناس وكان من خلقي الجواز فكنت اتيسر على الموسر وانظر المعسر فقال الله عز وجل انا احق بذا منك تجاوزوا عن عبدي فقال عقبة بن عامر الجهني وابو مسعود الانصاري هكذا سمعناه من في رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے اللہ عز وجل کے پاس اُسکا ایک بندہ لایا گیا جسکو اُس نے مال دیا تہا تو اللہ تعالے نے اُس سے پوچہا تو نے دنیا مین کیا عمل کیا اور اللہ سے کچہ نہین چہپا سکتے بندے نے کہا اے میرے مالک تو نے اپنا مال مجہکو دیا تہا مین لوگون کے ہاتہہ بیچتا تہا اور میری عادت تہی درگذر کرنے کی (اور معاف کرنے کی) تو مین آسانی کرتا تہا مالدار پہ اور مہلت دیتا تہا نادار کو تب اللہ تعالے نے فرمایا پہر مین تو زیادہ لائق ہون معاف کرنے کے لیے تجہہ سے درگذر کرو میرے بندے سے پہر عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری نے کہا ہمنے ایسا ہی سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے عن ابی مسعود رضی الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حوسب رجل ممن كان قبلكم فلم يوجد له من الخير شيء الا انه كان يخالط الناس وكان موسرا فكان يامر غلمانه ان يتجاوزوا عن المعسر قال قال الله تعالى نحن احق بذلك منه تجاوزوا عنه ترجمہ حضرت ابی مسعود رضی اللہ تعالی عنہ

سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص کا حساب ہوا تو اسکی کوئی نیکی نہ نکلی مگر اتنی کہ وہ لوگون سے معاملہ کرتا تہا اور مالدار تہا تو اپنے غلامون کو حکم کرتا نادار کو معاف کر دینے کا تب اللہ تعالے نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہین معاف کرنے کا تجہ سے اور حکم دیا کہ معاف کرو اوس کے گناہون کو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ فَكَانَ یَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ یَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی فَتَجَاوَزَ عَنْهُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگون کو قرض دیا کرتا وہ اپنے نوکر سے کہتا جو مفلس ہو اسکو معاف کر دینا شاید اللہ تعالی اوس کے بدلے ہمکو معاف کرے پہر وہ اللہ تعالے سے ملا اللہ نے اوسکو بخشدیا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ طَلَبَ غَرِیْمًا لَهٗ فَتَوَارٰی عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ مُعْسِرٌ قَالَ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہو ابو قتادہ نے اپنے ایک قرضدار کو ڈہونڈا وہ چہپ گیا پہر اوسکو پایا تو وہ بولا مین نادار ہون ابو قتادہ نے کہا اللہ کی قسم اوس نے کہا اللہ کی قسم تب ابو قتادہ نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جس شخص کو بہلا معلوم ہو کہ اللہ اوسکو نجات دیوے قیامت کے دن کی سختیون سے تو وہ مہلت دیوے نادار کو یا معاف کر دیوے اوسکو عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا

بَاب تَحْرِیْمِ مَطْلِ الْغَنِیِّ وَصِحَّةِ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُوْلِهَا اِذَا اُحِیْلَ عَلٰی مَلِیٍّ

جو شخص مالدار ہو اوسکو قرض ادا کرنے مین دیر کرنا حرام ہے اور جب قرض اوتارا جاوے مالدار پر تو اوس کا قبول کر لینا مستحب ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مالدار
ہو (یعنے اتنا کہ قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو) پہر وہ دیر کرے قرض کے ادا کرنے مین تو وہ
ظالم ہے اور جب تم مین سے کوئی لگا دیا جاوے مالدار پر تو اُسکا پیچہا کرے **فائدہ** لگا دیا
جاوے یعنے حوالہ دیا جاوے مثلاً زید عمرو کا مقروض ہے زید نے عمرو کو حوالہ دیا بکر پے یعنے بکر
پر اپنا قرض اوتار دیا اوسکی رضامندی سے اور عمرو کا مقابلہ کرا دیا تو عمرو کو قبول کرنا چاہیے
اگر بکر مالدار ہے اور بکر کا پیچہا کرنا چاہیے - اب یہ قبول کرنا مستحب ہے اور بعض علما نے
کہا کہ مباح ہے اور بعضون نے کہا واجب ہے بوجہ ظاہر حدیث کے اور یہی مذہب ہے داؤد ظاہری
کا (نووی) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهٖ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** تَحْرِيْمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ
الَّذِيْ يَكُوْنُ بِالْفَلَاةِ وَيُحْتَاجُ اِلَيْهِ لِرَعْيِ الْكَلَاءِ وَتَحْرِيْمِ مَنْعِ بَذْلِهٖ وَتَحْرِيْمِ بَيْعِ
ضِرَابِ الْفَحْلِ جو پانی جنگل مین ضرورت سے زیادہ ہو اوسکا بیچنا حرام ہے جب لوگون کو اسکی
احتیاج ہو گہانس چرانے مین اور اُسکا روکنا منع ہے اور نر کدانے کی اجرت لینا منع ہے
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس پانی کے بیچنے سے جو ضرورت سے زیادہ ہو **فائدہ** نووی نے کہا
دوسری روایت مین یون ہے منع کیا زائد پانی کے روکنے سے تاکہ اوسکی وجہ سے زائد
گہانس رکی رہے اور ایک روایت مین ہے کہ زائد پانی نہ بیچا جاوے تاکہ اُسکی وجہ سے زائد گہانس
بہی بکے اور اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کا جنگل مین کنوان ہو اور اُسمین اُسکی ضرورت
سے زیادہ پانی نکلے اور اُس جنگل مین گہانس بہی ہو لیکن پانی سوا اس کنوے کے اور
کہین نہ ہو تو جانور والے اپنے جانورون کو اوس جنگل مین چرا نسکین بغیر اوس کنوے
مین سے پانی پلانے کے اب کنوے والا اوسکا پانی پینے کو نہ دیوے یا اوسکی قیمت لیوے
اور اس بہانے سے گویا گہانس کی چرائی کی بہی قیمت لیوے تو یہ حرام ہے - ہمارے اصحاب

ے کہا ہے کہ ضرورت سے زائد جو پانی جنگل مین ہو اوسکو مفت دینا چاہیے کئی شرطون سے ایک
کہ دنیا اور کہین پانی نہو دوسرے یہ کہ جانورون کے پینے کے لیے دیا جاوے نکہیتی کیواسطے
تیسری یہ کہ مالک کو اوس کی احتیاج نہو اور مذہب صحیح یہ ہے کہ جو اپنی ملکی زمین مین کنواں
یا چشمہ کہووے تو پانی بہی اوس کے ملک ہوگا اور بعضون نے کہا پانی اوسکی ملک نہ ہوگا لیکن
جب پانی کو اپنے برتن مین لے لیوے تو وہ ملک ہے جاتا ہے یہی صواب ہے اور بعضون نے اسپر
اجماع نقل کیا ہے انتہے بالاختصار عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُولُ
نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ
لِتُحْرَثَ فَعَنْ ذٰلِكَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی کدائی کو بیچنے سے
ف یعنی اوس کی اجرت لینے سے نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس مین کہ
اونٹ یا اور کوئی جانور نر کی کدائی کی اجرت لینا کیسا ہے تو امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور
ابوثور کا مذہب یہ ہے کہ اوس کی اجرت لینا حرام ہے اور مادہ والے پر کچھ دینا واجب نہیں
اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین اور مالک نے اوس کو جائز رکہا ہے ایک مدت معین اور ضرابٍ
معین کیلیے اور نہی کو تنزیہی بتلایا ہے ف اور پانی کو بیچنے سے اور زمین کو بیچنے سے کہیتی
کے لیے فائدہ یعنے مزارعت سے اسکا بیان مفصل اوپر گذر چکا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ
بِهِ الْكَلَأُ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہین روکا جاوے بیکار پانی تاکہ روکی جاوے اسکی وجہ سے گہاس عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا
فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ الْكَلَأَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روکو اوس پانی کو جو تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو گہاس
کو روکنے کے لیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ

سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچا جاوے وہ پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو تاکہ گھاس کے **باب** تحریم ثمن الکلب وحلوان الکاھن ومھر البغی والنھی عن بیع السنور کتے کی قیمت اور نجومی کی مٹھائی اور رنڈی کی خرچی اور بلی کی بیع حرام ہے **عن** ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن **ترجمہ** ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کتے کی بیع حرام ہے اور وہ صحیح نہیں ہے اور اسکی قیمت حرام ہے اور جو کوئی کتے کو مار ڈالے اگرچہ وہ تعلیم یافتہ ہو تب بھی اوس پر قیمت کا تاوان نہیں اور جمہور علما کا جیسے ابوہریرہ اور حسن بصری اور ربیعہ اور اوزاعی اور حکم اور حماد اور شافعی اور احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہم کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ان کتون کی بیع درست ہی جن سے منفعت ہو اور اُن کے مار ڈالنے والے پر قیمت کا تاوان ہو اور ابن منذر نے جابر اور عطا اور نخعی سے شکاری کتے کی بیع کا جواز نقل کیا ہے نہ اور کتے کا اور امام مالک سے اس مین کئی روایتین ہین ایک تو یہ کہ اس کی بیع جائز نہین ہے لیکن تلف کرنے والے پر قیمت کا تاوان ہے دوسرے یہ کہ بیع جائز ہے اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی ہے تیسرے یہ کہ بیع ناجائز اور تلف کرنے والے تاوان بھی نہین ہے جمہور کی دلیل یہ حدیث ہی اور جو اسکی بعد آتی ہین اور وہ جو حدیث ہے کہ منع کیا آپ نے کتے کی قیمت سی مگر شکاری کتے کی قیمت سی اور حضرت عثمان نے ایک شخص سے کتے کا تاوان بیس اونٹ دلائے اور عمرو بن العاص کے بیٹے نے کتے کے مار ڈالنے مین اُسکا تاوان دلایا تو یہ سب روایتین ضعیف ہین باتفاق ائمہ حدیث کر اور مین نے انکو تفصیل سے شرح مہذب مین بیان کیا ہے (نووی) **ت** اور کسی رنڈی فاحشہ کی خرچی سے **ف** جو وہ زنا کی اجرت مین لیتی ہے اور یہ حرام ہے باجماع اہل اسلام **ترجمہ** اور نجومی کی مٹھائی سے **فائدہ** جو غیب کی بات بتانے پر اوسکو اجرت ملتی ہے اور داخل ہین اس مین پنڈت اور رمال اور جفار جو غیب کی باتین بتادین اونکی کمائی سب حرام ہے نووی نے کہا بغوی اور قاضی عیاض نے کہا

کہ اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے کاہن کی اجرت حرام ہونے پر کیونکہ وہ عوض ہے فعل حرام کا اور کہاناہے لوگون کا مال فریب اور جھوٹ سے اسیطرح اجرت گانے والے اور نوحہ کرنے والے کی اور یہ جو صحیح مسلم مین آیا ہے کہ لونڈیون کی کمائی سے آپ نے منع فرمایا تو مراد وہی کمائی ہے جو زنا سے ہووے نہ اوس کمائی سے جو سلائی یا کتوائی سے ہو خطابی نے کہا عراف کی کمائی بھی حرام ہے اور کاہن اور عراف مین یہ فرق ہے کہ کاہن آئندہ کی باتین بتاتا ہے اور اسرار کی معرفت کا دعوی کرتا ہے اور عراف چوری کا مال اور گمی ہوی چیز کا پتا بتاتا ہے یہ خطابی نے ابوداؤد کی کتاب البیوع پر لکہا ہے اور آخر کتاب مین یہ لکہا ہے کہ کاہن وہ ہے جو غیب دانی کا دعوی کرے اور لوگون کو آیندہ ہونے والی باتین بتلادے اور عرب مین کچہ لوگ کاہن تہے جو دعوی کرتے تہے بہت باتین جاننے کا بعضے اون مین سے یہ کہتے تہے کہ اون کے ساتہ جنات مین سے کوئی رفیق ہے یا کوئی جن اونکا تابع ہے جو خبرین بتلادیتا ہے اور بعضی یہ کہتے تہے کہ ان کو ایسی سمجہ ہے جس سے وہ آیندہ کی باتین سمجہ جاتے ہین اور بعضی اون مین سے عراف کہلاتے تہے یہ وہ لوگ تہے جو اسباب کو دیکہکر مقدمات سے مطلب نکالتے تہے مثلاً کوئی چیز چوری گئی تو گمان والے کو پکڑ لیتے تہے اور بعضی منجم کو کاہن بولتے تہے اور یہ حدیث ان سب لوگون کو شامل ہے اور اس حدیث سے منع ہے اُن لوگون کی بات ماننا اور اوسپر یقین کرنا لیکن طبیب تو اوسکو بہی بعضے کاہن یا عراف کہتے تہے پر وہ اس نہی مین داخل نہین ہے تمام ہوا کلام خطابی کا امام ابو الحسن ماوردی نے اپنی کتاب احکام سلطانیہ کے اخیر مین لکہا ہے کہ محتسب کو روکنا چاہیے ایسے لوگون کی کمائی سے جیسے نجومی یا اور کوئی بازی والا اور سزا دینے چاہئے دینے والے اور لینے والے کو واللہ اعلم انتہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے بری کمائی ہے زنا کی فاحشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت اور پچہنی لگانیوالے کی مزدوری ف نووی نے کہا اس حدیث مین دلیل ہے اوس شخص کی جو پچہنی لگانے کی اجرت کو حرام جانتا ہے اور اس مین علما کا اختلاف

ہے اکثر سلف اور خلف کے نزدیک یہ اجرت حرام نہین ہے اور یہی مشہور مذہب ہے امام احمد کا اور ایک روایت مین اون سے یہ حرام ہے آزاد کو نہ غلام کو اور راون کی دلیل ہے حدیث ابن عباس کی جسکو روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی اور مزدوری دی پچھنی لگانے والے کو اور یہ حدیث محمول ہے تنزیہ پر اور اسکا مطلب یہ ہے کہ پچھنی لگانے کا پیشہ ایک ذلیل پیشہ ہے حتی المقدور دوسرا پیشہ کرنا افضل ہے عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا کتے کی قیمت خبیث ہے اور رنڈی کی خرچی خبیث ہے اور پچھنی لگانے والی کی کمائی خبیث ہے عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ فَقَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ترجمہ ابوالزبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے جابر سے پوچھا کتے اور بلی کی قیمت کو اونھون نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ف نووی نے کہا بلی کی قیمت سے اسواسطے منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہ نہی تنزیہی ہے تاکہ لوگ اوس کے بیچنے کو لوگون کو مفت دیا کرین اسپر بہی اگر اس سے منفعت ہو اور کوئی بیچے تو بیع صحیح ہے اور زرثمن حلال ہے یہی ہمارا مذہب اور اکثر علما کا مذہب ہے مگر ابن منذر نے ابوہریرہ اور طاؤس اور مجاہد اور جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ اسکی بیع جائز نہین ہے اور حجت اونکی یہی حدیث ہے

بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَاشِيَةٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ کتون کے قتل کا حکم پہر اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس امر کا بیان کہ کتے کا پالنا حرام ہے مگر شکار یا کہیتی یا جانورون کی حفاظت کے لیے یا ایسے ہی اور کوئی کام کے واسطے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کو مار ڈالنے کا

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب فارسل فی اقطار المدینۃ ان تقتل **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کے مار ڈالنے کا پھر بھیجا آپ نے لوگون کو مدینہ کے سب طرف کتون کو مارنے کے لیے **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بقتل الکلاب فتنبعث فی المدینۃ واطرافہا فلا ندع کلبا الا قتلناہ حتی انا لنقتل کلب المریۃ من اھل البادیۃ یتبعہا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے کتون کے قتل کا تو ہم بھیجے لگا مدینہ کے شہر مین اور اُس کے چارون طرف کتون کے پھر کوئی کتا ہم نہین چھوڑتے تھے سبکو مار نہ ڈالا ہو یہان تک کہ ہم نے دودہ والی اونٹنی کے ساتھ جو کتا رہتا تہا دیہات والون مین اوسکو بہی مار ڈالا **فائدہ** نووی نے کہا علما نے اتفاق کیا ہے کہ کاٹنے والے کتے کو مار ڈالنا چاہیے لیکن اختلاف کیا ہے اوس کتے کے مارنے مین جس سے کوئی نقصان نہین تو ہمارے اصحاب مین سے امام الحرمین نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سب کتون کے مار ڈالنے کا حکم کیا تہا پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ نے منع کیا کتون کے قتل سے مگر وہ کتا جو کالا بھجنگ ہو پھر یہ قاعدہ قرار پایا کہ ہر کتے کا قتل منع ہے خواہ وہ کالا ہو یا اور کوئی رنگ کا ہو جو نقصان نہ دیوے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بہت علما نے انہی حدیثون سے تمسک کیا ہے جو کتون کے قتل کے باب مین آئی ہین لیکن مستثنی کیا ہے اون مین سے شکاری کتون کو اور یہی مذہب ہے امام مالک اور اُن کے اصحاب کا انتہی مختصرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او ماشیۃ فقیل لابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول او کلب زرع فقال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زرعا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کے مار ڈالنے کا مگر شکاری کتا یا بکریون کے منڈے کا کتا یا اور جانورون کی حفاظت کا لوگون نے عبداللہ بن عمر سے کہا ابوہریرہ

رضی اللہ تعالی عنہ کہیت کے کتے کو بہی مستثنی کرتے ہین عبداللہ بن عمر نے کہا بیشک ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ کے پاس کہیت بہی ہے **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے حضرت ابوہریرہ
کی تحقیر منظور نہین ہے نہ اون کی روایت مین کوئی شک تہی بلکہ اسکا مطلب یہ ہی کہ ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ کے پاس چونکہ کہیت تہا اور ان کو اوسکی حفاظت کے لیے کتے کا پالنا ضرور تہا اس
لیے انہون نے یہ لفظ یاد رکہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سب کو یاد نہ رہا اور حاصل
یہ ہے کہ کہیت کا لفظ کچہ صرف ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے نقل نہین کیا بلکہ ایک جماعت
صحابہ نے نقل کیا ہے اور جو صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے تب بہی وہ روایت مقبول
اور کافی ہوتی اس لیے کہ صحابہ سب ثقہ ہین۔ اب کتون کے پالنے مین ہمارا مذہب یہ ہی کہ بغیر
ضرورت کے کتا پالنا حرام ہے اور شکار یا کہیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے درست ہی اور گہر
کی حفاظت کے لیے پالنے مین اختلاف ہی صحیح قول یہ ہے کہ جائز ہے انپر قیاس کرکے انتہی ملخصًا
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ حَتّٰی اَنَّ الْمَرْاَۃَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِیَۃِ بِکَلْبِھَا
نَقْتُلُہٗ ثُمَّ نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِھَا وَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ
الْبَھِیْمِ ذِی النُّقْطَتَیْنِ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا کتون کے مارنے کا یہان تک
کہ عورت جنگل سے آتی اپنا کتا لیکر تو ہم اسکو بہی مار ڈالتے پہر آپ نے منع کیا کتون کے قتل
سے اور فرمایا مار ڈالو ایک سان سیاہ کتے کو جس کی آنکہہ پر دو سفید ٹیکے ہون وہ شیطان ہوتا
ہے **فائدہ** یعنے شریر ہوتا ہے اکثر ایسا کتا کاٹ کہاتا ہے تکلیف دیتا ہے۔ امام
احمد اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ایسے کتے کا شکار بہی درست نہین کیونکہ وہ شیطان ہے
اور شافعی اور مالک اور جمہور علما کے نزدیک اسکا بہی شکار درست ہی اور حکم اسکا مثل اور
کتون کے ہے (نووی) عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُھُمْ وَبَالُ الْکِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِیْ کَلْبِ
الصَّیْدِ وَکَلْبِ الْغَنَمِ **ت** ابن مغفل سے روایت ہی حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کتون کے مارنے کا حکم فرمایا کتے کیا بگاڑتے ہین اُن کا پھر اجازت دی شکاری کتا اور ریوڑ کا کتا
پلنے کی عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ یَحْیٰی وَرَخَّصَ فِیْ کَلْبِ
الْغَنَمِ وَالصَّیْدِ وَالزَّرْعِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اجازت
دی آپ نے بکریون کے کتے اور شکار کے کتے اور کہیت کے کتے کی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ
اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی کتا پالا سوا اُس کتے کے جو جانورون کی حفاظت کے
لیے ہو یا شکاری ہو تو اُس کا ثواب ہر روز دو قیراط کے برابر کم ہوگا **فائدہ** قیراط پانچ جو
کا ہوتا ہے اب علمار نے اختلاف کیا ہے کہ یہ نقصان گذشتہ اعمال کے ثواب مین سے ہوگا
یا آیندہ اعمال کے اور ایک قیراط دن کے اعمال مین سے گہٹیگا ایک رات کے یا ایک فرض مین
سے ایک نفل مین سے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ کتا پالنے سے فرشتون کے آنے مین ہرج ہوتا
ہے یا آنے جانے والون کو اوس کے بہونکنے سے تکلیف ہوتی ہے یا پالنے والے کے کپڑے اور
برتن نجس ہوجانے کی وجہ سے (نووی) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ
قِيْرَاطَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے بشرطیکہ وہ شکاری یا جانورون کی حفاظت کے لیے نہ ہو اُس کے
ثواب مین سے ہر روز دو قیراط گہٹتی جاوینگے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ
كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے سوا شکاری کتے یا ریوڑ کے تو اُسکے عمل مین سے ہر روز
دو قیراط کم ہونگے عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ
عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ ترجمہ

سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالےٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے سوا جانورون کے حفاظت
کے لیے یا شکاری کتے کی اوس کے عمل مین سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا۔ عبد اللہ نے کہا ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہیت کا کتا زیادہ کیا عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ ضَارِیٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ
نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ قَالَ سَالِمٌ وَکَانَ اَبُوْهُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ
یَقُوْلُ اَوْکَلْبَ حَرْثٍ وَکَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ ترجمہ سالم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روایت کیا
اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے اونہون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو
شخص کتا پالے مگر وہ شکاری یا جانورون کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اوسکے عمل مین سے ہر روز دو
قیراط کم ہون گے سالم نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے تہے اور کہیت کا نہ ہو اور اُن کا
کہیت بہی تہا (اسوجہ سے اونہون نے یاد رکہا اس لفظ کو) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ
اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا اَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوْا کَلْبًا
اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْکَلْبَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ ترجمہ سالم بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گہر کے لوگون نے کتا رکہا اور وہ جانورون کے حفاظت کے لیے
یا شکاری نہ ہو تو اون کے اعمال مین سے ہر روز دو قیراط کم ہون گے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا
اِلَّا کَلْبَ زَرْعٍ اَوْ غَنَمٍ اَوْ صَیْدٍ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا رکہے مگر وہ کہیت
کا یا بکریون کا یا شکار کا کتا نہ ہو تو اوس کے ثواب مین سے ہر روز ایک قیراط کے برابر کم ہوگا
فائدہ نووی نے کہا کسی روایت مین ایک قیراط ہے کسی مین دو قیراط شاید یہ مطلب
ہوگا کہ مدینہ مین اگر پالے تو دو قیراط نقصان ہوگا کیونکہ مدینہ منورہ متبرک ہے اور فضیلت
رکہتا ہے اور شہرون پر بس وہان کی ضرورت کتا رکہنا زیادہ گناہ ہے اور یا ہر پالے تو ایک

قیراط ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ یہ اختلاف کتوں کی قسم پر ہے جو کتا زیادہ موذی ہو اوس میں دو
قیراط نقصان ہوگا ورنہ ایک قیراط ہوگا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَیْسَ بِكَلْبِ صَیْدٍ وَّلَا مَاشِیَةٍ وَّلَا اَرْضٍ فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ
اَجْرِهٖ قِیْرَاطَانِ كُلَّ یَوْمٍ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِی الطَّاهِرِ وَلَا اَرْضٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے اور وہ شکار
نہ ہو اور نہ جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو نہ زمین کے (یعنے کھیت کی) تو اوس کے ثواب میں
سے دو قیراط کا ہر روز نقصان ہوگا۔ اور ابوالطاہر کی روایت میں ولا ارض کا لفظ نہیں
ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ یَوْمٍ
قِیْرَاطٌ قَالَ الزُّهْرِیُّ فَذُكِرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ یَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا هُرَیْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے مگر کتا ریوڑ کا یا
شکار کا یا کھیت کا اوس کے ثواب میں ہر روز کا گھٹا ہوگا سند ہری نے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے ذکر ہوا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کا کہ وہ کھیت کے کتے کو بھی مستثنی کرتے ہیں
تو اونہوں نے کہا رحم کرے اللہ ابوہریرہ پر وہ کھیت والے تھے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ
یَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَةٍ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص کتا رکھے اوس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم کیا
جاوے گا مگر کھیت کا کتا یا ریوڑ کا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ عَنْ یَحْیَى بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ
ترجمہ دونوں روایتوں کا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَیْسَ بِكَلْبِ صَیْدٍ وَّلَا
غَنَمٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے

عمل سے قیراط

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا رکھے اور وہ شکاری یا بکریون کی حفاظت کے لیے نہو تو اوس کے عمل مین سے روز ایک قیراط نقصان ہوگا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَنُوءَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ ترجمہ سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے اور وہ ایک شخص تہے شنوءہ کے قبیلہ مین سے اور صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا مین نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص کتا پالے اور وہ کام نہ آوے اوس کے کہیت کو یا تہن کے (یعنے جانورون کی حفاظت کو لیے) اوس کے عمل مین سے ہر روز ایک قیراط کا گہٹا ہوگا۔ سائب بن یزید نے کہا مین نے سفیان سے پوچہا تم نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اونہون نے کہا ہان قسم ہے اس مسجد کے رب کی عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَائِيُّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَاب حِلِّ أُجْرَةِ الْحِجَامَةِ

پچہنی لگانے کی اجرت حلال ہے عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ ترجمہ حمید سے روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے لوگون نے پوچہا پچہنی لگانے والے کی کمائی کو اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچہنی لگائی ابوطیبہ کے ہاتہہ سے پہر حکم کیا آپ نے دو صاع اناج اوسکو دینے کا اُس نے بیان کیا یہ اپنے لوگون سے تو اونہون نے ہلکا کر دیا اوس کے محصول کو (یعنے اُس خراج کو جو اُس سے لیتے تہے) اور فرمایا آپ نے افضل دوا دن کی جن سے تم علاج کرتے ہو پچہنی لگانا ہے عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ فَلَا تُعَذِّبُوا

مِنْ بُیُانکم بالتمر۔ ترجمہ حمید سے روایت ہے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچھا گیا حجام کی کمائی کیسی ہے پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری اسمین یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا افضل اُن چیزون مین جن سے تم دوا کرتے ہو حجامت ہے (یعنے پچھنی لگانا) اور قسط بحری یعنے دریائی کوٹ **فائدہ** جسکو عود ہندی کہتے ہین گرم و خشک ہے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سرد و تر بیماریون مین نہایت مفید ہے **ف** اور مت ایذا دو اپنے بچون کو حلق دبا کر **ف** غذرہ یعنے درد حلق کی بیماری مین بلکہ عود ہندی لگانا کافی ہے یا کہلانا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا حَجَّامًا فَحَجَمَہٗ فَاَمَرَلَہٗ بِصَاعٍ اَوْ مُدٍّ اَوْ مُدَّیْنِ وَکَلَّمَ فِیْہِ فَخُفِّفَ عَنْ ضَرِیْبَتِہٖ **ترجمہ** حمید سے روایت ہے مین نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام ہمارا بلوایا وہ حجام تھا (یعنے پچھنی لگاتا تھا) پھر اوس نے پچھنی لگائی آپ کے آپ نے حکم کیا ایک صاع یا ایک مُد یا دو مُد اناج اوسکو دینے کا اور گفتگو آپ کی اوس کے باب مین تو گھٹا دیا گیا محصول اوسکا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَاسْتَعَطَ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی اور حجام کو اُسکی مزدوری دی اور ناک مبارک مین دوا ڈالی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ حَجَمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ لِبَنِیْ بَیَاضَۃَ فَاَعْطَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْرَہٗ وَکَلَّمَ سَیِّدَہٗ فَخَفَّفَ عَنْہُ مِنْ ضَرِیْبَتِہٖ وَلَوْ کَانَ سُحْتًا لَمْ یُعْطِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنی لگائی بنی بیاضہ (ایک قبیلہ ہے انصار مین سے) کے ایک غلام نے پھر آپ نے اُسکو اجرت دی اور اُس نے اپنے مالک سے اُسکا ذکر کیا اوس نے اُسکا محصول کم کر دیا (جو روزانہ اُس سے ٹھیرا تھا اسکو خارجہ کہتے ہین اور یہ جائز ہے) اور اگر حجامت کی اجرت حرام ہوتی تو آپ کبھی اوسکو نہ دیتے **باب** تَحْرِیْمِ بَیْعِ الْخَمْرِ شراب بیچنا حرام ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

اللہ علیہ وسلم یخطب بالمدینۃ قال یا ایہا الناس ان اللہ تعالیٰ یعرض بالخمر ولعل
اللہ سینزل فیہا امرا فمن کان عندہ منہا شئی فلیبعہ ولینتفع بہ قال فما لبثنا الا
یسیرا حتی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ حرم الخمر فمن ادرکتہ
ہذہ الآیۃ وعندہ منہا شئی فلا یشرب ولا یبیع قال فاستقبل الناس بما کان عندہم
منہا فی طریق المدینۃ فسفکوہا **ترجمہ** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خطبہ مین مدینہ مین اے لوگو اللہ تعالیٰ اشارہ
کرتا ہے شراب کی حرمت کا **فائدہ** جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اس
وقت تک شراب حرام نہ تہا لوگ پیا کرتے تھے بعضون نے آپ سے پوچھا تو یہ آیت اوتری یسئلونک
عن الخمر والمیسر اخیر تک اس آیت مین یہ فرمایا کہ شراب مین اگرچہ فائدہ ہے پر ضرر زیادہ ہے اسسے لوگون نے
شراب پینا نہین چھوڑا تو دوسری ایک سخت آیت اوتری یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم
سکاریٰ اخیر تک اس آیت مین نشہ کی حالت مین نماز پڑہنے سے منع کیا پر صاف شراب پینا حرام نہین
کیا لیکن جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہو گیا کہ اب آیندہ اللہ جل جلالہ کا ارادہ یہ ہے
کہ شراب کو بالکل حرام کر دیوے تب آپ نے یہ حدیث فرمائی **ف** اور شاید کہ کوئی حکم اسکے باب مین
اوتارے اسلیے جس کے پاس شراب ہو وہ بیچڈالے اور اوسکی قیمت سے فائدہ اٹہاوے ابو سعید رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چند روز گذرے تہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے حرام کر دیا شراب کو اب جس کے پاس شراب ہو اور اسکو یہ حرمت کی آیت پہونچ جاوے تو وہ نہ پئے نہ بیچے
ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تب جن لوگون پاس شراب تہا وہ اسکو مدینہ کے رستے پر لائے
اور بہا دیا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک کسی شئے کے باب مین
کوئی حکم نہ اوترے جبتک کسیطرح کی تکلیف نہین ہے اور اس مسئلہ مین خلاف ہے علما اصول کا جو مشہور
ہے صحیح یہ ہے کہ قبل شرع کے وارد ہونیکے نہ حکم ہے نہ تکلیف کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وما کنا معذبین
حتی نبعث رسولا دوسرا قول یہ ہے کہ اصل اشیا مین حرمت ہے جب تک شرع وارد نہ ہو تیسرا قول
یہ ہے کہ اصل اشیا مین اباحت ہے چوتہا قول یہ ہے کہ توقف کرنا چاہیے انتہی پہر نووی نے کہا کہ شراب
کا بیچنا بالاجماع حرام ہے اور علت اوسکی امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ نجس ہے

اور کوئی مباح منفعت اُس سے حاصل نہین ہو سکتی تو مثل اور نجاسات کے جیسے گوہ اور کبوتر کی بیٹ ان
کی بیع حرام ہے اسی طرح اون درندہ جانورون کی بیع جن مین کوئی فائدہ نہین نہ وہ شکار کے کام
آتے ہین جیسے نیولا سانپ وغیرہ اُنکی بیع بھی ناجائز ہے اور یہ جو دوسری حدیث مین آیا ہے کہ
اللہ تعالے جب کسی قوم پر کسی چیز کا کہانا حرام کرتا ہے تو اوسکی قیمت بھی حرام کرتا ہے مراد اس
سے وہی چیزین ہین جو کہانے کے لیے ہون برخلاف اون چیزون کے جو اور کام کی ہون جیسے
غلام خچر گدہا کہ اون کا کہانا حرام ہے پر بیچنا جائز ہے اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شراب کا سرکہ
بنانا درست نہین اور جو درست ہوتا تو حضرت حکم فرما دیتے بلکہ منع کرتے اوس کے ضائع کرنے سے
جیسے پہلے حرمت کے آپ نے حکم فرمایا تہا اوس کے بہیڑ ڈالنے کا اور جیسے مردہ بکری کے مالکون کو فرمایا
تہا کہ تم نے اوسکی کہال سے فائدہ کیون نہین اوٹہایا یہی قول ہے شافعی اور احمد اور ثوری
اور مالک کا صحیح تر روایت مین ۔ اور جائز کہا ہے اوسکو اوزاعی اور لیث اور ابوحنیفہ اور
مالک نے ایک روایت مین عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ السَّبَائِیِّ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا اِنَّ رَجُلًا اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ لَا فَسَارَّ اِنْسَانًا فَقَالَ
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهٗ فَقَالَ اَمَرْتُهٗ بِبَيْعِهَا فَقَالَ اِنَّ الَّذِیْ
حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتّٰی ذَهَبَ مَا فِيْهَا ترجمہ عبد الرحمن بن وعلہ سبائی
سے روایت ہے جو مصر کا رہنے والا تہا اوس نے پوچہا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے انگور
کے شیرہ کو ابن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک شراب کی تحفہ
لایا آپ نے فرمایا تو نہین جانتا کہ اللہ تعالے نے حرام کردیا ہے اوسکو اوس نے کہا نہین تب اوس نے
کان مین دوسرے سے بات کی آپ نے فرمایا تو نے کیا بات کی وہ بولا مین نے کہا بیچ ڈال اوس کو
آپ نے فرمایا جس نے اسکا پینا حرام کیا ہے اوس نے اسکا بیچنا حرام کیا ہے یہ سُن کر اوس شخص نے
مشک کا منہ کہولدیا اور جو کچہ اوس مین تہا سب بہ گیا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ دوسری روایت کا بھی عبد اللہ بن عباس سے ایسی ہی ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَاتُ

مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاقْتَرَأَھُنَّ عَلَی النَّاسِ ثُمَّ نَھٰی عَنِ التِّجَارَةِ فِی الْخَمْرِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے جب سورۂ بقر کی اخیر آیتین اترین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور وہ آیتین لوگون کو پڑھ کر سنائین اور منع کیا انکو شراب کی سوداگری سے **ف** قاضی عیاض نے کہا شراب کی حرمت تو سورۂ مائدہ مین ہے اور وہ ربا کی آیت سے بہت پہلے اتری ہے کیونکہ ربا کی آیت سب سے آخر مین اتری ہے تو احتمال ہے کہ یہ ممانعت تحریم کے بعد ہو یا خمر کی تحریم کے وقت آپ نے تجارت خمر کو بھی حرام کر دیا ہو پھر بیان کیا دوبارہ تاکہ خوب مشہور ہو جاوے اور شاید اوس مجلس مین ایسے لوگ ہون جنکو تجارت کی حرمت کی خبر نہ ہوئی ہو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰیَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِی الرِّبٰا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِی الْخَمْرِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے جب سورۂ بقر کے اخیر آیتین اترین سود کے باب مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کیطرف نکلے اور حرام کیا شراب کی سوداگری کو **باب** تَحْرِیْمِ بَیْعِ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ شراب اور مردار اور سور اور بتون کی بیع حرام ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَھُوَ بِمَکَّةَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّہٗ یُطْلٰی بِھَا السُّفُنُ وَتُدْھَنُ بِھَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِھَا النَّاسُ فَقَالَ لَا ھُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَیْھِمْ شُحُوْمَھَا اَجْمَلُوْہُ ثُمَّ بَاعُوْہُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَہٗ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس سال مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے مکہ مین کہ اللہ تعالے اور اوس کے رسول نے حرام کر دیا ہے شراب اور مردار اور سور اور بتون کی بیع کو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ مردار کی چربی تو کشتیون مین لگائی جاتی ہے اور کھالون مین ملی جاتی ہے اور لوگ اُس سے روشنی کرتے ہین آپ نے فرمایا نہین وہ حرام ہے پھر فرمایا اُسوقت اللہ تعالی تباہ کر دے یہود کو جب اللہ تعالی نے اونپر چربی کو حرام کیا (یعنے کھانا اُس کا) تو اونہون نے

نے اوسکو گھلایا پھر بیچکر اوس کی قیمت کھائی **فائدہ** نووی نے کہا یہ جو آپ نے فرمایا نہین وہ حرام
ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اوسکا بیچنا کسی حال مین درست نہین کیونکہ اسکی بیع حرام ہے نہ یہ کہ چربی کی
منفعت اوٹھانا حرام ہے اور شافعی اور اصحاب شافعی کا مذہب یہی ہے کہ مردار کی چربی سے نفع
اوٹھانا جائز ہے جیسے کشتیون مین لگانا یا چراغ روشن کرنا وغیرہ جو کہانے مین داخل نہین اور نہ آدمی
کے بدن مین لگے اور یہی قول ہے عطا بن ابی رباح اور محمد بن جریر طبری کا اور جمہور علما کے نزدیک
اوس سے کوئی منفعت لینا درست نہین کیونکہ مردار سے نفع اوٹھانے کی ممانعت مطلق ہے مگر جو خاص ہو
گئی جیسے دباغت کی ہوئی کھال۔ اب اگر تیل یا گھی نجس ہو جاوے تو اوس سے روشنی کرنے مین یا اور کسی
استعمال مین سوا کھانے یا بدن مین لگانے کے جیسے صابون بنانے یا جانورون کے کھلانے مین اختلاف
ہے سلف کا لیکن ہمارے صحیح مذہب مین وہ جائز ہے اور قاضی عیاض نے اسکو نقل کیا ہے امام مالک
اور بہت سے صحابہ سے اور شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور اون کے اصحاب اور لیث بن سعد سے اور
کہا کہ ایسا ہی منقول ہے حضرت علی اور ابن عمر اور ابو موسی اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ بن
عمر سے اور ابو حنیفہ اور اون کے اصحاب اور لیث وغیرہم نے نجس تیل کا بیچنا جب اوسکی نجاست بیان
کردیوے جائز رکھا ہے اور عبد الملک بن ماجشون اور احمد بن حنبل اور احمد بن صالح کے نزدیک ان
مین سے کوئی منفعت اوٹھانا درست نہین واللہ اعلم۔ علما نے کہا ہے مردار کی بیع مین کافر کی لاش کی
بیع بھی داخل ہے جب وہ جنگ مین مارا جاوے اور کافر اسکو خریدنا چاہین اور حدیث مین آیا ہے کہ
نوفل بن عبد اللہ مخزومی کو مسلمانون نے جنگ خندق مین مار ڈالا تھا پھر کافر اوس کی لاش کے لیے
دس ہزار درم جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دینے لگے لیکن آپ نے نہ لیے اور لاش اون کے حوالے
کردی۔ تو علت اون چیزون کے بیع کے منع ہونے کی نجاست ہی پھر ہر نجس کی بیع ناجائز ہے اور بت کی
بیچنے سے ممانعت اسلیے ہے کہ اوس سے کوئی منفعت نہین پھر اگر اوس کے ٹکڑون سے توڑکر کوئی نفع
ہوتا ہو تو اسکی بیع مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک منع ہے بوجہ اطلاق نہی کے اور بعضون
کے نزدیک منفعت کی صورت مین جائز ہے جب کوئی منفعت نہ ہو لیکن مردار اور شراب اور سور کی
بیع تو باجماع اہل اسلام حرام ہے انتہی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر

گذرا عَنْ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بلغ عمر ان سمرۃ باع خمرا فقال قاتل اللہ سمرۃ الم یعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الیھود حرمت علیھم الشحوم فجملوھا فباعوا ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر پہونچی کہ سمرہ نے شراب بیچا اونہون نے کہا اللہ کی مار سمرہ پر کیا اوس کو خبر نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے لعنت کی یہود یون پر اون پر چربی کا کہانا حرام ہوا تو چربی کو گلایا پہر اسکو بیچا عَنْ عمرو بن دینار بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیھود حرم اللہ علیھم الشحوم فباعوھا واکلوا اثمانھا ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ یہود کو تباہ کرے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اونپر چربیون کو پہر اونہون نے اوسکو بیچ کر اوسکا پیسہ کہایا عَنْ ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل اللہ الیھود حرم علیھم الشحم فباعوہ واکلوا ثمنہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب الربا

سود کے بیان مین فائدہ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانون نے ربا یعنے سود کی حرمت پر اجماع کیا ہے اگرچہ اوسکی جزئیات مین اختلاف کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے واحل اللہ البیع وحرم الربا یعنے حلال کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو اور حرام کیا ربا کو اور حدیثین اس باب مین بہت ہین اور مشہور ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون حدیثون مین نص کیا ہے ربا کی حرمت پر چہہ چیزون مین سونا اور چاندی اور گیہون اور جو اور کہجور اور نمک مین اب اہل ظاہر کا یہ قول ہے کہ سوا ان چیزون کے اور کسی چیز مین ربا نہین ہے کیونکہ اون کے نزدیک قیاس نہین ہوسکتا اور باقی تمام علما نے یہ کہا ہے کہ ربا ان چہہ چیزون سے خاص نہین ہے بلکہ جہان حرمت کی علت پائی جاوے گی وہان ربا حرام ہوگا اور اختلاف کیا اونہون نے علت مین تو شافعی کے نزدیک علت ثمن اور طعم ہے اور مالک کے نزدیک ثمن اور اذخار اور ابوحنیفہ کے نزدیک وزن اور کیل اور سعید بن المسیب اور احمد اور امام شافعی کے نزدیک طعم اور وزن یا کیل اسصورت مین خربوزہ یا سفرجل یا اور میوون مین جو تل کو نہین بکتی ربا حرام نہ ہوگا اب اجماع کیا ہے علمانے کہ بیع ربوی کی دو مہر کر ربوی کے بدلے

جب علت مختلف ہو تو کم و بیش اور ادھار دونو طرح درست ہے مثلاً بیع سونے کی گیہون کے بدلے یا چاندی کی جو کے بدلے اور جو جنس ایک ہو تو کمی اور بیشی اور ادھار دونو نادرست ہی اور جو جنس مختلف ہو لیکن علت ایک ہو جیسے سونے کی بیع چاندی کے بدلے یا گیہون کی جو کے بدلے تو ادھار نادرست ہے لیکن کمی بیشی درست ہے انتہی مختصرا عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا الذہب بالذہب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضہا علی بعض ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضہا علی بعض ولا تبیعوا منہا غائبا بناجز ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو سونا سونے سے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ بیچو اور نہ بیچو چاندی چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ کرو اور ادھار نہ بیچو عن نافع ان ابن عمر قال لہ رجل من بنی لیث ان ابا سعید الخدری یأثر ہذا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی روایۃ قتیبۃ فذہب عبد اللہ ونافع معہ وفی حدیث ابن رمح قال نافع فذہب عبد اللہ وانا معہ واللیثی حتی دخل علی ابی سعید الخدری فقال ان ہذا اخبرنی انک تخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الورق بالورق الا مثلا بمثل وعن بیع الذہب بالذہب الا مثلا بمثل فاشار ابو سعید باصبعیہ الی عینیہ واذنیہ فقال ابصرت عینای وسمعت اذنای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تبیعوا الذہب بالذہب ولا تبیعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضہ علی بعض ولا تبیعوا شیئا غائبا منہ بناجز الا یدا بید ترجمہ نافع سے روایت ہی بنی لیث کا ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ ابو سعید اسکو نقل کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قتیبہ کی روایت مین ہے یہ سنکر عبد اللہ بن عمر چلے اور نافع انکے ساتھ تھے اور ابن رمح کی روایت مین ہے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر چلے اور مین ان کے ساتھ تھا اور بنی لیث کا وہ شخص بھی ہمراہ تھا یہانتک کہ ابو سعید خدری کے پاس پہنچے عبد اللہ نے کہا مجھسے اس شخص نے کہا تم یہ بیان کرتے ہو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر یہ سنکر ابو سعید نے اپنی انگلیون سے اپنی آنکھون اور کانون کیطرف اشارہ کیا پھر کہا میری آنکھون نے دیکھا اور میرے کانون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مت بیچو سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر اور کم زیادہ نہ بیچو اور ادھار نہ بیچو مگر دست بدست عن نافع بنحو حدیث اللیث عن نافع عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کو بدلے مین سونے کے اور نہ چاندی کو بدلے مین چاندی کے مگر تول کر برابر برابر ٹھیک ٹھیک عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الدِّیْنَارَ بِالدِّیْنَارَیْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَیْنِ ترجمہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو ایک دینار کو بدلے مین دو دینار کے اور نہ ایک درم کو بدلے مین دو دینار کے اور نہ ایک درم کو بدلے مین دو درم کے فائدہ کیونکہ جب ایک ہی اور ایسی حالت مین کمی اور بیشی حرام ہے گو ایک مال کھرا ہو اور دوسرا کھوٹا ہو اور جو ضرورت آن پڑے تو چاندی کو سونے کے بدل بیچکر پھر سونے کے بدل اوس چاندی کو خرید لیوے عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ قَالَ اَقْبَلْتُ اَقُوْلُ مَنْ یَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ اْئْتِنَا اِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِیْكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللّٰہِ لَتُعْطِیَنَّهٗ وَرِقَهٗ اَوْ لَتَرُدَّنَّ اِلَیْهِ ذَهَبَهٗ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سی روایت ہی مین آیا یہ کہتا ہوا کون بیچتا ہے روپیون کو سونے کے بدلے طلحہ بن عبید اللہ نے کہا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس بیٹھے تھے اپنا سونا مجھکو دے پھر ٹھہر کر آ جب نوکر ہمارا آویگا تو تیرے روپیہ دیدیوینگے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہرگز نہین تو اُس کے روپیہ اسیوقت دیدے یا اُسکا سونا پھیر دے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چاندی کا بیچنا سونے کے بدل ربا ہے مگر دست بدست اور گیہون کا بیچنا گیہون کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست اور جو کا بیچنا جو کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست اور کھجور کا بیچنا کھجور کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست فائدہ

یعنے دونون طرف کا مال نقد ہو نا چاہیئے اوسی مجلس مین اور اودہار نا جائز ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ قَالُوا أَبُو الْأَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ أَخَانَا حَدِيثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا آنِيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَامَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عُبَادَةُ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ فَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ۔ ترجمہ حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے مین شام مین چند لوگون کے بیچ مین بیٹہا تہا اتنے مین ابوالاشعث آیا لوگون نے کہا ابوالاشعث وہ بیٹہ گیا مین نے اوس سے کہا تم میرے بہائی سے عبادہ بن صامت کی حدیث بیان کرو اوسنے کہا اچہا ہم نے ایک جہاد کیا اور اوس مین معاویہ سردار تہے تو بہت چیزین لوٹ مین حاصل کین اون مین ایک برتن بہی تہا چاندی کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اوس کے بیچنے کا لوگون کی تنخواہ پر **فائدہ** یعنے جب صدقات مین سی حصہ ملیگا تو قیمت اوسکی لے لینگے غرض اودہار بیچنے کا حکم کیا **ف** اور لوگون نے جلدی کی اوسکے لینے مین یہ خبر عبادہ بن صامت کو پہونچی وہ کہڑے ہوئے اور کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منع کرتے تہے سونے کو سونے کے بدلے مین بیچنے سے اور چاندی کو چاندی کے بدلے اور گیہون کو گیہون کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور کہجور کو کہجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے مگر برابر برابر نقد النقد پہر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو ربا ہو گیا

یہ سنکر لوگون نے جو لیا تہا پہیر دیا معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی وہ خطبہ پڑہنے لگے کہڑے ہوکر کیا حال ہے لوگون کا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیثین روایت کرتے ہین جنکو ہم نے نہین سنا اور ہم آپکے پاس حاضر رہے اور آپ کی صحبت مین رہے **فائدہ** معاویہ کی یہ دلیل کافی نہین کیونکہ حاضر رہنے اور صحبت کرنے سے ہر بات کا سننا ضرور نہین اور اسیوجہ سے بہت سی حدیثین ایک صحابی نے سنین دوسرے نے نہین سنین **ف** یہ عبادہ کہڑے ہوئے اور قصہ بیان کیا بعد اسکے کہا ہم تو وہ حدیث ضرور ہی بیان کرینگے جو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی اگرچہ معاویہ کو برا معلوم ہوا یا یون کہا اگرچہ معاویہ کی ذلت ہو مین پرواہ نہین کرتا اگر اُن کے ساتھہ نہ رہون ایک لشکر مین تاریک رات مین حماد نے یہی کہا یا ایسا ہی کہا **عَنْ** اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو بدلے مین سونے کے اور چاندی کو بدلے مین چاندی کے اور گیہون کو بدلے مین گیہون کے اور جو کو بدلے مین جو کے اور کہجور کو بدلے مین کہجور کے اور نمک کو بدلے مین نمک کے برابر برابر ٹہیک ٹہیک نقدا نقد پہر جب قسم بدل جاوے (مثلا گیہون جو کے بدلے) تو جس طرح چاہے بیچو (کم وبیش) پر نقدا نقد ہونا ضرور ہے **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اور گیہون علیحدہ علیحدہ قسم ہین اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور ثوری اور فقہا محدثین کا اور مالک اور لیث اور اوزاعی اور اکثر علماے مدینہ اور علماے متقدمین شام کے نزدیک وہ دونون ایک قسم ہین اور یہی منقول ہے عمر اور سعد اور سلف سے اور اتفاق کیا ہے علما نے کہ باجرا ایک قسم ہے اور جوار دوسری قسم ہے اور چانول تیسری قسم ہے مگر لیث اور ابن وہب کے نزدیک یہ تینون ایک قسم مین داخل ہین **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ

وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى الْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ ترجمہ ابو سعید خدری رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو بدلے سونے کے اور چاندی کو بدلے چاندی کے اور گیہون کو بدلے مین گیہون کے اور جو کو بدلے مین جو کے اور کھجور کو بدلے مین کھجور کے اور نمک کو بدلے مین نمک کے برابر برابر نقدا نقد پھر جو کوئی زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے تو سود ہو گیا لینے والا اور دینے والا برابر ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ نَذْكُرُ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو کھجور کو بدلے کھجور کے اور گیہون کو بدلے گیہون کے اور جو کو بدلے جو کے اور نمک کو بدلے نمک کے برابر برابر نقدا نقد پھر جو کوئی زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے تو سود ہو گیا مگر جب قسم بدلجاوے رنگ تو زیادتی اور کمی درست ہے

عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدًا بِيَدٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین نقدا نقد کا ذکر نہین ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو سونے کے بدل تول کر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدل تول کر برابر برابر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ترجمہ ابو ہریرہ رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کو بدلے دینار کے بیچو اور درم کو بدلے درم کے اور کوئی زیادہ نہ ہو ایک دوسرے سے

عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ

اَبِی الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِیْكٌ لِیْ وَرِقًا بِنَسِیْئَةٍ اِلَی الْمَوْسِمِ اَوْاِلَی الْحَجِّ فَجَاءَ اِلَیَّ فَاَخْبَرَنِیْ فَقُلْتُ هٰذَا اَمْرٌ لَایَصْلُحُ قَالَ قَدْ بِعْتُهٗ فِی السُّوْقِ فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِكَ عَلَیَّ اَحَدٌ فَاَتَیْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَئَلْتُهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَنَحْنُ نَبِیْعُ هٰذَا الْبَیْعَ فَقَالَ مَاکَانَ یَدًا بِیَدٍ فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَمَاکَانَ نَسِیْئَةً فَهُوَ رِبًا وَاْتِ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ تِجَارَةً مِنِّیْ فَاَتَیْتُهٗ فَسَئَلْتُهٗ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابوالمنہال رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو میرے ایک شریک نے چاندی بیچی ادہار حج کے موسم تک وہ مجھسے پوچھنے آیا مین نے کہا یہ تو درست نہین اوس نے کہا مین نے بازار مین بیچی اور کسینے منع نہین کیا پہر مین برا ابن عازب پاس آیا اون سے پوچھا اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور ہم ایسی بیع کیا کرتے تہے آپنے فرمایا اگر نقد القدر ہو تو قباحت نہین اور جو ادہار ہو تو سود ہے اور تو زید بن ارقم رض کے پاس جا اون کی سوداگری مجھسے زیادہ ہے (تو وہ اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہون گے) مین اون کے پاس گیا اور اون سے پوچھا اونہون نے بہی ایسا ہی کہا **عَنْ** اَبِی الْمِنْهَالِ یَقُوْلُ سَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَهُوَ اَعْلَمُ فَسَئَلْتُ زَیْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَاِنَّهٗ اَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَیْنًا **ترجمہ** ابوالمنہال سے روایت ہے مین نے برا ابن عازب سے پوچھا صرف کو (یعنے چاندی یا سونے کے بدلے چاندی یا سونا بیچنا کیسا ہے) اونہون نے کہا زید بن ارقم سے پوچھ وہ زیادہ جانتے ہین مینے زید سے پوچھا انہون نے کہا برا سے پوچھ وہ زیادہ جانتے ہین پہر دونو نے کہا منع کیا رسول اللہ صلعم نے چاندی کو سونیکے بدلے بیچنے سے ادہار **فائدہ** اگر دست بدست ہو تو کچہ قباحت نہین ہے جیسے اوپر گذر چکا ✤

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَشْتَرِیَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ کَیْفَ شِئْنَا وَنَشْتَرِیَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ کَیْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَئَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَدًا بِیَدٍ فَقَالَ هٰکَذَا سَمِعْتُ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہو منع کیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدلے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور حکم کیا ہم کو چاندی خریدنے کا سونے کے بدل جسطرح سے ہم چاہین اور سونا خریدنے کا چاندی کے بدل جس طرح ہم چاہین ایک

شخص نے اون سے پوچھا اور کہا نقد النقد اونہون نے کہا مین نے لیا ہی سنا **عن** اَبِی بَکْرَةَ قَالَ
نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ
الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَیْبَرَ
بِقِلَادَةٍ فِیْهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ وَهِیَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِالذَّهَبِ الَّذِیْ فِی الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ
بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ **ترجمہ** فضالہ بن عبید انصاری سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم خیبر مین تشریف رکھتے تھے آپ پاس ایک ہار لایا گیا اوس مین نگ تھے اور سونا بھی تھا وہ لوٹ
کا مال تھا جو بکرے ہا تھا آپ نے حکم کیا اُس کا سونا جدا کیا گیا پھر آپ نے فرمایا اب سونے کو سونے کے بدل
بیچو برابر تول کر **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جب سونا کسی اور
چیز کے ساتھ لگا ہو تو اُس کا بیچنا سونے کے بدلے درست نہین جبتک سونا علیحدہ نہ کیا جاوے اب
سونے کو سونے کے بدل برابر برابر تول کر بیچنا چاہیے اور دوسری شے کو اختیار ہے جتنے دامون پر
چاہے بیچے یہی حکم ہے جب کسی شی مین چاندی لگی ہو اور وہ چاندی کے بدلے بیچی جاوے اور یہی
منقول ہے حضرت عمر اور ابن عمر اور جماعت سلف سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق
کا۔ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور حسن بن صالح کے نزدیک اُس کا علیحدہ کرنا ضرور نہین اور اُس کی بیع
اوس سونے سے زیادہ کے بدلے مین جتنا اوس شے مین لگا ہے یا اوس چاندی سے زیادہ کے بدلے
مین جتنی اوسمین لگی ہو درست ہے اور اس سے کم یا برابر سونے اور چاندی کے بدل درست نہین
اور مالک کے نزدیک اگر سونا یا چاندی تہائی یا تہائی سے کم ہو تو وہ تابع ہوجاوے گا اور اوس کی
بیع ہر طرح درست ہی اور حماد بن ابی سلیمان کے نزدیک ہر حال مین درست ہے اور یہ غلط ہی مخالف
ہے حدیث کے (انتہی مختصرا) **عن** فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اشْتَرَیْتُ
یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فِیْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِیْهَا اَكْثَرَ
مِنِ اثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفَصَّلَ
ترجمہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو مین نے خیبر کے دن ایک ہار خریدا
بارہ اشرفیون کو اوس مین سونا تھا اور نگ تھی جب مین نے سونا جدا کیا تو اوس مین بارہ اشرفیون

سے زیادہ سونا نکلا میں سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا وہ ہار نہ بیچا جاوے
جب تک اسکا سونا علیحدہ نہ کیا جاوے **عن** سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** دوسری
روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُودَ الْأُوقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ **ترجمہ** فضالہ بن
عبید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے خیبر کے دن اور یہودیوں سے معاملہ
کرتے تھے ایک اوقیہ (چالیس درہم) سونے کا دو یا تین دیناروں کے بدلے تب جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونا سونے کے بدلے مگر تول کر برابر برابر **عن** حَنَشٍ
أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي غَزْوَةٍ فَطَارَتْ لِي وَلِأَصْحَابِي
قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا فَسَأَلْتُ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ
فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ
إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ **ترجمہ** حنش سے روایت ہے میں فضالہ بن عبید
کے ساتھ تھا ایک جہاد میں تو میرے اور میرے یاروں کے حصے میں ایک ہار آیا جس میں سونا اور چاندی اور
جواہر سب تھے میں نے اسکو خریدنا چاہا اور فضالہ سے پوچھا انہوں نے کہا اسکا سونا جدا کر کے ایک
پلڑے میں رکھ اور اپنا سونا ایک پلڑے میں پھر نہ لے مگر برابر برابر کیونکہ میں نے سنا ہے جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالے پر اور قیامت
کے دن پر وہ نہ لیوے مگر برابر برابر **عن** مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ
قَمْحٍ فَقَالَ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ
فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ
إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ
بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قِيلَ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ
فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ **ترجمہ** معمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے

اپنے غلام کو ایک صاع گیہون کا دیکر بیجا اور کہا اسکو بیچ کر جو لیکر آوہ غلام لیکر گیا اور ایک صاع
اور کچھ زیادہ جو لیے جب معمر پاس آیا اور انکو خبر کی تو معمر نے کہا تو نے ایسا کیون کیا جا اور پہیر کر آ
اور مت لے مگر برابر برابر کیونکہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
اناج بدلے اناج کے برابر برابر بیچو اور ان دنون ہمارا اناج جو تہی لوگون نے کہا اور جو گیہون مین تو زیادتی
ہے (تو کمی بیشی جائز ہے) انہون نے کہا مجھے ڈر ہے کہین دونون ایک جنس کا حکم رکھتے ہون
فائدہ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام مالک نے اس روایت سے دلیل لی ہے کہ گیہون اور
جو ایک جنس ہے اور جب وہ ایک دوسرے کے بدلے بیچے جاوین تو اُن مین کمی ناجائز ہے اور
ہمارا اور علمار کا یہ قول ہے کہ گیہون اور جو دونون علیحدہ علیحدہ قسمین ہین اور اُن مین کمی اور
بیشی درست ہے جیسے گیہون اور چاول مین اور دلیل ہماری وہ ہے جو گذر چکا کہ آپ نے فرمایا جب
قسمین بدل جاوین تو جس طرح چاہے بیچو اور ابوداؤد اور نسائی نے عبادہ بن صامت سے روایت
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گیہون کو جو کے بدلے بیچنے مین اگرچہ جو زیادہ ہون
قباحت نہین بشرطیکہ دست بدست ہون اور معمر کی یہ روایت حجت کے لائق نہین ہے کیونکہ
اس مین یہ کہان ہے کہ گیہون اور جو ایک جنس ہے بلکہ معمر نے احتیاطاً ڈر کر اوس سے پرہیز کیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَخَا بَنِيْ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ
جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا
وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ اَوْ بِيْعُوْا هٰذَا وَاشْتَرُوْا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا
وَكَذٰلِكَ الْمِيْزَانُ ترجمہ ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی مین سے ایک شخص کو عامل کیا خیبر کا وہ جنیب
(عمدہ قسم ہے کھجور کی) کھجور لے کر آیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا خیبر
مین سب کھجور ایسی ہی ہوتی ہے وہ بولا نہین قسم خدا کی یا رسول اللہ ہم یہ کھجور ایک صاع جمع (خراب
قسم کی کھجور) کے دو صاع دیکر خریدتے ہین آپ نے فرمایا ایسا مت کرو بلکہ برابر برابر بیچو یا ایک کو

بیچکر اوس کی قیمت کے بدل دوسری خرید لو اور ایسا ہی اگر تول کر بیچو تو بھی برابر برابر بیچو **ف**
امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا شاید اس عامل کو اوسوقت تک اس بیع کی حرمت معلوم نہ ہوئی ہوگی
کیونکہ ربا کی حرمت کا شروع زمانہ تہا یا اور کسی وجہ سے اور اس روایت سے ہمارے اصحاب نے دلیل
لائی ہے کہ عینہ کی بیع حرام نہیں ہے اور وہ ایک حیلہ ہے جس سے سود کی غرض حاصل ہوجاتی ہے وہ یہ
ہے کہ کسی شخص کو سو روپیہ لینا منظور ہون اور سود سمیت دو سو دینا ہون تو وہ صاف طور پر سود پر
قرض نہ لیوے بلکہ دو سو روپیہ کو ایک شے مہاجن سے مول لے لیوے پہر سو روپیہ کو اوسکے ہاتھہ بیچکر وہ سو روپیہ اپنی کام مین
لاوے اور دو سو روپیہ مہاجن کے اپنی میعاد پر ادا کرے اور یہ بیع شافعی اور دوسرے علما کے نزدیک حرام نہیں ہے لیکن مالک اور احمد نے
حرام کہا ہے **ھ** شافعی کا یہ مذہب صحیح نہیں ہے اور دوسری حدیثوں مین عینہ کی بیع پر وعید آئی
ہے اور وہ سود خوارون کی ایجاد ہے اور حیلہ اللہ جل جلالہ کے سامنے مفید نہیں وہ نیت اور
ارادے کو خوب جانتا ہے **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَاءَ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ
لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ ھٰکَذَا قَالَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا
لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ ھٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلَاثَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاھِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاھِمِ جَنِیْبًا **ترجمہ** ابوسعید
خدری اور ابوہریرہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اس مین یہ ہے کہ ہم ایک صاع اس
کے دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین صاع کے بدلے لیتے ہین تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایسا مت کرجمع کو روپیون کے بدلے بیچ پہر روپیون سے جنیب خرید کرے **عن** اَبِی سَعِیْدٍ
یَقُوْلُ جَاءَ بِلَالٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مِنْ اَیْنَ ھٰذَا فَقَالَ بِلَالٌ تَمْرٌ کَانَ عِنْدَنَا رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْہُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ
لِمَطْعَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ
اَوَّہْ عَیْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِیَ التَّمْرَ فَبِعْہُ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ
بِہٖ لَمْ یَذْکُرِ ابْنُ سَھْلٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ عِنْدَ ذٰلِکَ **ترجمہ** ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ برنی (ایک عمدہ قسم ہے) کہجور لے کر آئے جناب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہاں سے لائے بلال نے کہا میرے پاس خراب قسم کی کھجور تھی دو صاع اس کے
دیکر مین نے ایک صاع اسکا آپکے کہانے کے لیے خریدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس
یہ تو عین سود ہے ایسا مت کر لیکن جب تو کھجور خریدنا چاہے تو اپنی کھجور بیچ ڈال پھر اوس کی قیمت
کے بدلے دوسری کھجور خریدے **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اُتی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بتمر فقال ما ھذا التمر من تمرنا فقال الرجل یا رسول اللہ بعنا
تمرنا صاعین بصاع من ھذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الربا فردوہ
ثم بیعوا تمرنا واشتروا لنا من ھذا **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجور آئی آپ نے فرمایا یہ کھجور ہماری کھجور سے بہت عمدہ ہے ایک شخص بولا
یا رسول اللہ ہم نے اپنی کھجور کے دو صاع دیکر اسکے ایک صاع لیے ہین آپنے فرمایا یہ تو ربا ہو گیا اس
کو پھیر دو اور پہلی ہماری کھجور بیچو پھر اوس کی قیمت مین سے یہ کھجور ہمارے لیے خرید لو **عن** ابی سعید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نرزق تمر الجمع علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھو الخلط من التمر فکنا نبیع صاعین بصاع فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لا صاعی تمر بصاع ولا صاعی حنطۃ بصاع ولا درھم بدرھمین
ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہمکو جمع کھجور ملا کرتی تھی جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور اوس مین سب کھجورین ملی رہتی تہین تو ہم دو صاع اس
کے ایک صاع کے بدلے بیچتے تھے یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا کھجور
کے دو صاع ایک صاع کے بدلے نہ بیچنا چاہیے اسیطرح گیہون کے دو صاع ایک صاع کے بدلے
اور ایک درم دو درم کے بدلے **عن** ابی نضرۃ قال سألت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما عن الصرف فقال ایدا بید قلت نعم قال لا باس بہ فاخبرت ابا سعید
فقلت انی سألت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن الصرف فقال ایدا
بید قلت نعم قال لا باس بہ قال اوقال ذلک انا سنکتب الیہ فلا یفتیکموہ
قال فواللہ لقد جاء بعض فتیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمر فانکرہ
فقال کانّ ھذا لیس من تمر ارضنا قال کان فی تمر ارضنا او فی تمرنا العام

بَعْضُ الشَّيْئِ فَأَخَذْتُ هٰذَا وَزِدْتُ بَعْضَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ اَضْعَفْتَ اَرْبَيْتَ لَا تَقْرَبَنَّ هٰذَا اِذَا رَابَكَ مِنْ تَمْرِكَ شَيْئٌ فَبِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِىْ تُرِيْدُ مِنَ التَّمْرِ ترجمہ ابونضرہ سے روایت ہی مین نے ابن عباس سے پوچھا صرف کو (یعنے چاندی سونے کی بیع کو چاندی سونے کے بدلے) انہون نے کہا کیا نقدا نقد مین نے کہا ہان اونہون نے کہا نقدا نقد مین کچھ قباحت نہین مین نے ابوسعید رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچھا تہا صرف کو اونہون نے کہا کیا نقدا نقد مین نے کہا ہان انہون نے کہا نقدا نقد مین کچھ قباحت نہین ابوسعید رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کیا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے ایسا کہا ہم انکو لکہین گے وہ تم کو ایسا فتوی نہین دینگے اور کہا قسم خدا کی بعض جوان آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہجور لیکر آئے آپ نے اُسکو نیا سمجہا اور فرمایا یہ تو ہمارے ملک کی کہجور نہین ہے انہون نے کہا اس سال مین ہمارے ملک کی کہجور مین کچہ نقصان تہا تو مین نے یہ کہجور لی اور اُس کے بدلے میرے زیادہ کہجور دی آپ نے فرمایا تو نے زیادہ دیا سود دیا اب اسکے پاس نجانا جب تمکو اپنی کہجور مین کچہ نقصان معلوم ہو تو اُسکو بیچڈالو پہر جو کہجور چاہیئے وہ خرید کرلو عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ قَالَ سَئَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرَيَا بِهٖ بَأْسًا فَاِنِّىْ لَقَاعِدٌ عِنْدَ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا زَادَ فَهُوَ رِبًا فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ لِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهٗ صَاحِبُ نَخْلَةٍ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ طَيِّبٍ كَانَ تَمْرُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اللَّوْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنّٰى لَكَ هٰذَا قَالَ انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ بِهٖ هٰذَا الصَّاعَ فَاِنَّ سِعْرَ هٰذَا فِى السُّوْقِ كَذَا وَسِعْرَ هٰذَا كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ اَرْبَيْتَ اِذَا اَرَدْتَ ذٰلِكَ فَبِعْ تَمْرَكَ بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ اَىَّ تَمْرٍ شِئْتَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ اَحَقُّ اَنْ يَّكُوْنَ رِبًا اَمِ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ قَالَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدُ فَنَهَانِىْ وَلَمْ اٰتِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فَحَدَّثَنِىْ اَبُو الصَّهْبَاءِ اَنَّهٗ سَئَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِمَكَّةَ فَكَرِهَهٗ ترجمہ ابونضرہ سے روایت ہی مین نے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما

سے پوچھا صرف کو اُنہون نے اوس مین کوئی قباحت نہین دیکھی (اگرچہ کمی بیشی ہو بشرطیکہ نقدا نقد ہو) پھر مین بیٹھا تھا ابو سعید خدری کے پاس اون سے مین نے پوچھا صرف کو اونہون کہا جو زیادہ ہو وہ ربا ہے مین نے اُسکا انکار کیا بوجہ ابن عمر اور ابن عباس کے کہنے کے اونہون نے کہا مین تجھسے نہین بیان کرون گا مگر جو سُنا مین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پاس ایک کھجور والا ایک صاع عمدہ کھجور لیکر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجور اسی قسم کی تھی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کھجور کہان سے لایا وہ بولا مین دو صاع کھجور کے لیکر گیا اور اُن کے بدلے ایک صاع اس کھجور کا خریدا کیونکہ اس کا نرخ بازار مین ایسا ہو اور اُسکا نرخ ایسا ہو آپ نے فرمایا خرابی ہو تیری سود دیا تونے جب تو ایسا کرنا چاہے تو اپنی کھجور کسی اور شے کے بدلے بیچڈال پھر اوس شی کے بدلے جو کھجور تو چاہے خرید کرلے ابو سعید نے کہا تو کھجور جب بدلے کھجور کے دی جاوے اوس مین سود ہو تو چاندی جب بدلے چاندی کے دی جاوے (کم وزیادہ) تو اُس مین سود ضرور ہوگا (اگرچہ نقدا نقد ہو) ابو نضرہ نے کہا پھر مین ابن عمر کے پاس آیا اوس کے بعد تو اونہون نے بھی منع کیا اس سے (شاید اُنکو ابو سعید کی حدیث پہنچ گئی ہو) اور ابن عباس کے پاس مین نہین گیا لیکن مجھسے ابو الصہبا نے حدیث بیان کی اُنہون نے پوچھا ابن عباس سے اوسکو مکہ مین تو مکروہ کہا اونہون نے **فائدہ** پہلے ابن عمر اور ابن عباس کا یہ مذہب تھا کہ جب نقد النقد بیع ہو تو کمی اور بیشی سے ربا نہین ہوتا اگرچہ ایک ہی جنس ہو اور جائز رکھتے تھے ایک درہم کی بیع دو درہم کے بدلے اور ایک دینار کی دو دینار کے بدلے اور ایک صاع کھجور کے دو صاع کھجور کے بدلے اسی طرح گیہون اور تمام ربوی اجناس مین وہ کم و بیش بیچنا جائز رکھتے تھے بشرطیکہ دست بدست ہو اور جو اودہار ہو تو وہ ربا ہو جاوے گا پھر اون دونون صاحبون نے اپنے قول سے رجوع کیا اور ایک جنس مین کم و بیش بیچنے کی حرمت کے قائل ہو گئے

عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ غَيْرَ هٰذَا فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْتُ اَرَاَيْتَ هٰذَا الَّذِيْ تَقُوْلُ اَشَيْءٌ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ وَجَدْتَہٗ فِیْ کِتَابِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْہُ مِنْ
رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَجِدْہُ فِیْ کِتَابِ اللہِ وَلٰکِنْ حَدَّثَنِیْ اُسَامَۃُ بْنُ
زَیْدٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا فِی النَّسِیْئَۃِ
ترجمہ ابو صالح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے ابو سعید خدری رضے اللہ تعالی عنہ
سنا وہ کہتے تھے دینار بدلے دینار کے اور درم بدلے درم کے برابر بیچنا چاہیے جو زیادہ دیوے
یا زیادہ لیوے تو سود ہے میں نے کہا ابن عباس تو اور کچھ کہتے ہیں اونہوں نے کہا میں ابن عباس
رضی اللہ تعالے عنہ سے ملا اور میں نے کہا تم جو یہ کہتے ہو تو کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے یا قرآن میں پایا ہے اونہوں نے کہا نہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
نہ قرآن مجید میں پایا بلکہ مجہ سے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ربا ادہار میں ہے (تو اس سے میں یہ سمجہا کہ اگر نقد انقد کمی بیشی کے ساتھہ بہی ہو تو ربا
نہیں ہے) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِی النَّسِیْئَۃِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے مجہسے اسامہ بن زید نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود
ادہار میں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا فِیْمَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے اسامہ
بن زید سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربا نہیں ہے نقد انقد میں عَنْ
عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَقِیَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ
تَعَالٰی عَنْہُمَا فَقَالَ لَہٗ اَرَاَیْتَ قَوْلَکَ فِی الصَّرْفِ شَیْءٌ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْ شَیْءٌ تَجِدُہٗ فِیْ کِتَابِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ
تَعَالٰی عَنْہُمَا کَلَّا لَا اَقُوْلُ اَمَّا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِہٖ وَاَمَّا
کِتَابُ اللہِ فَلَا اَعْلَمُہٗ وَلٰکِنْ حَدَّثَنِیْ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِی النَّسِیْئَۃِ ترجمہ عطا بن ابی رباح
سے روایت ہے ابو سعید خدری ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے ملے اور اون سے پوچہا تم جو یہ

صرف کی باب مین کہتی ہو تو کیا تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اللہ تعالیٰ کی کلام مجید
مین پایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہرگز نہین مین تم سے نہ کہونگا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو تم مجہہ سے زیادہ جانتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مین نہین جانتا (یہہ
عاجزی کے طور پر کہا) لیکن مجہسے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے سود ادہار مین ہے **ف** نووی نے کہا بعض علماء نے کہا ہے کہ اسامہ کی یہ روایت
منسوخ ہے اور حدیثون سے اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ وہ متروک العمل ہے اور بعضون نے
اسکی تاویل کی ہے کہ وہ محمول ہے اون اموال پر جو ربوی نہین ہین جیسے بیع دین کے ساتھہ دین
کی میعاد پر اس طرح پر کہ ایک کپڑا معلوم الصفت قرض ہو پہر اسکو بیچے ایک پردے معلوم الصفت
کے بدلے تو اگر نقد بیچے تو جائز ہے یا وہ محمول ہے اجناس مختلفہ پر کیونکہ اون مین کمی بیشی ربا نہین
ہے بلکہ ادہار ربا ہے یا وہ مجمل ہے اور ابو سعید اور عبادہ کی حدیث مبین ہے اور عمل واجب ہے
مبین پر انتہے مختصرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ قَالَ قُلْتُ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ قَالَ اِنَّمَا نُحَدِّثُ
بِمَا سَمِعْنَا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کہانے
والے پر اور سود کہلانے والے پر راوی نے کہا مین نے پوچہا سود کا حساب لکہنے والے پر اور اسکے
گواہون پر تو انہون نے کہا ہم اوتنی ہی حدیث بیان کرینگے جتنی ہم نے سنی ہے **عَنْ**
جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ
وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کہانے والے پر اور سود کہلانے والے پر اور سود لکہنے والے پر
اور سود کے گواہون پر اور فرمایا وہ سب برابر ہین **ف** گناہ مین معاذ اللہ نووی نے کہا
اس حدیث سے یہ نکلا کہ باطل اور حرام پر مدد کرنا بہی حرام ہے۔ اب جو مولوی اور منصف سود کا فیصلہ
کرتے ہین اور سود لاتے ہین یا جو اہلکار اور منشی سود کا حساب لکہتے ہین وہ بہی ملعون اور مردود
ہین اس حدیث سے اور انکو توبہ کرنا چاہیے اور ایسی نوکری پر خاک ڈالنا چاہیے **باب**
اَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ حلال لینا اور مشتبہ مال سے پرہیز کرنا **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ

بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول واھوی النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ باصبعیہ الی اذنیہ ان الحلال بین وان الحرام بین وبینھما مشتبھات لا یعلمھن کثیر من الناس فمن اتقی الشبھات استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبھات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان یرتع فیہ الا وان لکل ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمہ الا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب ترجمہ

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اشارہ کیا نعمان نے اپنی انگلیوں سے دونوں کانوں کیطرف) آپ فرماتے مقرر حلال کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے لیکن حلال اور حرام کے درمیان ایسی چیزیں ہیں جو دونوں سے ملتی ہیں یعنے اون میں شبہ ہی انکو بہت لوگ نہیں جانتے تو جو شبہوں سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہوں میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنی یعنے روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے اوس کے جانور رمنی کو بھی چر جاویں گے خبردار رہو ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے خبردار رہو خدا تعالیٰ کا رمنہ اُس کے حرام کی ہوئیں چیزیں ہیں جان رکھو بیشک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جو وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑ گیا یاد رکھو وہ ٹکڑا دل ہے ✤

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علما نے اجماع کیا ہے کہ یہ حدیث بہت بڑے کام کی ہے اوس میں بہت سے فائدے ہیں اور یہ اون حدیثوں میں کی ایک حدیث ہے جنپر اسلام کا مدار ہے ایک جماعت نے کہا کہ یہ حدیث تہائی ہے اسلام کی اور دو تہائیاں یہ دو حدیثیں ہیں الاعمال بالنیات اور من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ اور ابو داؤد سجستانی نے کہا کہ اسلام کا مدار چار حدیثوں پر ہے تین یہی جو بیان ہوئیں اور چوتھی یہ حدیث لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ اور بعضوں نے کہا یہ حدیث ازھد فی الدنیا یحبک اللہ وازھد مافی ایدی الناس یحبک الناس علما کرام نے اس حدیث کی عظمت کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس میں کھانے اور پینے اور لباس وغیرہ سب کی درستی بیان کردی اور یہ بھی فرما دیا کہ شبہ کی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس سے دین اور آبرو دونوں کی سلامتی ہے

اور شبہون مین پڑنے سو ڈرا دیا اور اوسکی مثال دی رمنہ سو پہر بیان فرمایا اوس چیز کو جو انسان کے بدن مین سب چیزون سے بڑی ہے وہ کیا ہے دل اوسکی درستی سے سارا بدن درست ہوتا ہے اور اوسکے بگڑنے سے سارا بدن بگڑ جاتا ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا مقرر حلال کہلا ہے اسکا مطلب یہ ہو کہ دنیا مین تین قسم کے کام اور چیزین ہین ایک تو وہ جو صاف اور کہلم کہلا حلال ہین جیسے روٹی میوہ زیتون کا تیل شہد دودہ حلال جانور کا انڈا حلال جانور کا اور سوا اس کے اور حلال کہانے اسی طرح بات کرنا دیکہنا چلنا وغیرہ کہ یہ سب کہلم کہلا حلال ہین اور ان کی حلت مین کوئی شک نہین ہے دوسری وہ جو صاف صاف کہلم کہلا حرام ہین جیسے شراب اور سور مردار پیشاب بہتا ہوا خون اسیطرح زنا اور جہوٹ اور غیبت اور چغلخوری اور اجنبی عورت کی طرف دیکہنا اور مانند ان کے جو کام ہین تیسرے وہ جو نہ کہلم کہلا حلال ہین نہ صاف صاف حرام ہین اسیواسطے بہت لوگون کو اون کا علم نہین جیسے عوام کو لیکن علماء اونکی حلت یا حرمت کسی دلیل سے نکالتے ہین پہر جب کوئی شے ایسی ہو اور اُس مین کوئی نص یا اجماع نہ ہو تو مجتہد اوس کے لیے اجتہاد کرتے ہین پہر اوسکو حلال سے ملاتے ہین یا حرام سے کسی دلیل شرعی سے پہر اگر حلال سے ملایا تو وہ شے حلال ہوگئی اور کبہی حلت کی دلیل ایسی ہوتی ہے جسمین احتمال رہتا ہے تو تقوی یہ ہے کہ اوس شے کو ترک کرے اور وہ اسی مضمون مین داخل ہے کہ جس نے شبہ کی چیزون یا کاسون کو ترک کیا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اب جس مین مجتہد کو کوئی بات نہ کہلی تو وہ حلال ہوگی یا حرام یا اوس مین توقف ہوگا اس باب مین تین مذہب ہین جنکو قاضی عیاض نے نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ اس مین وہی حکم ہوگا جو اشیا مین ہے قبل وارد ہونے شرع کے اور اس مین چار مذہب ہین صحیح یہ ہے کہ نہ اوسکو حلال کہین گے نہ حرام نہ مباح کیونکہ اہل حق کے نزدیک تکلیف شرع ہی سے ثابت ہوتی ہے دوسرا مذہب یہ ہو کہ وہ حرام ہے تیسرا یہ ہے کہ مباح ہے چوتہا توقف انتہی ما قال النووی **عَنْ** ذکریا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ ذَکَرِیَّا اَتَمُّ مِنْ حَدِیْثِهِمْ وَاَکْثَرُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرِ بْنِ سَعْدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِحِمْصٍ وَهُوَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

اللہ علیہ وسلم یقول الحلال بین والحرام بین ثم ذکر بمثل حدیث زکریا عن الشعبی الی قولہ یوشک ان یقع فیہ ترجمہ نعمان بن بشیر بن سعد سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ خطبہ سناتے تھے لوگون کو حمص (ایک شہر ہے شام مین) مین اور کہتے تھے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری یوشک ان یقع فیہ تک **باب** بیع البعیر واستثناء رکوبہ اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما انہ کان یسیر علی جمل لہ قد اعیا فاراد ان یسیبہ قال فلحقنی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فدعا لی وضربہ فسار سیرا لم یسر مثلہ قال بعنیہ بوقیۃ قلت لا ثم قال بعنیہ فبعتہ بوقیۃ واستثنیت علیہ حملانہ الی اہلی فلما بلغت اتیتہ بالجمل فنقدنی ثمنہ ثم رجعت فارسل فی اثری فقال اترانی ماکستک لاخذ جملک خذ جملک ودراہمک فہو لک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ جا رہے تھے ایک اونٹ پر جو تھک گیا تہا اونہون نے چاہا اوسکو آزاد کر دینا (یعنے چھوڑ دینا جنگل مین) جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے آن کر ملے اور میرے لیے دعا کی اور اونٹ کو مارا پھر وہ ایسا چلا کہ ویسا کبھی نہین چلا تہا (یہ آپ کا معجزہ تہا) آپ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچڈال ایک اوقیہ پر (دوسری روایت مین پانچ اوقیہ ہین اور ایک اوقیہ زیادہ دیا اور ایک روایت مین دو اوقیہ اور ایک درم یا دو درم ہین اور ایک روایت مین سونے کا ایک اوقیہ اور ایک روایت مین چار دینار اور بخاری نے ایک روایت مین آٹھ سو درم اور ایک روایت مین بیس دینار اور ایک روایت مین چار اوقیے نقل کیے ہین) مینے کہا نہین پھر آپنے فرمایا اسکو میرے ہاتھ بیچڈال مین نے ایک اوقیہ پر آپ کے ہاتھ بیچڈالا اور شرط کری اوسپر سواری کی اپنے گھر تک جب مین اپنے گھر پہونچا تو اونٹ آپ پاس لیکر آیا آپ نے اوسکی قیمت میرے حوالے کی مین لوٹا پھر آپنے مجھکو بلا بھیجا اور فرمایا کیا مین تجھے قیمت کم کراتا تہا تیرا اونٹ لینے کے لیے اپنا اونٹ لیجا اور روپیہ بھی تیرے ہین **ف** یہ ایک ادنی نمونہ ہے آپ کی سخاوت اور احسان کا نووی نے کہا کہ امام احمد اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جانور کی بیع اس شرط

سے درست ہو کہ تاک اپنی سواری اور سیر ٹہیر الے اور امام مالک کے نزدیک یہ شرط اوسوقت جائز ہے
جب مسافت سواری کی قلیل ہو اور شافعی اور ابوحنیفہ اور باقی علماء کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں
خواہ مسافت قلیل ہو یا کثیر اور جابر کی حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خریدنا
منظور نہ تہا صرف جابر پر احسان کرنا منظور تہا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ
نُمَيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاحَقَ بِيْ وَتَحْتِيْ نَاضِحٌ لِيْ قَدْ أَعْيَا
وَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ قَالَ فَقَالَ لِيْ مَا لِبَعِيْرِكَ قَالَ قُلْتُ عَلِيْلٌ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ قَالَ فَقَالَ
لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيْعُنِيْهِ
فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلٰى أَنَّ لِيْ فَقَارَ
ظَهْرِهِ حَتّٰى أَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ عَرُوْسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ
لِيْ فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى انْتَهَيْتُ فَلَقِيَنِيْ خَالِيْ فَسَأَلَنِيْ عَنِ الْبَعِيْرِ فَأَخْبَرْتُهُ
بِمَا صَنَعْتُ فِيْهِ فَلَامَنِيْ فِيْهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِيْ حِيْنَ اسْتَأْذَنْتُهُ مَا تَزَوَّجْتَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا تَزَوَّجْتَ
بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُوُفِّيَ وَالِدِيْ أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِيْ أَخَوَاتٌ
صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ
ثَيِّبًا لِتَقُوْمَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ
إِلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَأَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے
جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو آپ مجھ سے ملے (راہ میں) اور میری سواری میں
ایک اونٹ تہا پانی کا وہ تہک گیا تہا اور بالکل چل نہ سکتا تہا آپ نے پوچھا تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے
میں نے عرض کیا وہ بیمار ہے یہ سنکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹے اور اونٹ کو ڈانٹا
اور اُس کے لیے دعا کی پہر وہ ہمیشہ سب اونٹوں کے آگے ہی چلتا رہا آپ نے فرمایا اب تیرا اونٹ
کیسا ہے میں نے کہا اچہا ہے آپ کی برکت کا طفیل ہے آپ نے فرمایا میرے ہاتھ بیچتا ہے

مجھے شرم آئی اور ہماری پاس اور کوئی اونٹ پانی لانے کے لیے نہ تہا آخر مین نے کہا ہان بیچتا ہون
پہر مین نے اُس اونٹ کو آپ کے ہاتہہ بیچڈالا اس شرط سے کہ مین اوس پر سواری کرون گا مدینے تک پہر مین
نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نوشہ ہون (یعنے ابہی میرا نکاح ہوا ہے) مجہے اجازت دیجیے لوگون
سے پہلے مدینہ جانے کی آپ نے اجازت دی مین لوگون سے آگے بڑہکر مدینہ آپہونچا وہان میرے
ماموں ملے اور اونٹ کا حال پوچہا مین نے سب حال بیان کیا اونہون نے مجہکو بہت ملامت کی (کہ
ایک ہی اونٹ تہا تیرے پاس اور گہر والے بہت ہین اوسکو بہی تو نے بیچڈالا اور اوسکو یہ معلوم نہ تہا
کہ خداوند کریم کو جابر کا فائدہ منظور ہے) جابر نے کہا جب مین نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا
تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا نکاحی سے مین نے کہا نکاحی سے آپنے فرمایا کنواری سے کیون
نہ کی وہ تجہسے کہیلتی تو اُس سے کہیلتا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ مرگیا یا شہید ہوگیا میری
کئی بہنین چہوڑکر چہوٹی چہوٹی تو مجہے برا معلوم ہوا کہ مین شادی کرکے اور ایک لڑکی لاؤن انکے
برابر جو نہ اُنکو ادب سکہاوے اور نہ اُنکو دباوے اس لیے مین نے ایک نکاحی سے شادی کی تا
کہ اونکو دابے اور تمیز سکہاوے جابر نے کہا پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف
لائے مین اونٹ صبح ہی لیکر گیا آپ نے اوسکی قیمت مجہکو دی اور اونٹ بہی پہیر دیا عن
جابرٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اقبلنا من مکۃ الی المدینۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاعتل جملی وساق الحدیث بقصتہ وفیہ قال لی بعنی جملک ھذا قال قلت
لا بل ھو لک قال لا بل بعنیہ قال قلت لا بل ھو لک یا رسول اللہ قال لا بل بعنیہ
قال قلت فان لرجل علی اوقیۃ ذھب فھو لک بھا قال قد اخذتہ فتبلغ علیہ
الی المدینۃ قال فلما قدمت المدینۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال
اعطہ اوقیۃ من ذھب وزدہ قال فاعطانی اوقیۃ من ذھب وزادنی قیراطا قال
فقلت لا تفارقنی زیادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکان فی کیس لی
فاخذہ اھل الشام یوم الحرۃ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم لوگ
مکہ سے مدینہ کو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تو میرا اونٹ بیمار ہوگیا اور بیان کیا
حدیث کو پوری قصے کے ساتہہ اور اس روایت مین یہ ہے کہ پہر آپنے فرمایا میرے ہاتہہ اپنا یہ اونٹ

بیچڈال مین نے کہا وہ آپ ہی کا ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا نہین بیچڈال میرے ہاتھہ مین نے کہا پہر وہ آپ کا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہین بیچڈال میرے ہاتہہ مین نے کہا تو ایک شخص کا میرے اوپر ایک اوقیہ سونا ہے آپ ایک اوقیہ سونے کے بدلے یہ اونٹ لے لیجیے آپنے فرمایا مین نے لیا پہر تو پہونچ جاوے گا اوسی اونٹ پر مدینہ تک جابر نے کہا جب مین مدینہ مین آیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا اسکو ایک اوقیہ سونے کا دیدے اور کچہ زیادہ دے تو بلال نے مجھکو ایک اوقیہ سونے کا دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا مین نے کہا یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو زیادہ دیا ہے وہ ہمیشہ میرے پاس رہیگا (بطور تبرک کے) تو ایک تہیلی مین وہ میرے پاس رہا یہانتک کہ شام والون نے یوم الحرہ کو چہین لیا **ف** یوم الحرہ وہ دن ہے جب شام والون نے یزید کی سلطنت مین مدینہ منورہ پر حملہ کیا تہا اور مدینہ والون کو قتل اور تاراج کیا تہا یہ واقعہ ۶۳ھ ہجری مین ہوا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِحِي وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فَنَخَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي ارْكَبْ بِسْمِ اللّٰهِ وَزَادَ اَيْضًا قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيْدُنِي وَيَقُوْلُ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے سفر مین تو میرا اونٹ پیچہے رہ گیا اور بیان کیا حدیث کو اور کہا اوس مین پہر ٹہوکا دیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر مجہسے فرمایا کہ سوار ہوجا اللہ تعالی کا نام لیکر اور یہ بہی زیادہ کیا کہ آپ مجھکو زیادہ دیتے جاتے اور فرماتے جاتے اللہ بخش دیوے تجھکو **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَعْيَا بَعِيْرِي قَالَ فَنَخَسَهُ فَوَثَبَ فَكُنْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَحْبِسُ خِطَامَهُ لِاَسْمَعَ حَدِيْثَهُ فَمَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَبِعْتُهُ مِنْهُ بِخَمْسِ اَوَاقٍ قَالَ قُلْتُ عَلٰى اَنَّ لِي ظَهْرَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَلَكَ ظَهْرُهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهُ بِهٖ فَزَادَنِي اُوْقِيَّةً ثُمَّ وَهَبَهُ لِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرا اونٹ خستہ ہوگیا تہا آپ نے اوسے ٹہوکا دیا وہ کودا

لگا اوس کے بعد مین اُنکی نکیل کہینچتا کہ آپ کی بات سنون لیکن اُسکو تہام نہ سکتا (الیا تیز چلنے لگا
آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہسے آکر ملے اور فرمایا اُسکو میرے ہاتہہ بیچ ڈال مین نے آپ کے
ہاتہہ بیچ ڈالا پانچ اوقیہ پر اور مین نے یہ شرط کر لی کہ مدینہ منورہ تک مین اوسپر سواری کرون گا آپ
نے فرمایا مدینہ تک تو سوار رہ جب مین مدینہ پہونچا تو وہ اونٹ آپکی خدمت مین لیکر آیا آپ نے
ایک اوقیہ اور زیادہ دیا اور اونٹ بہی مجہکو بخشدیا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُمَا قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ اَظُنُّہٗ
قَالَ غَازِیًا وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ وَزَادَ فِیْہِ قَالَ یَا جَابِرُ اَتَوَفَّیْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ لَکَ الثَّمَنُ وَلَکَ الْجَمَلُ لَکَ الثَّمَنُ وَلَکَ الْجَمَلُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے مین نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ راوی نے کہا جابر نے
شاید جہاد کا سفر کہا پہر بیان کیا سارا قصہ اتنا زیادہ ہے آپ نے فرمایا اے جابر تو نے قیمت
پائی جابر نے کہا ہان آپ نے فرمایا قیمت لے اور اونٹ بہی لے قیمت لے اور اونٹ بہی لے
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ اشْتَرٰی مِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا بِاُوْقِیَّتَیْنِ وَدِرْہَمٍ اَوْ دِرْہَمَیْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا
اَمَرَ بِبَقَرَۃٍ فَذُبِحَتْ فَاَکَلُوْا مِنْہَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ اَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّیَ
رَکْعَتَیْنِ وَوَزَنَ لِیْ ثَمَنَ الْبَعِیْرِ فَاَرْجَحَ لِیْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ مجہسے خریدا دو اوقیہ اور ایک درم
کو یا دو درم کو پہر جب آپ صرار (ایک مقام کا نام ہے مدینہ منورہ کے پاس اور خطابی نے کہا وہ
ایک کنوان ہے مدینہ سے تین میل پر عراق کے راہ پر اور بعضون نے اسکو ضرار ضاد معجمہ سے
پڑہا ہے اور وہ خطا ہے) مین پہونچے تو حکم دیا ایک گاے کے کاٹنے کا وہ کاٹی گئی اور سب لوگون
نے اُسکا گوشت کہایا جب آپ مدینہ مبارک مین آئے تو حکم کیا مجہکو مسجد مین جانے کا اور دو
رکعت نماز پڑہنے کا اور اونٹ کی قیمت مجہکو تول کر دی اور زیادہ دی **ف** نووی
نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گاے کا ذبح کرنا اولے ہے نحر سے اور نحر بہی جائز ہے اور یہ
بہی معلوم ہوا کہ جو سفر سے لوٹ کر آوے اوسکو پہلے مسجد مین جانا اور دو رکعت نماز پڑہنا مستحب

ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ دن کو بہی نفل کی وہی دو رکعتین پڑہنا چاہیے جیسے رات کو اور بہارا اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور اس کا بیان کتاب الصلوۃ مین گذر چکا اور اس حدیث سے بہت فائدے معلوم ہوئے ایک تو بڑا معجزہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ خستہ اور ماندہ اونٹ کو دم بہر مین چالاق اور چست کر دیا دوسرے سوال کرنا بیع کا شی کے مالک سے مشتری چکانے کا جواز چوتہے اپنے ماتحت لوگون کا حال پوچہنا اور اون کی کیفیت دریافت کرنا اور ان کو نیک صلاح دینا پانچوین باکرہ سے نکاح مستحب ہونا چہٹی بی بی سے کہیلنے کا استحباب ساتوین جابر کی فضیلت کہ اونہون نے اپنا حظ نفس چہوڑا اور بہنون کی تعلیم کو مقدم رکہا آٹہوین سفر سے آتے وقت مسجد مین جانے اور دو رکعت نفل پڑہنے کا استحباب نوین نیک راہ بتانے کا استحباب دسوین معاملہ مین زیادہ دینے کا ثواب گیارہوین ثمن کے وزن کی اجرت بایع پر ہونا بارہوین آثار صالحین سے برکت حاصل کرنیکا جواز تیرہوین لشکر کے بعض لوگون کو اجازت لیکر لوٹنے کا جواز چودہوین وکالت کا جواز اداے حقوق مین انتہے ما قال النووی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقِصَّةِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاُوْقِيَّتَيْنِ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے یہی قصہ جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ مجہسے خریدا اس قیمت پر جو آپ نے مقرر کی اور نہ اوقیون کا ذکر کیا نہ ایک درم نہ دو درمون کا اور کہا کہ آپ نے حکم کیا ایک گاے کے نحر کرنے کا پہر اُس کا گوشت بانٹا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قَدْ اَخَذْتُ جَمَلَكَ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا مین نے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تو اوس پر چڑہ کر جا مدینہ تک

بَابٌ فِي جَوَازِ اقْتِرَاضِ الْحَيَوَانِ وَاسْتِحْبَابِ تَوْفِيَتِهِ خَيْرًا مِمَّا عَلَيْهِ

جانور کا قرض لینا درست ہے اور اُس سے بہتر جانور دینا مستحب ہے **عَنْ** اَبِي رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَاَمَرَ اَبَا رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ اِلَيْهِ اَبُوْ رَافِعٍ

فَقَالَ لَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ اَعْطِهِ اِيَّاهُ اِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً

ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے اونٹ کا بچہ قرض لیا (یعنے چھہ برس سے کم کا) پھر آپ پاس صدقہ کے اونٹ آئے آپ نے ابو رافع کو حکم کیا اوسکا اونٹ ادا کرنے کا ابو رافع آپ کے پاس آئے لوٹ کر اور کہا کہ صدقہ کے اونٹوں مین (ویسا کوئی بچہ) نہین) اوس سے بہتر پورے سات برس کے اونٹ ہین آپ نے فرمایا وہی اوسکو دیدے اچھے وہ لوگ ہین جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کرین عَنْ اَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللّٰهِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے جو مولے تھے رسول اللہ صلعم کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کا جوان بچہ قرض لیا پھر بیان کیا اوسیطرح اس مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا بہتر بندے اللہ کے وہ ہین جو اچھی طرح سے قرض ادا کرین ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جانور کے قرض لینے مین تین مذہب ہین ایک تو شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا کہ سب جانورون کا قرض لینا درست ہے مگر لونڈی اوس شخص کو قرض لینا درست نہین جو اوس سے جماع کر سکے اور جو جماع نہ کر سکے جیسے اوس کا محرم یا عورت یا خنثی تو درست ہے اور دوسرا مذہب مزنی اور ابن جریر اور داود کا کہ لونڈی کا قرض لینا بھی درست اسیطرح تمام حیوانات کا تیسرا مذہب ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا کہ کسی جانور کا قرض لینا درست نہین اور یہ حدیث رد کرتی ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو اور اُن کا دعوی کہ یہ حدیث منسوخ ہے بغیر دلیل کے قبول نہین ہو سکتا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قرض ادا کرتے وقت اُس سے بہتر زیادہ دینا مستحب اور عمدہ صفت ہے اور یہ منع نہین کیونکہ بلا شرط ہے اور منع وہ ہے جس مین شرط کیجاوے انتہی مختصراً عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فَاَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صلعم فَقَالَ النَّبِيُّ صلعم اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ لَهُمْ اشْتَرُوْا لَهُ سِنًّا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَقَالُوْا اِنَّا لَا نَجِدُ اِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَوْ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہی ایک شخص کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض آتا تہا اوس نے آپ کو سخت کہا اصحاب نے
قصد کیا اوسکو سزا دینے کا آپ نے فرمایا مقرض کا حق ہے اوسکو کہنا دیا ہے اور یہ اخلاق ولیل ہیں نبوت
کے پہر آپ نے صحابہ سے فرمایا ایک اونٹ خرید کر کے اوسکو دو اونہون نے کہا ہمکو تو اوس کے اونٹ
سے بہتر ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی خرید کر اسکو دو کیونکہ بہتر تم مین وہ لوگ ہین جو قرض اچہی طرح ادا کرتے
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال استقرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سنا فاعطاہ سنا فوقہ وقال خیارکم محاسنکم قضاء ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض لیا پہر اوس سے بڑہ کر
ایک اونٹ دیا اور فرمایا بہتر تم مین وہ لوگ ہین جو اچہی طرح قرض ادا کرتے ہین عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل یتقاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا
فقال اعطوہ سنا فوق سنہ وقال خیرکم احسنکم قضاء ترجمہ ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ایک شخص جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے اونٹ کا تقاضا
کرنے آیا آپ نے فرمایا اس سے بہتر اونٹ اسکو دیدو اور فرمایا اچہا تم مین وہ ہے جو قرض کو اچہی
طرح سے ادا کرے باب جواز بیع الحیوان بالحیوان من جنسہ متفاضلا جانور کو جانور
کے بدل کم زیادہ بیچنا درست ہی عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء عبد فبایع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الہجرۃ ولم یشعر انہ عبد فجاء سیدہ یریدہ
فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ فاشتراہ بعبدین اسودین ثم لم یبایع
احدا بعدہ حتی یسئلہ اعبد ھو ترجمہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی ایک
غلام آیا اور اوس نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تہا کہ یہ غلام
ہے پہر اسکا مالک آیا اوس کے لینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو بیچڈال میرے ہاتہ
آپ نے دو کالے غلام دیکر اسکو خریدا لیا بعد اوس کے کسی سے آپ بیعت نہ لیتے جب تک یہ پوچہہ نہ لیتے
غلام ہے (یا آزاد ہے) وہ ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اوسکا مالک بہی مسلمان ہوگا
اسی لیے اوس نے دو کالے غلامون کے بدلے بیچڈالا اور ظاہر یہ ہے کہ وہ غلام بہی مسلمان ہون گے
اور نہین جائز ہے مسلمان غلام کی بیع کافر کے ہاتہہ اور احتمال ہے کہ اسکا مالک کافر ہو اور یہ دو نو

کالے غلام بھی کافر ہوں اور اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال خلق ثابت ہوتا ہے آپ نے یہ
پسند نہ کیا کہ وہ غلام جس نے بیعت کی تھی اور آپ کی صحبت چاہی نا امید پھیر جاوے اور یہ بھی ثابت
ہوا کہ ایک غلام کے بیع دو غلاموں کے بدلے درست ہے خواہ قیمت برابر ہو یا کم و بیش اور اسپر
اجماع ہے علماء کا جب دست بدست بیع ہو اور یہی حکم ہے تمام جانوروں کا اور جو اودھار بیچے تو وہ
بھی جائز ہے شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے

باب الرَّهْنِ وَجَوَازِهِ فِي الْحَضَرِ كَالسَّفَرِ گرو رکھنا سفر اور حضر دونوں میں جائز ہے۔

عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيْئَةٍ فَاَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا اودھار پھر آپ نے زرع اوس کے پاس گرو رکھدی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور اپنے لوہے کی زرہ اوس کے پاس گرو کردی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے میعاد پر غلہ خریدا **عن** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيْدٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں لوہے کا ذکر نہیں ہے **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ذمی کافروں سے معاملہ کرنا درست ہے اور جو
مال اون کے ہاتھ میں ہے وہ اون کے ملک میں ہوگا اور یہ بھی بیان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دنیا کی کمی تھی اور فقر سے رغبت تھی اور یہ بھی نکلا کہ رہن کرنا جائز ہے اسی طرح
آلات حرب کا رہن کرنا ذمی کافروں کے پاس اور رہن حضر میں جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی
اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر علما کا مگر مجاہد اور داؤد نے یہ کہا ہے کہ رہن صرف سفر
میں درست ہے بدلیل اس آیۃ کے وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ اخیر تک اور جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے اور یہ

یہودی سے یہ معاملہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جواز اس کا معلوم ہو یا اور صحابہ کے پاس اوسوقت
اُن کی حاجت سے زیادہ اناج نہ ہوگا اور بعضون نے کہا اسوجہ سے کہ صحابہ کرام آپکی رہن قبول
نہ کرتے اور آپسے دام نہ لیتے اس لیے آپ نے یہودی سے معاملہ کیا اور اجماع کیا مسلمانون نے
اہل ذمہ سے معاملہ کرنے کے جواز پر لیکن مسلمان کو درست نہین ہے حربی کافرون کے ہاتھہ ہتھیار
اور آلات حرب کا بیچنا نہ قرآن کا ہدیہ کرنا نہ مسلمان غلام کافر کے ہاتھہ بیچنا **باب** السلم
باب سلم کے بیان مین **ف** سلم اور سلف اور قرض اس بیع کو کہتے ہین جس مین قیمت پیشگی
دیجاتی ہے اور مال دینے کے لیے ایک مدت معین ہوتی ہے یا اوسی وقت لیا جاتا ہے اور اتفاق
کیا ہے اہل اسلام نے اس کے جواز پر **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ
فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ **ترجمہ**
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف
لائے اور لوگ سلف کرتے تھے میوون مین ایک سال دو سال کے لیے تب آپ نے فرمایا جو کوئی سلف
کرے کھجور مین تو سلف کرے مقرر ماپ مین یا مقرر تول مین مقرر میعاد تک **ف** بیع سلم
جائز ہے بشرطیکہ جس مال کے لیے سلم کیجاوے اوسکا مقدار معلوم ہو ماپ یا تول سے یا گز سے یا
شمار سے ماپ تول میوون اور اناج وغیرہ مین اگر کپڑے مین اور شمار جانور مین اسیطرح اگر میعاد
ٹھیرے تو وہ بھی معلوم ہو اس سے یہ غرض نہین ہے کہ میعاد کا ہونا سلم مین ضرور ہے بلکہ بلا میعاد
بھی سلم درست ہے شافعی علیہ الرحمۃ کا یہی قول ہے اور مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک میعاد کا ہونا
ضرور ہے (نووی مختصرا) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفْ اِلَّا فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ **ترجمہ** ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ
سلف کرتے تھے تو آپ نے فرمایا جو کوئی سلف کرے وہ معین ماپ مین کرے معین تول مین **عَنِ**
ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں میعاد معین کا ذکر نہیں ہے عَنْ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ بِاِسْنَادِهِمْ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ یَذْکُرُ فِیْهِ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں میعاد معین کا ذکر ہے بَابُ تَحْرِیْمِ الْاِحْتِکَارِ فِی الْاَقْوَاتِ احتکار انسان اور حیوان کی خوراک میں حرام ہے ف احتکار کے معنے غلہ یا گھانس دانہ وغیرہ خریدنا پھر اسکو رکھہ چھوڑنا مہنگائی میں بیچنے کے لیے یہ حرام ہے اونہی چیزون میں جو آدمی یا جانور کی خوراک ہین بشرطیکہ گرانی کے زمانہ مین خرید کیا جاوے اور تجارت کے لیے خریدے اور جو اپنے اور گھر والون کے خوراک کے لیے خریدے تو حرام نہیں ہے اسی طرح اون چیزون مین جو خوراک نہیں ہین (نووی مختصرا) عَنْ یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ یُحَدِّثُ اَنَّ مَعْمَرًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ فَقِیْلَ لِسَعِیْدٍ فَاِنَّکَ تَحْتَکِرُ قَالَ سَعِیْدٌ فَاِنَّ مَعْمَرًا الَّذِیْ کَانَ یُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِیْثَ کَانَ یَحْتَکِرُ ترجمہ یحیے بن سعید سے روایت ہے سعید بن المسیب روایت کرتے تھے معمر حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی احتکار کرے وہ گنہگار رہے لوگون نے سعید بن المسیب سے کہا تم تو خود احتکار کرتے ہو اونہون نے کہا معمر جنہون نے یہ حدیث روایت کی ہے وہ بہی احتکار کرتے تھے ف ابن عبد البر نے کہا یہ دونون شخص تیل کا احتکار کرتے ہین اور وہ حرام نہیں ہے یا وہ احتکار کرتے تھے جو جائز ہے مثلا جس وقت گرانی یا احتیاج نہ ہو اس لیے کہ احتکار کی حرمت کی علت یہی ہے کہ عامہ خلائق کو تکلیف نہ ہو اب اگر کسی شخص کے پاس غلہ ہو اور لوگون کو اوسکی احتیاج ہو مثلا سوا اس کے اور کہین غلہ نہ ملے اور وہ نہ بیچے تو حاکم جبرا بکوا دیوے عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحْتَکِرُ اِلَّا خَاطِئٌ ترجمہ معمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتکار نہ کرے گا مگر گنہگار عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِیْ مَعْمَرٍ اَحَدِ بَنِیْ عَدِیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ یَحْیٰی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ بیع مین قسم کہانے کی ممانعت عَنْ

اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِّلرِّبْحِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قسم چلانے والی ہو اسباب کی مٹانے والی ہے نفع کی **ف** یعنے اگرچہ قسم کہانے سے خریدار دہوکے میں آجاتا ہے اور مال نکل جاتا ہے پر ایسے شخص کو برکت نہیں ہوتی اور آیندہ نفع گھٹ کر نقصان لاحق ہوتا ہے اور دکان برباد ہوجاتی ہے **عن** اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَةَ الْحَلْفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّهٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بہت قسم کہانے سے بیچ میں اسلیے کہ وہ مال کی نکاسی کرتی ہے پہر مٹا دیتی ہے (برکت کو) **باب** الشُّفْعَةِ باب شفعہ کے بیان میں **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَهٗ شَرِیْکٌ فِیْ رَبْعَةٍ اَوْ نَخْلٍ فَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْکَهٗ فَاِنْ رَضِیَ اَخَذَ وَاِنْ کَرِهَ تَرَکَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا کوئی شریک ہو زمین میں یا باغ میں تو اسکو اپنا حصہ بیچنا درست نہیں (اور کسی کے ہاتھہ) جبتک اپنے شریک کو اطلاع نہ دیوے پہر اگر وہ راضی ہو تو لے لیوے اور اگر ناراض ہو تو چھوڑ دیوے **ف** نووی نے کہا شریک کو سب کے نزدیک شفعہ کا استحقاق ہی جبتک جایداد کی تقسیم نہ ہوجاوے اور شفعہ خاص ہے جایداد غیر منقولہ سے اور نہیں ہے شفعہ جانور یا کپڑے اور مال اسباب میں قاضی عیاض نے کہا یہ قول شاذ ہے کہ شفعہ اسباب میں ہو اور یہی روایت ہو عطا سے اور ہر ایک شی میں یہانتک کہ کپڑے میں بھی اور یہ ابن منذر نے عطا سے نقل کیا ہے اور جایداد قسمت شدہ میں شفعہ جوار سے ثابت ہوتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہو امام شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا مذہب یہ ہو کہ جوار سے شفعہ نہیں ہوتا اور ابن منذر نے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار اور عمر بن عبد العزیز اور زہری اور یحیی انصاری اور ابو الزناد اور ربیعہ اور مالک اور

اوزاعی اور عنبرہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک جوار سے شفعہ ثابت ہوتا ہے اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ شفعہ اوسی عقار مین ہے جو قابل قسمت ہو تو حمام صغیر یا چکی مین شفعہ نہین ہے اور اس شخص نے بھی دلیل لی ہے جو غیر قابل قسمت مین بھی شفعہ کا قائل ہوا ہے اور شریک کا لفظ عام ہے شامل ہے مسلمان اور کافر اور ذمی کو مسلمان پر دعوے شفعہ کا ہو سکتا ہے جیسے مسلمان کو ذمی پر یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور علمار کا اور شعبی اور حسن اور احمد کے نزدیک ذمی کو مسلمان پر شفعہ نہین ہے اور اعرابی کو شفعہ ہے جیسے شہر کو یہی قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحق اور ابن منذر اور جمہور علمار کا اور شعبی نے کہا جو شہر مین نہین رہتا اوسکو شفعہ نہین ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا جبتک اطلاع نہ دیوے تو اطلاع دینا ہمارے نزدیک مستحب ہے اور بغیر اطلاع کے بیچنا مکروہ تنزیہی ہے حرام نہین ہے اور جو اطلاع دینے کے بعد شریک نے اجازت دیدی تو پھر شفعہ کا دعوی کر سکتا ہے یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب کا اور حکم اور ثوری اور ابو عبید اور ایک طائفہ اہل حدیث کے نزدیک پھر دعوی نہین کر سکتا اور امام احمد سے دو روایتین ہین ان دونون مذہبون کے موافق واللہ اعلم (نووی) **عن**

جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حکم کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا ہر ایک مشترک مال مین جو بٹا نہ ہو زمین ہو یا باغ ایک شریک کو درست نہین کہ دوسرے شریک کو اطلاع دیے بغیر اپنا حصہ بیچڈالے پھر دوسرے شریک کو اختیار ہو جاوے لیوے چاہے نہ لیوے اب اگر بغیر اطلاع کے بیچڈالے تو وہ شریک زیادہ حقدار ہے اغیر شخص سے اوسی دام کو خود لے سکتا ہے **عن**

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ فِي اَرْضٍ اَوْ رَبْعٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يَعْرِضَ عَلٰى شَرِيْكِهٖ فَيَاْخُذُ اَوْ يَدَعُ فَاِنْ اَبٰى فَشَرِيْكُهٗ اَحَقُّ بِهٖ حَتّٰى يُؤْذِنَهٗ **ترجمہ**

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شفعہ ہر ایک مشترک مال میں ہے زمین اور گھر اور باغ میں ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ بیچے جب تک دوسرے شریک سے کہہ نہ لے پھر وہ لیوے یا چھوڑ دیوے اگر نہ کہے تو دوسرا شریک زیادہ تر حقدار ہے جب تک اوسکو خبر نہ ہو اور وہ چھوڑ نہ دیوے) **باب** غَرْزِ الْخَشَبِ فِي جِدَارِ الْجَارِ ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعْ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے (کیونکہ یہ مروت کے خلاف ہے اور اپنا کوئی نقصان نہیں بلکہ اگر ہمسایہ اوپر چھت ڈالے تو اور دیوار کی حفاظت ہے) ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہتے تھے (لوگوں سے) میں دیکھتا ہوں تم اس حدیث کو سننے سے دل چراتے ہو قسم اللہ کی میں اسکو بیان کروں گا تم لوگوں میں **ف** اصل ترجمہ یہ ہے کہ میں ڈالوں گا اس حدیث کو تمہاری مونڈھوں میں یا تمہارے اطراف میں اکنافکم۔ نون سے پڑھیں اب اختلاف کیا ہے علمانے کہ آیا یہ حکم وجوب کے لیے ہے یا استحباب کے اصح یہ ہے کہ استحباب ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا اور احمد اور ابوثور اور اصحاب حدیث کے نزدیک واجب ہے **عن** الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَغَصْبِ الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے **عن** سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ **ترجمہ** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک بالشت برابر زمین ظلم سے لیگا اللہ تعالے قیامت کے روز اسکو سات زمینوں کا طوق پہنا دے گا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں جیسے آسمان سات ہیں اور فرمایا

اللہ تعالی نے سبع سموات ومن الارض مثلھن اور مماثلت کی تاویل ہیات یا شکل سے خلاف ہی ظاہر کے اسیطرح سے سات زمینون کو سات اقلیمین مراد لینا یہ بہی بعید ہے ورنہ ایک اقلیم کی ایک بالشت بہر زمین غصب کرنے سے ساتون اقلیم کی زمین کا طوق بنانے کی کوئی وجہ نہ تہی برخلاف اسکی جب زمین کے سات طبقہ ہون کیونکہ ایک بالشت بہر کی بہی سات طبقہ ہون گے جو تابع ہون گی اُس کے اور طوق بنانے سے یہ غرض ہے کہ اوسکو تکلیف دیجاویگی اوس کے اٹھانے کی اور گردن کے طوق کیطرح پہنائی جاوے گی اور اوسکی گردن لنبی کردی جاوے گی واللہ اعلم **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالی عنہ ان اروی خاصمتہ فی بعض دارہ فقال دعوھا وایاھا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اخذ شبرا من الارض بغیر حقہ طوقہ فی سبع ارضین یوم القیامۃ اللھم ان کانت کاذبۃ فاعم بصرھا واجعل قبرھا فی دارھا قال فرایتھا عمیاء تلتمس الجدر تقول اصابتنی دعوۃ سعید بن زید فبینما ھی تمشی فی الدار مرت علی بئر فی الدار فوقعت فیھا فکانت قبرھا **ترجمہ** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے رجو بڑے صحابی ہین اور عشرہ مبشرہ مین سے راضی ہو اللہ تعالی اون سے) اروی بنت اویس لڑی گہر کی زمین مین اونہون نے کہا جانے دو اور دیدو اوسکو (جو دعوی کرتی ہے) کیونکہ مین نے سنا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص بالشت برابر زمین ناحق لے لیوے اللہ اوسکو ساتون زمین کا طوق پہناویگا قیامت کر روز یا اللہ اگر اروی جہوٹی ہے تو اوس کی بینائی کہو دے اور گہر ہی مین اوسکی قبر بنادے **راوی** نے کہا پہر مین نے اروی کو دیکہا اندہی ہوگئی تہی دیوارون کو ٹٹولتی تہی اور کہتی تہی سعید کی بد دعا مجہے لگ گئی ایک روز وہ جا رہی تہی اپنے گہر مین تو کنوے مین گر پڑی وہی اوسکی قبر ہوگئی (معاذ اللہ ظلم اور ایذا رسانی کی یہی سزا ہے **عن** ھشام بن عروۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالے عنہا ان اروی بنت اویس ادعت علی سعید بن زید انہ اخذ شیئا من ارضھا فخاصمتہ الی مروان بن الحکم فقال سعید انا کنت اخذ من ارضھا شیئا بعد الذی سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وما سمعت من رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اخذ شبرا من
الارض ظلما طوقہ الی سبع ارضین فقال لہ مروان لا اسئلک بینۃ بعد ھذا
فقال سعید اللھم ان کانت کاذبۃ فعم بصرھا واقتلھا فی ارضھا قال فما ماتت
حتی ذھب بصرھا ثم بینا ھی تمشی فی ارضھا اذ وقعت فی حفرۃ فماتت ترجمہ
ہشام بن عروہ سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے سنا کہ اروی بنت اویس نے دعوی کیا
سعید بن زید پر کہ اونہون نے میری زمین کچھ لے لی ہے پھر جھگڑا کیا مجھ سے مروان
بن حکم کے پاس (جو حاکم تھا مدینہ کا) سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بھلا میں اس
کی زمین لونگا اور میں سن چکا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروان نے پوچھا تم کیا سن
چکے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے کہا مینے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالشت
بھر زمین کسی کی ظلم سے اوڑالے تو اللہ تعالی اوسکو سات زمین تک کا طوق پہناویگا مروان نے
کہا اب میں تم سے گواہ نہیں مانگنے کا اس کے بعد سعید نے کہا یا اللہ اگر اروی جھوٹی ہے تو اوس
کی آنکھ اندھی کر دے اور اس کی زمین میں اوسکو مار راوی نے کہا پھر اروی نہیں مری یہانتک
کہ اندھی ہوگئی اور ایک روز وہ اپنی زمین میں جارہی تھی گڑھے میں گری اور مرگئی عن
سعید بن زید قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اخذ شبرا من
الارض ظلما فانہ یطوقہ یوم القیامۃ من سبع ارضین ترجمہ سعید بن زید سے
روایت ہے میں نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایک بالشت
بھر زمین لے ظلم سے اللہ تعالی اوسکا طوق بنا دے گا سات زمینوں میں سے عن ابی
ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاخذ احد
شبرا من الارض بغیر حقہ الا طوقہ اللہ الی سبع ارضین یوم القیمۃ ترجمہ ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص بالشت بھر زمین
ناحق نہ لیوے نہیں تو اللہ تعالی اوسکا طوق بناویگا سات زمینوں تک قیامت کے دن عن
محمد بن ابراھیم ان ابا سلمۃ حدثہ وکان بینہ وبین قومہ خصومۃ فی ارض
انہ دخل علی عائشۃ فذکر ذلک لھا فقالت یا ابا سلمۃ اجتنب الارض فان رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

ترجمہ محمد بن ابراہیم سے روایت ہی ابو سلمہ رضی اللہ تعالے عنہ نے اون سو بیان کیا اون کے اور
ان کی قوم کے بیچ مین جہگڑا تہا ایک زمین مین وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئے اور
اون سے بیان کیا اُنہون نے کہا اے ابو سلمہ بچا رہ زمین سو (یعنے ناحق کسی کی زمین لینے سے)
اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم کرے بالشت بہر زمین کے برابر اللہ تعالی
اُسکو سات زمین کا طوق پہنا دے گا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ
أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** قَدْرِ الطَّرِيقِ
إِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ جب راہ مین اختلاف ہو تو کتنی راہ رکہنا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعٍ
ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تم راہ مین اختلاف کرو تو اوسکی چوڑان سات ہاتہہ رکہہ لو **ف** کیون کہ اسقدر
کافی ہے آدمی اور جانور کے گذرنے کے لیے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ اختلاف کی صورت
مین ہے لیکن اگر زمین والے باہم متفق ہون تو وہ جسطرح چاہین رستہ نکالین انپر کوئی اعتراض نہوگا

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

کتاب فرائض یعنے ترکے کے حصون کے بیان مین

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ
وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ترجمہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین وارث ہوگا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسپر اجماع ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا لیکن مسلمان تو وہ بہی کافر
کا وارث نہ ہوگا جمہور علماء کے نزدیک اور ایک طائفہ کے نزدیک وارث ہوگا اور یہی مذہب ہی معاذ
بن جبل اور معاویہ اور سعد بن المسیب کا اور صحیح جمہور کا قول ہے اور مرتد بہی مسلمان کا وارث
نہ ہوگا اسیطرح مسلمان مرتد کا امام شافعی اور مالک اور ربیعہ اور ابن ابی لیلے کے نزدیک بلکہ

اوسکا مال مسلمانون کی لوٹ مین شریک کیا جاویگا اور امام ابوحنیفہ اور اہل کوفہ اور اوزاعی اور
اسحاق کے نزدیک مسلمان مرتد کا وارث ہوگا اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود اور جماعت
سلف سے لیکن ثوری اور ابوحنیفہ کے نزدیک جو مال اوس نے ارتداد کی حالت مین کمایا وہ مسلمانون
کا ہوگا اور دوسرے علماء کے نزدیک سب اوسکو وارثون کا ہوگا جو مسلمان ہین لیکن کافر آپس مین
ایک دوسرے کے وارث ہون گے جیسے یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا اور مجوسی یہودی
یا نصرانی کا اور امام مالک کے نزدیک نہ ہوگا امام شافعی نے کہا ہے کہ حربی ذمی کا وارث نہ ہوگا
نہ ذمی حربی کا اسیطرح اگر دو حربی دو مختلف سلطنتون مین ہون وہ بھی آپس مین وارث نہ
ہون گے جب اون دو سلطنتون مین جنگ ہوا نتہے مختصرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا
فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حصہ والون کو اون کے حصے دیدو پھر جو بچے وہ اوس
مرد کا ہے جو سب سے زیادہ میت سے نزدیک ہو **ف** یعنے عصبہ کو دیدو لیکن عصبہ قریب کے
ہوتے ہوئے عصبہ بعید وارث نہ ہوگا۔ حصہ والے یعنے اصحاب الفرائض وہ لوگ ہین جن کے
حصے اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین مقرر کردیے جیسے بیٹی۔ مان۔ باپ۔ خاوند۔ جورو بہن
وغیرہ اب میت کا مال بعد ادائے قرض اور وصیت کے جو بچے گا وہ حصون کے موافق پہلے ان
وارثون کو ملیگا اوس کے بعد جو بچ رہے گا وہ نزدیک کے عصبہ کو دیا جاوے گا اسپر اجماع ہے
مسلمانون کا اور نزدیک عصبہ کے ہوتے ہوئے دور والا وارث نہ ہوگا مثلاً کسی نے بیٹی اور بھائی
اور چچا کو چھوڑا بیٹی کو آدھا مال ملیگا اور باقی بھائی کو اور چچا کو کچھ نہ ملے گا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ
بِاَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْسِمُوا
الْمَالَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى
رَجُلٍ ذَكَرٍ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بانٹ دو مال کو اصحاب فرائض مین موافق اللہ تعالی کی کتاب کے پہر جو بچ رہے اون سے وہ نزدیک والے مرد کا حصہ ہے مثلاً بیٹے کا یا پوتے کا اوس کے بعد باپ کا اوسکے بعد بہائی یا دادا کا اوسکے بعد بہتیجے یا بہتیجے کے بیٹون یا پوتون کا اوس کے بعد چچا کا اوس کے بعد چچا کے بیٹون کا اوس کے بعد باپ کے چچا کا اوس کے بعد اون کے بیٹون کا اوس کے بعد دادا کے چچا کا اوس کے بعد اوس کے بیٹون کا اوس کے بعد باپ کے دادا کے چچا کا اوس کے بعد اوس کے بیٹون کا علے ہذا القیاس اور حقیقی مقدم ہوگا علاتی پر اور علاتی بہائی حقیقی بہتیجے پر مقدم ہوگا **عَنِ** ابْنِ طَاؤُسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ وَرَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ يَعُوْدَانِيْ مَاشِيَانِ فَاُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَاَفَقْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین بیمار ہوا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر دونون پاوَن پیدل میرے پوچہنے کو آئے مین بیہوش ہوگیا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پہر وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا مجہے ہوش آگیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اپنے مال کا کیا فیصلہ کرون آپ نے کچہ جواب نہ دیا یہانتک کہ میراث کی آیت اوتری یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ اخیر تک **فائدہ**

امام نووی نے کہا اس حدیث سے بیمار پرسی کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ بیمار پرسی کے لیے پیدل جانا بہتر ہے اور وضو کے پانی ڈالنے سے یہ بات نکلی کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے جیسے اون کے بچے ہوئے کہانے یا پانی وغیرہ سے اور اون کے ساتہ کہانے اور پینے سے اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ مستعمل پانی وضو یا غسل کا پاک ہے اور رد کیا ہے ابو یوسف کے قول کا جو اوس کی نجاست کے قائل ہین حالانکہ یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ مراد وضو کے پانی سے وہ ہو جو برتن مین وضو کے بعد بچ رہا ہو لیکن زیادہ برکت تو اسی پانی مین ہوگی جو آپ کے اعضائے شریفہ سے وضو مین لگا ہو۔ اور اس حدیث سے یہ بہی نکلا

کہ مریض کی وصیت جائز ہے اگرچہ بعض وقت اوسکی عقل جاتی رہے بشرطیکہ وصیت حالت افاقہ
اور ہوش مین ہوا تھے مختصر **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال عادنی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ فی بنی سلمۃ یمشیان
فوجدانی لا اعقل فدعا بماء فتوضأ ثم رش علی منہ فافقت فقلت کیف
اصنع فی مالی یا رسول اللہ فنزلت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ
الانثیین **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے بیمار پرسی کی میری جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر نے بنی سلمہ مین پیدل آکر تو دیکھا مجھے بیہوش آپ نے
پانی منگایا اور وضو کیا پھر اوس پانی مین سے تھوڑا مجھپر چھڑکا مجھے ہوش آگیا مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ مین اپنے مال مین کیا کرون (یعنے کیونکر بانٹون) تب یہ آیۃ اوتری یوصیکم اللہ
فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین اخیر تک **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہما یقول عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریض ومعہ ابو بکر
رضی اللہ تعالی عنہ ماشیین فوجدنی قد اغمی علی فتوضأ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثم صب علی من وضوئہ فافقت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقلت یا رسول اللہ کیف اصنع فی مالی قال فلم یرد علی شیئا حتی
نزلت آیۃ المیراث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے میری عیادت کی اور مین بیمار تہا آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ تھے اور دونون
پیدل آئے مجھکو بے ہوش پایا تو جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو
کا پانی مجھپر ڈالا مجھے ہوش آگیا دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ مین اپنے مال مین کیا کرون آپنے کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ میراث کی آیت اوتری
عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول دخل علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وانا مریض لا اعقل فتوضأ فصبوا علی من وضوئہ فعقلت
فقلت یا رسول اللہ انما یرثنی کلالۃ فنزلت آیۃ المیراث فقلت لمحمد
بن المنکدر یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ قال ہکذا انزلت

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور بیمار رہتا بیہوش آپ نے وضو کیا لوگوں نے آپ کے وضو کا پانی مجھپر ڈالا مجھے ہوش آگیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ترکہ تو کلالہ کا ہوگا (کلالہ وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو نہ باپ اُسکی تفسیر آگے آویگی) تب میراث کی آیت اوتری۔ شعبہ نے کہا مین نے محمد بن منکدر سے کہا یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ اونہون نے کہا اسیطرح اوتری عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي حَدِيْثِ وَهْبِ ابْنِ جَرِيْرٍ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ وَالْعَقَدِيِّ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرْضِ وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَةِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَا اَدَعُ بَعْدِيْ شَيْئًا اَهَمَّ عِنْدِيْ مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مَّا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ مَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْهِ حَتّٰى طَعَنَ بِاِصْبَعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ يَا عُمَرُ اَلَا تَكْفِيْكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاۗءِ وَاِنِّيْ اِنْ اَعِشْ اَقْضِ فِيْهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِيْ بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ترجمہ معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے خطبہ پڑہا جمعہ کے دن تو ذکر کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور ذکر کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پہر کہا مین نے اپنے بعد کوئی مسئلہ ایسا مشکل نہین چہوڑتا جیسے کلالہ کا مسئلہ اور مین نے کوئی مسئلہ ایسا بار بار نہین پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے کلالہ کو پوچہا اور آپ نے بہی ایسی سختی کسیبات مین مجہسے نہین کی جیسے کلالہ مین کی یہانتک کہ اپنی انگلی مبارک میرے سینے مین کونچی اور فرمایا اے عمر تجہکو بس نہین ہے وہ آیت جو گرمی کے موسم مین اوتری سورہ نسا کے اخیر مین پہر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اگر مین جیون گا تو کلالہ کے باب مین ایسا (صاف صاف) حکم دونگا کہ اوس کے موافق ہر شخص فیصلہ کرے جو قرآن پڑہتا ہے اور جو نہین پڑہتا **ف** حضرت عمر نے کلالہ کے فیصلہ مین دیر کی اس لیے کہ انہون

نے خوب غور نہ کیا ہوگا اور اُن کی راے جب تک قائم نہ ہوئی ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون سے سختی کی تاکہ وہ بھروسا نہ کرلین اوسپر جو وارد ہوا نص مین اور استنباط اور غور اور فکر چھوڑ نہ دین
حالانکہ اللہ تعالے نے فرمایا لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم تو استنباط واجبات ضروری مین سے ہے کیونکہ
نصوص صریحہ بہت قلیل ہین اور اگر استنباط چھوڑ دیا جاوے تو بہت سے واقعات مین فیصلہ دشوار
ہوگا اب کلالہ کے اشتقاق مین لوگون نے اختلاف کیا ہے اکثر کے نزدیک وہ تکلل سے نکالا گیا ہے
جس کے معنے ایک کنارے مین پڑ جانا مثلا چچا کا بیٹا وہ کلالہ ہے کیونکہ نسب کے خط سے ایک طرف
پڑ گیا ہے اور بعضون نے کہا تکلل کے معنے گھیرنے کے ہین اور اسی سے ہے اکلیل جو سر کو گھیرتی
ہے اور بعضون نے کہا کل الشئے سے نکلا ہے جب وہ شئے دور ہو اور اختلاف کیا ہے علمار نے کہ کلالہ
سے آیت مین کیا مراد ہے کئی اقوال پر ایک یہ ہے کہ کلالہ سے مراد وراثت ہے جب میت کی اولاد نہ ہو
نہ والد ہو دوسرے یہ کہ کلالہ اوس میت کا نام ہے جسکا نہ ولد ہو نہ والد خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت
تیسرے یہ کہ کلالہ اون وارثون کو کہتے ہین جنمین نہ ولد ہو نہ والد چوتھے یہ کہ کلالہ اوس مال موروث
کو کہتے ہین شیعہ کہتے ہین کہ کلالہ وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو اگرچہ اوسکا باپ یا دادا ہو تو وہ بھائیون
کو میراث دلاتے ہین باپ کے ساتھ قاضی عیاض نے کہا اور یہ منقول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے لیکن یہ روایت باطل ہے صحیح نہین صحیح وہی ہے جو جماعت علماء نے کہا اور بعض علماء نے اجماع
نقل کیا ہے اسپر کہ کلالہ وہ ہے جسکی اولاد نہ ہو نہ باپ۔ اگر وارثون مین دادا بھی ہو تو وہ کلالہ
ہون گے یا نہین اس مین اختلاف ہے اور جب وارثون مین بیٹی دختر ہو تو وہ کلالہ ہون گے جمہور علما
کے نزدیک کیونکہ بھائی بہن بیٹی کے ساتھ وارث ہوتے ہین اور ابن عباس کے نزدیک بیٹی کے
ہوتے ہوئے بہن کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا لَیْسَ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَہٗ اُخْتٌ اور یہی مذہب ہے
داؤد کا اور شیعون نے کہا بیٹی دختر ہونے سے وارث کلالہ نہ ہون گے کیونکہ اون کے نزدیک
بیٹی کے ہوتے ہوئے بہنون کو کچھ نہین ملتا اور سب مال بیٹی کا ہے (نووی مختصرا) **عَنْ**
قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ اٰخِرُ اٰیَۃٍ اُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ **ترجمہ**
براء بن عازب سے روایت ہے اخیر آیت جو اوتری یہ ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْكَلَالَةِ وَاٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ بَرَاءَةٌ ترجمہ براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے اخیر آیت جو اوتری کلالہ کی آیت ہے اور اخیر سورت جو اوتری سورۂ برائت ہے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اٰخِرَ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ تَامَّةً سُوْرَةُ التَّوْبَةِ وَاَنَّ اٰخِرَ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْكَلَالَةِ ترجمہ براء سے روایت ہے اخیر سورت جو پوری اوتری سورۂ توبہ ہے اور اخیر آیت جو اوتری کلالہ کی آیت ہے عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ كَامِلَةً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ ترجمہ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اخیر آیت جو اوتری یستفتونک ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْئَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنازہ آتا تھا اور وہ قرضدار ہوتا آپ پوچھتے کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جو اوس کے قرضہ کو کافی ہو اگر لوگ کہتے ہان چھوڑا ہے تو نماز پڑہتے اور نہین تو لوگون سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑہ لو **ف** نووی نے کہا آپ قرضدار پر اسلیے نماز نہ پڑہتے تاکہ اور لوگ جو زندہ ہین انکو ڈر پیدا ہو اور وہ قرض کے ادا مین کوشش کرین ایسا نہ ہو کہ مر جاوین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر نماز نہ پڑہین اور یہ ابتداے اسلام مین تہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنا مال نہ تہا کہ لوگون کا قرض اپنے پاس سے ادا کرتے **ت** پہر جب اللہ تعالےٰ نے کہولدیا آپ پر مال کو آپ نے فرمایا مین زیادہ عزیز ہون مومنون کا خود اون کی جانون سے (یہ انتہاے محبت ہے کہ خود اون سے زیادہ اون کا دوست ہو وے) اب جو کوئی قرضدار مرے تو قرض کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چہوڑ کر مرے تو وہ اُس کے وارثون کا ہے **ف** یہ حدیث بہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت

کی ایک بڑی دلیل ہو سوا نبی کے اور کسی مین اتنی جرات نہین ہے کہ لوگون کا قرض اپنے ذمہ
لیوے اور مال اُن کے وارثون کو دلاوے بعضون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ
قرض مسلمانون کے مال مین سے دلاتے اور بعضون نے کہا خاص اپنے مال مین سے اور بعضون نے
کہا یہ فعل آپ پر واجب تہا بعضون نے کہا آپ تبرعاً کرتے تہے اور ہمارے اصحاب نے اختلاف
کیا ہے کہ جو کوئی قرضدار مرے اُسکا قرضہ بیت المال سے ادا کیا جاوے یا نہین (النووی مختصراً)
عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ
دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا مَوْلَاهُ وَأَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَإِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ ترجمہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتہ
مین محمد کی جان ہے زمین پر کوئی مومن ایسا نہین جس کے ساتہہ سب سے زیادہ مین قریب نہ ہون
تو جو کوئی تم مین سے قرض یا بال بچے چہوڑ جاوے مین اُس کا مددگار ہون (یعنے اسکا قرض ادا
کرنا اوس کے بال بچون کی پرورش کرنا میرے ذمہ ہے) اور جو کوئی تم مین سے مال چہوڑ جاوے
تو وہ اوسکی وارث کا ہے جو کوئی ہو عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا
أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ
مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَادْعُونِي فَأَنَا وَلِيُّهُ وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا
فَلْيُؤْثَرْ بِمَالِهِ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانَ ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث
بیان کی ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بیان
کین کئی حدیثین اون مین ایک یہ بہی تہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نزدیک
زیادہ ہون مومنون کا خود اونکی جانون سے اللہ تعالی کی کتاب کی موجب (اس آیت اَلنَّبِيُّ
أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ) پہر جو کوئی تم مین سے قرض یا بال بچے چہوڑ جاوے مجھکو بلاؤ
مین اون کا ذمہ دار ہون اور جو کوئی تم مین سے مال چہوڑ جاوے تو اُسکا عصبہ لیوے جو کوئی ہو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَیْنَا ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بوجھہ چھوڑ جاوے (قرض یا بال بچے) ہماری طرف ہے عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ غُنْدَرٍ فَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلِیْتُهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

كِتَابُ الْهِبَاتِ

کتاب ہبہ اور صدقہ کے بیان مین

بَابُ كَرَاهَةِ شِرَاءِ الْاِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهٖ مِمَّنْ تَصَدَّقَ عَلَیْهِ جس کو کوئی چیز صدقہ دیوے پہر اُس سے وہی چیز خریدنا مکروہ ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ عَتِیْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهٗ صَاحِبُهٗ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ بَائِعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے ایک عمدہ گہوڑا خدا کی راہ مین دیا پہر جس کو دیا تہا اوس نے اسکو تباہ کر دیا مین سمجہا کہ یہ اسکو اب سستے دام مین بیچڈالے گا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے فرمایا مت خرید کر اسکو اور مت پہیر اپنے صدقے کو اس لیے کہ صدقہ لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قی کر کے پہر اسکو کہانے جاتا ہے ف نووی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور صدقہ مین لوٹانا درست نہین البتہ اگر اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو رجوع کر سکتا ہے عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ لَا تَبْتَعْهُ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے مت خرید اوسکو اگرچہ وہ تجہہ ایک درم کو دیدے عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَقَدْ اَضَاعَهٗ وَكَانَ قَلِیْلَ الْمَالِ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَهٗ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَاِنْ اُعْطِیْتَهٗ

بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ مَثَلَ الْعَائِدِ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونہوں نے ایک گھوڑا دیا خدا تعالیٰ کی راہ مین پھر دیکھا اوسکو وہ جس کے پاس تھا اوس نے تباہ کر دیا اسکو گھاس اور دانہ کی بے خبری سے اور وہ نادار تھا تو حضرت عمر نے چاہا پھر خریدنا اوسکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا مت خریدو اوسکو اگرچہ ایک درم کو ملے کیونکہ مثال اوسکی جو لوٹتا ہے اپنے صدقہ مین مثال کتے کی ہے لوٹتا ہے قے کرکے پھر کہانے کو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ مَالِكٍ وَرَوْحٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ مین پھر دیکھا تو وہ گھوڑا بک رہا تھا اونہوں نے اوسکو خریدنا چاہا رسول اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا مت خریدو اوسکو اور مت لوٹا اپنے صدقے کو عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَآهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ فرمایا آپ نے مت لوٹ اپنے صدقے مین اے عمر

بَاب تَحْرِيْمِ الرُّجُوْعِ فِي الصَّدَقَةِ صدقہ دیکر لوٹانا حرام ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اوسکی جو لوٹاتا ہے اپنے صدقے کو مثال کتے کی ہے قے کرکے پھر جاتا ہے اوس کے کہانے کو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن محمد بن فاطمة رضی اللہ تعالی عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا بہذا الاسناد نحو حدیث بشیر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل الذی یتصدق بصدقتہ ثم یعود فی صدقتہ کمثل الکلب یقی ثم یاکل قیئہ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مثال اوس شخص کی جو صدقہ دیوے پہر اوس کو لینا چاہے کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے پہر قے کو کہاتا ہے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال العائد فی ہبتہ کالعائد فی قیئہ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ مین لوٹنے والا مثل اوس کے ہے جو قے کرکے پہر کہانے جاوے اسکو **عن** قتادة بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العائد فی ہبتہ کالکلب یقی ثم یعود فی قیئہ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کو لوٹانے والا مثل کتے کی ہے جو قے کرکے پہر اپنی قے کو کہانے جاتا ہے

باب کراہیة تفضیل بعض الاولاد فی الہبة

بعض لڑکون کو کم دینا اور بعض کو زیادہ دینا مکروہ ہے **عن** النعمان بن بشیر انہ قال ان اباہ رضی اللہ تعالی عنہ اتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ہذا غلاما کان لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل ولدک نحلتہ مثل ہذا فقال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارجعہ **ترجمہ** نعمان بن بشیر کو اون کے باپ بشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور کہا مین نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے آپ نے پوچہا تو نے اپنے اور لڑکون کو بہی ایسا ہی ایک ایک غلام دیا ہے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تو اُس سے بہی پہیر لے

ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ اپنی اولاد کو صدقہ دیکر اُس سے رجوع کر سکتا ہے اور وہ

منع نہین ہے نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اولاد کو دینے مین برابری کرنا چاہیے اور لڑکا لڑکی دونون برابر ہین اور بعضون نے لڑکے کے دو حصے رکھے ہین اور لڑکی کا ایک اگر ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم تو امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے اور حرام نہین ہے اور یہ صحیح ہے اور طاوس اور عروہ اور مجاہد اور ثوری اور احمد اور اسحق کے نزدیک یہ حرام ہے اور یہ باطل ہے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَتَى بِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَكُلَّ بَنِيكَ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَكُلَّ وَلَدِكَ وَرِوَايَةُ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ ترجمہ وہی جو گذرا صرف چند لفظون کا اختلاف ہے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْغُلَامُ قَالَ أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ فَكُلَّ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتَهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَرُدَّهُ ترجمہ نعمان بن بشیر کے باپ نے انکو ایک غلام دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعمان سے پوچھا یہ کیسا غلام ہے اونہون نے کہا میرے باپ نے مجھکو دیا ہے آپ نے اون کے باپ سے کہا کیا تو نے نعمان کے سب بھائیون کو ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا نعمان کو دیا ہے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تو اوس سے بھی پھیر لے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَا قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میرے باپ نے کچھ مال اپنا مجھے ہبہ کیا میری مان عمرہ بنت رواحہ بولی مین جب خوش ہونگی تو اسپر گواہ کردے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے پوچھا کیا تو نے

اپنی سب اولاد کو ایسا ہی دیا ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا خدا تعالی سے ڈرو اور انصاف کرو اپنے مال مین پہر میرے باپ نے وہ ہبہ پہیر لیا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اُمَّهٗ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَئَلَتْ اَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَالِهٖ لِاِبْنِهَا فَالْتَوٰى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهٗ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا وَهَبْتَ لِابْنِيْ فَاَخَذَ اَبِيْ بِيَدِيْ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ اَعْجَبَهَا اَنْ اُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِيْ وَهَبْتُ لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے اون کی ماں بنت رواحہ نے اون کے باپ سے سوال کیا کہ اپنے مال مین سے کچہ ہبہ کردین اون کے بیٹے کو (یعنے نعمان کو) لیکن بشیر نے ایک سال تک ٹالا پہر وہ مستعد ہوئے ہبہ کرنے کو تو اون کی ماں بولی مین رضی نہین ہونگی جب تک تم گواہ نہ کردو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ہبہ پر تو میرے باپ نے میرا ہاتہہ پکڑا اور مین اون دنون لڑکا تہا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ اسکی ماں بنت رواحہ نے یہ چاہا ہے کہ آپ گواہ ہوجاوین اوس ہبہ پر جو مین نے اس لڑکے کو کیا ہے آپنے فرمایا اے بشیر کیا سوا اس کے اور بہی تیرے لڑکے ہین بشیر نے کہا ہان آپنے فرمایا سبکو ہبہ تونے ایسا ہی ہبہ کیا ہے بشیر نے کہا نہین آپنے فرمایا تو پہر مجہے گواہ مت کر کیونکہ مین ظلم پر گواہ نہین ہوتا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ ترجمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اور بہی تیرے بیٹے ہین بشیر نے کہا ہان آپنے فرمایا اور بیٹون کو بہی تونے ایسا ہی دیا ہے بشیر نے کہا نہین آپ نے فرمایا تو پہر مین گواہ نہین ہوتا ظلم پر عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْهِ لَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ ترجمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون کے باپ سے مت گواہ

کر مجھکو ظلم پر عن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اشْهَدْ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَالِي فَقَالَ أَكُلَّ بَنِيكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي ثُمَّ قَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذًا ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے باپ مجھکو اٹھا کر لے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ آپ گواہ رہیں کہ میں نے نعمان کو فلان فلان چیز اپنے مال میں سے ہبہ کی ہے آپ نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تو نے ایسا ہی دیا ہے جیسے نعمان کو دیا ہے میرے باپ نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پھر مجھکو گواہ نہ کر اور کسیکو کر لے بعد اس کے فرمایا کیا تو خوش ہے اس سے کہ سب برابر ہوں تیرے ساتھ نیکی کرنے میں میرا باپ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو پھر ایسا مت کر (یعنے ایک کو دے ایک کو نہ دے) عن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ نَحَلَنِي أَبِي نُحْلًا ثُمَّ أَتَى بِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ هَذَا قَالَ لَا قَالَ أَلَيْسَ تُرِيدُ مِنْهُمُ الْبِرَّ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ إِنَّمَا تَحَدَّثْنَا أَنَّهُ قَالَ قَارِبُوا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میرے باپ نے مجھکو کچھ ہبہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر گیا آپ کو گواہ بنانے کو آپ نے پوچھا کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کو ایسا ہی دیا ہے میرا باپ بولا نہیں آپ نے فرمایا کیا تو نہیں چاہتا کہ تیرے سب لڑکے نیک ہوں جیسے اس لڑکے کو چاہتا ہے وہ بولا کیوں نہیں آپ نے فرمایا تو میں نہیں گواہ ہوتا۔ ابن عون نے کہا میں نے یہ حدیث محمد سے بیان کی اونہوں نے کہا ہمسے نعمان نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابری کرو اپنی اولاد کو دینے میں عن جابر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلْ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ

یَصْلُحُ ھٰذَا وَاِنِّیْ لَا اَشْھَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی بشیر کی عورت نے اپنے خاوند سی کہا یہ غلام میرے بیٹے کو ہبہ کردے اور گواہ کردے اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ فلان کی بیٹی نے مجہ سی یہ کہا کہ مین اوس کے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کرون اور آپکو گواہ کر دون آپ نی فرمایا اوس کے اور بہی بہائی ہین وہ بولا ہان مین آپ نے فرمایا تو نے اُن سب کو بہی وہی دیا جو اُس کو دیا ہے وہ بولا نہین آپنے فرمایا پہر تو یہ درست نہین اور مین تو گواہ نہین بننے کا مگر حق پر **بَابُ الْعُمْرٰی** باب عمرے کے بیان ہین **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا عمری کہتے ہین یون کہنے کو یہ گہر مین تجہی عمر بہر کے لیے دیا یا زندگی بہر کے لیے یا جبتک تو جیے یا باقی رہی ہمارے اصحاب نے کہا کہ عمرے کی تین صورتین ہین ایک تو یہ کہ یون کہے مین نے یہ گہر تجہے عمر بہر کے لیے دیا پہر جب تو مر جاوے تو وہ تیرے وارثون یا پس ماندون کا ہے یہ عمری تو بلا خلاف صحیح ہے اور مثل ہبہ کے ہے اس صورت مین موہوب لہ کی وفات کے بعد وہ گہر اوس کے وارثون کا ہوگا اگر وارث نہ ہو تو بیت المال مین داخل ہوگا پہر عمرے کرنے والے کو پہر نہ ملیگا دوسرے یہ کہ یون کہے مین نے تجہے عمر بہر کے لیے دیا پس صرف اسیقدر اور کچہ نہ کہے اس مین شافعی کے دو قول ہین اصح یہ ہے کہ یہ بہی صحیح ہے اور اسکا حکم بہی اول کا سا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ عقد باطل ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ وہ گہر حین حیات اوسکے قبضہ مین رہیگا اور بعد اُس کے وفات کے عمرے کرنے والے کو مل جاوے گا اگر وہ نہ ہو تو اوسکے وارثون کو ملے گا اور بعضون نے کہا قول قدیم یہ ہے کہ وہ عاریت کی مثل ہوگا جب چاہے عمرے دینے والا اوسکو پہیر لیوے اگر وہ مر جاوے تو پہر حق اوس کے وارثون کو حاصل ہوگا **تیسرے** یہ کہ یون کہے یہ گہر مین نے تجہے عمر بہر کے لیے دیا جب تو مر جاوے تو گہر میرا ہے یا میرے وارثون کا اسکی صحت مین خلاف ہی بعضون کے نزدیک باطل ہے اور اصح یہ ہے کہ یہ عقد بہی صحیح ہے اور اسکا حکم بہی اول کا سا ہے اور دلیل اوسکی احادیث صحیحہ ہین اور شروط فاسدہ لغو ہین اور جس کو عمرے دیا وہ اس گہر کا مالک ہو جاوے گا اور امام احمد کے نزدیک عمری مطلق صحیح ہے اور موقت صحیح نہین اور امام مالک کے نزدیک سب صورتون مین عمرے سی منفعت اوٹہانے کا حق معمر لہ کو حاصل ہوگا

اور ملک عمری کرنے والے کی بدستور قائم رہے گی اور ابو حنیفہ کے نزدیک عمری صحیح ہے اور اون کا
مذہب وہی ہے جو شافعی کا ہے اور یہی قول ہے ثوری اور حسن بن صالح اور ابو عبیدہ کا انتہے بلفظہ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ اُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا
لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت
ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عمری کرے کسی کے لیے اور اسکی وارثون کے
لیے (یعنے یون کہے کہ یہ گہر مین نے تجہے عمر بہر کو دیا پہر تیرے بعد تیرے وارثون کو) تو وہ اُسی کا ہو جاویگا
جس کو عمرے دیا گیا (یعنے معمر لہ کا) اور دینے والے کیطرف نہ لوٹے گا اسلیے کہ اوس نے دیا اسطرح
جس مین ترکہ ہو گیا (یعنے وارثون کا حق ہو گیا) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ
وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ فِيْهَا وَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِهٖ غَيْرَ اَنَّ يَحْيٰى قَالَ فِيْ
اَوَّلِ حَدِيْثِهٖ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى فَهِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے
جو کوئی عمری کرے کسی کے لیے اور اُسکے وارثون کے لیے تو اُس نے اپنا حق کہو دیا اب وہ معمر لہ
کا ہو گا اور اُس کے وارثون کا یحیی کی روایت مین یون ہے جو کوئی عمرے کرے تو وہ معمر لہ کا ہے
اور اُس کے وارثون کا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَالَ لَهٗ قَدْ
اَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ اَحَدٌ فَاِنَّهَا لِمَنْ اُعْطِيَهَا فَاِنَّهَا لَا تَرْجِعُ اِلٰى
صَاحِبِهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عمرے دیوے دوسرے
کو اوسکی زندگی تک اور اوس کے بعد اوس کے وارثون کو اور یون کہے یہ مین نے تجہے دیا اور تیرے
بعد تیرے وارثون کو جب تک اون مین سے کوئی باقی رہے تو وہ اوسیکا ہو گا جسکو عمری دیا جاوے
اور عمری دینے والے کو نہ ملیگا اس لیے کہ اوس نے اس طرح دیا جس مین میراث ہو گئی عن

عَنْ جابِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرٰی الَّتِیْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَقُوْلَ ھِیَ لَکَ وَلِعَقِبِکَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ ھِیَ لَکَ مَا عِشْتَ فَاِنَّھَا تَرْجِعُ اِلٰی صَاحِبِہَا قَالَ مَعْمَرٌ وَکَانَ الزُّھْرِیُّ یُفْتِیْ بِہٖ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ عمری جسکو جائز رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہے کہ عمری دینے والا یون کہے یہ تیرا ہے اور تیرے وارثون کا ہے اور جو یون کہے یہ تیرا ہے جب تک تو جیے تو وہ اوس کے مرنے کے بعد عمری دینے والے کے پاس چلا جاوے گا معمر نے کہا زہری ایسا ہی فتوے دیتے تھے عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْمَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ فَھِیَ لَہٗ بَتْلَۃً لَا یَجُوْزُ لِلْمُعْطِیْ فِیْھَا شَرْطٌ وَّلَا ثُنْیَا قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ لِاَنَّہٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَقَعَتْ فِیْہِ الْمَوَارِیْثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِیْثُ شَرْطَہٗ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جو کوئی عمری دیوے ایک شخص کو اور اوس کے بعد اوسکے وارثون کو تو قطعی معمر لہ کی ملک ہو جاتا ہے اب کوئی شرط یا استثنا عمری دینے والے کا جائز نہ ہوگا ابو سلمہ نے کہا اسلیے کہ اوس نے وہ عطا کی جس مین میراث ہوگئی اور میراث نے اوسکی شرط کو کاٹ دیا عَنْ جابِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰی لِمَنْ وُّھِبَتْ لَہٗ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری اوسی کو ملے گا جسکو دیا جاوے عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ اَنَّ نَبِیَّ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جابِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْسِکُوْا عَلَیْکُمْ اَمْوَالَکُمْ وَلَا تُفْسِدُوْھَا فَاِنَّہٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰی فَھِیَ لِلَّذِیْ اُعْمِرَھَا حَیًّا وَّمَیِّتًا وَّلِعَقِبِہٖ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے رہو اپنے مالون کو اور مت بگاڑو اون کو کیونکہ جو کوئی عمری دیوے وہ اوسیکا ہوگا جسکو دیا جاوے زندہ ہو یا مردہ اور اوسکے وارثون کو عَنْ جابِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ خَیْثَمَۃَ وَفِیْ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ مِنَ الزِّیَادَۃِ قَالَ جَعَلَ الْاَنْصَارُ یُعْمِرُوْنَ الْمُھَاجِرِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْسِکُوْا

عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ انصار عمری کرنے لگے
مہاجرین کے لیے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے رہو اپنے مالون کو عَنْ جَابِرٍ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اَعْمَرَتِ امْرَأَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ حَائِطًا لَهَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تُوُفِّيَ وَ
تُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ وَتَرَكَ وَلَدًا وَلَهُ إِخْوَةٌ بَنُوْنَ لِلْمُعْمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ رَجَعَ الْحَائِطُ
إِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمَرِ بَلْ كَانَ لِأَبِيْنَا حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ فَاخْتَصَمُوْا إِلَى طَارِقٍ مَوْلَى عُثْمَانَ
فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى لِصَاحِبِهَا فَقَضٰى
بِذٰلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ
عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَأَمْضٰى ذٰلِكَ طَارِقٌ فَإِنَّ ذٰلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِي الْمُعْمَرِ حَتّٰى
الْيَوْمِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ایک عورت نے مدینہ مین اپنے بیٹے کو ایک باغ
دیا عمرے کے طور پر پہر وہ بیٹا مر گیا بعد اوسکے عورت مری اور اولاد چہوڑ گئی اور بہائی۔ تو عورت
کی اولاد نے کہا باغ پہر ہماری طرف آگیا اور لڑکے کے لڑکے نے کہا باغ ہمارے باپ کا تہا
اوسکی زندگی اور موت مین پہر دونون نے جہگڑا کیا طارق پاس جو مولی تہے عثمان بن عفان کے
اونہون نے جابر کو بلایا اور جابر نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر کہ عمری
اوسی کا ہے جسکو دیا جاوے پہر یہی حکم کیا طارق نے بعد اوس کے عبد الملک بن مروان کو لکہا
اور یہ بہی لکہا کہ جابر نے ایسی گواہی دی ہے عبد الملک نے کہا جابر سچ کہتے ہین پہر طارق نے وہ حکم
جاری کر دیا اور وہ باغ آجتک اوس لڑکے کی اولاد کے پاس ہے عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ
طَارِقًا قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہی طارق نے فیصلہ کیا عمرے کا معمر لہ کے
وارث کے لیے بوجہ حدیث جابر کے جو اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى
جَائِزَةٌ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری
جائز ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ
الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ لِأَهْلِهَا ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری میراث ہی اوسکی جسکو عمری دیا گیا ہو عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری جائز ہے عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ مِیْرَاثٌ لِاَهْلِهَا اَوْ قَالَ جَائِزَةٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

کِتَابُ الْوَصِیَّةِ

کتاب وصیت کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَہٗ شَیْءٌ یُرِیْدُ اَنْ یُوْصِیَ فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَةٌ عِنْدَہٗ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو لائق نہین ہے کہ اوس کے پاس کوئی چیز ہو جسکے لیے وہ وصیت کرنا چاہے اور دو راتیں گذارے بے وصیت لکھی ہوئی ف یعنے جس شخص کے پاس حقوق یا اموال ہوں اور اسکو وصیت ضروری ہو تو بہتر یہ ہے کہ وصیت لکھکر ہر وقت اپنی پاس رہنے دیوے ایسا نہ ہو کہ موت آجاوے اور وصیت لکھہ نسکے عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهُمَا قَالَا وَلَہٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْہِ وَلَمْ یَقُوْلَا یُرِیْدُ اَنْ یُوْصِیَ فِیْہِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَقَالُوْا جَمِیْعًا لَہٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْہِ اِلَّا فِیْ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ فَاِنَّہٗ قَالَ یُرِیْدُ اَنْ یُوْصِیَ فِیْہِ کَرِوَایَةِ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَہٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْہِ یَبِیْتُ ثَلَاثَ لَیَالٍ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ عِنْدَہٗ مَکْتُوْبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا مَا مَرَّتْ عَلَیَّ لَیْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِکَ اِلَّا وَعِنْدِیْ وَصِیَّتِیْ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے جس کے پاس کوئی شی ہو وصیت کرنے کے قابل وہ
تین راتین گذارے مگر اُسکی وصیت اوسکے پاس لکھی ہوئی ہونا چاہیے۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا جب سے
جب یہ حدیث سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس روز سے ایک رات بھی میرے اوپر ایسی نہیں
گذری کہ میرے پاس میری وصیت نہ ہو **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَمْرِو
ابْنِ الْحَارِثِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ
وصیت مامور بہ ہے لیکن ہمارا اور جمہور علما کا مذہب یہ ہو کہ وصیت مستحب ہو واجب نہیں ہے
اور داؤد اور اہل ظاہر نے کہا کہ وہ واجب ہو لیکن اگر کسی آدمی پر قرض ہو یا کوئی حق ہو یا امانت ہو
تو بالاتفاق واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ لکھکر اوسپر گواہی کرا دیوے اور جو امر نیا ہو اُسکو درج کر تا رہے
لیکن یہ ضرور نہیں کہ ہر ایک بات لکھے بلکہ اہم امورات کا لکھنا کافی ہے **عَنْ** سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ
اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَنِيْ مَا تَرٰى مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ
اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ اَفَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ لَا اَلثُّلُثُ
وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ
النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ
فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ
عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْفَعَ بِكَ
اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ
لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ رَثٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ تُوُفِّيَ
بِمَكَّةَ ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے میری عیادت کی حجۃ الوداع مین اور مین ایسی درد مین مبتلا تھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا مین
نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے جیسا درد ہے آپ جانتے ہین اور مین مالدار آدمی ہون **ف** نووی
نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عیادت مریض کی مستحب ہو اور مال جمع کرنا جائز ہے **ف** اور
میرا وارث سوا ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے کیا مین دو تہائی مال خیرات کر دون آپ نے فرمایا

نہین مین نے کہا آدہا مال خیرات کردون آپ نے فرمایا نہین ایک تہائی خیرات کراور ایک تہائی بہی بہت ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر وارث مالدار ہون تو ایک تہائی مال کی وصیت کرے اور جو محتاج ہون تو تہائی سے بہی کم وصیت کرنا مستحب ہے اور اجماع کیا ہے علما نے کہ جس شخص کے وارث موجود ہون اوس کی وصیت تہائی سے زیادہ مین جاری نہ ہوگی مگر وارثون کی اجازت سے اور جس کے وارث نہین ہین اوس کی بہی وصیت تہائی مال سے زیادہ صحیح نہ ہوگی ہمارے اور جمہور علما کے نزدیک اور ابو حنیفہ اور اسحق اور احمد کے نزدیک ایک روایت مین صحیح ہے **ت** اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چہوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ تو انکو محتاج چہوڑ جاوے لوگون کے سامنے ہاتہ پہیلاتے پہرین اور تو جو خرچ کرے گا خدا کی رضامندی کے لیے اوسکا ثواب تجہے ملیگا یہانتک کہ اُس لقمے کا بہی جو تو اپنی جورو کے منہ مین ڈالے **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ عزیز پر احسان کرنا اور زیادہ ثواب ہے اور عملون کا ثواب نیت سے ہے جب خدا کی اطاعت کی نیت ہو تو مباح مین بہی ثواب ہے جیسے کہانا عبادت کی طاقت کے لیے اور سونا عبادت کے لیے بیدار ہونے کے واسطے اور بی بی سے صحبت کرنا زنا سے بچنے کے لیے (نووی) **ت** مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مین پیچہے رہ جاؤن گا اپنے اصحاب کے **ف** یعنے مکہ مین رہجاؤن گا سعد ڈرے کہ کہین مکہ مین نہ مر جاؤن حالانکہ وہان سے ہجرت کر چکا ہون اور صحابہ مکروہ جانتے تہے مکہ مین مرجانا کس لیے کہ اُسکو چہوڑ دیا تہا خدا تعالے کے واسطے قاضی عیاض نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت کا حکم بعد فتح مکہ کے بہی باقی تہا اور بعضون نے کہا یہ حکم اون لوگون کے لیے ہے جو مکہ سے فتح کے پہلے ہجرت کر چکے تہے لیکن جس نے بعد ہجرت کی اوسکے لیے یہ حکم نہین ہے **ت** آپ نے فرمایا اگر تو پیچہے رہے گا (یعنے زندہ رہے گا) پہر ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالی کی خوشی منظور ہو تو تیرا درجہ بڑہے گا اور بلند ہوگا اور شاید تو زندہ رہے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا صحیح نکلا اور سعد رضی اللہ تعالے عنہ زندہ رہے یہانتک کہ عراق فتح کیا **ت** یہانتک کہ فائدہ ہو تجہسے بعض لوگون کو اور نقصان ہو بعض لوگون کو **ف** ایسا ہی ہوا سعد سے فائدہ ہوا مسلمانون کو دین اور دنیا کا اور نقصان ہوا کافرون کو جو مارے گئے اور قید ہوئی اونکی عورتین لونڈیان بنین۔ قاضی نے کہا مہاجر اگر مکہ مین مرے تو اوسکی ہجرت باطل نہ ہوگی بشرطیکہ ضرورتا

تہائی مال باپنا جایز ہو عن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال عادنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقلت اوصی بمالی کلہ فقال لا قلت فالنصف فقال لا فقلت ابالثلث
فقال نعم والثلث کثیر ترجمہ سعد سے روایت ہے میری عیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے میں نے عرض کیا کیا میں وصیت کروں اپنے سارے مال کے لیے آپنے فرمایا نہیں پھر میں نے
عرض کیا کیا میں وصیت کروں آدھے مال کے لیے آپ نے فرمایا نہیں مینے عرض کیا تو تہائی کے
لیے آپ نے فرمایا ہاں اور تہائی بھی بہت ہے عن ثلاثۃ من ولد سعد کلھم یحدث
عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی سعد یعودہ
بمکۃ فبکی فقال ما یبکیک قال قد خشیت ان اموت بالارض التی ھاجرت
منھا کما مات سعد بن خولۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اشف
سعدا ثلاث مرار قال یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا وانما یرثنی ابنتی افاوصی
بمالی کلہ قال لا قال فبالثلثین قال لا قال فبالنصف قال لا قال فبالثلث قال
الثلث والثلث کثیر ان صدقتک من مالک صدقۃ وان نفقتک علی عیالک
صدقۃ وان ما تاکل امراتک من مالک صدقۃ وانک ان تدع اھلک بخیر
او قال بعیش خیر من ان تدعھم یتکففون الناس وقال بیدہ ترجمہ سعد کے تینوں
بیٹوں نے کیا اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف
لائے بیمار پرسی کو وہ رونے لگے آپ نے پوچھا تو کیوں روتا ہے سعد نے کہا مجھے ڈر ہے کہیں مر جاؤں
اوس زمین میں جس سے ہجرت کی تھی میں نے جیسے سعد بن خولہ مر گیا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اچھا کر دے سعد کو تین بار پھر سعد نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس بہت مال
ہے اور میری وارث ایک بیٹی ہے کیا میں سارے مال کی وصیت کروں (فقرا اور مساکین کے لیے)
آپ نے فرمایا نہیں مینے عرض کیا اچھا دو تہائی مال کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا نصف
کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تہائی کی آپ نے فرمایا ہاں تہائی اور تہائی بہت ہے اور
تو جو صدقہ دے اپنے مال میں سے وہ تو صدقہ ہے اور جو خرچ کرتا ہے اپنے بال بچوں پر وہ بھی
صدقہ ہے اور جو تیری بی بی کھاتی ہے تیرے مال میں سے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تو اپنے لوگوں

کو بہلا کی سے اور عیش سے چھوڑ جاوے (یعنی مالدار او غنی) تو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو چھوڑ جاوے انکو لوگون کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوے اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے **عَنْ** ثَلٰثَةٍ مِّنْ وُلْدِ سَعْدٍ قَالُوا مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي ثَلٰثَةٌ مِّنْ وُلْدِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُنِيْهِ مِثْلَ حَدِيْثِ صَاحِبِهِ قَالَ مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ بِنَحْوِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ غَضُّوْا مِنَ الثُّلُثِ اِلَى الرُّبُعِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ كَبِيْرٌ اَوْ كَثِيْرٌ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کاش لوگ ثلث سے کم کرکے چوتہائی کی وصیت کرین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثلث بہت ہو **ف** تو ثلث سے کم وصیت کرنا اور زیادہ بہتر ہے اور یہی قول ہو جمہور علما کا حضرت ابو بکر نے خمس کی وصیت کی اور حضرت علی نے بہی اور ابن عمر اور اسحاق نے ربع کی اور بعضون نے سدس کی بعضون نے عشر کی اور حضرت علی اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہو کہ جس کے وارث بہت ہون اُسکو بالکل وصیت نکرنا مستحب ہے جب مال تہوڑا ہو **باب** وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ اِلَى الْمَيِّتِ صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِيْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوْصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو ایک شخص نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرا باپ مر گیا اور مال چھوڑ گیا اور اُس نے وصیت نہین کی کیا اُس کے گناہ بخشے جاوین گے اگر مین اوسکی طرف سے صدقہ دون آپ نے فرمایا ہان **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاِنِّيْ اَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلِيْ اَجْرٌ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہو ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

کیا میری ماں ناگہاں مرگئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرسکتی تو ضرور صدقہ دیتی تو مجھے ثواب ملیگا اگر میں اوسکی طرف سے صدقہ دوں آپ نے فرمایا ہاں عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا

أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری ماں ایکا ایک مرگئی اور اُس نے وصیت نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرتی تو ضرور صدقہ دیتی کیا اُسکو ثواب ملیگا اگر میں اوس کی طرف سے صدقہ دوں آپنے فرمایا ہاں ملیگا عن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا فَهَلْ لِي أَجْرٌ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَفَلَهَا أَجْرٌ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ میت کیطرف سے صدقہ دینا مستحب ہے اور اُسکو ثواب پہونچتا ہے اور صدقہ دینے والے کو بھی ثواب ہے اور یہ حدیثیں خاص کرتی ہیں اس آیت کو وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى اور اجماع کیا ہے سلمانوں نے کہ وارث پر میت کیطرف سے صدقہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور جو قرض ہو میت پر تو اُس کے ترکے سے ادا کرنا اُسکا واجب ہے خواہ میت وصیت کرے یا نہ کرے اور یہ راس المال سے دیا جاویگا اب خواہ وہ قرض بندے کا ہو یا اللہ کا جیسے زکوۃ اور حج اور نذر اور کفارہ اور صوم کا فدیہ اور اگر ترکہ نہ ہو تو وارث پر ادا کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے

باب مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ بعد مرنے کے انسان کو کس چیز کا ثواب پہونچتا ہے

عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرجاتا ہے آدمی تو اُس کا عمل موقوف ہوجاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے ایک تو صدقہ جاریہ کا دوسرے اوس علم سے لوگ فائدہ اٹھاویں تیسرے نیکبخت بچے جو دعا کرے اوس کے لیے ف نووی نے کہا علماء نے کہا ہے معنے حدیث کا یہ ہے کہ جب

آدمی مرجاتا ہے تو اُسکا عمل موقوف ہوجاتا ہے اور اب نیا ثواب جسکو حاصل نہیں ہوتا مگران تین چیزون کے کیونکہ میت اُنکا سبب ہوتا ہے اولاد تو اوسی کی کمائی ہے اسی طرح وہ علم جسکو دنیا میں چھوڑ گیا تعلیم یا تصنیف ہو اسی طرح صدقہ جاریہ جیسے وقف اور اس حدیث سے بڑی فضیلت نکلی اوس نکاح کی جو ولد صالح کی امید سے کیا جاوے اور اس میں دلیل ہے صحت وقف کی اور اوسکی کثرت ثواب کی اور بیان ہے علم کی فضیلت کا اور ترغیب ہے اوس کے حاصل کرنے اور پھیلانے اور چھوڑ جانے کی تعلیم تصنیف سے یا شرح سے اور ضرور ہے کہ تمام علمون مین سے وہ علم اختیار کرے جو سب سے زیادہ مفید ہے پھر جو اسکے بعد پھر جو اوس کے بعد اور یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اسی طرح صدقہ کا اور اسی طرح ادائے قرض کا اور اسپر اجماع ہے اور حج مین اختلاف ہے اور روزہ میت کا ولی اوس کیطرف سے رکھہ سکتا ہے۔ لیکن قرآن کا پڑھنا اور ثواب اُس کا میت کو پہونچانا یا نماز پڑھنا تو امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور جمہور علما کا یہ مذہب ہے کہ ان چیزون کا ثواب میت کو نہین پہنچتا اور اس مین اختلاف ہے اور اسکا بیان اوپر گذر چکا **بَابُ الْوَقْفِ** باب وقف کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا تُبَاعُ وَلَا تُوْرَثُ وَلَا تُوْهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقَ عُمَرُ فِي الْفُقَرَاۗءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هٰذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَاَنْبَاَنِيْ مَنْ قَرَاَ هٰذَا الْكِتَابَ اَنَّ فِيْهِ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک زمین ملی خیبر مین تو وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے اوس باب مین اونہون نے کہا یا رسول اللہ مجھے خیبر مین ایک زمین ملی ہے ایسا عمدہ مال مجھکو کبھی نہیں ملا تو آپ کیا حکم کرتے ہین اوس کے باب مین آپنے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت کو روک رکھے (یعنے اصل زمین کو اپنی

صدقہ دی اوسکو (یعنے اوسکی منفعت کو) پھر حضرت عمرؓ نے اوسکو تصدق کیا اس شرط پر کہ اصل زمین نہ بیچی جاوے نہ خریدی جاوے نہ وہ کسی کی میراث مین آوے نہ ہبہ کی جاوے اور تصدق کیا اوسکو فقیرون اور ناتے والون اور بردون مین (یعنے اونکی آزادی مین مدد دینے کے لیے) اور مسافرون مین اور ناتوان لوگون مین (یا مہمان کی مہمانی مین) اور جو کوئی اوسکا انتظام کرے وہ اوس مین سے کہاوے دستور کے موافق یا کسی دوست کو کہلاوے لیکن مال اکٹھا نہ کرے (یعنے روپیہ جوڑنے کی نیت سے اوس مین تصرف نہ کرے) عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ وَاَزْهَرَ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهٖ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ وَلَمْ يُذْكَرْ مَا بَعْدَهٗ وَحَدِيْثُ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ فِيْهِ مَا ذَكَرَ سُلَيْمٌ قَوْلُهٗ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مُحَمَّدًا اِلٰى اٰخِرِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِّنْ اَرْضِ خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَيَّ وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعْدَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی نے کہا اس حدیث مین دلیل ہے اسبات کی کہ وقف صحیح ہے اور یہی ہمارا اور جمہور علما کا مذہب ہے اور اجماع ہے مسلمانون کا مساجد کے وقف اور سقایون کے وقف پر اور وقف کرنے والے کی شرطین صحیح ہین اور وقف کی بیع یا ہبہ یا میراث درست نہین ہے اور وقف صدقہ جاریہ ہے

باب تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَيْسَ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ جسکو پاس کوئی شے قابل وصیت کے نہو اُسکو وصیت نہ کرنا درست ہے عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَلْ اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلِمَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْوَصِيَّةُ اَوْ فَلِمَ اُمِرُوْا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ ترجمہ طلحہ بن مصرف رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن ابی اوفے سے پوچھا کیا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی (مال وغیرہ کے لیے) اُنہون نے کہا نہین مین نے کہا پھر مسلمانون پر کیون وصیت فرض ہوئی یا اون کو کیون وصیت کا حکم ہوا اُنہون نے کہا آپ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا

یہ جو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہین کی اسکا مطلب یہ ہے کہ ثلث مال کی یا اور کسی
قدر مال کی وصیت نہین کی اس لیے کہ آپ پاس مال نہ تہا یا یہ مطلب ہے کہ حضرت علی یا اور کسی کو
وصی نہین بنایا جیسے شیعہ گمان کرتے ہین اور وہ جو آپ کی زمین خیبر اور فدک مین تہی تو اسکو آپنے
اپنی زندگی ہی مین مسلمانون کے لیے وقف کر دیا تہا اور یہ جو دوسری احادیث ہین ہے کہ
آپ نے وصیت کی اللہ تعالی کی کتاب پر عمل کرنے کی یا اہل بیت کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے
کی یا مشرکون کو جزیرہ عرب سے نکالنے کی یا سفارت کی خاطر کرنے کی تو یہ اس وصیت مین داخل
نہین ہین اس صورت مین مخالفت نہ ہوگی انتہے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ قُلْتُ فَكَيْفَ اُمِرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ وَفِيْ حَدِيْثِ
ابْنِ نُمَيْرٍ قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْوَصِيَّةُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا
وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے نہین چہوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور نہ درہم اور
نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی کسی مال کے لیے **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَكَرُوْا عِنْدَ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى اَوْصٰى
اِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهٗ اِلٰى صَدْرِيْ اَوْ قَالَتْ حِجْرِيْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ
انْخَنَثَ فِيْ حِجْرِيْ وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهٗ مَاتَ فَمَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ **ترجمہ** اسود بن یزید سے
روایت ہے لوگون نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس ذکر کیا کہ حضرت علی
رضی اللہ تعالے عنہ وصی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا آپنے انکو کب وصی
بنایا مین آپ کو اپنے سینہ سے لگائے بیٹہی تہی یا آپ میری گود مین تہے اتنے مین آپنے طشت منگوایا
پہر آپ گر پڑے میری گود مین اور مجہے خبر نہین ہوئی کہ آپنے انتقال کیا پہر علی کو کیونکر وصیت
کی **ف** شیعہ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کو اپنا وصی اور جانشین بنا گئے
تہے اور اس سے غرض یہ ہے کہ جناب امیر کی خلافت بلا فصل ثابت کرین۔ اہل سنت کو جناب امیر

کی فضیلت اور بزرگی او قرب رسول سو انکار نہین ہے مگر جو امر حدیث صحیح سے ثابت نہ ہو اوس کو
کیونکر قبول کرین عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ
الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ
اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا
لَا تَضِلُّوا بَعْدِي فَتَنَازَعُوا وَمَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ وَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ
قَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ أُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ
الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ
أَوْ قَالَ فَأُنْسِيتُهَا قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات
کا دن پہر روئے یہان تک کہ اون کے آنسوون سے کنکریان تر ہوگئین مین نے کہا اے ابن عباس
جمعرات کے دن سے کیا غرض ہے اونہون نے کہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی سختی
ہوئی آپ نے فرمایا میرے پاس لاؤ (دوات اور تختی) مین ایک کتاب لکھدون تم کو تاکہ تم گمراہ نہ
ہو میرے بعد یہ سنکر لوگ جہگڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس جہگڑا نہین چاہیے اور کہنے لگے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے کیا آپ سے بہی لغو صادر ہو سکتا ہے پہر سمجہ لو آپ سے **ف**
صحیح مسلم کی روایت مین اہجر ہے بہمزہ استفہام اور یہ صحیح ہے اور روایت سے جس مین ہجر یا یہجر
ہے اصل مین معنے ہجر بضم ہا کے ہذیان اور فحش گوئی کے ہین اور یہ امر صحابہ سے بعید ہے کہ
حضرت کی نسبت ایسا کلمہ نکالین خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے تو معنے اہجر کے یہ ہین
کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی ہذیان ہو سکتا ہے یعنے نہین ہو سکتا یہ استفہام انکاری
ہے تو اچہی طرح سمجہ لو اس صورت مین مقصود حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا رد کرنا تہا اون
لوگون پر جنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک کی تعمیل نہ کی اور یہ خیال کیا کہ
آپ پر بیماری کی سختی ہے معلوم نہین اسوقت مین آپ کیا فرما رہے رہین کہ تمہارا یہ خیال
لغو ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہذیان صادر ہونا محال ہے نووی علیہ الرحمۃ نے
کہا اگر یہجر کی روایت بغیر ہمزہ صحیح ہو تو کہنے والے کی خطا ہے اوس نے بغیر سمجہے بوجہے ایسا

لفظ کہدیا اور یہ بعید نہین پریشانی اور اضطراب اور رنج کی حالت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بیماری کی وجہ سے تو چاہیے تھا یون کہنا یہ بیماری کی سختی ہے لیکن ہجر کا لفظ زبان سے نکل
گیا۔ نہایہ مین ہے اہجر یعنے کیا آپ کا کلام مختلف ہوگیا ہے بوجہ بیماری کے تو یہ استفہام ہے نہ خبر
جس کے معنے فحش اور ہذیان کے ہوتے ہین کیونکہ یہ حضرت عمر کا قول ہے اور اون کے ساتھ یہ گمان
نہین ہوسکتا کہ وہ ایسا لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بولین اور مجمع البحار مین ہے کہ اوس کے
معنے یہ بھی ہوسکتے ہین کیا آپ نے چھوڑ دیا تم کو تو ہجر ضد ہے وصل کی اور ایک روایت مین اہجر ہے
باب افعال سے جس کے معنے فحش کے ہین یعنی غلط کہا اور خطا کی اور ایک روایت مین اہُجراً ہے انتہی
امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ بات جان لینا چاہیے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معصوم
ہین کذب سے یا تغییر احکام شرعیہ سے حالت صحت اور مرض دونون مین اور معصوم ہین اس سے کہ جو امر
کے پہنچانے کا آپ کو حکم ہوا اوس کو نہ پہونچا دین لیکن بیماری اور درد دکھ سے معصوم نہین ہین جن
مین کسیطرحکا نقص یا آپ کے درجہ کا انحطاط نہ ہو اور نہ شریعت کا فساد ہو اور جب آپ پر سحر ہوا تھا
تو آپ کو یہ خیال آتا کہ فلان کام کر چکے ہین حالانکہ اُسکو نہ کیا ہوتا مگر یہ نہین ہوا کہ آپ نے برخلاف
احکام سابقہ کے کوئی حکم دیا ہو جب یہ بات جان لی تو اب یہ سنو کہ علما نے اختلاف کیا ہے اُس کتاب
مین کہ آپ کو کیا لکھنا منظور تھا بعضون نے یہ کہا ہے کہ آپ کو منظور تھا خلیفہ کا معین کرنا تاکہ آیندہ
جھگڑا اور فساد نہ ہو اور بعضون نے کہا آپ کی یہ غرض تھی کہ ضروریات دین کا خلاصہ لکھوا دین تاکہ
آیندہ اُن کی نسبت اختلاف نہو اور سب لوگ متفق رہین منصوص پر اور پہلے آپ نے اس کتاب کے
لکھوانے کا ارادہ کیا جب معلوم ہوا کہ اسی مین مصلحت ہے کہ کتاب نہ لکھی جاوے تو آپ نے اس حکم
اور ارادے کو موقوف رکھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اوسوقت جو کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور کافی ہے ہمکو اللہ تعالی کی
کتاب یہ دلیل ہے حضرت عمر کے انتہاے سمجھ اور باریکی نظر کی اسواسطے کہ اونہون نے یہ خیال کیا ایسا نہو
کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بعض ایسے مشکل باتین لکھوا دین جن کی تعمیل صحابہ سے نہ ہو سکے
اور وہ گنہگار ہون تو اونہون نے کہا کافی ہے ہمکو اللہ تعالی کی کتاب اور اللہ تعالی خود فرماتا ہے
ہمنے کتاب مین کوئی بات نہین چھوڑی اور فرماتا ہے آج مین نے تمہارا دین پورا کر دیا تو اون کو

معلوم تہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو پورا کر چکا ہے اور آپکی سب امت گمراہ نہ ہوگی اس لیے انہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام دینا چاہا ایسی تکلیف کی حالت مین اور حضرت عمر ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے زیادہ سمجہدار تہے امام بیہقی نے دلائل النبوۃ کے اخیر مین لکہا ہے کہ حضرت عمر کی نیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راحت دینا تہی بیماری کیحالت مین اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہی منظور ہوتا کہ کتاب لکہی جاوے تو آپ ضرور لکہوا دیتے اور صحابہ کرام کے اختلاف سے حکم الٰہی
کو موقوف نہ کرتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ جیسے آپنے تمام دین کی باتین پہونچا دی
مین کسی مخالف کی مخالفت یا دشمن کی دشمنی کا خیال نہین کیا اور جیسے ان باتون کا آپنے حکم دے
ہی دیا کہ مشرکون کو جزیرہ عرب سے نکالدو وغیرہ وغیرہ بیہقی نے کہا سفیان بن عیینہ نے اہل علم
سے نقل کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو لیے
لکہوا دین لیکن جب آپ کو معلوم ہوگیا کہ تقدیر الٰہی یون ہی ہے تو آپنے لکہوانا موقوف رکہا جیسے
شروع بیماری مین بہی آپ نے لکہوانا چاہا تہا پہر فرمایا ہائے سر اور چہوڑ دیا لکہوانا اور فرمایا انکار
کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور انکار کرتے ہین مومنین مگر ابوبکر کو اور جتایا حضرت ابوبکر کو اپنی خلافت کو
لیے انکو نماز مین امام کرکے بیہقی نے کہا اگر غرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احکام دین کو لکہوانا تہا تو
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیال کیا کہ احکام دین کے خود اللہ تعالیٰ پورے کر چکا ہے اور
فرماتا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔ اور کوئی واقعہ قیامت تک ایسا نہ ہوگا جس کے لیے صراحۃً یا اشارۃً
قرآن اور حدیث مین بیان نہ ہووے تو ایسے کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا مناسب سمجہا ایسی بیماری کی حالت مین اور اس مین یہ بہی غرض
تہی کہ اجتہاد اور استنباط کا باب بند نہ ہوجاوے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے تہے
جب حاکم سوچ کر حکم دیوے پہر ٹہیک کرے تو اوسکو دو اجر ہین اور جو غلطی کرے تو ایک اجر ہے اور
یہ دلیل ہے اس امر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے کامون کو علماء کی رای پر چہوڑ دیا
تو حضرت عمر نے بہی انکا چہوڑنا اوسی حال مین مناسب جانا کیونکہ اسمین درجہ ملیگا علماء کو اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہی آرام حاصل ہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی اس امر
مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر انکار نہین کیا اور خاموش ہو رہے یہ دلیل ہے اون کی

رای کے ساتھہ موافقت کرنے کی - خطابی نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول اوس امر پر محمول نکرنا چاہیے کہ اونہون نے غلطی کا وہم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا اور کسیطرح کا گمان کیا جو آپکے ساتھہ لائق نہین مگر جب اونہون نے دیکھا کہ آپ پر مرض کی بہت شدت ہر اور وفات آپکی قریب ہی تو اُن کو ڈر ہوا کہ شاید آپ یہ بات بیماری کی حالت مین بغیر ارادے کے کر رہے ہون تو منافقون کو موقع ملے دین مین اعتراض کرنے کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپسے گفتگو کیا کرتے بعض کامون مین جب تک آپکا ارادہ قطعی نہ ہوتا جیسے حدیبیہ کے دن گفتگو کی اور قریش کے ساتھہ صلح کرنے مین گفتگو کی البتہ جب آپ کسی کام کا حتمی طور پر حکم کرتے تو کسی کو گفتگو کی مجال نرہتی اور اکثر علمار اس طرف ہین کہ آپ سے اون کامون مین خطا ہو سکتی ہے جو صرف اپنی راے سے دیوین اور خدا تعالے کیطرف سے اوس مین کوئی حکم نہ اوترے لیکن اسپر اجماع ہے کہ آپ اس خطا پر ثابت اور قائم نہین رہ سکتے اور یہ بات معلوم ہے کہ اگرچہ اللہ تعالی نے آپ کا درجہ سب مخلوقات سے زیادہ کیا ہے اسپر بہی آپ لوازم بشریت سے پاک نہ تہے اور نماز مین آپ کو سہو ہوا پس گمان ہو سکتا ہے کہ بیماری مین بہی ایسی کوئی بات پیدا ہو اسی خیال سے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے دوبارہ دریافت کرنیکا حکم دیا - خطابی نے کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میری امت کا اختلاف رحمت ہر تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسی کو بہتر سمجھا اور اس حدیث پر صرف دو آدمیون نے اعتراض کیا ہے ایک تو بے دین تہا یعنے جاحظ اور دوسرا حماقت مین مشہور یعنے اسحاق بن ابراہیم موصلی اُس نے اپنی کتاب اغانی کے شروع مین اہلحدیث کی برائی کی ہے اور یہ کہا ہے کہ روایت کرتے ہین ایسی حدیثین جنکو خود نہین سمجہتے ان دونون آدمیون کا اعتراض یہ ہے کہ اگر اختلاف رحمت ہو تو اتفاق عذاب کا ہوگا اور اسکا جواب یہ ہر کہ اختلاف کے رحمت ہونے سے اتفاق کا عذاب ہونا ضرور نہین اور ایسے لزوم کا قائل وہی ہوگا جو جاہل ہے - اللہ تعالی فرماتا ہے کہ رات کو تمہارے لیے رحمت کیا تو کیا اوس سے دن عذاب ہوگا - خطابی نے کہا اختلاف تین قسم کا ہے ایک تو اختلاف اثبات صانع اور اوس کی توحید مین اور اسکا انکار کفر ہے - دوسری اوسکی صفات اور مشیت مین اور اسکا انکار بدعت ہر - تیسرے فروعی احکام مین جیسے کسی شے کی طہارت یا نجاست یا حدث یا غیر حدث

مین اختلاف پس سکو اللہ تعالی نے رحمت کیا ہے اور یہی اختلاف مراد ہے حدیث مین اختلاف امتی رحمۃ۔ مازری نے کہا اگر کوئی اعتراض کرے کہ صحابہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف ایسے موقعہ مین کیونکر جائز ہوا حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف حکمدیا کہ میرے پاس دوات کاغذ لاؤ تاکہ مین ایک کتاب لکہون تو یہ اختلاف نافرمانی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ حرام ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ ہر ایک امر وجوب کے لیے نہین ہوتا اور قرائن سے یہ بات معلوم ہوجاتی ہے تو صحابہ کو اسکا قرینہ معلوم ہوا ہوگا کہ آپ کا یہ حکم اختیاری تہا نہ وجوبی پہر اونہون نے اختیار کیا نہ لکہنے کو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی راے اسی کو مقتضی ہوئی اور شاید وہ یہ سمجہے کہ یہ حکم آپ سے بلا قصد مصمم صادر ہوا اور یہی مراد ہے ہجر سے انتہے ملخصًا مترجم کہتا ہے کہ حدیث بڑی نازک حدیث ہے اور شیعون نے اوسکو دلیل گردانا ہے حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ پر طعن کرنے کے لیے حالانکہ اگر تسلیم کرلیا جاوے کہ حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ سے خطا ہوئی تو اس مین کیا استبعاد ہے کیونکہ ہم حضرت عمر کو خطا سے معصوم نہین سمجہتے اور ایسی خطا خصوصًا ایسی پریشانی اور رنج کی حالت مین جیسا حضرت کی بیماری سے صحابہ کو تہی باعث طعن نہین ہوسکتے اکثر جب رنج اور مصیبت مین انسان بدحواس ہوجاتا ہے تو دل قابو مین نہین رہتا زبان کا ذکر کیا ہے پس صرف ایسی ایک محتمل بات سے جسکی تاویل صحیح بہی ہوسکتی ہے حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ کے فضائل اور مناقب متعددہ کو چہوڑکر اون پر ملامت کرنا انہی کی بدبینی اور ناخدا ترسی ہے واللہ علی ذلک شہید **ف** آپ نے فرمایا ہٹ جاؤ میرے پاس سے مین جس کام مین مصروف ہون وہ بہتر ہے (اوس سے جس مین تم مشغول ہو جہگڑے اور بک بک مین) مین تم کو تین باتون کی وصیت کرتا ہون ایک تو یہ کہ مشرکون کو نکالدینا جزیرہ عرب سے **ف** نووی نے کہا اصمعی نے کہا جزیرہ عرب انتہاے عدن سے لیکر عراق تک ہے طول مین اور جدہ سے لیکر اطراف شام تک عرض مین اور ہروی نے مالک سے نقل کیا ہے کہ جزیرہ عرب سے مدینہ مراد ہے اور صحیح مشہور مالک سے یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن مراد ہے اور اس حدیث سے دلیل لی ہے مالک اور شافعی اور اور علما نے اور انہون نے کافرون کے نکالنے کو واجب کہا ہے عرب سے اور کہا ہے کہ کافرون کو عرب مین رہنے کی اجازت نہین دینا چاہیے لیکن شافعی نے اس حدیث کو خاص کیا ہے جزیرہ

عرب کا ایک حصہ ہے اور وہ حجاز کا حصہ ہے جس مین مکہ اور مدینہ اور یمامہ داخل ہے نہ مین وغیرہ علماء نے
کہا ہے کہ کفار کو عرب مین مسافرت کرنے سے منع نہ کیا جاوے گا لیکن وہان تین دن سے زیادہ ٹہیرنے
سے منع کیا جاوے گا حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس مین سے مکہ اور حرم مکہ مستثنیٰ ہے
وہان کافر کو داخل ہونے کی بہی اجازت نہ دی جاوے گی اگر پوشیدہ چلا جاوے تو اسکا نکالنا فرض ہے اور جب
ہے اگر وہان مر جاوے اور دفن ہو جاوے تو اوس کی نعش نکال ڈالین گے جب تک وس مین تغیر نہ ہوا ہو
یہی قول ہے جمہور فقہا کا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کافر کو حرم مین جانے کی اجازت دی
ہے اور دلیل جمہور کی قول ہے اللہ تعالیٰ کا فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا انتہے **ف**
دوسری جو سفار تین آوین اون کی خاطر اوسیطرح کرنا جیسے مین کیا کرتا تہا تاکہ اور قوم مین خوش ہون
اور ان کو اسلام کیطرف رغبت ہو) اور تیسری بات ابن عباس نے نہین کہی یا سعید نے کہا مین بہول
گیا **ف** علماء نے اختلاف کیا ہے کہ وہ تیسری بات کیا تہی بعضون نے کہا کہ وہ اسامہ کے لشکر
کا سامان کر دینا ہے اور قاضی عیاض نے کہا وہ تیسری بات یہ ہوگی کہ میری قبر کو وثن نہ بنانا یعنے
جیسے بتون کی پرستش ہوتی ہے اوس طرح میری قبر کی پرستش نہ کرنے لگنا اور بعضون نے کہا وہ یہود
کا نکالنا تہا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ
الْخَمِيْسِ ثُمَّ جَعَلَ تَسِيْلُ دُمُوْعُهُ حَتّٰى رَاَيْتُ عَلٰى خَدَّيْهِ كَاَنَّهَا نِظَامُ اللُّؤْلُؤِ قَالَ قَالَ رَسُوْ
لُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا
لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا فَقَالُوْا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْجُرُ **ترجمہ** ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا پنجشنبہ کا دن اور کیا ہے پنجشنبہ کا دن پہر ان کی
آنسو بہنے لگین دونون گالون پر جیسے موتی کی لڑی اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میرے پاس ہڈی اور دوات لاؤ یا تختی اور دوات لاؤ مین ایک کتاب لکہوا دون کہ تم گمراہ نہ
ہو لوگ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی شدت مین بے اختیار کچہ کہہ رہے ہین
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ اَكْتُبْ
لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْنَ بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ
الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا قَالَ
عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو اوس وقت حجرے کے اندر کئی آدمی تھے اون مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ مین تم کو ایک کتاب لکھدیتا ہون تم گمراہ نہ ہوگے اُس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہی اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے بس کرتی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب **ف** یہ حضرت عمر کی رائے تھی جو اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حال کو دیکھکر ظاہر کی اور آپ کی تکلیف کو گوارا نہ کیا ورنہ اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہے مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اللہ کی کتاب ہمکو حکم کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تابعداری کرنے کے لیئے اور ایک حدیث مین ہے کہ نہ پاؤن مین تم مین کسیکو تکیہ کیے ہوئے اپنی چھپرکٹ پر میرا حکم اوسے پہونچے اور وہ یہ کہے مین نہین جانتا مین نے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب مین پایا اوسکی پیروی کی اور دوسری حدیث مین ہے کہ مین دیا گیا قرآن مجید اور مانند اوسکی اور اس مین کچھ شک نہین کہ اگر یہ کتاب لکھی جاتی تو اوس سے ہدایت ہوتی پر جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی ویسا ہی ہوا اور اوسی مین کچھ بہتری ہوگی **ت** اور گھر مین جو لوگ تھے اونہون نے اختلاف کیا کسی نے کہا دوات وغیرہ لاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب لکھوا دینگے اوس کے بعد تم گمراہ نہ ہوگے اور بعضون نے حضرت عمر کی رائے کے موافق کہا جب انکی بک بک زیادہ ہوئی اور اختلاف بہت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپ نے فرمایا اٹھو جاؤ عبیداللہ نے کہا ابن عباس کہتے تھے بڑی مصیبت ہوئی بڑی مصیبت ہوئی یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كتاب النذر

کتاب نذر کے بیان مین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں پر نذر تھی اور وہ اوس کے ادا کرنے سے پیشتر مر گئی آپ نے فرمایا تو ادا کر دے اوسکی طرف سے **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا کہ اجماع کیا ہے مسلمانون نے صحت نذر پر اور اوسکی پورا کرنے کے وجوب پر اگر نذر عبادت ہو اور گناہ یا مباح کی نذر منعقد نہین ہوگی اور اوس پر کفارہ نہین ہے اور یہی اکثر علما کا قول ہے اور امام احمد اور ایک طائفہ کے نزدیک اوس مین کفارہ ہے قسم کا اور میت کیطرف سے مالی حقوق بالاتفاق اسکا وارث ادا کرسکتا ہے اور بدنی مین اختلاف ہے پھر مالی حقوق کا ادا کرنا ہر طرح واجب ہے خواہ وصیت کی ہو یا نہ کی ہو امام شافعی کا یہی قول ہے اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر وصیت کی ہے تو واجب ہے ورنہ واجب نہین ہے اور سعد کی ماں کی نذر مطلق تھی یا روزے کی نذر تھی یا عتق تھا یا صدقہ اس مین اختلاف ہے لیکن ہر حال مین وارث پر ایفای نذر اوسی وقت واجب ہے جب میت مال چھوڑ جاوے اور جو مال نہ چھوڑے تو مستحب ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَيَقُولُ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيْحِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہم کو منع کرنے لگے نذر سے اور فرماتے تھے نذر کسی بلا کو نہین پھیرتی (جو تقدیر مین آنے والی ہے) لیکن نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے مال نکلتا ہے **فائدہ** یعنے مومن کو چاہیے کہ عبادت خالص خدا کی رضا مندی

کے لیے کرے نہ اپنے مطلبون اور مرادون کے عوض میں یہ تو ایک تجارت ٹھیری اور تقدیر پر یقین یہی یہ اعتقاد نہ کرے کہ نذر سے تقدیر پلٹ جاویگی جب اللہ تعالی کی نذر کا یہ حال ہو کہ اس سے حضرت منع کریں تو اور بزرگون کی نذر معاذ اللہ کیونکر درست ہوگی اور اس سے کیونکر بلا رد ہوگی یہ جاہلون کے خیال ہیں خدا تعالی اُن سے بچاوے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهٗ وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَخِيْلِ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کسی شئے کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے (بلکہ جو وقت جس کام کا تقدیر مین لکھا ہے اوسی وقت پر ہوگا) بلکہ نذر بخیل کے دل سے مال نکالتی ہے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِیْ بِخَيْرٍ وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نذر سے اور فرمایا کہ اوس سے کوئی فائدہ نہین ہوتا (یعنے کوئی آنے والی بلا نہین رکتی اور تقدیر نہین پھرتی) بلکہ بخیل کے دل سے مال نذر کے سبب سے نکلتا ہے (یعنی بخیل یون تو خیرات نہین کرتا جب آفت آتی ہے تو نذر ہی کے بہانے روپیہ دیتا ہے اور مسکینون کو فائدہ ہوتا ہے) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر مت کرو کیونکہ نذر سے تقدیر نہین پھرتی صرف بخیل سے مال جدا ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نذر سے اور فرمایا اوس سے تقدیر نہین پھرتی بلکہ بخیل کا مال نکلتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

قَدَّرَہٗ لَہٗ وَلٰکِنَّ النَّذْرَ یُوَافِقُ الْقَدَرَ فَیُخْرَجُ بِذٰلِکَ مِنَ الْبَخِیْلِ مَا لَمْ یَکُنِ الْبَخِیْلُ یُرِیْدُ
اَنْ یُّخْرِجَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نذر کسی چیز کو آدمی سے نزدیک نہیں کرتی جو اللہ تعالی نے اوسکی تقدیر میں نہیں لکھی لیکن نذر موافق
ہوتی ہے تقدیر کے تو نکلتا ہے نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے وہ مال جسکو وہ نہیں چاہتا تہا نکالنا
عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عِمْرَانَ
ابْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَتْ ثَقِیْفُ حُلَفَاءَ لِبَنِیْ عُقَیْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِیْفُ
رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ عُقَیْلٍ وَاَصَابُوْا مَعَہُ الْعَضْبَاءَ فَاَتٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الْوَثَاقِ قَالَ یَا مُحَمَّدُ فَاَتَاہُ فَقَالَ مَا شَاْنُکَ قَالَ بِمَ اَخَذْتَنِیْ
وَبِمَ اَخَذْتَ سَابِقَۃَ الْحَاجِّ قَالَ اِعْظَامًا لِذٰلِکَ اَخَذْتُکَ بِجَرِیْرَۃِ حُلَفَائِکَ ثَقِیْفَ
ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْہُ فَنَادَاہُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَحِیْمًا رَقِیْقًا فَرَجَعَ اِلَیْہِ فَقَالَ مَا شَاْنُکَ قَالَ اِنِّیْ مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَھَا وَاَنْتَ
تَمْلِکُ اَمْرَکَ اَفْلَحْتَ کُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاہُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ فَاَتَاہُ
فَقَالَ مَا شَاْنُکَ قَالَ اِنِّیْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِیْ وَظَمْاٰنُ فَاسْقِنِیْ قَالَ ھٰذِہٖ حَاجَتُکَ فَفُدِیَ
بِالرَّجُلَیْنِ قَالَ وَاُسِرَتِ امْرَاَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاُصِیْبَتِ الْعَضْبَاءُ فَکَانَتِ الْمَرْاَۃُ فِی الْوَثَاقِ
وَکَانَ الْقَوْمُ یُرِیْحُوْنَ نَعَمَھُمْ بَیْنَ یَدَیْ بُیُوْتِھِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَیْلَۃٍ مِّنَ الْوَثَاقِ
فَاَتَتِ الْاِبِلَ فَجَعَلَتْ اِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِیْرِ رَغَا فَتَتْرُکُہٗ حَتّٰی تَنْتَھِیَ اِلَی الْعَضْبَاءِ
فَلَمْ تَرْغُ قَالَ وَھِیَ نَاقَۃٌ مُنَوَّقَۃٌ فَقَعَدَتْ فِیْ عَجُزِھَا ثُمَّ زَجَرَتْھَا فَانْطَلَقَتْ وَ
نَذِرُوْا بِھَا فَطَلَبُوْھَا فَاَعْجَزَتْھُمْ قَالَ وَنَذَرَتْ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ نَجَّاھَا اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْھَا لَتَنْحَرَنَّھَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِیْنَۃَ رَاٰھَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعَضْبَاءُ نَاقَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّھَا نَذَرَتْ اِنْ نَجَّاھَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھَا لَتَنْحَرَنَّھَا فَاَتَوْا
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ بِئْسَ مَا
جَزَتْھَا نَذَرَتْ لِلّٰہِ اِنْ نَجَّاھَا اللّٰہُ لَتَنْحَرَنَّھَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَلَا فِیْمَا لَا

بِمَلِكِ الْحَمْدُ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ حُجْرٍ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ
تعالے عنہ سے روایت ہے ثقیف اور بنی عقیل مین دوستی تہی حلف کے ساتہہ تو ثقیف نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے دو شخصون کو قید کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے
بنی عقیل مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اور عضباء (نام ہے حضرت کے ناقہ کا) کو بہی اوس کے ساتہہ پکڑا
پہر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوس شخص کے پاس آئے وہ بندہا ہوا تہا اوس نے کہا یا محمد پہنچہ
آپ اوس کے پاس گئے اور پوچہا کیا کہتا ہے وہ بولا آپ نے مجہے کس قصور مین پکڑا اور حاجیون کے سردار
(یعنے عضباء کو) کسی قصور مین پکڑا آپ نے فرمایا بڑا قصور ہے اور مین نے تجہے پکڑا ہے تیرے دوستون
ثقیف کے قصور کے بدلے یہ کہکر آپ چلے اوس نے پہر پکارا یا محمد یا محمد اور آپ نہایت رحم دل اور مہربان
تہے آپ پہر لوٹے اوس کیطرف اور پوچہا کیا کہتا ہے وہ بولا مین مسلمان ہون آپ نے فرمایا اگر تو اوس وقت
یہ کہتا جب تو اپنے کام کا مختار تہا (یعنے گرفتار نہین ہوا تہا) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس
حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی کافر قید ہو اور پہر مسلمان ہو جاوے تو اوسکو قتل نہ کرین گے لیکن اوس کو
غلام بنانا یا اوس کے بدل روپیہ یا دوسرا شخص لینا یا مفت چہوڑ دینا درست ہے اور جو قید سے پہلے
مسلمان ہو تو وہ اور مسلمانون کیطرح بالکل آزاد رہے گا **ف** تو بالکل نجات پاتا پہر آپ
لوٹے اوس نے پہر پکارا یا محمد یا محمد آپ پہر آئے اور پوچہا کیا کہتا ہے وہ بولا مین بہوکا ہون مجہہ
کہانا کہلایے اور پیاسا ہون مجہے پانی پلایے آپ نے فرمایا یہ لے (یعنے کہانا پانی اوسکو دیا) پہر
وہ اون دو شخصون کے بدلے چہوڑ دیا گیا جن کو ثقیف نے قید کر لیا تہا — راوی نے کہا انصار مین
کی ایک عورت قید ہو گئی اور عضباء بہی قید ہو گئی پہر وہ عورت بند مین تہی اور کافر اپنے جانورون
کو آرام دیتے رہتے تہے اپنے گہرون کے سامنے وہ ایک رات بہاگ نکلی بند مین سے اور اونٹون پاس
آئی جب اونٹ کے نزدیک جاتی وہ آواز کرتا وہ اوسکو چہوڑ دیتی یہانتک کہ عضباء کے پاس آئی
اوس نے آواز نہین کی اور وہ بڑی غریب اونٹنی تہی عورت اوس کی پیٹہہ پر بیٹہہ گئی پہر ڈانٹا اوس
کو وہ چلی کافرون کو خبر ہو گئی وہ عضباء کے پیچہے چلے (اپنی اپنی اونٹنی پر سوار ہو کے) لیکن
عضباء نے اون کو تہکا دیا (یعنے کوئی پکڑ نہ سکا عضباء ایسی تیز رو تہی) اوس عورت نے نذر کی اللہ
کی کہ اگر عضباء مجہہ کو بچا لیجاوے تو مین اوسکو قربانی کرون گی جب وہ عورت مدینہ مین آئی اور لوگون

سے دیکھا اونہون نے کہا یہ تو عضبا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی وہ عورت بولی مین نے نذر کی ہے کہ اگر عضبا پر اللہ تعالی مجھے نجات دیوے تو اوسکو نحر کرون گی یہ سنکر صحابہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے (تعجب سے) فرمایا سبحان اللہ کیا برا بدلہ دیا اوس عورت نے عضبا کو یعنے عضبا نے تو اوسکی جان بچائی اور وہ عضبا کی جان لینا چاہتی ہے **ف** اس موقعہ پر ایک نقل مجھکو یاد آئی ہے ایک افغان نے کسی عالم سے تمام علم تحصیل کیا جب فارغ ہوا تو ایک روز چھری تیز کرکے اپنے اوستاد کے پاس تنہائی مین گیا اور کہنے لگا آپ نے مجھپر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ اسکا بدلا مین دنیا مین کچھ نہیں کر سکتا مگر ایک بدلا مین نے سوچ کر نکالا ہے اوستاد نے پوچھا وہ کیا ہے شاگرد نے کہا مین اس چھری سے آپ کو شہید کرتا ہون قیامت کے دن آپ مرے سے جنت کو سدھاریے اور مین دوزخ سے سمجھ لون گا اوستاد بہت گھبرائے اونہون نے سوچ کر یہ کہا تدبیر تو تم نے خوب نکالی لیکن ذرا مین غسل کر لون اور کپڑے بدل لون اتنی مہلت دو شاگرد نے کہا بہت اچھا اور حجرہ سے باہر آیا اوستاد نے حجرے کا دروازہ بند کیا اور چلانا شروع کیا یارو دوڑو یہ مجھے مارے ڈالتا ہے بستی والے جمع ہوئے اور شاگرد کو ملامت کی اوس نے کہا واہ عجیب الٹا زمانہ ہے مین نے تو اوستاد کی بھلائی کے لیے اپنا جہنمی ہونا قبول کیا تھا اگر اون کی عقل ایسی اوندھی ہے تو مجھے کیا غرض ہے کہ اون کو شہید کا درجہ دلاؤن **ف** اوس نے نذر کی کہ اگر اللہ تعالے عضبا کے پیٹ پر اسکو نجات دیوے تو وہ عضبا ہی کی قربانی کرے گی جو نذر گناہ کے لیے کی جاوے وہ پوری نہ کیجاوے اور نہ وہ نذر جسکا انسان مالک نہین اور ابن حجر کی روایت مین ہے نہین ہے نذر اللہ تعالی کی نافرمانی مین **ف** اگرچہ جانور کا نحر کرنا گناہ نہین پر یہ اخلاق سے بعید ہے کہ وہ جانور سواری کا ہو اور عمدہ سواری دیتا ہو اور وقت پر کام آیا ہو اوسیکی قربانی کرے علاوہ اسکے عضبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی تھی وہ اوس عورت کی ملک نہ تھی پرایے جانور کی قربانی کرنا گناہ مین داخل ہے۔ نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی نذر کرے گناہ کرنے کی جیسے شراب پینے کی تو وہ نذر باطل ہے اور اس مین کفارہ وغیرہ کچھ نہین ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور داؤد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام احمد کے نزدیک اس مین کفارہ ہے

قسم کا عن ایوب بھذا الاسناد نحوہ وفی حدیث حماد کانت العضباء لرجل من
بنی عقیل وکانت من سوابق الحاج وفی حدیثہ ایضا فاتت علی ناقۃ ذلول
مجرسۃ وفی حدیث الثقفی وھی ناقۃ مدربۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا حماد کی روایت
مین ہے کہ عضباء بنی عقیل کے ایک شخص کی تہی اور حاجیون کے ساتہہ جو اونٹنیان آگے رہتی تہین
اون مین سے تہی اور اس روایت مین یہ ہے کہ وہ عورت ایک اونٹنی کے پاس آئی جو غریب تہی
ملائم اور ثقفی کی روایت مین ہے اور وہ اونٹنی تہی غریب عن انس رضی اللہ تعالی عنہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای شیخا یھادی بین ابنیہ فقال ما بال ھذا
قالوا نذر ان یمشی قال ان اللہ تعالی عن تعذیب ھذا نفسہ لغنی وامرہ ان
یرکب ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑہے
کو دیکہا جو اپنے دونون بیٹون کے بیچ مین تکیہ لگائے جا رہا تہا آپ نے پوچہا اس کا کیا حال ہے
لوگون نے عرض کیا اس نے نذر کی ہے پیدل چلنے کی آپ نے فرمایا اللہ تعالی بے پرواہ ہے اس
کو عذاب دینے سے اور حکم کیا اوسکو سوار ہو جانے کا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالے
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادرک شیخا یمشی بین ابنیہ یتوکا علیھما
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما شان ھذا قال ابناہ یا رسول اللہ کان علیہ
نذر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارکب ایھا الشیخ فان اللہ غنی عنک
وعن نذرک واللفظ لقتیبۃ وابن حجر ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑہے کو دیکہا جو اپنے دونون بیٹون کے بیچ مین ٹیکا دیکر
چل رہا تہا آپ نے فرمایا اسکو کیا ہوا ہے اوسکے بیٹون نے کہا یا رسول اللہ اوسپر نذر ہے پیدل
حج کو جانے کی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار ہو جا اے بوڑہے کیونکہ اللہ تعالی
محتاج نہین ہے تیرا اور تیری نذر کا عن عمرو بن ابی عمرو بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن عقبۃ بن عامر انہ قال نذرت اختی ان تمشی الی بیت
اللہ حافیۃ فامرتنی ان استفتی لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتیتہ
فقال لتمش ولترکب ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میری بہن نے نذر کی کہ بیت اللہ

اُسے ننگی پاؤں جاوے گی تو حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا میں نے پوچھا آپ نے فرمایا پیدل بھی چلے اور سوار ہو عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ وَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ حَافِيَةً وَزَادَ وَكَانَ اَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں ننگی پاؤں کا ذکر نہیں ہے عَنْ يَحْيَى بْنِ عَامِرٍ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پورے کی حدیث تو محمول ہے اوسپر جو عاجز ہو جاوے چلنے سے وہ تو سوار ہو لیوے اور ایک قربانی کرے اور عقبہ کی بہن کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک طاقت ہو تو پاؤں سے چلے پھر جب تھک جاوے تو سوار ہو لیوے اس صورت میں بھی دم دیوے اور یہی قول ہے شافعی اور ایک جماعت کا اور ننگی پاؤں چلنے کی صورت میں جوتا پہننا درست ہے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ محمول ہے نذر لجاج پر اوسکی صورت یہ ہے مثلاً کوئی کہے اگر میں زید سے بات کروں تو ایک حج کرنا خدا کے لیے مجھپر لازم ہے پھر وہ بات کرے تو اوسکو اختیار ہوگا خواہ قسم کا کفارہ دیوے یا نذر بجا لاوے اور امام احمد کے نزدیک محمول ہے نذر معصیت پر جیسے کوئی نذر کرے شراب پینے کی یا اور کسی گناہ کی تو وہ کفارہ دیوے مثل کفارۂ قسم کے اور ایک جماعت فقہا المحدیث کا مذہب یہ ہے کہ ہر نذر میں اُسکو اختیار ہے خواہ نذر پوری کرے خواہ کفارہ دیوے

كِتَابُ الْاَيْمَانِ

کتاب قسموں کے بیان میں

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى خدا تعالے کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کی ممانعت عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْهٰىكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ

مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا اٰثِرًا

ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
منع کرتا ہے تمکو باپ دادا کی قسم کہانے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم خدا کی مین نے
نہین قسم کہائی باپ دادا کی جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ اپنی طرف سے
نہ دوسرے کی طرف سے ف علمار کرام نے کہا ہے حکمت اس ممانعت کی یہ ہے کہ قسم سے عظمت
نکلتی ہے اوس شخص کی جس کی قسم کہاتے ہین اور عظمت حقیقی خدا تعالیٰ ہی کے لیے ہے پس نہ
مشابہ کیا جاوے گا اوس کے اور کوئی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اگر مین خدا کی قسم سو بار کہاؤن
پھر پورا نہ کرون تو بہتر ہے اس سے کہ اور کسی کی قسم کہاؤن اور پورا کرون اگر کوئی کہے کہ ایک حدیث
مین خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افلح وابیہ ان صدق اور اس کے باپ کی قسم کہائی جواب
اسکا یہ ہے کہ یہ بطور عادت کے زبان سے نکل گیا اور وہان قسم کی نیت نہ تہی اور اللہ تعالیٰ جو
اپنی مخلوقات کی قسم کہاتا ہے وہ اسوجہ سے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑہکر کوئی نہین ہے پس وہ مشرف و بنا
ہے اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم کہا کر۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے علما کے نزدیک
غیر اللہ کی قسم کہنا مکروہ ہے حرام نہین ہے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ
اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْهٰى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ
سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُوْنُسَ وَمَعْمَرٍ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا عمر کو قسم کہاتے ہوئے اپنے باپ کی پھر
بیان کیا حدیث کو اوسی طرح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ رَكْبٍ وَ
عُمَرُ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَنَادَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ
اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کو جنید سوارون مین اور وہ قسم کہارہے تہے اپنے باپ کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اُنکو
اور فرمایا خبردار رہو اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو اپنے باپ دادا کی قسم کہانے سے پہر جو کوئی تم مین سے
قسم کہانا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کہاوے یا چپ رہے (یعنے قسم ہی نہ کہاوے ضرورت کیا ہے)
عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا
يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کہانا چاہے وہ قسم نہ کہاوے مگر اللہ
کی قریش اپنے باپ دادون کی قسم کہایا کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قسم کہاؤ
اپنے باپ دادون کی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ
قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے قسم کہاوے لات اور عزیٰ کی (یہ دونون بت
تہے جاہلیت کے زمانے مین جنکو لوگ پوجا کرتے تہے) وہ کہے لا الہ الا اللہ **ف** کیونکہ اوس نے
وہ کام کیا جو کافر کرتے ہین اور بتون کی تعظیم کرنا کفر ہے نووی نے کہا جب کوئی قسم کہاوے لات
اور عزے کی یا اور کسی بت کی یا یون کہے اگر مین ایسا کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا
اسلام سے بری ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بری ہون تو اوسکی قسم منعقد ہی نہ ہوگی
اور اُسکو استغفار کرنا اور کلمہ پڑہنا چاہیے اور کفارہ لازم نہ ہوگا اور ابوحنیفہ کے نزدیک کفارہ
لازم ہوگا مگر مبتدع یا بری من النبی صلے اللہ علیہ وسلم یا یہودی یا نصرانی کی صورت مین ۔
ف اور جو کوئی کہے دوسرے سے آئین تجہسے جوا کہیلون تو صدقہ دیوے **فائدہ** تاکہ وہ
کفارہ ہوجاوے اس گناہ کا خطابی نے کہا اوتنا صدقہ دیوے جتنے سے وہ جوا کہیلنے والا تہا مگر صحیح
یہ ہے کہ مقدار کی کوئی خصوصیت نہین ہے جتنا ہوسکے اوتنا صدقہ دیوے ۔ قاضی عیاض نے
کہا اس حدیث سے جمہور علماء کا مذہب صحیح ہوتا ہے کہ گناہ جب دل مین جم جاوے تو وہ بہی گناہ ہے
اور اسکا بیان شروع کتاب مین تفصیل سے گذرا (نووی) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

حدیث معمر مثل حدیث یونس غیر انہ قال فلیتصدق بشیء وفی حدیث الاوزاعی
من حلف باللات والعزی قال ابو الحسین مسلم ھذا الحرف یعنی قولہ تعال اقامرک
فلیتصدق لا یرویہ احد غیر الزھری قال وللزھری نحو من تسعین حدیثا یرویہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یشارکہ فیہ احد باسانید جیاد ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عن عبد الرحمن بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قسم کھاؤ بتوں کی اور نہ باپ دادوں
کی

باب ندب من حلف یمینا فرای غیرھا خیرا منھا ان یاتی الذی ھو
خیر ویکفر عن یمینہ جو شخص قسم کھاوے کسی کام پر پھر اوس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اوس کو
کرے اور قسم کا کفارہ دیوے عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ قال اتیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من الاشعریین نستحملہ فقال واللہ لا احملکم
وما عندی ما احملکم علیہ قال فلبثنا ما شاء اللہ ثم اتی بابل فامر لنا بثلاث
ذود غر الذری فلما انطلقنا قلنا او قال بعضنا لبعض لا یبارک اللہ لنا اتینا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستحملہ فحلف ان لا یحملنا ثم حملنا فاتوہ فاخبروہ
فقال ما انا حملتکم ولکن اللہ حملکم انی واللہ ان شاء اللہ لا احلف علی یمین
ثم اری خیرا منھا الا کفرت یمینی واتیت الذی ھو خیر ترجمہ حضرت ابو موسی
اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا چند اشعریوں
کے ساتھ آپ سے سواری مانگنے کو آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس
کوئی سواری نہیں جو تم کو دوں پھر ٹھیرے رہے ہم جتنا خدا تعالے نے چاہا بعد اوسکے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس اونٹ آئے آپ نے حکم دیا ہم کو سفید کوہان کے تین اونٹ دینے کا جب
ہم چلے تو ہم نے کہا یا بعضوں نے ہم میں سے کہا اللہ تعالی برکت نہ دیگا ہم کو ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور سواری مانگی تو آپ نے قسم کھائی ہم کو سواری نہ ملے گی پھر آپ نے ہم کو سواری
دی لوگوں نے آن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے فرمایا میں نے تم کو سوار نہیں کیا لیکن

اللہ تعالی نے سوار کیا اور میں تو اگر خدا چاہے کسی بات کی قسم نہ کہاؤنگا پہر اوس سے بہتر دوسرا کام دیکہونگا مگر اپنی قسم کا کفارہ دونگا اور وہ کام کرونگا جو بہتر ہے **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے اور اس کے بعد جو حدیثین آتی ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ قسم کہانے کے بعد اگر اسکا توڑنا بہتر معلوم ہو تو توڑ ڈالے اور کفارہ دیوے اور اسپر اتفاق ہے علما کرام کا اور کفارہ قسم توڑنے سے پہلے واجب نہوگا اور توڑنے کے بعد کفارہ دینا درست ہے لیکن قسم سے پہلے کفارہ درست نہین اسپر بہی اتفاق ہے اور اختلاف ہے اس مین کہ توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست ہے یا نہین تو مالک اور اوزاعی اور ثوری اور شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک درست نہین **عن**

اَبِی مُوسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَرْسَلَنِی اَصْحَابِی اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْئَلُہٗ لَھُمُ الْحُمْلَانَ اِذْھُمْ مَعَہٗ فِی جَیْشِ الْعُسْرَۃِ وَھِیَ غَزْوَۃُ تَبُوکَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّ اَصْحَابِی اَرْسَلُونِی اِلَیْکَ لِتَحْمِلَھُمْ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَحْمِلُکُمْ عَلٰی شَیْءٍ وَوَافَقْتُہٗ وَھُوَ غَضْبَانُ وَلَا اَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِینًا مِّنْ مَّنْعِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَۃِ اَنْ یَّکُونَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِی نَفْسِہٖ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ اِلٰی اَصْحَابِی فَاَخْبَرْتُھُمُ الَّذِی قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَلْبَثْ اِلَّا سُوَیْعَۃً اِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا یُّنَادِی اَیْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ فَاَجَبْتُہٗ فَقَالَ اَجِبْ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوکَ فَلَمَّا اَتَیْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ ھٰذَیْنِ الْقَرِینَیْنِ وَھٰذَیْنِ الْقَرِینَیْنِ وَھٰذَیْنِ الْقَرِینَیْنِ لِسِتَّۃِ اَبْعِرَۃٍ اِبْتَاعَھُنَّ حِینَئِذٍ مِّنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِھِنَّ اِلٰی اَصْحَابِکَ فَقُلْ اِنَّ اللّٰہَ اَوْ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْمِلُکُمْ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ فَارْکَبُوھُنَّ قَالَ اَبُو مُوسٰی فَانْطَلَقْتُ اِلٰی اَصْحَابِی بِھِنَّ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْمِلُکُمْ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ وَلٰکِنْ وَاللّٰہِ لَا اَدَعُکُمْ حَتّٰی یَنْطَلِقَ مَعِی بَعْضُکُمْ اِلٰی مَنْ سَمِعَ مَقَالَۃَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِینَ سَئَلْتُہٗ لَکُمْ وَمَنْعَہٗ فِی اَوَّلِ مَرَّۃٍ ثُمَّ اِعْطَاءَہٗ اِیَّایَ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا تَظُنُّوا اَنِّی حَدَّثْتُکُمْ شَیْئًا لَّمْ یَقُلْہُ فَقَالُوا لِی وَاللّٰہِ اِنَّکَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا اَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ اَبُو مُوسٰی بِنَفَرٍ مِّنْھُمْ حَتّٰی اَتَوُا الَّذِینَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی

اللہ علیہ وسلم منعۃ ایاھم ثم اعطاھم بعد فحدثوھم بما حدثھم بہ ابوموسیٰ

سواء ترجمہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی میرے ساتھیون نے مجھکو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کو جب وہ آپ کی ساتھ گئی تہی جیش العسرہ یعنی غزوہ تبوک مین مین نے عرض کیا یا نبی اللہ میرے ساتھیون نے مجھے بھیجا ہے آپکے پاس سواری کے لیے آپ نے فرمایا قسم خدا کی مین تم کو سواری نہ دونگا اور اتفاق سے جب مین نے یہ کہا آپ اوسوقت غصے مین تھے مجھے معلوم نہ تہا مین رنجیدہ ہوکر لوٹا اور دو باتون کا مجھکو رنج تہا ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے اور دوسرے اس خیال سے کہ کہین آپ کو مجھسے رنج نہ ہوا ہو۔ مین اپنے یارون کے پاس آیا اور اُن کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہہ سنایا تہوڑی دیر مین ٹہیرا تہا کہ بلال کی آواز مین نے سنی عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسے اشعری کا) کون ہے مین نے جواب دیا اُنہون نے کہا چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بلاتے ہین مین آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا یہ جوڑے اور یہ جوڑا اونٹون کا سب چھہ اونٹ جنکو آپ نے سعد سے خریدا تہا اور اُن کو لے جا اپنے یارون کے پاس اور کہہ کہ اللہ تعالےٰ نے یا اوس کے رسول نے یہ سواری تمکو دی ہے تو سوار ہو اوسپر ابوموسے نے کہا مین وہ اونٹ لیکر اپنے یارون کے پاس گیا اور اُن سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ سواریان دین ہین لیکن مین تمکو نہین چھوڑونگا جبتک تم مین سے کچھ لوگ میرے ساتھ چلین اون لوگون کے پاس جنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے انکار سنا ہی پہر دینا آپ کا اوس کے بعد تم یہ گمان نہ کرتا مین نے تم سے وہ کہدیا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا تہا رچونکہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسی سے سواری دینے کا انکار کیا اور اُنہون نے اپنے یارون سے کہدیا بعد اوس کے آپ نے سواریان دین تو ابوموسے ڈرے کہین میرے یار یہ نہ سمجھین کہ اوس نے اپنی طرف سے بات بنالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہ کیا ہوگا اسلیے مقابلہ کرانا چاہا) میرے یارون نے کہا قسم خدا کی تم ہمارے نزدیک سچے ہو اور جب تم چاہتے ہو ہم ویسا ہی کرینگے (یعنی تمہارے ساتھ چلینگے) پہر ابوموسے اون میں سے کئی آدمیون کو لیکر گئے اون لوگون کے پاس جنہون نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اور بعد اوسکے دینا سنا تہا اور اُن لوگون نے ویسا ہی بیان کیا ابوموسے کے یارون سے جیسے ابوموسے

یارسول اللہ ہم آئے تہے آپکے پاس سواری مانگنے کو تو آپ نے قسم کہائی تہی کہ ہمکو سواری نہ دینگے
پہر آپنے سواری دی ہمکو اور آپ بہولگئے یارسول اللہ اپنی قسم کو آپنے فرمایا مین توقسم خدا کی اگر اللہ
تعالی چاہے کوئی قسم نہ کہاؤن گا پہر اوس سے بہتر دوسری بات دیکہون گا تو جو بہتر بات ہے وہ کرون
گا اور قسم کہول ڈالون گا سو تم جاؤ تم کو اللہ نے سواری دی ہے اسی طرح تو بہی اپنی قسم کو توڑ اور
مرغ کا گوشت جو حلال ہے اسکو کہا عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ
وَبَيْنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وُدٌّ وَاِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُرِّبَ
اِلَيْهِ طَعَامٌ فِيْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى وَاقْتَصُّوْا جَمِيْعًا الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ يَاْكُلُ لَحْمَ
الدَّجَاجِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا نَسِيْتُهَا ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی مین نہین بہولا
قسم کو عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ وَاللّٰهِ مَا اَحْمِلُكُمْ ثُمَّ بَعَثَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ ذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰى فَقُلْنَا اِنَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَسْتَحْمِلُهٗ فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَاَتَيْنَاهُ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ اَرٰى
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سواری مانگنے کو آپ نے فرمایا میرے پاس سواری
نہین ہے اور مین تمکو قسم خدا کی سواری نہین دون گا پہر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمارے پاس تین اونٹ بہیجے جن کی کوہان چتکری تہی ہمنے کہا ہم آپ پاس گئے تہے سواری
مانگنے تو آپ نے قسم کہائی تہی کہ ہم کو سواری نہ دینگے پہر ہم آپ پاس گئے اور آپ سے بیان کیا
آپنے فرمایا مین کسی بات پر قسم نہین کہاتا پہر دوسرے بات بہتر پاتا ہون تو وہ بہتر کام کرتا ہون
(اور قسم کا کفارہ دیدیتا ہون) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنَّا مُشَاةً فَاَتَيْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے ہم پیدل

تے سفر میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے آئے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَھْلِہٖ فَوَجَدَ الصِّبْیَۃَ قَدْ نَامُوْا فَاَتَاہُ اَھْلُہٗ بِطَعَامِہٖ فَحَلَفَ لَا یَاْکُلُ مِنْ اَجْلِ صِبْیَتِہٖ ثُمَّ بَدَا لَہٗ فَاَکَلَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیَاْتِھَا وَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص کو دیر ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر وہ اپنے گھر گیا تو بچون کو دیکھا وہ سو گئے ہین اوس کی عورت کھانا لائی اوس نے قسم کھائی مین نہ کھاؤن گا بچون کی وجہ سے پھر اوسکو کھانا مناسب معلوم ہوا اور اوس نے کھا لیا بعد اوس کے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص حلف کرے کسی بات پر پھر دوسری بات اوس سے بہتر سمجھے تو کرے اور قسم کا کفارہ دیوے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلْیَفْعَلْ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھاوے کسی بات کی پھر دوسری بات اوس سے بہتر سمجھے تو کفارہ دیوے قسم کا اور بہتر بات کرے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھاوے کسی بات کی پھر اوسکا خلاف بہتر سمجھے تو جو بہتر سمجھے وہ کرے اور قسم کا کفارہ دے عَنْ سُھَیْلٍ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مَالِکٍ فَلْیُکَفِّرْ یَمِیْنَہٗ وَلْیَفْعَلِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ ترجمہ اس مین یہ ہے کہ کفارہ دیوے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کرے عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طَرَفَۃَ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ اِلٰی عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَسَاَلَہٗ نَفَقَۃً فِیْ ثَمَنِ خَادِمٍ فَقَالَ لَیْسَ عِنْدِیْ مَا اُعْطِیْکَ اِلَّا دِرْعِیْ وَمِغْفَرِیْ فَاَکْتُبُ اِلٰی اَھْلِیْ اَنْ یُّعْطُوْکَھَا قَالَ فَلَمْ یَرْضَ

۱۲ اَوْ فِیْ بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ

نغضب علی فقال واللہ لا اعطیک شیئاً ثم ان الرجل رضی فقال اما واللہ لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف علی یمین ثم رای اتقی للہ منہا فلیات التقوی ما حنثت فی یمینی ترجمہ تمیم بن طرفہ سے روایت ہے ایک فقیر مانگنے کو آیا عدی بن حاتم پاس اور سوال کیا اون سے ایک غلام کی قیمت کا یا کوئی حصہ اوس کی قیمت کا عدی نے کہا میرے پاس کچھ نہین ہے مگر میری زرہ اور خود تو مین اپنے گھر والون کو لکھتا ہون تجھے دینے کے لیے وہ راضی نہ ہوا۔ عدی کو غصہ آیا اور کہا قسم خدا کی مین تجھے کچھ نہین دونگا پھر وہ شخص راضی ہو گیا عدی نے کہا اگر مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے جو شخص قسم کھاوے پھر دوسری بات اوس سے بڑھکر پرہیزگاری کی سمجھے تو وہ بات کرے تو مین اپنی قسم نہ توڑتا (اور تجھے کچھ نہ دیتا) عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین فرای غیرہا خیرا منہا فلیات الذی ہو خیر ولیترک یمینہ ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھاوے پھر اوس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور قسم کو چھوڑ دیوے عن عدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حلف احدکم علی الیمین فرای خیرا منہا فلیکفرہا ولیات الذی ہو خیر ترجمہ عدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی قسم کھاوے پھر اوس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو کفارہ دیوے قسم کا اور جو کام بہتر ہو وہ کرے عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ واتاہ رجل یسئلہ مائۃ درہم فقال تسئلنی مائۃ درہم وانا ابن حاتم واللہ لا اعطیک ثم قال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف علی یمین ثم رای خیرا منہا فلیات الذی ہو خیر ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص اون کے پاس آیا اور سو درم مانگنے لگا اونہون نے کہا تو مجھ سے سو درم مانگتا ہے اور مین حاتم کا بیٹا ہون قسم خدا تعالے کی مین تجھے نہ دونگا پھر کہا مین ایسا ہی کرتا (یعنے تجھے نہ دیتا) اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ

نہ سنا ہوا آپ فرماتے تھے جو شخص قسم کہاوے کسی کام کی پہر اوس سے بہتر دوسرا کام سمجھے تو جو
بہتر ہے وہ کرے عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِیَّ بْنَ حَاتِمٍ اَتَاہُ رَجُلٌ
یَسْئَلُہٗ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ وَزَادَ وَلَكَ اَرْبَعُ مِائَةٍ فِی عَطَائِیْ ترجمہ تمیم بن طرفہ سے روایت
ہے میں نے عدی بن حاتم سے سنا ایک شخص نے اون سے سوال کیا پہر بیان کیا اوسی طرح جیسے
اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ عدی نے کہا تو چار سو درم لے میری تنخواہ میں سے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُکِلْتَ اِلَیْھَا وَ
اِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی اَمْرٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا
مِّنْھَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ وَائْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا اے عبد الرحمن بن سمرہ مت درخواست کر حکومت کی
کیونکہ اگر درخواست سے تجھے حکومت ملے گی تو خدا تعالی تیری مدد نہ کرے گا اور جو بغیر درخواست کے
ملے تو خدا تعالی تیرا مددگار رہے گا اور جب تو کسی کام پر قسم کہاوے پہر اوس کے خلاف بہتر سمجھے تو
کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کر عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ الْمُعْتَمِرِ
عَنْ اَبِیْہِ ذِکْرُ الْاِمَارَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ الْیَمِیْنِ عَلٰی نِیَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ
قسم کہلانے والے کی نیت کے موافق قسم ہوگی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُكَ عَلٰی مَا یُصَدِّقُكَ عَلَیْہِ صَاحِبُكَ
ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قسم تیری اوسی مطلب پر ہوگی جس پر تیرا صاحب تجھے سچا سمجھے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْیَمِیْنُ عَلٰی نِیَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ
ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قسم کا مطلب قسم کہلانے والے کی نیت کے موافق ہوگا ف ان حدیثوں کا مطلب
یہ ہے کہ جب قاضی یا اور کوئی کسی شخص کو قسم دلوے اور وہ مکاری سے اپنے تئیں گناہ

سے بچانے کے لیے قسم کہا ہے اور اسکا مطلب دوسرا کہے تو یہ مکر اوسکو فائدہ نہ دیگا اور قسم کا گناہ اوسپر پڑیگا اور اسپر اجماع ہے (نووی) **بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ وَغَيْرِهَا** قسم مین انشاء اللہ کہنا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ سِتُّوْنَ امْرَاَةً فَقَالَ لَاَطُوْفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا وَاحِدَةٌ فَوَلَدَتْ نِصْفَ اِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ اسْتَثْنٰى لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھہ بیبیان تھین اونھون نے کہا مین ان سب کے پاس ایک رات مین ہو آونگا اور سب کو پیٹ رہیگا پھر ہر ایک ان مین سے ایک لڑکا جنیگی جو سوار ہوکر خدا تعالی کی راہ مین جہاد کریگا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام اُن سب کے پاس گئے لیکن کوئی حاملہ نہین ہوئی سوا ایک عورت کہ وہ بھی آدہا بچہ جنی (جو کسی کام کا نہ نکلا) جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ تعالی کہتے تو ہر ایک عورت ایک لڑکا جنتی اور سوار ہوتا خدا تعالی کی راہ مین جہاد کرتا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث مین کئی فائدے ہین ایک تو یہ جو کام آیندہ کرنے کو کہے اوسکے ساتھہ انشاء اللہ تعالے کہے دوسرے جب حلف کے ساتھہ ان شاء اللہ کہے تو حلف نہ ٹوٹیگی کیونکہ حلف منعقد ہی نہ ہوگی بشرطیکہ حلف کے ساتھہ ہی کہے اور جو بعد کہے تو جائز نہ ہوگا اور طاوس اور حسن سے منقول ہے کہ اُسی مجلس مین کہہ سکتا ہے اور سعید بن جبیر سے کہ چار مہینے تک کہہ سکتا ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ ہمیشہ کہہ سکتا ہے جب یاد آوے اوسی طرح اگر طلاق یا عتاق مین انشاء اللہ لگادے تو طلاق اور عتاق واقع نہ ہوگا اور ضرور ہے کہ زبان سے کہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک دل سے نیت بھی کافی ہے (نووی مختصرا) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَاُطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اَوِ الْمَلَكُ

قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَلَمْ تَاْتِ وَاحِدَۃٌ مِّنْ نِّسَآئِہٖ اِلَّا وَاحِدَۃٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَمْ یَحْنَثْ وَکَانَ دَرَکًا لَّہٗ فِیْ حَاجَتِہٖ ۝ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوٰۃ والسلام پیغمبر نے کہا مین آج کی شب ستر عورتون کے پاس ہو آؤن گا (ایک روایت مین نوے ہین ایک مین ننانوے ایک مین سو) ہر ایک اون مین سے ایک لڑکا جنے گی جو جہاد کرے گا خدا تعالے کی راہ مین اون کے ساتھی یا فرشتے نے کہا کہو انشاء اللہ تعالے لیکن اونہون نے نہین کہا وہ بہول گئے پہر کوئی عورت نہین جنی البتہ ایک جنی وہ بہی آدہا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ تعالے کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اور ان کا مطلب پورا ہوجاتا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَاُطِیْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی سَبْعِیْنَ امْرَاَۃً تَلِدُ کُلُّ امْرَاَۃٍ مِّنْہُنَّ غُلَامًا یُّقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقِیْلَ لَہٗ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَلَمْ یَقُلْ فَاَطَافَ بِہِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْہُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ وَّاحِدَۃٌ نِّصْفَ اِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَمْ یَحْنَثْ وَکَانَ دَرَکًا لِّحَاجَتِہٖ ۝ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوٰۃ والسلام نے کہا مین رات کو ستر عورتون کے پاس ہو آؤن گا اور ہر ایک ایک لڑکا جنے گی جو جہاد کرے گا خدا تعالیٰ کی راہ مین اون سے کہا گیا انشاء اللہ کہو اونہون نے نہین کہا اور رات کو سب کے پاس ہو آئے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت وہ بہی آدہا بچہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو اون کی بات نہ جاتی اور اونکا مطلب پورا ہوتا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَاُطِیْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی تِسْعِیْنَ امْرَاَۃً کُلُّہَا تَلِدُ فَارِسًا یُّقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَلَمْ یَقُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَطَافَ عَلَیْہِنَّ جَمِیْعًا فَلَمْ یَحْمِلْ مِنْہُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ

وَ احدٌ تَجاءت بِشِقِّ رَجُلٍ وَ اَیمُ الَّذِی نَفسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ قَالَ اِنْشَاءَ اللّٰہُ لَجَاھَدُوا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فُرسَانًا اَجمَعُونَ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا مین اس رات کو نوّے عورتون کے پاس ہو آؤن گا ہر ایک سے ایک لڑکا ہو گا جو سوار ہو کر خدا کی راہ مین جہاد کرے گا اون کا ساتھی (کوئی آدمی ہو گا یا فرشتہ) بولا کہو انشاء اللہ اونہون نے نہین کہا (بھول گئے) پھر وہ سب عورتون کے پاس گئے لیکن کوئی حاملہ نہوئی ایک ہوئی وہ بھی ایک ٹکڑا آدمی کا جنی قسم اوس کی جسکے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہو اگر وہ انشاء اللہ تعالی کہتے تو سب کی سب عورتین لڑکے جنتین اور سب لڑکے) جہاد کرتے سوار ہو کر خدا کی راہ مین سب ملکر **عَنْ** اَبِی الزِّنَادِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیرَ اَنَّہٗ قَالَ کُلُّھَا تَحْمِلُ غُلَامًا یُجَاھِدُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ النَّھْیِ عَنِ الْاِصْرَارِ فِی الْیَمِیْنِ فِیْمَا یَتَاَذّٰی بِہٖ اَھْلُ الْحَالِفِ مِمَّا لَیْسَ بِحَرَامٍ جب قسم سے گھر والون کا نقصان ہو تو قسم نہ توڑنا منع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو

عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَنْ یَّلِجَّ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِہٖ فِیْ اَھْلِہٖ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِیْ فَرَضَ اللّٰہُ **ترجمہ** ہمام بن منبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے یہ حدیثین بیان کی ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون مین سے ایک یہ حدیث ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی مقرر قسم مین سے کسیکا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والون کے حق مین کہائی ہو زیادہ گناہ ہے اوس کے لیے خدا تعالی کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو اللہ تعالی نے مقرر کیا ہے **فائدہ** یعنی ہر چند قسم کا پورا کرنا بہتر ہے لیکن جسمین اپنے گھر والون کا نقصان ہو ایسی قسم کا توڑنا ضرور ہے اور جو نہ توڑیگا وہ گنہ گار ہو گا بشرطیکہ قسم کا توڑنا کوئی گناہ کی بات نہ ہو مثلاً یون کہے مین بی بی کے ساتھہ کہانا نہ کہاؤن گا یا اوس سے بات نکرون گا یا بازار سے اوس کے لیے کوئی چیز نہ لاؤن گا ایسی قسمون کا توڑ ڈالنا بہتر ہے اور کفارہ دیدینا اور جو اسکا توڑنا گناہ ہو مثلاً

یون کہ مین پی پی کے ساتھ شراب نہ پیون گا یا جوا نہ کہیلون گا تو ایسی قسم کو پورا کرنا ضرور ہی **باب** نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيْهِ إِذَا أَسْلَمَ کافر کفر کیحالت مین کوئی نذر مانے پہر مسلمان ہوجاوے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا یا رسول اللہ مین نے جاہلیت کے زمانے مین نذر مانی تہی کہ کعبہ کی مسجد کے اندر ایک رات اعتکاف کرونگا آپ نے فرمایا پہر پورا کر اپنی نذر کو **ف** نووی نے کہا مالک اور ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک کافر کی نذر ہی صحیح نہین اور بعضون کے نزدیک صحیح ہی بدلیل اسحدیث کے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اعتکاف بغیر روزے کے صحیح ہے اور یہی قول ہی شافعی اور حسن بصری اور ابو ثور اور داؤد اور ابن منذر کا اور یہی اصح روایت ہی امام احمد رضی اللہ تعالی عنہ سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفْصٌ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ عُمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَمَّا اَبُوْاُسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَفِيْ حَدِيْثِهِمَا اعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَاَمَّا فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصٍ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا شعبہ کی روایت مین ایک دن کا اعتکاف ہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ بَعْدَ اَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرٰى قَالَ اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَصْوَاتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اَعْتَقَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَخَلِّ سَبِيْلَهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اور آپ جعرانہ (ایک مقام کا نام ہے) مین تہے طائف سے لوٹنے کے بعد تو کہا یا رسول اللہ مین نے نذر

کی تہی جاہلیت مین ایک دن مسجد حرام مین اعتکاف کرنے کی تو آپ کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا جا اور اعتکاف کر ایک دن حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس مین سے ایک لونڈی مجکو عنایت کی تہی جب آپنے سب قیدیون کو آزاد کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے انکی آوازین سنی وہ کہہ رہے تہے ہمکو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا قیدیون کو حضرت عمر نے (اپنے بیٹے سے) کہا اے عبداللہ اس لونڈی کے پاس جا اور اسکو بہی چہوڑ دے

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال لما قفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حنین سأل عمر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نذر کان نذرہ فی الجاہلیۃ اعتکاف یوم ثم ذکر بمعنی حدیث جریر بن حازم **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے حنین سے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے پوچہا آپ سے اُس نذر کو جو انہون نے جاہلیت مین کی تہی ایک دن کے اعتکاف کی پہر اوسیطرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا **عن** نافع قال ذکر عند ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عمرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجعرانۃ فقال لم یعتمر منہا قال وکان عمر رضی اللہ تعالی عنہ نذر اعتکاف لیلۃ فی الجاہلیۃ ثم ذکر نحو حدیث جریر بن حازم ومعمر عن ایوب **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرے کا ذکر آیا جعرانہ سے انہون نے کہا آپنے عمرہ نہین کیا جعرانہ سے **فائدہ** نووی نے کہا عبداللہ بن عمر کو شاید اسکا علم نہوگا امام مسلم نے کتاب الحج مین انس سے روایت کیا کہ آپ نے عمرہ باندہا حنین کے سال جعرانہ سے اور اثبات مقدم ہے نفی پر **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بہذا الحدیث فی النذر وفی حدیثہما جمیعا اعتکاف یوم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب صحبۃ الممالیک غلام لونڈی سے کیونکر سلوک کرنا چاہیے

عن زاذان ابی عمر قال اتیت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما وقد اعتق مملوکا قال فاخذ من الارض عودا او شیئا فقال ما فیہ من الاجر ما یسوی ہذا الا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لطم مملوکہ

اَوْضَرَبَہٗ فَکَفَّارَتُہٗ اَنْ یُّعْتِقَہٗ ترجمہ زاذان ابی عمر سے روایت ہے میں ابن عمر پاس آیا انہوں نے ایک غلام آزاد کیا تہا تو زمین سے لکڑی یا کچھ چیز اٹہا کر کہا اس میں اتنا ہی ثواب نہیں ہے مگر میں نے سنا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے یا لگا دے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دیوے **فائدہ** یہ آزاد کرنا استحباباً ہے نہ وجوباً اس پر اجماع ہے (نووی) **عن** زاذان اَنَّ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دَعَا بِغُلَامٍ لَہٗ فَرَاٰی بِظَہْرِہٖ اَثَرًا فَقَالَ اَوْجَعْتُکَ قَالَ لَا قَالَ فَاَنْتَ عَتِیْقٌ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ شَیْئًا مِّنَ الْاَرْضِ قَالَ مَالِیْ فِیْہِ مِنَ الْاَجْرِ مَا یَزِنُ ھٰذَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَہٗ حَدًّا لَمْ یَاْتِہٖ اَوْ لَطَمَہٗ فَاِنَّ کَفَّارَتَہٗ اَنْ یُّعْتِقَہٗ ترجمہ زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اس کے پیٹہ پر نشان دیکہا تو کہا میں نے تجہے تکلیف دی اوس نے کہا نہیں حضرت عبد اللہ نے کہا تو آزاد ہے پہر زمین سے کوئی چیز اٹہائی اور کہا اس کے آزاد کرنے میں اتنا ہی ثواب نہیں ملا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو شخص غلام بن کیے حد لگا دے (یعنے ناحق مارے) یا طمانچہ لگا دے تو اس کا کفارہ یعنے اوتار یہ ہے کہ اسکو آزاد کر دیوے **عن** فِرَاسٍ بِاِسْنَادِ شُعْبَۃَ وَاَبِیْ عَوَانَۃَ اَمَّا حَدِیْثُ ابْنِ مَھْدِیٍّ فَذَکَرَ فِیْہِ حَدًّا لَمْ یَاْتِہٖ وَفِیْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ مَنْ لَطَمَ عَبْدَہٗ وَلَمْ یَذْکُرِ الْحَدَّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** مُعَاوِیَۃَ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًی لَنَا فَہَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَیْلَ الظُّہْرِ فَصَلَّیْتُ خَلْفَ اَبِیْ فَدَعَاہُ وَدَعَانِیْ ثُمَّ قَالَ امْتَثِلْ مِنْہُ فَعَفَا ثُمَّ قَالَ کُنَّا بَنِیْ مُقَرِّنٍ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ لَنَا اِلَّا خَادِمٌ وَّاحِدَۃٌ فَلَطَمَھَا اَحَدُنَا فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقُوْھَا قَالُوْا لَیْسَ لَھُمْ خَادِمٌ غَیْرُھَا قَالَ فَلْیَسْتَخْدِمُوْھَا فَاِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْھَا فَلْیُخَلُّوْا سَبِیْلَھَا ترجمہ معاویہ بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا پہر میں بہاگ گیا ظہر سے تہوڑی پہلے آیا اور اپنے باپ کے پیچھے نماز پڑہی اونہوں نے غلام کو بلایا اور مجہہ کو بہی بلایا پہر کہا غلام سے بدلہ لے اس سے **فائدہ** یعنے تو بہی اسکو ایک طمانچہ لگا سبحان اللہ غلام لونڈی رکہنا اون لوگوں کا حق تہا جو اولاد کی طرح اون کی تعلیم

اور تربیت کرتے تھے جو آپ کھاتے تھے وہی ان کو کھلاتے تھے جو آپ پہنتے تھے وہی اُنکو پہناتے تھے اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے تھے طاقت سے زیادہ اون سے کام نہ لیتے تھے کبھی مارتے پیٹتے نہ تھے اگر کوئی بچہ اون کا مارتا تو اُسکو بھی وہی سزا دیتے جو اُس نے غلام لونڈی کے ساتھ کیا - نووی نے کہا یہہ غلام کے دل خوش کرنے کے لیے سوید نے کہا ورنہ طمانچہ مین قصاص نہین ہے صرف تعزیر واجب ہے **ف** اور اُسنے معاف کر دیا سوید نے کہا ہم مقرن کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانہ مبارک مین تھے ہمارے پاس صرف ایک لونڈی تھی اُسکو ہم مین سے کسی نے طمانچہ مارا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا اُسکو آزاد کر دو لوگون نے کہا اون کے پاس اور کوئی شخص خدمت کے لیے نہین ہے آپ نے فرمایا اچھا اوس سے خدمت لین جب اون کو اوسکی ضرورت نہ رہے تو اوسکو آزاد کرین **عَنْ** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا **ترجمہ** ہلال بن یساف سے روایت ہے ایک شخص نے جلدی کی اور اپنی لونڈی کو طمانچہ مار دیا سوید بن مقرن نے کہا تجھ اور کوئی جگہہ نہ ملی سوا اوسکے عمدہ چہرے کے مجھکو دیکھہ مین ساتوان بیٹا تھا مقرن کا یعنے ہم سات بھائی تھے) اور صرف ایک لونڈی تھی سب سے چھوٹے بھائی نے اُسکو ایک طمانچہ مارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوس کے آزاد کرنے کا **عَنْ** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَخِي النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ **ترجمہ** ہلال بن یساف سے روایت ہے ہم کپڑا بیچتے تھے سوید بن مقرن کے گھر مین جو نعمان بن مقرن کے بھائی تھے ایک لونڈی وہان نکلی اور اوس نے ہم مین سے کسی کو کوئی بات کہی تو اُس نے لونڈی کو ایک طمانچہ مارا سوید غصے ہوئے پھر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَنَّ جَارِيَةً لَهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وما لنا خادم غیر واحد فعمد احدنا فلطمہ فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نعتقھا ترجمہ سوید بن مقرن سے روایت ہے اُن کی لونڈی کو ایک آدمی نے طمانچہ مارا سوید نے کہا تجھکو معلوم نہیں منہ پر مارنا حرام ہے اور مجھ کو دیکھ میں ساتواں بھائی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور ہماری پاس صرف ایک خادم تہا اوسکو اپنے بھائیوں میں سے ایک نے طمانچہ مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوس کے آزاد کرنے کا عن شعبۃ قال قال لی محمد بن المنکدر ما اسمک فذکر بمثل حدیث عبد الصمد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی مسعود البدری کنت اضرب غلاما لی بالسوط فسمعت صوتا من خلفی اعلم ابا مسعود فلم افھم الصوت من الغضب قال فلما دنی منی اذا ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو یقول اعلم ابا مسعود اعلم ابا مسعود قال فالقیت السوط من یدی فقال اعلم ابا مسعود ان اللہ اقدر علیک منک علی ھذا الغلام قال فقلت لا اضرب مملوکا بعدہ ابدا ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کوڑے سے ایک آواز میں نے پیچھے سے سنی جیسے کوئی کہتا ہے جان لے ابو مسعود میں غصے میں تھا کچھ نہیں سمجھا جب وہ آواز قریب پہنچی میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ فرما رہے ہیں جان لے ابو مسعود جان لے ابو مسعود میں نے کوڑا ہاتھ سے پھینک دیا آپ نے فرمایا اے ابو مسعود جان لے کہ اللہ تعالی تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے میں نے کہا اب میں کبھی کسی غلام کو نہ ماروں گا عن الاعمش باسناد عبد الواحد نحو حدیثہ غیر ان فی حدیث جریر فسقط من یدی السوط من ھیبتہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ کو دیکھ کر ہیبت سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت اضرب غلاما لی فسمعت من خلفی صوتا اعلم ابا مسعود للہ اقدر علیک منک علیہ فالتفت فاذا ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ھو حر لوجہ اللہ تعالی فقال اما لو لم تفعل للفحتک النار او لمستک النار ترجمہ

ابو مسعود انصاری سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا اتنے میں میں نے پیچھے سے ایک آواز سنی جان ابو مسعود بیشک اللہ تعالی تجھپر زیادہ قدرت رکھتا ہے اوس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے میں نے مڑکر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ آزاد ہے اللہ کے لیے آپنے فرمایا اگر تو ایسا نکرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھکو لگ جاتی

عن ابی مسعود رضی اللہ تعالی عنہما انہ کان یضرب غلامہ فجعل یقول اعوذ باللہ قال فجعل یضربہ فقال اعوذ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فترکہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ للہ اقدر علیک منک علیہ قال فاعتقہ **ترجمہ** حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے غلام کہنے لگا اللہ کی پناہ وہ اور مارنے لگے غلام نے کہا رسول اللہ کی پناہ ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو چھوڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی اللہ تجھپر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تو اوتنی اس غلام پر نہیں رکھتا ابو مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے آزاد کردیا **عن** شعبہ بھذا الاسناد ولم یذکر قولہ اعوذ باللہ اعوذ برسول اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ نہیں ہے اللہ کی پناہ اللہ کے رسول کی **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من قذف مملوکہ بالزنا یقام علیہ الحد یوم القیمۃ الا ان یکون کما قال **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی تہمت لگا دے اوسپر قیامت کے دن حد پڑے گی مگر جب وہ سچا ہو **ف** یعنے دنیا میں تو غلام لونڈی کے قذف سے حد نہیں کیونکہ وہ محصن نہیں لیکن تعزیر دی جاوے گی پر آخرت میں اگر تہمت غلط ہے تو پوری سزا ملیگی **عن** فضیل بن غزوان بھذا الاسناد وفی حدیثہما سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نبی التوبۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ میں نے سنا حضرت ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نبی تھے توبہ کے (یہ آپ کا ایک نام ہے اسلیے کہ توبہ آپ کی امت پر آسان ہوگئی اگلی امتوں پر توبہ جب قبول ہوتی جب اپنے تئیں مار ڈالتے) **عن** المعرور بن سوید قال مررنا بابی ذر رضی اللہ

فَمَرَّ عَلَيْهِ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلٰى غُلَامِهٖ مِثْلُهٗ فَقُلْنَا يَا اَبَا ذَرٍّ لَوْ جَمَعْتَ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حُلَّةً فَقَالَ اِنَّهٗ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ اِخْوَانِيْ كَلَامٌ وَّكَانَتْ اُمُّهٗ اَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهٗ بِاُمِّهٖ فَشَكَانِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبُّوْا اَبَاهُ وَاُمَّهٗ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ **ترجمہ** معرور بن سوید سے روایت ہے ہم ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے ربذہ میں (ربذہ ایک مقام کا نام ہے) اور وہ ایک چادر اوڑھے تھے اون کا غلام بھی ویسے ہی چادر پہنے تھا ہمنے کہا اے ابوذر اگر تم یہ دونوں چادریں لے لیتے تو ایک جوڑا ہو جاتا اونہوں نے کہا مجھ میں اور ایک میرے بھائی میں لڑائی ہوئی اوس کی ماں عجمی تھی مینے اوس کو ماں کی گالی دی اوس نے میری شکایت کی جناب رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر تجھ میں جاہلیت ہے (یعنے جاہلیت کے زمانے کا اثر باقی ہے جس زمانے میں لوگ اپنے ماں باپ سے فخر کرتے تھے اور دوسروں کے ماں باپ کو حقیر سمجھتے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو کوئی لوگوں کو گالی دے گا لوگ اوس کے ماں باپ کو گالی دیں گے آپ نے فرمایا اے ابوذر تجھ میں جاہلیت ہے (یعنے اگر اوس نے تجھ کو برا کہا تھا تو اوس کا بدلہ یہ تھا کہ تو بھی اوس کو برا کہے نہ کہ اوس کے ماں باپ کو) وہ تمہارے بھائی ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ غلام تھا مگر ابوذر نے اوسکو بھائی کہا کیونکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو بھائی کہا) اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیچے انکو کر دیا (یعنے تمہارے ملک میں) تو کھلاؤ اون کو جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ اون کو جو تم پہنتے ہو اور مت تکلیف دو انکو انکی سکت سے زیادہ اگر ایسا کام لو تو تم بھی اوس میں شریک ہو

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ وَاَبِيْ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ قُلْتُ عَلٰى حَالِ سَاعَتِيْ مِنَ الْكِبَرِ قَالَ نَعَمْ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ نَعَمْ عَلٰى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ

الکِبَرُ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبِعْهُ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ وَ
لَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ مُعَاوِيَةَ فَلْيَبِعْهُ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہہ مین جاہلیت ہی تو ابوذر
نے کہا اپنے بڑہاپے پر بہی آپنے فرمایا ہان اور ایک روایت مین یہ ہو کہ تیرے اتنے بڑہاپے پر اور ایک
روایت مین ہے کہ اُسکو ایسے کام کی تکلیف دے تو اُسکو بیچڈالے اور ایک روایت مین یہ ہو کہ اس کو
تکلیف نہ دے ایسے کام کی بس عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ
مِثْلُهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَعَيَّرَهُ بِأُمِّهِ قَالَ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ
أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ
مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ ترجمہ معرور بن سوید سے روایت ہے مین نے
ابوذر کو دیکہا وہ ایک جوڑا پہنے تہے اور اُن کا غلام بہی ویسا ہی جوڑا پہنے تہا مین نے پوچہا یہ کیا ہے
اُنہون نے کہا مجہسے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص سے گالی گلوج
ہوئی مین نے اوس کو ماں کی گالی دی لونڈی کا کہا وہ شخص حضرت بلال رضی اللہ تعالے عنہ تہے اُنہون
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے مجہہ سے فرمایا تجہہ مین جاہلیت ہے وہ تمہارے بہائی
ہین تمہارے غلام ہین اللہ تعالی نے اُن کو تمہارے ہاتہون کے نیچے کر دیا ہے جسکا بہائی اوس کے ہاتہہ
کے تلے ہو وہ اوسکو کہلاوے جو خود کہاتا ہے اور پہناوے جو خود پہنتا ہے اور مت کہو اُن کو وہ کام
کرنے کو جس مین عاجز ہو جاوین اگر کہو تو خود بہی اون کی مدد کرو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ
وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کو کہانا اور کپڑا دو اور اوتنا ہی کام لو جس کی طاقت ہو عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ
خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ

الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے لیے اوسکا خادم کھانا طیار کرے پھر لیکر آوے اور وہ اوٹھا چکا ہو کھانا پکانے کی گرمی اور دھوان تو اسکو اپنے ساتھہ بٹھالے اور کھاوے اگر کھانا تھوڑا ہو تو لقمہ دو لقمہ اوس کے لیے رکھہ چھوڑے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اوسکا دوہرا ثواب ہوگا (بہ نسبت آزاد شخص کے) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ قَالَ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ لِصُحْبَتِهَا قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام نیک ہو اسکو دوہرا ثواب ہے ایک تو اپنے مالک کی خیر خواہی کا دوسرے خدا تعالیٰ کی عبادت کا قسم اوسکی جسکے ہاتہہ میں ابوہریرہ کی جان ہے اگر جہاد نہ ہوتا اور حج اور ماں کے ساتھہ سلوک کرنا تو میں یہ خواہش کرتا کہ غلام ہو کر مروں اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج نہیں کیا اپنی ماں کی خدمت میں رہے جب تک وہ مر نہ لیں ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ غلام پر حج ہے نہ جہاد اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو حج کو نہیں گئے تو وہ نفل حج تھا نہ فرض کیونکہ فرض حج تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کر چکے تھے اور نفل حج سے والدین کی خدمت زیادہ ضروری ہے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَلَغَنَا وَمَا بَعْدَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتُهَا كَعْبًا فَقَالَ كَعْبٌ لَيْسَ

عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلَى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ (یعنے غلام) اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکون کا حق
تو اسکو دوہرا ثواب ملیگا راوی کہتا ہے مینے یہ حدیث کعب سے بیان کی انہون نے کہا اسکا حساب
بھی نہ ہوگا (کیونکہ اوسکی نیکی بہت ہے اور گناہ کم) اور نہ اُس مومن کا جو محتاج ہو عَنِ الاعمش
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا
اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ
مِنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يُّتَوَفّٰى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَ
صَحَابَةَ سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهٗ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھا ہے وہ غلام جو مرجاوے اللہ کی عبادت اور اپنے مالک کی خدمت اچھی
طرح کرتا ہوا کیا اچھا ہے وہ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ
قِيْمَةَ الْعَدْلِ فَاَعْطٰى شُرَكَاءَهٗ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا
عَتَقَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ ساجھی
کے بردے میں سے آزاد کردیوے اور اوس کے پاس اتنا مال ہو جو باقی حصہ کی قیمت ہے تو ٹھیک قیمت باقی
حصہ یا حصون کی وہ اپنی ساجہیون کو ادا کرے اور بردہ اوسکیطرف سے آزاد ہوگا اور نہین تو
جتنا حصہ اوسکا آزاد ہوا اوتنا ہی رہے ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا ان حدیثون کا بیان کتاب
العتق مین مفصل گذرچکا اور امام مسلم نے اپنی عادت کے خلاف ان حدیثون کو مکرر بیان کیا عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا
لَهٗ مِنْ مَمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهٗ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ
عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص اپنا حصہ ساجھی کے بردے مین سے آزاد کردیوے اوسپر باقی حصہ بھی آزاد کرانا واجب ہے
اگر اوسکی قیمت کی موافق مال رکھتا ہو ورنہ جتنا آزاد ہوا اوتنا ہی آزاد ہوگا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ

لہ من المال قدر ما یبلغ قیمتہ قوم علیہ قیمۃ عدل و الا فقد عتق منہ ما عتق
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بھذا الحدیث ولیس فی حدیثہم وان لم یکن لہ مال فقد عتق منہ ما عتق
الا فی حدیث ایوب ویحیی بن سعید فانہما ذکرا ھذا الحرف فی الحدیث وقالا
لا ندری اھو شیء فی الحدیث او قالہ نافع من قبلہ ولیس فی روایۃ احد منہم
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا فی حدیث اللیث بن سعد ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من اعتق عبدا بینہ وبین اخر قوم علیہ فی مالہ قیمۃ عدل لا وکس ولا شطط
ثم عتق علیہ فی مالہ ان کان موسرا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص ایسا بردہ آزاد کرے جو ساجہی کا ہو تو اوسکی ٹہیک قیمت نہ کم نہ زیادہ لگا دینگے
اور اوسکو مال میں سے آزاد ہوگا اگر وہ مالدار ہو عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شرکا لہ فی عبد عتق ما بقی فی مالہ
اذا کان لہ مال یبلغ ثمن العبد ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کرے بردے میں تو باقی حصہ بہی اوس کے مال میں سے آزاد ہوگا
اگر اوس کے پاس اتنا مال ہو اوس حصہ کی قیمت کے برابر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المملوک بین الرجلین فیعتق احدھما قال یضمن
ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بردہ
ساجہی کا ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دیوے وہ دوسرے حصہ کی بہی دام دیگا عن
شعبۃ بھذا الاسناد من اعتق شقیصا من مملوک فھو حر من مالہ ترجمہ جو آزاد کردے
ایک حصہ بردہ کا تو وہ کل آزاد ہوگا اوس کے مال میں سے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شقیصا لہ فی عبد فخلاصہ فی
مالہ ان کان لہ مال وان لم یکن لہ مال استسعی العبد غیر مشقوق علیہ ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ

آزاد کر دیوے کسی بردے کا اُس کا چھٹا ہی اوسکے مال مین سے ہو گا اگر مال نہ ہو تو بردے سے محنت مزدوری کرادین گے مگر اوس پر جبر نہ ہو گا عَنْ اِبْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِی حَدِيْثِ عِيْسٰی ثُمَّ يُسْتَسْعٰی فِي نَصِيْبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَزَّاهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے اپنے مرنے وقت چھ غلامون کو آزاد اپنے کر دیا اور اُس کے پاس سوا اون کے اور کوئی مال نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو بلایا اور اُن کی تین ٹکڑیان کین بعد اوس کے قرعہ ڈالا اور جن دو غلامون کے نام نکلا وہ آزاد ہوے اور باقی چار غلام رہے اور آپ نے میت کے حق مین سخت لفظ فرمایا ف نووی نے کہا دوسری روایت مین وہ سخت لفظ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اگر ہم ایسا جانتے تو اوس پر نماز نہ پڑھتے اور اس حدیث سے تمسک کیا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن جریر نے ایسی صورتون مین قرعہ ڈالنے کے لیے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ قرعہ باطل ہے اور ہر ایک غلام کا ایک ثلث آزاد ہو گا اور یہ مذہب مردود ہے صحیح حدیث سے اور رد کرتا ہے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو یہ مضمون کہ آپ نے دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام رکھا اور شعبی اور نخعی اور شریح اور حسن نے ابو حنیفہ سے اتفاق کیا ہے اور یہی منقول ہے ابن مسیب سے انتہے مختصراً عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِيْثُهُ كَرِوَايَةِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاَمَّا الثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيْثِهِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَوْصٰی عِنْدَ مَوْتِهِ فَاَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ثقفی کی روایت مین ہے کہ ایک مرد انصاری نے اپنے مرتے وقت وصیت کی اور چھ غلامون کو آزاد کر دیا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَحَمَّادٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ مدبر کی بیع درست ہے مدبر وہ غلام جس کو مالک نے کہہ دیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

مَن يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ
قَالَ عَمْرٌو وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ
عَامَ أَوَّلَ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہو ایک مرد انصاری نے اپنا غلام آزاد
کیا اپنے مرنے کے بعد اور اُس کے سوا اور کوئی مال ورس کے پاس نہ تھا یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اوس غلام کو کون خریدتا ہے مجہسے نعیم بن عبداللہ نے اُسکو آٹھ سو
درم کے بدلے خرید لیا اور آپنے وہ غلام اون کے حوالے کر دیا عمرو بن دینار نے کہا وہ غلام قبطی
تہا اور عبداللہ بن زبیر کی خلافت کے پہلے سال میں مرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارا
یہی مذہب ہو کہ مدبر کی بیع اوسکے مولی کی موت سے پہلے درست ہو اور امام ابوحنیفہ اور مالک کے
نزدیک درست نہین **عَنْ** جَابِرٍ يَقُولُ دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ
غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ عَبْدًا
قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْأَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ ترجمہ حضرت جابر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو انصار میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اُس کے پاس اور کچھ
مال نہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو بیچا تو نحام کے بیٹے نے اوسکو خریدا وہ غلام قبطی
تہا اور عبداللہ بن زبیر کی خلافت کے پہلے سال میں مر گیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
نحام کا بیٹا جو اس روایت میں مذکور ہے یہ غلط ہے اور صحیح نحام ہے اور نحام لقب ہے نعیم بن
عبداللہ کا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا تو وہاں نعیم کا نحمہ
سُنا اور نحمہ آواز کو کہتے ہیں انتہے **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُدَبَّرِ
نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهُمْ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى
حَدِيثِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

کتاب قسامہ اور لڑائی اور قصاص اور دیت کی

باب القسامة باب قسامت کے بیان مین **ف** قسامت یہ ہے کہ جب خون اقرار اور گواہی سے ثابت نہ ہو اور محلہ والون پر شبہ ہو تو اُن کو جمع کرکے اون سے قسم لینا کہ ہم نے اُسکو قتل نہین کیا نہ ہم اس کے قاتل کو پہچانتے ہین یا مقتول کے وارثون سے قسم لینا اور اُسکا بیان آگے آتا ہے **عن** سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے یحیی نے کہا شاید بشیر نے رافع بن خدیج کا بھی نام لیا کہ اون دونون نے کہا عبد اللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید یہ دونون نکلے جب خیبر مین پہنچے تو الگ الگ ہو گئے پھر محیصہ نے دیکھا کہ عبد اللہ بن سہل کو کسی نے مار کر ڈالدیا ہے انہون نے دفن کیا عبد اللہ کو پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وہ اور حویصہ بن مسعود اور عبد الرحمن بن سہل عبد الرحمن سب مین چھوٹے تھے اونہون نے چاہا بات کرنا اپنے دونون ساتھیون سے پہلے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سن مین بڑا ہے اوس کی بڑائی کر (یعنی اوسکو بات کرنے دے حالانکہ عبد الرحمن مقتول کے حقیقی بھائی تھے اور محیصہ اور حویصہ چچا کے بیٹے تھے پر یہان دعوی سے غرض نہ تھی صرف واقعات سننے سے) عبد الرحمن چپ ہو رہا اور حویصہ اور محیصہ نے باتین کین عبد الرحمن بھی اون کے ساتھ بولا پھر بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عبد اللہ بن سہل کے مارے جانے کے مقام کو آپ نے فرمایا اُن

تینوں سے تم پچاس قسمیں کہاتے ہو اور اپنے مورث کا خون حاصل کرتے ہو یعنے قصاص یا دیت
اور وارث تو صرف عبد الرحمن تہے لیکن آپ نے تینوں کیطرف خطاب کیا اور غرض یہی تہی کہ عبد الرحمن
قسم کہاویں) تینوں نے کہا ہم کیونکر قسم کہاویں خون کے وقت ہم نہ تہے آپ نے فرمایا تو پھر یہود پچاس
قسمیں کہا کر اس الزام سے بری ہو جاوینگے اُنہوں نے کہا ہم کافروں کی قسم کیونکر قبول کریں کے
حب جناب رسول خدا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ حال دیکہا تو دیت دی اپنے پاس سے (ف
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا قسامت کے باب میں یہی حدیث اصل ہے اور اسی سے اخذ کیا ہے تمام
علما نے سوا ایک جماعت کے جنہوں نے قسامت کا انکار کیا ہے اب اختلاف کیا ہے علما نے اوس کی
کیفیت میں اور اختلاف کیا ہے کہ قسامت سے قصاص ہو سکتا ہے یا نہیں مالک اور لیث اور اوزاعی
کے نزدیک اس سے قصاص ہو سکتا ہے اور شافعی کا قول قدیم بھی یہی ہے اور اہل کوفہ کے نزدیک اس
سے قصاص نہ ہوگا صرف دیت لازم آوے گی اور شافعی کا بھی صحیح قول یہی ہے اور اختلاف ہے
کہ قسامت میں کون قسمیں کہاوے گا تو مالک اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک مقتول کے وارث
پچاس قسمیں کہاوینگے اگر وہ نہ کہاویں تو جن پر شبہ ہو اون سے قسمیں لیجاویں اور اہل کوفہ کے
نزدیک قسمیں انہی پر ہونگی جو مدعی علیہ ہیں۔ اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مقدمہ
میں اپنے پاس سے دیت دی کس لیے کہ وارث نے خود بھی حلف نہ کی اور نہ حلف یہود پر راضی ہوا اور
دیت آپ نے تبرعاً دی اس خیال سے کہ عبد اللہ کا خون ضائع نہ ہو جاوے اور ایک روایت میں ہے کہ
صدقہ کے اونٹوں میں سے آپ نے سو اونٹ دیدیے اور امام کو ایسے مقدمات میں روپیہ صرف
کرنا درست ہے انتہی مختصراً **عن** سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ
ابْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ
فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ
وَمُحَيِّصَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ
أَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ

تَحْلِفُ تُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي
نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ
اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعود اور عبداللہ بن سہل دونون خیبر کیطرف گئے اور
کھجور کے درختون مین جدا ہو گئے عبداللہ بن سہل مارے گئے لوگون نے یہود پر گمان کیا (یعنے یہودیون
نے مارا ہوگا) پھر عبداللہ کا بھائی عبدالرحمن آیا اور اوس کے چچا کی بیٹے حویصہ اور محیصہ یہ سب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے عبدالرحمن اپنے بھائی کا حال بیان کرنے لگا اور وہ ان تینون
مین چھوٹا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑائی کر بڑے کی یا بڑے کو کہنا چاہیے پھر حویصہ
اور محیصہ نے حال بیان کیا عبداللہ بن سہل کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے پچاس
آدمی یہود کے کسی آدمی پر قسم کھا دین (کہ وہ قاتل ہے) وہ اپنے گلو کی رسی دیدے گا (یعنے
اپنے تئین سپرد کر دے گا تمہارے قتل کے لیے) اونہون نے کہا جب یہ واقعہ ہوا تو ہمنے نہین دیکھا
ہم کیونکر قسم کھا دین گے آپ نے فرمایا تو یہود پچاس قسمین کھا کر اپنے تئین پاک کر دین گے اونہون نے
کہا یا رسول اللہ وہ لوگ کافر ہین آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی عبداللہ
بن سہل کی سہل نے کہا مین ان اونٹون کے بندھنے کی جگہہ گیا تو ان مین سے ایک اونٹنی نے مجھے
لات ماری ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قسامت سے قصاص بھی ہو سکتا ہے
جب تو فرمایا کہ وہ اپنے گلو کی رسی سپرد کر دے گا اور جن کے نزدیک قصاص نہین ہو سکتا وہ کہتے ہین
کہ مراد یہ ہے کہ اپنے تئین سپرد کر دے گا دیت دینے کے لیے واللہ اعلم عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ عِنْدِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسی طرح جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکی دیت اپنے پاس سے دی اور اس مین یہ نہین ہے کہ ایک اونٹنی نے مجھکو لات
ماری عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عن بشیر بن یسار ان عبد اللہ بن سہل بن زید و محیصۃ بن مسعود بن زید
الانصاریین ثم من بنی حارثۃ خرجا الی خیبر فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وھی یومئذ صلح واھلھا یھود فتفرقا لحاجتھما فقتل عبد اللہ بن سہل فوجد
فی شربۃ مقتولا فدفنہ صاحبہ ثم اقبل الی المدینۃ فمشی اخو المقتول
عبد الرحمن بن سہل ومحیصۃ وحویصۃ رضی تعالی عنہم فذکروا لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شان عبد اللہ وحیث قتل فزعم بشیر وھو یحدث
عمن ادرک من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لھم تحلفون
خمسین یمینا وتستحقون قاتلکم او صاحبکم قالوا یا رسول اللہ ما شھدنا
ولا حضرنا فزعم انہ قال فتبرئکم یھود بخمسین فقالوا یا رسول اللہ کیف
نقبل ایمان قوم کفار فزعم بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقلہ
من عندہ ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے عبد اللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری
جو بنی حارثہ میں سے تھے خیبر کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں اور ان دنوں
وہاں امن و امان تھا اور یہودی وہاں رہتے تھے پھر وہ دونوں جدا ہوئے اپنے کاموں کو عبد اللہ
بن سہل مارے گئے اور ایک حوض میں انکی نعش ملی محیصہ نے اسکو دفن کیا پھر مدینہ میں آیا اور
عبد الرحمن بن سہل مقتول کا بھائی اور محیصہ اور حویصہ (چچازاد بھائی) ان تینوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عبد اللہ کا حال بیان کیا اور جہاں وہ مارا گیا تھا تو بشیر نے روایت کی ان
لوگوں سے جنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اوس نے پایا کہ آپنے فرمایا اون سے تم
پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے قاتل کو لیتے ہو انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے نہیں دیکھا نہ ہم
وہاں موجود تھے آپنے فرمایا تو پھر یہود اپنے تئیں صاف کرلیں گے تمہارے الزام سے پچاس
قسمیں کھا کر اونھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کیونکر قبول کریں گے قسمیں کافروں کی آخر بشیر نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کی دیت اپنے پاس سے دی عن بشیر بن یسار
ان رجلا من الانصار من بنی حارثۃ یقال لہ عبد اللہ بن سہل بن زید رضی اللہ
تعالی عنہ وساق الحدیث بنحو حدیث اللیث الی قولہ فوداہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ يَحْيَى حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ
قَالَ لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ بِالْمِرْبَدِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس
مین یہ ہے کہ سہل نے کہا مجھکو ایک اونٹنی نے اُن اونٹنیون مین سے لات ماری تھان مین عن
سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْهُمُ انْطَلَقُوا
إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَكَرِهَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ترجمہ
سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے چند لوگ اون کی قوم کے خیبر کو گئے وہان الگ الگ ہوگئے پہر ایک
اون مین سے مقتول ملا اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور کہا کہ برا جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکا خون ضائع ہونا تو سو اونٹ دیے صدقہ کے اونٹون مین سے دیت کر لیے عن
سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا
إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ
وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فَقِيرٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ
ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ
وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ
يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا
أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا
لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى
أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ
ترجمہ سہل بن ابی حثمہ کو خبر دی اسکی قوم کے بڑے لوگون نے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونو

خیبر کی طرف گئے بہ تکلیف کی وجہ سے جو اون پر آئی تو محیصہ سے کسینے کہا عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور
اون کی نعش چشمہ یا گڈہے مین پہینک دی ہے وہ یہود کے پاس آئے اور انہون نے کہا تم خدا کی قسم
نے اوسکو مارا ہے یہودیون نے کہا قسم خدا کی ہمنے نہین مارا پہر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے
بیان کیا پہر محیصہ اور اُس کا بہائی حویصہ جو اوس سے بڑا تہا اور عبد الرحمن بن سہل تینون آئے
(جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) محیصہ نے بات کرنا چاہا وہی خیبر گیا تہا (عبد اللہ کے
ساتہہ) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محیصہ سے بڑے کی بڑائی کر اور بڑے کو کہنے دے پہر
حویصہ نے بات کی بعد اوس کے محیصہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تو یہود تمہاری ساتھی
کی دیت دین یا جنگ کرین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو لکہا اس بارے مین انہون نے
جواب مین لکہا قسم خدا کی ہمنے نہین مارا اوسکو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور محیصہ
اور عبد الرحمن سے فرمایا تم قسم کہاتے ہو اور اپنے ساتھی کا خون لیتے ہو اونہون نے کہا نہین آپنے
فرمایا تو یہود قسم کہاوین گے تمہارے لیے اونہون نے کہا وہ مسلمان نہین ہین (اون کی) قسم کا
کیا اعتبار پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی دیت اپنے پاس سے دی اور سو اونٹ اون کے
پاس بہیجے یہانتک کہ اُنکے گہر مین گئے سہل نے کہا اون مین سے ایک سرخ اونٹنی نے مجہے لات ماری
عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ ایک صحابی
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اوسی طور پر باقی رکہا جیسے جاہلیت کے
زمانے مین تہی ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا قسامت سات صورتون مین ہوگی ایک
تو یہ کہ مقتول مرنے وقت کہہ جاوے مجہکو فلان نے مارا ہے یا زخمی کیا ہے اگرچہ اوس پر نشان نہ ہو
اور یہ قول مالک اور لیث کا ہے دوسرے یہ کہ شبہ ہو جیسے ایک شخص عادل کی گواہی ہو یا ایسے چند لوگوں
کی جو عادل نہین ہین مالک اور لیث اور شافعی کے نزدیک تیسری یہ کہ دو عادل گواہی دین
کہ فلان نے زخمی کیا ہے پہر چند روز زخم کے بعد جبکہ مر جاوے لیکن اچہا نہ ہو گیا ہو مالک اور لیث
کے نزدیک اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک اس صورت مین قصاص ہے چوتہی یہ کہ مقتول متہم
کے پاس ملے یا اُس سے قریب یا متہم اودہر سے آ رہا ہو اور اوس کے پاس آلہ قتل ہو یا اوس پر نشان

ہو خون وغیرہ کا اور درندے کا وہان گمان نہ ہو یا چند لوگ ایک شخص کے پاس سے جدا ہون اور وہ مارا گیا ہو
اس صورت مین مالک اور شافعی کے نزدیک قسامت ہوگی **پانچوین** یہ کہ دو گروہ لڑین پھر اون مین
ایک مقتول ملے تو قسامت واجب ہوگی مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اور مالک سے
ایک روایت یہ ہے کہ وہ جس گروہ کا ہو اوس کی دیت دوسرے گروہ والون پر لازم ہوگی اور جو کسی گروہ کا
نہ ہو تو دونون گروہون پر دیت لازم ہوگی **چھٹی** یہ کہ ازدحام اور ہجوم مین کوئی مرا ہوا ملے شافعی
کے نزدیک اور مالک کے نزدیک وہ ہدر ہے اور ثوری اور اسحاق کے نزدیک اوس کی دیت بیت المال
سے دیجاوے گی **ساتوین** یہ کہ مقتول کی نعش کسی محلہ یا قبیلہ یا مسجد مین کسی محلہ والون کی ملی
تو امام مالک اور لیث اور شافعی اور احمد اور داؤد کے نزدیک صرف اتنی بات سے قسامت نہ ہوگی بلکہ
خون ہدر ہوگا اس لیے کہ بعض وقت ایک آدمی دوسرے کو مار کر اپنے دشمنون کے محلہ مین ڈالدیتا ہے
تاکہ وہ پکڑے جاوین مگر شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جب نعش اوس کے دشمنون کے محلہ مین ملے جیسے خیبر
کا قصہ ہے کہ انصار اور یہود مین عداوت تھی تو قسامت واجب ہوگی اور امام احمد سے بھی ایسا ہی منقول
ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک قسامت صرف اسی صورت مین ہے
کہ نعش کسی محلہ یا گاؤن مین ملے اور اوس پر مار کا نشان ہو اور کسی صورت مین نہین اگر نعش مسجد مین
ملے تو اہل محلہ کو حلف دین گے اور دیت بیت المال مین سے دیجاوے گی یہ جب ہے کہ محلہ والون پر دعوی
کیا جاوے اور اوزاعی نے کہا کہ جب محلہ مین نعش ملے تو قسامت واجب ہوگی گو اوس پر مار کا نشان نہ
ہوا انتہے مختصرا **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ قَتِيْلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُوْدِ **ترجمہ** ابن شہاب
سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کا حکم کیا درمیان
انصار کے ایک مقتول پر جس کے قتل کا اونہون نے دعوی کیا تھا یہود پر **عَنْ** نَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
حُكْمِ الْمُحَارِبِيْنَ وَالْمُرْتَدِّيْنَ لڑنے والون کا اور اسلام سے پھر جانے والون کا حکم **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ
شِئْتُمْ

علما نے کہا کہ آنکھون کا پھوڑنا یہ واقعہ مثلہ کی ممانعت سے پہلے تھا تو منسوخ ہے اور بعضون نے کہا
منسوخ نہین اور آپ نے قصاصاً ایسا کیا کیونکہ اُنھون نے بھی چرواہون کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا
نووی ؔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نفرا من عکل ثمانیۃ قدموا علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعوہ علی الاسلام فاستوخموا الارض وسقمت اجسامہم
فشکوا ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا تخرجون مع راعینا فی ابلہ
فتصیبون من ابوالہا والبانہا فقالوا بلی فخرجوا فشربوا من ابوالہا والبانہا فصحوا
فقتلوا الراعی وطردوا الابل فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی آثارہم
فادرکوا فجیئ بہم فامر بہم فقطعت ایدیہم وارجلہم وسمر اعینہم ثم
نبذوا فی الشمس حتی ماتوا وقال ابن صباح فی روایتہ واطردوا النعم قال وسمرت
اعینہم **ترجمہ** انس سے روایت ہے آٹھ آدمی عکل (ایک قبیلہ ہے) کے جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیعت کی اسلام پر پھر اون کو ہوا ناموافق ہوئی اور اون کے
بدن بیمار ہوگئے اونھون نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم ہمارے چرواہے
کے ساتھ جاتے ہو اونٹون مین وہان اون کا موت اور دودہ پیو اونھون نے کہا اچھا پھر وہ نکلے اور
اونٹون کا موت اور دودہ پیا اور اچھے ہوگئے انھون نے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ لے لئے یہ
خبر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے اون کے پیچھے دوڑ بھیجی وہ گرفتار ہوکر لائے
گئے آپ نے حکم کیا ہاتھ پاؤن کاٹے گئے آنکھین سلائی سے پھوڑی گئین پھر دھوپ مین ڈالدیے گئے
یہانتک کہ مرگئے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قدم علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قوم من عکل او عرینۃ فاجتووا المدینۃ فامر لہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلقاح وامرہم ان یشربوا من ابوالہا والبانہا بمعنی
حدیث حجاج بن ابی عثمان وقال وسمرت اعینہم والقوا فی الحرۃ یستسقون
فلا یسقون **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے وہ ڈالدیے گئے حرہ مین (حرہ مدینہ
منورہ کا ایک میدان ہے) پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہین ملتا تھا **ف** نووی علیہ الرحمہ
نے کہا حدیث مین یہ نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم کیا تھا یا اون کو پانی دینے

سے منع کیا تہا قاضی عیاض نے کہا مسلمانون کا اجماع ہے اس مسئلہ پر کہ جس کے لیے قتل کا حکم ہو اور وہ پانی مانگے تو اوس کو پانی دیا جاوے اور اوسکو دو طرح کی عذاب ندین گے ایک پیاس کا اور دوسرے گردن مارنے کا مین کہتا ہون کہ صحیح روایت مین یہ ہے کہ اونہون نے چرواہون کو مار ڈالا اور اسلام سے پہر گئے اب اونکی کوئی خاطر نہی نہ پانی پلانے کی نہ اور کسی بات کی اور ہمارے اصحاب نے یہ کہا ہے کہ جس کے ساتہہ پانی ہو بقدر طہارت کے وہ اوس مرتد کو ندیوے جو پیاس سے مر رہا ہو البتہ اگر ذمی کافر یا جانور ہو تو اوس کو پانی پلانا واجب ہے اور وضو کرنا ایسے وقت مین درست نہین النووی عَنْ

اَبِیْ قِلَابَۃَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَا تَقُوْلُوْنَ فِی الْقَسَامَۃِ فَقَالَ عَنْبَسَۃُ قَدْ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَذَا وَکَذَا فَقُلْتُ اِیَّایَ حَدَّثَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ نَحْوَ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ وَحَجَّاجٍ قَالَ اَبُوْ قِلَابَۃَ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ عَنْبَسَۃُ سُبْحَانَ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَۃَ فَقُلْتُ اَتَتَّہِمُنِیْ یَا عَنْبَسَۃُ قَالَ لَا ھٰکَذَا حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَنْ تَزَالُوْا بِخَیْرٍ یَا اَھْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِیْکُمْ ھٰذَا اَوْ مِثْلُ ھٰذَا ترجمہ حضرت ابو قلابہ

رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے مین عمر بن عبد العزیز کے پیچہے بیٹہا تہا اونہون نے لوگون سے کہا قسامت مین کیا کہتے ہو عنبسہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی ایسی ایسی مین نے کہا مجہہ سے انس نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچہہ لوگ آئے اخیر تک اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری۔ ابو قلابہ نے کہا جب مین نے حدیث کو تمام کیا تو عنبسہ نے سبحان اللہ کہا مین نے کہا کیا میرے اوپر تہمت کرتے ہو جہوٹ کی اوس عنبسہ نے کہا نہین ہم سے بہی انس نے ایسی حدیث بیان کی اے شام کے ملک والو تم ہمیشہ بہلائی سے رہوگے جبتک تم مین ایسا شخص ہے یعنے ابو قلابہ کہ حفظ اور یاد کی تعریف کی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

قَالَ قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَۃُ نَفَرٍ مِّنْ عُکْلٍ بِنَحْوِ حَدِیْثِہِمْ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ وَلَمْ یَحْسِمْہُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے اون کو داغ نہین دیا کیونکہ داغ زخم بند کرنے کے لیے دیتے ہین اور وہان اوس کی ضرورت نہ تہی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُرَیْنَۃَ فَاَسْلَمُوْا وَبَایَعُوْہُ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِیْنَۃِ الْمُوْمُ وَھُوَ الْبِرْسَامُ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِہِمْ

وَزَادَ وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَرِيبٌ مِنْ عِشْرِينَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا يَقْتَصُّ
آثَارَهُمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرینہ سے چند لوگ آئے
وہ مسلمان ہو گئے انہوں نے بیعت کی آپ سے مدینہ میں اوس وقت موم یعنے برسام کی بیماری پہیلی
(نووی نے کہا برسام عقل کا فتور ہے یا ورم سر کا یا ورم سینہ کا بحر الجواہر میں ہے برسام ورم ہے
اوس پردے کا جو جگر اور معدے کے بیچ میں ہے) پہر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اتنا زیادہ کیا کہ آپ
پاس انصار کے بیس جوانوں کے قریب تہے آپ نے اون کو اون کے پیچھے دوڑایا اور ایک پہچاننے والے
کو بہی ساتہہ کیا جو اون کے قدموں کے نشان پہچانے عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي
حَدِيثِ هَمَّامٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطٌ مِنْ عُرَيْنَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَ اُولٰئِكَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوا اَعْيُنَ الرِّعَاءِ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی آنکہوں میں سلائیاں پہیریں اسلیے کہ اونہوں نے بہی چرواہوں کی
آنکہوں میں سلائیاں پہیری تہیں ف پس یہ سزا سختی اور بے رحمی نہیں بلکہ عین عدل اور
انصاف ہے اگر بدمعاشوں اور ڈاکوؤں پر کوئی رحم کرے تو وہ بے رحمی ہے اور خلق اللہ پر ع
نکوئی با بدان کردن چنان ست * کہ بد کردن بجائے نیک مردان

باب ثُبُوتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُحَدَّدَاتِ وَالْمُثَقَّلَاتِ وَقَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

پتہر وغیرہ بہاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص لازم ہوگا اسی طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل کریں
گے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى اَوْضَاحٍ
لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا اَقَتَلَكِ
فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا ثُمَّ
سَاَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی نے ایک لڑکی کو مار ڈالا چند چاندی
کے ٹکڑوں کے لیے تو پتہر سے اوسکو مارا وہ لائی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوس میں کچہ
جان باقی تہی آپ نے اوس سے پوچہا تجہکو فلان نے مارا ہے اوس نے اشارہ کیا سر سے نہیں پہر فرمایا دوبارہ

فلانے نے مارا ہے اوس نے اشارہ کیا سر سے نہیں پہر تیسری بار پوچہا تو اوس نے کہا ہان اور اشارہ کیا اپنے سر سے تب آپنے اوس یہودی کو بلوایا اوس نے اقرار کیا تب آپ نے اسکو قتل کیا دو پتہرون سے کچل کر عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اِدْرِیْسَ فَرَضَخَ رَاْسَهٗ بَیْنَ حَجَرَیْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ آپنے اسکا سر کچلا دو پتہرون کے بیچ مین عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْیَهُوْدِ قَتَلَ جَارِیَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی حُلِیٍّ لَهَا ثُمَّ اَلْقَاهَا فِی الْقَلِیْبِ وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُخِذَ فَاُتِیَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ یُّرْجَمَ حَتّٰی یَمُوْتَ فَرُجِمَ حَتّٰی مَاتَ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے انصار کی ایک چہوکری کو قتل کیا کچہ زیور کے لیے جو وہ پہنے تہی پہر اوسکو کنوئے مین ڈالدیا اور اُس کا سر پتہر سے کچل دیا بعد اوس کے وہ پکڑا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا گیا آپنے حکم کیا اوس کو پتہر مارنے کا مرنے تک سو وہ پتہرون سے مارا گیا یہان تک کہ مرگیا عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ جَارِیَةً وُجِدَ رَاْسُهَا قَدْ رُضَّ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَسَئَلُوْهَا مَنْ صَنَعَ هٰذَا بِكِ فُلَانٌ فُلَانٌ حَتّٰی ذَكَرَ الْیَهُوْدِیَّ فَاَوْمَتْ بِرَاْسِهَا فَاُخِذَ الْیَهُوْدِیُّ فَاَقَرَّ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرَضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک لونڈی کا سر کچلا ہوا ملا دو پتہرون مین اوس سے پوچہا کس نے تجہے کچلا فلان نے یا فلان نے یہانتک کہ ایک یہودی کا نام لیا اوس نے اشارہ کیا اپنے سر سے وہ یہودی پکڑا گیا اوس نے اقرار کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اُس کا سر کچلنے کے لیے پتہر سے **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے کئی فائدے نکلے **ایک** تو یہ کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جاوے گا اور اسپر اجماع ہے **دوسری** یہ کہ عمداً جو قتل کرے اوسکو اوسی طرح مارینگے جس طرح اوس نے مارا ہے اگر تلوار سے مارا ہے تو تلوار سے مارینگے اور جو لکڑی یا پتہر سے مارا ہے تو لکڑی یا پتہر سے مارینگے اس مین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا خلاف ہے وہ کہتے ہین کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جاویگا **تیسری** یہ کہ بہاری چیز سے مارنا بہی قتل عمد ہے جیسے پتہر یا موٹی لکڑی سے اور اس مین قصاص ہے شافعی اور احمد اور مالک اور جمہور علماء کا

یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قصاص اوسی صورت میں ہے جب ہتھیار دار چیز مارے لوہا ہو یا پتھر یا لکڑی یا اوس آلے سے جو قتل کے لیے بنا ہے جیسے گہین وغیرہ یا انگار مین ڈالنے سے اور اگر اوس آلہ سے قتل کرے جو قتل کے لیے نہین بنا ہے جیسے چہوٹی لکڑی یا کوڑا یا طمانچہ یا غلیل وغیرہ سے لیکن عمداً مارے تو وہ بہی قتل عمد ہے اور مالک اور لیث کے نزدیک اوس مین قصاص واجب ہوگا اور شافعی اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کے نزدیک اوس مین قصاص نہ ہوگا چوتہی یہ کہ مسلمان کو جو مارے اوس سے قصاص ہے پانچوین یہ کہ مجروح کا بیان سننا اور اوس سے پوچہنا تاکہ قاتل کا پتہ معلوم ہو اور اوس کی گرفتاری کی جاوے پہر اگر وہ اقرار کرے تو قتل ثابت ہوگیا اور جو انکار کرے تو اوسکو قسم کہانا چاہیے اگر قسم کہالے تو بری ہوجاوے گا اور صرف مجروح کے کہنے سے اوس پر خون ثابت نہ ہوگا یہی اکثر علماء کا قول ہے اور مالک کے نزدیک ثابت ہوجاویگا اسحدیث کی دلیل سے اور یہ دلیل صحیح نہین ہے کیونکہ اسی حدیث مین دوسری روایت مین ہے کہ اوس یہودی نے اقرار کیا تہا انتہے ما قال النووی) **باب**

الصَّائِلِ عَلٰى نَفْسِ الْاِنْسَانِ اَوْ عُضْوِهٖ اِذَا دَفَعَهُ الْمَصُوْلُ عَلَيْهِ فَاَتْلَفَ نَفْسَهٗ اَوْ عُضْوَهٗ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ جب کوئی دوسرے کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اوسکو دفع کرے اور دفع کرنے مین حملہ کرنے والے کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اوس پر کچہ تاوان نہ ہوگا (یعنے حفاظت خود اختیاری جرم نہین ہے) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ اَوِ ابْنُ اُمَيَّةَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ فِيْهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰى ثَنِيَّتَيْهِ فَاخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعَضُّ اَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهٗ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے یعلے بن منیہ یا یعلی بن امیہ ایک شخص سے لڑے پہر ایک نے دوسرے کے ہاتہہ کو دانت سے دبایا اوس نے اپنا ہاتہہ کہینچا اوس کے منہ سے اوس کے دانت نکل پڑے پہر دونو لڑتے جہگڑتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم اس طرح کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے دیت نہین ملے گی **ف** جسکے دانت نکل پڑے وہ یعلی تہا یا اوسکا نوکر بہر حال اوس نے دیت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت نہین دلائی کیونکہ دوسرے شخص نے اپنا ہاتہہ بچایا اور ہاتہہ بچانے کا حق از روے حفاظت خود اختیاری اوسکو حاصل تہا پہر اوس حق

کے حاصل ہونے دوسرے کو نقصان کا تاوان لازم نہ اوے گا عَنْ یَعلیٰ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جواوپر گذرا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَجَذَبَہٗ فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتُہٗ فَرُفِعَ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَلَہٗ وَقَالَ اَرَدْتَ اَنْ تَاْکُلَ لَحْمَہٗ ترجمہ عمران بن حصین سے
روایت ہی ایک شخص نے دوسری کا ہاتھ کاٹا اوس نے ہاتھ کھینچا دوسری کے دانت نکل پڑے پھر یہ
مقدمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے اوسکو لغو کردیا اور فرمایا تو چاہتا تہا کہ اسکا
گوشت کہالے عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلیٰ اَنَّ اَجِیْرًا لِیَعْلَی بْنِ مُنْیَۃَ عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَہٗ
فَجَذَبَہَا فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتُہٗ فَرُفِعَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَلَہَا وَقَالَ اَرَدْتَ
اَنْ تَقْضَمَہَا کَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ ترجمہ صفوان بن یعلی سے روایت ہی یعلے بن منیہ کے ایک
نوکر نے جھگڑا کیا ایک شخص سے دوسرے نے اوسکا ہاتھ دانت سے کاٹا اوس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو دوسرے
کے دانت گر پڑے پھر یہ مقدمہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے اوسکو لغو کردیا
اور فرمایا تو چاہتا تہا کہ اسکا ہاتھ چبا ڈالے جیسے اونٹ چبالیتا ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ یَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ یَدَہٗ فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتُہٗ اَوْ ثَنَایَاہُ فَاسْتَعْدٰی
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَاْمُرُنِیْ تَاْمُرُنِیْ
اَنْ اٰمُرَہٗ اَنْ یَّدَعَ یَدَہٗ فِیْ فِیْکَ تَقْضَمُہَا کَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ اِدْفَعْ یَدَکَ حَتّٰی یَعَضَّہَا
ثُمَّ انْتَزِعْہَا ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ
کاٹا اوس نے اپنا ہاتھ کھینچا اوس کے دانت نکل پڑے جس کے دانت نکل گئے تھے اوس نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی آپ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے کیا یہ چاہتا ہے میں اوسکو حکم دوں وہ اپنا
ہاتھ تیرے مونہہ میں رہنے دیوے پھر تو اوس کو چبا ڈالے اس طرح جیسے اونٹ چباتا ہے اچھا تو بھی اپنا
ہاتھ اوس کے مونہہ میں دے کچھ گھسیٹ رہنے اگر تیرا جی چاہے تو اسطرح قصاص ہو سکتا ہے کہ تو
بھی اپنا ہاتھ اوس کے موتہہ میں دے پھر کھینچ لے یا تو اوس کے دانت بھی ٹوٹ جاوینگے یا تیرا ہاتھ
زخمی ہوگا عَنْ یَعْلَی بْنِ مُنْیَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ یَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ یَدَہٗ فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتَاہُ یَعْنِی الَّذِیْ عَضَّہٗ

قَالَ فَابْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَهُ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ وَكَانَ يَعْلَى يَقُوْلُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ اَوْثَقُ
عَمَلِيْ عِنْدِيْ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى كَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ
اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ قَالَ لَقَدْ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ اَيُّهُمَا عَضَّ الْاٰخَرَ فَانْتَزَعَ
الْمَعْضُوْضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ اِحْدٰى ثَنِيَّتَيْهِ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھ جنگ تبوک میں اور وہ سب سے زیادہ بہروسہ کا عمل ہے میرا تو میرا ایک نوکر تہا وہ ایک
شخص سے لڑا اور دونوں میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتہہ دانت سے کاٹا عطانے کہا مجہ سے صفوان
بن یعلے نے بیان کیا تہا کہ کس نے کسکا ہاتہہ کاٹا پہر جس کا ہاتہہ کاٹا تہا اوس نے اپنا ہاتہہ کہینچا کاٹنے
والے کے منہ سے اوسکا ایک دانت گر پڑا وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
آپنے اوس کے دانت کو لغو کر دیا (یعنے اوس کی دیت نہیں دلائی) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ اِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْاَسْنَانِ
وَمَا فِيْ مَعْنَاهُ دانتوں میں قصاص کا بیان عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اُخْتَ
الرُّبَيِّعِ اُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ اِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ فَقَالَتْ اُمُّ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ
اللّٰهِ يَا اُمَّ الرُّبَيِّعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللّٰهِ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا اَبَدًا قَالَ
فَمَا زَالَتْ حَتّٰى قَبِلُوا الدِّيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ
مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ام
حارثہ رضی اللہ تعالے عنہا ربیع کی بہن نے (جو حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ کی پہوپہی
تہیں) ایک آدمی کو زخمی کیا (اس کا دانت توڑ ڈالا) پھر انہوں نے
جھگڑا کیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا

قصاص لیا جاویگا قصاص لیا جاوے ام ربیع نے کہا یا رسول اللہ کیا فلانے سے قصاص لیا جاوے گا (یعنے ام حارثہ سے) قسم خدا کی اوس سے قصاص نہ لیا جاوے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ اے ام ربیع اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا ام ربیع نے کہا نہیں قسم خدا کی اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جاویگا پہر ام ربیع یہی کہتی رہی یہانتک کہ جس کا دانت ٹوٹا تہا اُسکے کنبے والے دیت لینے پر راضی ہوگئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بندے اللہ تعالے کے ایسے ہین کہ اگر اُس کے بہروسے پر قسم کہا بیٹہین تو اللہ اُن کو سچا کرے گا **ف** بخاری کی روایت مین ہے کہ زخمی کرنے والی خود ربیع تہی اور قسم انس بن النضر نے کہائی تہی اور ام ربیعہ نے جو قسم کہائی اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا رد منظور نہ تہا بلکہ مقصود یہ تہا کہ آپ سفارش کرین مجروح کے کنبے والون سے اور اُن کو دیت پر راضی کردین اور قسم کہالی اللہ تعالی کے بہروسے پر اللہ تعالی نے اُن کو سچا کردیا اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت اور مرد مین قصاص لیا جاوے گا نفس اور مادون النفس دونون مین اور جمہور کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک نفس مین قصاص ہوگا اور مادون النفس مین نہوگا اور بعضون کے نزدیک مطلق قصاص نہ ہوگا (نووی مختصراً)

باب مَا يُبَاحُ بِهٖ دَمُ الْمُسْلِمِ مسلما کا قتل کب درست ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اَلثَّيِّبُ الزَّانِ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو جو گواہی دیتا ہے کہ سوا اللہ تعالی کے کوئی سچا معبود نہیں ہے اور مین اُسکا پیغمبر ہون مارنا درست نہیں مگر تین مین سے کسی ایک بات پر یا تو اُسکا نکاح ہوچکا ہو اور وہ زنا کرے یا جان کے بدلے جان کے (یعنے کسیکا خون کرے) یا جو اپنے دین سے پہر جاوے مسلمانون کی جماعت سے الگ ہو جاوے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے حنفیون نے استدلال کیا ہے کہ مسلمان ذمی کافر کے بدلے مارا جاویگا اور آزاد غلام کے بدلے مگر جمہور علما اس کے خلاف مین ہین جیسے مالک شافعی اور احمد اور لیث اور یہ جو آپ نے فرمایا اپنے دین سے پہر جاوے تو شامل ہے ہر ایک مرتد کو پہر وہ قتل کیا جاوے گا اگر توبہ نہ کرے اور شامل ہے اوسکو جو بدعتی یا بغاوت اختیار کرکے مسلمانون

کی جماعت سے نکل جاوے جیسے خوارج وغیرہ واللہ اعلم عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ لَا یَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ اَلتَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ
اَوِ الْجَمَاعَةِ شَكَّ فِیْهِ اَحْمَدُ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو
فرمایا قسم ہے اوسکی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں جو گواہی دیتا
ہو اس امر کی سوا اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں اوسکا بھیجا ہوا ہون مگر تین شخصون کا
ایک تو وہ جو دین اسلام کو چھوڑ دیوے اور جماعت سے الگ ہو جاوے دوسری یہ کہ جس کا
نکاح ہو چکا ہو اور وہ زنا کرے تیسری جان بدلے جان کے

باب بَیَانِ اِثْمِ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ جس نے پہلے خون کی بنا ڈالی اوس کے گناہ کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ كَانَ اَوَّلَ
مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی خون ظلم سے ہوتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر ایک حصہ اوس کے خون کا پڑتا
ہے (یعنے گناہ کا) کیونکہ اوس نے اول قتل کی راہ نکالی ف اور ہابیل اپنے بھائی کو
ناحق مارا نووی نے کہا یہ حدیث ایک قاعدہ ہے اسلام کے قواعد سے یعنے جو کوئی بری بات نکالے اوسکو
قیامت تک گناہ ہوتا جاویگا اور جو اوس کی پیروی کرے گا اوسکے گناہ کا ایک حصہ نکالنے والے
پر پڑے گا اسی طرح جو کوئی نیکی کی بنا ڈالے اوسکو قیامت تک ثواب ہوتا رہیگا اور جو اوس کی پیروی
کرے گا نیکی نکالنے والے کو بھی ثواب ملیگا اور یہ مضمون دوسری حدیث صحیح میں موجود ہے انتہے
عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَعِیْسَی ابْنِ یُوْنُسَ لِاَنَّهٗ سَنَّ الْقَتْلَ
وَلَمْ یَذْكُرْ اَوَّلَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب اَلْمُجَازَاةِ بِالدِّمَاءِ فِی الْاٰخِرَةِ وَاَنَّهَا اَوَّلُ مَا یُقْضٰی فِیْهِ بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِی الدِّمَاءِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جاوے گا **ف** کیونکہ خون کا مقدمہ نہایت سنگین ہے اور یہ خلاف نہیں ہے اس حدیث کو کہ سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا کیونکہ نماز حقوق اللہ میں سب سے پہلے ہوگی اور خون حقوق العباد میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّ بَعْضَہُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَۃَ یُقْضٰی وَبَعْضُہُمْ قَالَ یُحْکَمُ بَیْنَ النَّاسِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** تَغْلِیْظِ تَحْرِیْمِ الدِّمَاءِ وَالْاَعْرَاضِ وَالْاَمْوَالِ خون اور عزت اور مال کا حق کیا سخت ہے **عَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَہَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَۃُ اِثْنَا عَشَرَ شَہْرًا مِنْہَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُو الْقَعْدَۃِ وَذُو الْحِجَّۃِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ شَہْرُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَیُّ شَہْرٍ ہٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحِجَّۃِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ بَلَدٍ ہٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ الْبَلْدَۃَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ یَوْمٍ ہٰذَا قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ وَاَعْرَاضَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ہٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ہٰذَا فِیْ شَہْرِکُمْ ہٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْاَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ ضُلَّالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِیُبَلِّغِ الشَّاہِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ یَبْلُغُہٗ یَکُوْنُ اَوْعٰی لَہٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَہٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا ہَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ حَبِیْبٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ وَرَجَبُ مُضَرَ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اوس دن تھا جب خدا تعالیٰ نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے اون میں چار مہینے حرام ہیں (یعنے ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں) تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور

اور چوتہا رجب مضر کا مہینہ جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچمین ہے **ف** ان چار مہینون کی حرمت مدت سے چلی آتی تہے سو مکے کے کافرون کا دستور تہا کہ جب انکو لُوٹنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینون کو بدل ڈالتے جیسے محرم مین لڑتے تو صفر کو محرم کر دیتے اس طرح اون کمبختون نے مہینون کو گول مال کر ڈالا تہا کوئی مہینہ ٹہیک معلوم نہین ہوتا تہا جس سال جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر عمر مین حجۃ الوداع کیا تو ذیحجہ کا مہینہ دونون حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بہی اور کافرون کے حساب سو بہی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موسم مین عرفے کے دن ہزارون آدمیون کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنے اب زمانہ گردش کہا کر اصل حساب پر ٹہیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ لگاڑے اور یہ جو فرمایا مضر کا رجب یعنے مضر ایک قوم ہے عرب مین اون کا رجب بہی تہا جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچمین ہوتا ہے اون کے مقابل دوسری قوم تہی ربیعہ وہ ماہ رمضان کو رجب کہتے تہے تو آپ نے فرمایا کہ رجب وہی صحیح ہے جس کو مضر رجب کہتے ہین اور بعضون نے کہا مضر نسبت اور قومون کے رجب کی بہت تعظیم کرتے تہے اس لیے رجب اون کی طرف منسوب ہو گیا واللہ اعلم **ف** بعد اوس کے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ تعالی اور اُسکا رسول خوب جانتے ہین پہر آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ ہم سمجھے آپ اس مہینہ کا کچہ اور نام رکہینگے پہر آپنے فرمایا کیا یہ مہینہ ذی الحجہ کا نہین ہمنے عرض کیا ذی الحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے ہم نے عرض کیا اللہ تعالی اور اُسکا رسول خوب جانتے ہین آپ پہر چپ ہو رہے یہانتک کہ ہم سمجھے آپ اس شہر کا کچہ اور نام رکہین گے آپنے فرمایا کیا یہ شہر نہین ہے (یعنے مکہ کا شہر) ہم نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا یہ کون سا دن ہے ہمنے عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتے ہین آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ ہم یہ سمجہے کہ آپ اس دن کا اور کوئی نام رکہین گے آپ نے فرمایا یہ یوم النحر نہین ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک یہ یوم النحر ہے آپنے فرمایا تو تمہاری جانین اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئین (عزتین) حرام ہین تمپر جیسے یہ دن حرام ہے اس شہر مین اس مہینے مین (یعنے اس دن اور اس شہر اور اس مہینے کی حرمت مین کسی کو شک نہین ایسے ہی مسلمان کی جان عزت دولت بہی حرام ہے اُس کا لینا بلا وجہ شرعی درست نہین) اور قریب تم ملوگے اپنے پروردگار سے وہ پوچہیگا تمہارے عملون کو پہر مت ہو جانا میرے بعد گمراہ کہ ایک دوسرے کی گردنین مارنے لگو (یعنے آپسمین لڑو اور ایک

دوسری کو مارو اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نصیحت اور بہت بڑی اور عمدہ نصیحت تھی افسوس ہے کہ مسلمانوں نے تھوڑے دنوں تک اس نصیحت پر عمل کیا آخر آفت میں گرفتار ہوئے اور عقبیٰ جدا تباہ ہوا) جو حاضر ہے وہ یہ حکم غائب کو پہونچا دے کیونکہ بعض وہ شخص جسکو پہونچاوے گا زیادہ یاد رکھنے والا ہوگا اسوقت سننے والے سے پھر فرمایا دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہونچا دیا عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا کَانَ ذٰلِكَ الْیَوْمُ قَعَدَ عَلٰی بَعِیْرِهٖ وَاَخَذَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ سِوٰی اِسْمِهٖ فَقَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَلَیْسَ بِذِی الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ سِوٰی اِسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَ ثُمَّ انْکَفَأَ اِلٰی کَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ فَذَبَحَهُمَا وَاِلٰی جُذَیْعَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَیْنَنَا **ترجمہ** ابی بکرہ سے روایت ہے جب یوم النحر ہوا تو آپ بھی اونٹ پر بیٹھے اور ایک شخص نے اوسکی نکیل تھامی آپنے فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے اونھوں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں یہانتک کہ ہم سمجھے کہ آپ اوس دن کا کوئی اور نام لینگے پھر آپنے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یہ یوم النحر ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہمنے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یہ ذی الحجہ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے ہم نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں یہانتک کہ ہم سمجھے آپ اسکا اور کوئی نام لینگے آپنے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے (یعنی مکہ عرب کے لوگ شہر مکہ ہی کو بولتے تھے) ہم نے عرض کیا بیشک شہر ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں حرام ہیں جیسے اس دن اس مہینہ میں اس شہر میں حرام ہے جو حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچا دیوے پھر آپ متوجہ ہوئے دو مینڈھوں کیطرف سوجیت کبرے تھے اور ذبح کیا اونکو اور ایک گلہ کیطرف بکریوں کے وہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں ۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَمَّا کَانَ ذٰلِكَ الْیَوْمُ جَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

عليه وسلم على بعير قال ورجل آخذ بزمامه اوقال بخطامه فذكر نحو حديث يزيد ابن زريع ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ای یوم ھذا وساقوا الحدیث مثل حدیث ابن عون غیر انہ لا یذکر واعراضکم ولا یذکر ثم انکفأ الی کبشین وما بعدہ وقال فی الحدیث کحرمۃ یومکم ھذا فی شہرکم ھذا فی بلدکم ھذا الی یوم تلقون ربکم الا ھل بلغت قالوا نعم قال اللھم اشھد ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا یوم النحر کو تو فرمایا یہ کون سا دن ہی اور بیان کیا اوسی حدیث کو جیسے اوپر گذرا مگر اس مین عزتون کا ذکر نہین ہے نہ دو مینڈھون کے کاٹنے کا اور اوس کے بعد کا مضمون اس روایت مین یہ ہی جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس مہینے اس شہر مین اوس دن تک جب ملوگے تم اپنے پروردگار سی آگاہ رہو مین نے پہونچا دیا صحابہ نے کہا ہان آپ نے پہنچا دیا اللہ تعالیٰ کے حکم کو آپ نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہو

باب صحۃ الاقرار بالقتل وتمکین ولی القتیل من القصاص واستحباب طلب العفو منہ

قتل کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے حوالہ کر دین گے اور اُس سے معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے

عن علقمۃ بن وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدثہ قال انی لقاعد مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل یقود آخر بنسعۃ فقال یا رسول اللہ ھذا قتل اخی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلتہ فقال انہ لو لم یعترف اقمت علیہ البینۃ قال نعم قتلتہ قال کیف قتلتہ قال کنت انا وھو نختبط من شجرۃ فسبنی فاغضبنی فضربتہ بالفاس علی قرنہ فقتلتہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لک من شیء تؤدیہ عن نفسک قال مالی مال الا کسائی وفاسی قال فتری قومک یشترونک قال انا اھون علی قومی من ذاک فرمی الیہ بنسعتہ وقال دونک صاحبک فانطلق بہ الرجل فلما ولی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قتلہ فھو مثلہ فرجع فقال یا رسول اللہ بلغنی انک قلت ان قتلہ فھو مثلہ واخذتہ بامرک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترید ان یبوء باثمک واثم صاحبک

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ لَعَلَّہٗ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّ ذَالِکَ کَذَالِکَ قَالَ فَرَمٰی بِالنِّسْعَۃِ وَخَلّٰی سَبِیْلَہٗ

ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت ہے اون کے باپ سے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا تہا اتنے مین ایک شخص آیا دوسری کو کہینچتا ہوا تسمہ سے اور کہنے لگا اوس نے میرے بہائی کو مار ڈالا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اوسکو قتل کیا ہے بولا اگر یہ اقرار نہ کرتا تو مین اسپر گواہ لاتا تب وہ شخص بولا بیشک مین نے اسکو قتل کیا ہے آپ نے فرمایا تو نے کیونکر قتل کیا وہ بولا مین اور وہ دونو درخت کے پتے جہاڑ رہے تہے اتنے مین اُس نے مجہکو گالی دی مجہے غصہ آیا مین نے کہلاڑی اُسکے سر پر ماری وہ مرگیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس کچہ مال ہے جو اپنی جان کے بدلے مین دیوے وہ بولا میری پاس کچہ نہین سوا اس کملی اور کلہاڑی کے آپنے فرمایا تیری قوم کے لوگ تجہے چہڑا وینگے اُس نے کہا میری اتنی قدر نہین ہے اون کی پاس تب وہ تسمہ مقتول کے وارث کیطرف پہینک دیا وہ لیکر چلا جب پیٹہہ موڑی تو آپ نے فرمایا اگر وہ اُس کو قتل کرے گا تو اُس کے برابر ہی رہیگا (یعنے نہ اُسکو کوئی درجہ ملیگا اوسکو کوئی رتبہ حاصل ہوگا کیونکہ اوس نے اپنا حق دنیا ہے مین وصول کر لیا) یہ سنکر وہ لوٹا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجہے خبر پہنچی کہ آپ نے فرمایا اگر مین اسکو قتل کرونگا تو اوس کے برابر ہونگا اور مین نے تو اس کو آپ کے حکم سے پکڑا ہے آپ فرمایا تو یہ نہین چاہتا کہ وہ تیرا اور تیرے بہائی کا گناہ سمیٹا لیوے وہ بولا ایسا ہوگا آپ نے فرمایا ہان اوس نے کہا اگر ایسا ہی تو خیر اور اُسکا تسمہ پہینک دیا اُسکو چہوڑ دیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے اتنی باتین نکلتی ہین مجرمون کو باندہنا اونکو حاضر کرنا حاکم کے سامنے مدعی مدعا علیہ سے پہلے جواب دعوی لینا اگر وہ اقرار کرے تو گواہون کی ضرورت نہوگی حاکم کا درخواست کرنا مقتول کے وارث سے معافی کے لیے معافی کا درست ہونا مقدمہ رجوع ہونے کے بعد بہی دیت کا جائز ہونا قتل عمد مین اقرار کا صحیح ہونا قتل مین انتہی قاتل کو قصاص کے لیے مقتول کے وارث کے سپرد کرنا **عن** عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَاَقَادَ وَلِیَّ الْمَقْتُوْلِ مِنْہُ فَانْطَلَقَ بِہٖ وَفِیْ عُنُقِہٖ نِسْعَۃٌ یَجُرُّھَا فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالَ فَاَتٰی رَجُلٌ الرَّجُلَ

فقال له مقالة رسول الله صلى الله عليه وسلم فخلى عنه قال اسمعيل بن سالم فذكرت ذلك لحبيب بن ابي ثابت فقال حدثني ابن اشوع رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم انما سأله ان يعفو عنه فابى علقمہ بن وائل سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص لایا گیا جس نے مار ڈالا تہا ایک شخص کو آپ نے اجازت دی مقتول کے وارث کو اوس سے قصاص لینے کی اور اُس کے گلے مین ایک تسمہ تہا جسکو وہ کہینچ رہا تہا جب پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا قاتل اور مقتول دونون جہنم مین جاوینگے

ف مراد یہ قاتل اور مقتول نہین ہین بلکہ وہ مسلمان ہین جو آپس مین ہتیار لیکر ایک دوسرے کو مارنے کے لیے اوٹہین اور اس موقعہ پر اس جملہ کو فرمانے سے یہ غرض تہی کہ مقتول کا وارث اپنے تئین بھی اس مین داخل سمجہے اور معاف کر دینے پر راضی ہو جاوے جیسے پہلی حدیث مین فرمایا کہ اگر قتل کرے گا تو وہ اُس کی مثل ہوگا جس کی ایک معنی یہ بہی ہو سکتی ہین کہ وہ بہی اس کیطرح جہنم مین جاویگا حالانکہ یہ مقصود نہین کیونکہ وہ تو آپ کے حکم سے اپنے حق کے لیے مارتا تہا عربی مین ایسی کلام کو تعریض کہتے ہین اور یہ جائز ہے کسی مصلحت سے بشرطیکہ صدق ہو کیونکہ انبیا پر کذب محال ہے بلکہ علما نے کہا ہے کہ مصلحت کے لحاظ سے تعریض مستحب ہے مثلاً ایک شخص خون کرنے والا ہو اور یہ مسئلہ پوچہے کہ خونی کی توبہ درست ہے وہ اُس کے جواب مین یون کہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ صحت منقول ہے کہ قاتل کی توبہ درست نہین اگرچہ مفتی کے نزدیک ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول صحیح نہ ہو (نووی مختصراً) **ف** ایک شخص اُس سے جا کر ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تہا وہ بیان کیا اوس نے قاتل کو چہوڑ دیا۔ اسمعیل بن سالم نے کہا مین نے یہ حبیب بن ابی ثابت سے بیان کیا انہون نے کہا مجہہ سے ابن اشوع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تہا معاف کرنیکو لیکن اوس نے انکار کیا

باب دية الجنين ووجوب الدية في قتل الخطاء وشبه العمد على عاقلة الجاني پیٹ کے بچہ کی دیت اور قتل خطا اور شبہ عمد کی دیت کا بیان **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان امرأتين من هذيل رمت احدهما الاخرى فطرحت جنينها فقضى فيه النبي صلى الله عليه وسلم بغرة عبد او امة **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتین لڑین اور ایک نے دوسری کو

اور اُس کا بچہ گر پڑا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک غلام یا لونڈی دینے کا **ف** خواہ بچہ ہو یا بچی نووی نے کہا یہ اُس صورت مین ہے جب بچہ مردہ نکلے اور اگر زندہ نکلے پھر مر جاوے تو اُس مین پوری دیت واجب ہوگی یعنے سو اونٹ مرد کے لیے اور پچاس عورت کے لیے اور یہ دیت عاقلہ پر ہوگی نہ مجرم کی ذات پر یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا اور مالک اور اہل بصرہ کے نزدیک مجرم کی ذات پر ہوگی اور شافعی کے نزدیک مجرم پر کفارہ بھی ہوگا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفارہ نہ ہوگا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنِیْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِیْ لِحْیَانَ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ قُضِیَ عَلَیْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّیَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِیْرَاثَهَا لِبَنِیْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰی عَصَبَتِهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی عورت کے پیٹ کے بچے مین ایک غلام یا ایک لونڈی کا حکم کیا پھر جس عورت کو بچہ بردہ دینے کا حکم ہوا وہ مر گئی آپ نے فرمایا کہ اوس کا ترکہ اوس کے بیٹون اور خاوند کو ملے گا اور دیت مارنے والے کے کنبہ والون پر ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَیْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِیْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِیَةَ جَنِیْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِیْدَةٌ وَقَضٰی بِدِیَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰی عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُهَّانِ مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِیْ سَجَعَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے دو عورتین ہذیل (ایک قبیلہ ہے) کی لڑین ایک نے دوسری کو پتھر سے مارا وہ بھی مر گئی اور اسکا بچہ بھی مر گیا **ف** یعنی پیٹ کا بچہ دوسری روایت مین ہے کہ ڈیرے کی لکڑی سے مارا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مراد چھوٹا پتھر اور چھوٹی لکڑی ہے جس سے اکثر آدمی نہین مرتا وہی شبہ عمد ہے اوس مین کنبے والون پر دیت لازم آتی ہے اور مجرم پر قصاص نہین ہوتا نہ اوس کی ذات پر دیت ہوتی ہے امام شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے **ف** رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اوسکے بچے کی دیت ایک غلام ہے یا لونڈی اور عورت کی دیت مارنے والی
کے کنبے والے دین اور اسعورت کا وارث اُسکا لڑکا ہوگا اور جو وارث اوسکے ساتھہ ہون حمل بن
نابغہ نے کہا یارسول اللہ ہم کیونکر تاوان دین اوسکا جس نے نہ پیا نہ کہا یا نہ بولا نہ چلا ایا یہ تو گیا آیا (یعنی
لغو ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کاہنون کا بہائی ہے ایسے قافیہ دار عبارت بولنے
کی وجہ سے ف علما نے کہا آپنے اوسکی برائی کی دو وجہون سے ایک تو یہ کہ اوسنے حکم شرع
کے باطل کرنے کے لیے ایسی تقریر کی دوسری یہ کہ تقریر مین تکلف کیا اور بناوٹ کی اور اس قسم کا
سجع مذموم ہے وہ سجع جو احادیث مین بہی وارد ہوا ہے اور خلاف شرع نہ ہو عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال اقتتلت امرأتان وساق الحدیث بقصتہ ولم یذکر
وورثہا ولدہا ومن معہم وقال فقال قائل کیف نعقل ولم یسم حمل بن مالک
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے مگر اس مین یہ نہین ہے اوس عورت کا
وارث اُسکا لڑکا ہوگا اور جو وارث اوسکے ساتھہ ہون اور نہ نام ہے حمل بن مالک بن نابغہ کا بلکہ یہ
ہے کسی نے کہا ہم کیونکر دیت دین ایسے کی جس نے نہ پیا نہ کہا یا نہ بولا نہ چلا یا یہ تو گیا آیا عن
المغیرۃ بن شعبۃ قال ضربت امرأۃ ضرتہا بعمود فسطاط وہی حبلی فقتلتہا قال
واحدہما لحیانیۃ قال فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ المقتولۃ علی
عصبۃ القاتلۃ وغرۃ لما فی بطنہا فقال رجل من عصبۃ القاتلۃ انغرم دیۃ من
لا اکل ولا شرب ولا استہل فمثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اسجع کسجع الاعراب قال وجعل علیہم الدیۃ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے
ایک عورت نے اپنے سوت کو ڈیرے کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تہی مرگئی اُن مین سے ایک بنی
لحیان کی عورت تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والون سے
دلائی اور پیٹ کے بچہ کی دیت ایک بردہ مقرر کی ایک شخص جو قاتلہ کی قوم سے تہا بولا ہم کیونکر
تاوان دین اُسکا جس نے نہ پیا نہ کہا یا نہ چلا یا ایسا تو گیا آیا آپ نے فرمایا دیہاتیون کیطرح قافیہ دار
عبارت بولتا ہے اور دیت کیا اونپر دیت کو عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ان امرأۃ
قتلت ضرتہا بعمود فسطاط فاتی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقضی

عَلیٰ عَاقِلَتِهَا بِالدِّیَةِ وَکَانَتْ حَامِلًا فَقَضٰی فِی الْجَنِیْنِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا أَنَدِیْ مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا گیا آپ نے فرمایا قاتلہ کے کنبے والے دیت دیں گے مقتولہ پیٹ سے تھی آپ نے پیٹ کے بچہ کی دیت ایک بردہ دلایا قاتلہ کے کنبے والوں میں سے ایک شخص بولا ہم کیونکر دیت دیں اوسکی جس نے نہ کھانا نہ پیا نہ رویا نہ چلایا یہ تو گیا آیا آپ نے فرمایا گنواروں کیطرح مسجع اور مقفی بولتا ہے عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَمُفَضَّلٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِإِسْنَادِهِمُ الْحَدِیْثَ بِقِصَّتِهٖ غَیْرَ أَنَّ فِیْهِ فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی فِیْهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهٗ عَلٰی أَوْلِیَاءِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ یَذْكُرْ فِی الْحَدِیْثِ دِیَةَ الْمَرْأَةِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ النَّاسَ فِیْ مِلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ شَهِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ائْتِنِیْ بِمَنْ یَّشْهَدُ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچہ کی دیت کے باب میں مغیرہ بن شعبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس میں ایک بردہ کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مغیرہ سے اور کسی شخص کو لا جو تیرے ساتھ گواہی دیوے پھر محمد بن مسلمہ نے مغیرہ کے موافق بیان کیا

ف ہرچند مغیرہ صادق تھے مگر حضرت عمر نے احتیاطًا اور ایک گواہی طلب کی ۔

کتاب الحدود

کتاب حدوں کے بیان میں ۔

باب حَدِّ السَّرِقَةِ وَنِصَابِهَا چوری کی حد اور اُس کے نصاب کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْطَعُ السَّارِقَ فِیْ رُبُعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھہ پاؤ دینار یا زیادہ کے مال میں کاٹتے **ف** نووی نے کہا چور کا ہاتھہ بالاجماع کاٹا جاوے گا لیکن چوری کے نصاب میں علما کا اختلاف ہے اہل ظاہر کے نزدیک نصاب کی شرط نہیں بلکہ قلیل کثیر چیز کی چوری میں ہاتھہ کاٹا جاوے گا اور یہی قول ہے ابن بنت شافعی کا اور یہی منقول ہے حسن بصری اور خوارج سے اور جمہور علما کے نزدیک نصاب شرط ہے اختلاف ہے اوس کے مقدار میں تو امام شافعی کے نزدیک نصاب ربع دینار ہے سونے کا یا اسقدر مالیت کی اور کوئی چیز اور مالک اور احمد اور اسحاق کے نزدیک ربع دینار یا تین درم اور ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلے کے نزدیک پانچ درم اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک دس درم اور صحیح شافعی کا قول ہے اور باقی اقوال مردود ہیں اور مخالف ہیں حدیث صریح کے ساتھہ ہے مختصراً **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھہ نہ کاٹا جاوے گا مگر چوتہائی دینار یا زیادہ کی چوری میں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَمَا فَوْقَهُ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے اونہوں نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے چور کا ہاتھہ نہ کاٹا جاوے گا مگر چوتہائی دینار یا زیادہ میں **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اِنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ يَدُ سَارِقٍ اِلَّا فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ وَكِلَاهُمَا ذُوْ ثَمَنٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ نے کہا چور کا ہاتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں کٹا ڈھال سے کم قیمت میں حجفہ ہو یا ترس یہ دونوں قیمت دار ہیں حجفہ بتقدیم حاے مہملہ مفتوحہ پہر جیم مفتوحہ اور ترس دونوں ڈھال کو کہتے

ہیں اسی طرح جیسے اسکو کہتے ہیں جب سے اٹھ کی جاوے **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ
ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيِّ وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ وَاَبِيْ اُسَامَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُوْ
ثَمَنٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا سپر کی چوری میں جس کی قیمت تین
درم تھی **ف** یہ حدیث دلیل ہے مالک اور احمد اور اسحاق کی اور شافعی نے اوسکی تاویل یہ
کی ہے کہ اسوقت میں تین درم چوتھائی دینار کے ہوں گے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ بَعْضَهُمْ
قَالَ قِيْمَتُهٗ وَبَعْضُهُمْ قَالَ ثَمَنُهٗ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ
يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ چور پر چور اتا ہے انڈی
کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا اور چوراتا ہے رسی کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا **ف** اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر معین پر لعنت کرنا درست ہے جیسے کوئی کہے لعنت ہے ظالم پر یا کاذب پر یا
بے ایمان پر اور کسی کا نام نہ لیوے اور بعضوں نے معین پر بھی لعنت کو درست رکھا ہے جب تک
اس پر حد نہ پڑے اور جب حد پڑ جاوے تو درست نہیں کیونکہ حد سے وہ پاک ہو جاتا ہے **عن** الْاَعْمَشِ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَاِنْ سَرَقَ بَيْضَةً **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا

باب قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيْفِ وَغَيْرِهٖ وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

چور اگرچہ شریف ہو اسکا ہاتھ کاٹنا اور حدوں میں سفارش نہ کرنا **عن** عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا
اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِبُّ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اَيُّهَا

النَّاسُ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ رُمْحٍ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے قریش کو فکر پیدا ہوئی مخزومی عورت کی چوری کرنے سے (کیونکہ وہ قوم کی شریف تھی) انہوں نے کہا کون کہہ سکتا ہے اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کہا اتنی جرات تو کسی میں نہیں البتہ اسامہ جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہیتا ہے وہ کہے تو کہے (کیونکہ اسامہ زید کی بیٹے تھے اور زید جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لے پالک بیٹے تھے) آخر اسامہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے فرمایا اے اسامہ تو سفارش کرتا ہے اللہ تعالی کی حد میں (جب امام تک حد کا مقدمہ پہنچ جاوے تو سفارش کرنا درست نہیں البتہ اوس کے قبل بعضوں کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ مجرم شریر نہ ہو) پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا فرمایا ای لوگو تم سے پہلے لوگ اسی کرتوت سے تباہ ہوئے جب کوئی اچھا شریف آدمی اون میں کا چوری کرتا تو اوس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی ناتوان (بیوسیلہ) ایسا کرتا تو اوسپر حد قائم کرتے قسم خدا کی اگر فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی چوری کری تو اوس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں ف کیونکہ جو قاعدہ اور قانون بنایا جاوے وہ سب پر برابر لحاظ چلنا چاہیے ورنہ ملک برباد ہوگا حکومت تباہ ہوجاوے گی افسوس ہے کہ مسلمان جو سب سے زیادہ ایک زمانے میں قانون کے خصوصاً قانون الہی کے پابند تھے اب سب قوموں سے بڑھ کر بے قانون اور بے قاعدہ ہو رہے ہیں ان لوگوں میں نہ مذہبی قانون باقی رہا ہے نہ ملکی ہر شخص شتر بے مہار ہے اور بعض بے وقوف اسکو آزادی اور حریت خیال کرتے ہیں حالانکہ حریت یہی ہے کہ انسان قانون کے پابند ہو کر اپنے اپنے منافع کے حاصل کرنے میں بلا خوف وخطر مشغول رہیں اور زبردست اور زیردست سب مطیع اور منقاد اور وابستہ قانون ہوں۔ یہ حدیث بھی عقلمندوں کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی کھلی دلیل ہے اتنا عدل اور انصاف اور ایسی خالص خدا پرستی اور راستبازی ایسی ناتربیت یافتہ قوم میں جیسے اوس زمانہ میں عرب تھے بغیر خداوند کریم کی تعلیم اور ارادہ کے سمجھ میں نہیں آتی عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَأْنُ

الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ فَقَالَ أُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَطَبَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے قریش کو فکر پیدا ہوئی اُس عورت کی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مکہ فتح ہوا چوری کی لوگوں نے کہا کون کہے گا اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا اتنی جرأت کون کر سکتا ہے آپ کے سامنے سوا اسامہ بن زید کے جو چہیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر وہ عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اسامہ نے سفارش کی آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصے سے) اور فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سفارش کرتا ہے اسامہ نے کہا یا رسول اللہ میرے لیے دعا کیجیے معافی کی جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسی اوس کو شایان ہے پھر فرمایا بعد اُس کے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا اسی بات نے جب اون میں عزت دار آدمی چوری کرتا تو اُس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب ناتوان کرتا تو اوس پر حد قائم کرتے اور میں قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی چوری کرے تو اُس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا (ہاتھ کاٹنے کے بعد) وہ چور عورت اچھی ہو گئی اور اُس نے نکاح کر لیا وہ میرے پاس آتی

مین اس کے مطابق کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتی **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کانت امرأۃ مخزومیۃ تستعیر المتاع وتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا فاتی اھلھا اسامۃ فکلموہ فکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا ثم ذکر نحو حدیث اللیث ویونس **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ایک عورت مخزومی اسباب مانگ کر لیتی پھر مکر جاتی **ف** یعنی یہی اوسکی عادت تھی نہ یہ کہ ہاتھ اسی جرم مین کٹا کیونکہ لیکر مکر جانا سرقہ نہین ہے بلکہ خیانت ہے اکثر ائمہ کا یہی قول ہے اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اس مین بھی ہاتھ کاٹا جاوے گا **ف** تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اسکا ہاتھ کاٹنے کے پھر اس کے لوگون نے اسامہ سے سفارش کی اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا پھر اوسیطرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ ان امرأۃ من بنی مخزوم سرقت فاتی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعاذت بام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لو کانت فاطمۃ رضی اللہ تعالی عنہا لقطعت یدھا فقطعت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اوس نے پناہ لی ام المومنین ام سلمہ کی

باب حد الزنا زنا کی حد کا بیان

عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا عنی خذوا عنی فقد جعل اللہ لھن سبیلا البکر بالبکر جلد مائۃ ونفی سنۃ والثیب بالثیب جلد مائۃ والرجم **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھہ سے سیکھہ لو سیکھہ لو مجھہ سے شرع کی باتین اللہ تعالی نے عورتون کے لیے ایک راہ نکالی جب بکر بکر سے زنا کرے تو سو کوڑے لگاؤ اور ایک سال کے لیے ملک سے باہر کر دو اور ثیب ثیب سے کرے تو سو کوڑے لگاؤ پھر پتھرون سے مار ڈالو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بکر جب زنا کرے بکر سے یا ثیبہ سے تو ہر حال مین بکر کو سو کوڑے پڑینگے اور ایک سال کے لیے جلاوطن ہوگا اور ثیبہ کو رجم کرین گے اسی طرح ثیب اگر زنا کرے باکرہ سے تو ثیب کو رجم کرین گے اور باکرہ کو سو کوڑے لگاوین گے اور ایک برس کے لیے جلاوطن کرین گے اور بکر سے مراد وہ مرد یا عورت ہے جس نے نکاح صحیح جماع نہ کیا ہو اور وہ آزاد اور عاقل اور بالغ ہو اگرچہ کافر ہو اور علماء نے اجماع کیا ہے کہ بکر زانی کو سو کوڑے لگاوین گے اور ثیب کو رجم کرین گے اور اس مین کسیکا خلاف نہین البتہ خوارج اور

بعض معتزلہ سے منقول ہے کہ انہوں نے رجم کا انکار کیا ہے اور ثیب کو پہلے کوڑے لگا کے جلاوطن کریں گے پھر رجم کریں گے اسحاق اور داؤد اور اہل ظاہر اور بعض شافعیہ کا یہی قول ہے اور جمہور علما کے نزدیک صرف رجم کافی ہے اور بکر کو ایک سال کے لیے جلاوطن کریں گے مرد ہو یا عورت امام شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور حسن کے نزدیک نفی واجب نہیں ہے اور مالک اور اوزاعی نے کہا کہ عورتوں پر نفی نہیں ہے انتہی مختصرا عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ الْوَحْیُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ قَالَ فَاُنْزِلَ عَلَیْهِ ذَاتَ یَوْمٍ فَلُقِیَ كَذٰلِكَ فَلَمَّا سُرِّیَ عَنْهُ قَالَ خُذُوْا عَنِّیْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا الثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الثَّیِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْیُ سَنَةٍ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ کو سختی معلوم ہوتی اور چہرہ مبارک پر مٹی کا رنگ آجاتا ایک دن آپ پر وحی اتری آپ کو ایسی ہی سختی معلوم ہوئی جب وحی موقوف ہوگئی تو آپ نے فرمایا سیکھ لو مجھ سے اللہ تعالے نے عورتوں کے لیے رستہ کر دیا اگر ثیب ثیب سے زنا کرے اور بکر بکر سے تو ثیب کو سو کوڑے لگا کر سنگسار کریں گے اور بکر کو سو کوڑے لگا کر وطن سے باہر کر دیں گے ایک سال کے لیے عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِهِمَا الْبِكْرُ یُجْلَدُ وَیُنْفٰی وَالثَّیِّبُ یُجْلَدُ وَیُرْجَمُ لَا یَذْكُرَانِ سَنَةً وَّلَا مِائَةً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں ایک سال کی مدت اور کوڑوں کا شمار نہیں ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَیْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اٰیَةُ الرَّجْمِ قَرَاْنَاهَا وَوَعَیْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَاَخْشٰی اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ یَّقُوْلَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَیَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِیْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَاِنَّ الرَّجْمَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَیِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے تھے انہوں نے کہا اللہ جلشانہ

نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا حق کے ساتھ اور اُن پر کتاب اتاری اوسی کتاب میں رجم کی آیت تھی (اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْہُمَا لیکن اوسکی تلاوت موقوف ہوگئی اور حکم باقی ہے) ہم نے اس آیتہ کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپکے بعد رجم کیا میں ڈرتا ہوں جب زیادہ مدت گذر جاوے تو کوئی یہ نہ کہنے لگے ہم کو تو اللہ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا پھر گمراہ ہوجاوے اوس فرض کو چھوڑکر جسکو اللہ تعالی نے اوتارا (یہ کہنا حضرت عمر کا صحیح ہوا اور خوارج نے یہی کہا اور گمراہ ہوگئے) بیشک رجم حق ہے اللہ تعالی کی کتاب میں اُس شخص پر جو محصن ہوکر زنا کرے مرد ہو یا عورت جب گواہ قائم ہوں زنا پر یا حمل نمود ہو یا خود اقرار کرے **ف** نووی نے کہا یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا مذہب ہے کہ عورت کا جب خاوند اور مولی نہ ہو پھر حمل نمود ہو تو اُس کو زنا کی حد لگاوینگے اور مالک کا بھی یہی قول ہے بشرطیکہ جبراً جماع کرنا ثابت نہ ہو اور وہ عورت پردیسی نہو جو یہ کہے کہ حمل خاوند سے ہے یا مولی سے ہے اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک صرف حمل کے نمود ہونے سے حد نہیں پڑیگی جب تک زنا کے گواہ نہ ہوں یا زنا کا اقرار نہ کرے **عَنِ الزُّہْرِیِّ** بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَنَادَاہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَاَعْرَضَ عَنْہُ فَتَنَحّٰی تِلْقَاءَ وَجْھِہٖ فَقَالَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَاَعْرَضَ عَنْہُ حَتّٰی ثَنّٰی ذٰلِکَ عَلَیْہِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَھِدَ عَلٰی نَفْسِہٖ اَرْبَعَ شَھَادَاتٍ دَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِکَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ فَھَلْ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْھَبُوْا بِہٖ فَارْجُمُوْہُ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ فَکُنْتُ فِیْمَنْ رَجَمَہٗ فَرَجَمْنَاہُ بِالْمُصَلّٰی فَلَمَّا اَذْلَقَتْہُ الْحِجَارَۃُ ھَرَبَ فَاَدْرَکْنَاہُ بِالْحَرَّۃِ فَرَجَمْنَاہُ قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ اللَّیْثُ اَیْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک شخص مسلمانوں میں سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں اور پکارا آپکو کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کی آپنے اوس کیطرف سے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کی آپنے اوسکیطرف سے منہ پھیر لیا یہانتک کہ چار بار اوس نے اقرار کیا **ف** ابوحنیفہ اور اہل کوفہ اور احمد کا

ہے کہ زنا ثابت نہیں ہوتی جب تک چار بار اقرار نہ کرے اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک ایک بار اقرار کافی ہے دلیل دوسری حدیث کی اور ابن ابی لیلے کے نزدیک چار مجلسوں میں چار بار اقرار کرنا چاہیے
ف جب چار بار اقرار کر چکا تو آپ نے اسکو بلایا اور پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے ف اس لیے کہ شاید اب بھی اپنے قول سے پھر جاوے اور مسلمان کی جان سلامت رہے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اسکی قوم والوں سے اسکا حال پوچھا انہوں نے کہا وہ خاصا ہوشیار آدمی ہے اس سے یہ نکلا کہ مجنون کا اقرار صحیح نہیں اور نہ اوسپر حد واجب ہے اور اسپر اجماع ہے (نووی) ف وہ بولا نہیں آپ نے پوچھا تو محصن ہے (یعنے ثیب ہے اس کے معنے اوپر گذرے) وہ بولا ہاں تب آپ نے صحابہ سے فرمایا اسکو لے جاؤ اور سنگسار کرو (اس سے معلوم ہوا کہ امام کا خود شریک ہونا ضرور نہیں) جابر نے کہا ہمنے اسکو رجم کیا عیدگاہ میں (یا جنازے کا مصلی نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عید اور جنازے کی نماز کے لیے جو میدان ہے اسکا حکم مسجد کا نہیں ہے) جب پتھروں کی تیزی اسکو معلوم ہوئی تو بھاگا پھر ہم نے اسکو حرہ میں پایا وہاں پتھروں سے مار ڈالا ف نووی نے کہا شافعی اور احمد کے نزدیک جس نے زنا کا اقرار کیا ہو اور وہ پتھر مارتے وقت بھاگے تو اسکو چھوڑ دینا چاہیے پھر اگر وہ اقرار سے پھر جاوے تو اسکو چھوڑ دینگے ورنہ رجم کرینگے اور مالک کے نزدیک اسکا پیچھا کر کے مار ڈالنا چاہیے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل وہ ہے جو ابو داؤد کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا تم نے اسکو چھوڑ کیوں نہ دیا شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ تعالی اسکی توبہ قبول کرتا انتہے مختصرا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَيْضًا فِيْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ جِيْءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيْرٌ اَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اَنَّهٗ زَنٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ زَنَى الْاٰخِرُ قَالَ فَرَجَمَهٗ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ اَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَلَفَ اَحَدُهُمْ لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ اَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ يُّمْكِنِّيْ مِنْ اَحَدِهِمْ

وَنَكَلْتُهُ عَنْهُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین نے ماعز بن مالک کو دیکہا جب وہ لائے گئے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ ایک شخص تہے ٹہنگنے ناٹہے اون پر چادر نہ تہی (یعنے اوسوقت اُن
کا بدن کہلا تہا) انہون نے چار بار زنا کا اقرار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تو نے
ف بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا مقصود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تہا کہ وہ اپنے اقرار سے پہر
جاوین اور اون کی جان بچ جاوے اس حدیث سے یہ نکلا جو زنا کا اقرار کرے امام اوس کو اس طرح
سے تعلیم دیوے اور اگر وہ پہر جاوے تو اُس سے مواخذہ نہ کرے اور یہ تعلیم حقوق العباد مین درست
نہین نہ پہرنا اون مین صحیح ہے **ف** ماعز بولا نہین قسم خدا کی اس نالائق نے زنا کی جب آپ نے
اون کو رجم کیا پہر فرمایا جب ہم نکلتے ہین جہاد کے لیے اللہ تعالی کی راہ مین تو کوئی پیچہے رہ جاتا
ہے اور آواز کرتا ہے بکری کی سی آواز (جیسے بکری جماع کے وقت چلاتی ہے) اور دیتا ہے کسی کو
تہوڑا دودہ (یعنے جماع کرتا ہے دودہ سے مراد منی ہے) قسم خدا کی اگر اللہ مجہکو قدرت دیگا ایسے کسی پر
تو مین اوس کو سزا دونگا (تاکہ دوسرون کو عبرت ہو) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيْرٍ اَشْعَثَ ذِيْ عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ
اِزَارٌ وَقَدْ زَنٰى فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ اَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيْبَ التَّيْسِ يَمْنَحُ اِحْدٰهُنَّ
الْكُثْبَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُمْكِنِّيْ مِنْ اَحَدِهِمْ اِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا اَوْ نَكَّلْتُهُ قَالَ فَحَدَّثْتُهُ سَعِيْدَ
ابْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ اِنَّهُ رَدَّهُ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ ترجمہ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ٹہنگنا شخص گٹہیلا مضبوط ازار باندہے ہوے آیا اوس نے
زنا کی تہی آپ نے دوبار اوس کی بات کو ٹالا پہر حکم کیا وہ سنگسار کیا گیا بعد اوس کے آپ نے
فرمایا جب ہم نکلتے ہین خدا کی راہ مین جہاد کے لیے تو کوئی نہ کوئی تم مین سے پیچہے رہ جاتا ہے اور
بکری کیطرح آواز کرتا ہے کسی عورت کو تہوڑا دودہ دیتا ہے بیشک اللہ تعالی جب میرے قابو مین
ایسے شخص کو دیگا مین اوسکو ایسی سزا دونگا جو نصیحت ہو دوسرون کے لیے۔ راوی نے کہا مین نے
یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی اونہون نے کہا آپ نے چار بار اوس کی بات کو ٹالا **عَنْ**
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ

ابن جعفر وَوَافَقَهُ شَبَابَةُ عَلٰے قَوْلِهٖ فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ وَفِي حَدِيْثِ اَبِي عَامِرٍ فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ
وَثَلَاثًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا
بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي اَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ اٰلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ
ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ماعز بن مالک سے پوچھا جو خبر مین نے تیری سُنی ہے وہ سچ ہے ماعز نے کہا وہ کیا خبر ہے آپ نے فرمایا
تو نے جماع کیا فلان لوگون کی لونڈی سے ماعز نے کہا ہان سچ ہے پھر اُس نے چار بار اقرار کیا آپ نے حکم کیا
پتھرون سے مارا گیا عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ يُقَالُ لَهٗ مَاعِزُ
بْنُ مَالِكٍ اَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اَصَبْتُ فَاحِشَةً فَاَقِمْهُ عَلَيَّ
فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ سَاَلَ قَوْمَهٗ فَقَالُوْا مَا نَعْلَمُ بِهٖ بَاْسًا اِلَّا
اَنَّهٗ اَصَابَ شَيْئًا يَرٰى اَنَّهٗ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْهُ اِلَّا اَنْ يُقَامَ فِيْهِ الْحَدُّ فَرَجَعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا اَنْ نَرْجُمَهٗ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهٖ اِلٰى بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا اَوْثَقْنَاهُ وَ
لَا حَفَرْنَا لَهٗ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ قَالَ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهٗ حَتّٰى اَتٰى
عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيْدِ الْحَرَّةِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ حَتّٰى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ
قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا مِنَ الْعَشِيِّ قَالَ اَوَكُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً
فِي سَبِيْلِ اللهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ عَلَيَّ اَنْ لَا اُوْتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ
اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهٗ وَلَا سَبَّهٗ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ایک شخص قبیلہ اسلم کا
جس کا نام ماعز بن مالک تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھسے گناہ ہوا ہے تو
سزا دیجیے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار اوسکی بات کو ٹالدیا پھر آپ نے اوسکی قوم سے پوچھا
اوسکا حال (کہین مجنون تو نہین ہے) اونہون نے کہا اسکو کوئی بیماری نہین مگر اس سے ایسا کام ہو
گیا ہے وہ سمجھتا ہے اوسکا کوئی علاج نہین سوا حد قائم کرنے کے پھر وہ لوٹ کر آیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور آپنے حکم کیا ہمکو اوسکو رجم کرنے کا ہم اوسکو لیکر چلے بقیع الغرقد (مدینہ کا قبرستان
ہے یا اسمین اب مدفن بقیع کو کر دیئے) کیطرف نہ ہم نے اوسکو باندھا نہ اوس کے لیے گڑھا کھودا ❊

ف باندھنا تو کسی کے نزدیک ضرور نہیں گڈھا کھودنے مین علما کا اختلاف ہی مالک اور ابو حنیفہ
اور احمد کے نزدیک مرد یا عورت کسی کے لیے گڈھا نہ کھودنا چاہیے اور قتادہ اور ابو ثور اور ابو یوسف کے
نزدیک دونون کے لیے گڈھا کھودنا چاہیے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک روایت یہی ہے اور
مالکیہ کے نزدیک جسکا رجم شہادت سے ہو اوس کے لیے گڈھا کھودین اور جسکا اقرار سے ہو اوس کے لیے نہ کھودین
اور شافعیہ کے نزدیک مرد کے لیے نہ کھودین لیکن عورت کے باب مین تین قول ہین ایک یہ کہ سینہ تک
گڈھا کھودنا مستحب ہے تاکہ اوسکا ستر نہ کھلے دوسرے یہ کہ نہ مستحب ہے نہ مکروہ بلکہ حاکم کی راے پر ہے تیسرے یہہ
گواہی کی صورت مین مستحب ہے اور اقرار کی صورت مین مستحب نہین تاکہ اوسکو بھاگنے کا موقع ملے (نووی
مختصراً) **ت** یعنی اوسکو مارا اینٹون اور ڈھیلون اور ٹھیکرون سے وہ دوڑ کر بھاگا ہم بھی اوس کے
پیچھے بھاگے یہانتک کہ حرہ مین آیا وہان ٹھہر گیا تو ہم نے حرہ کے پتھرون سے مارا وہ ٹھنڈا ہو گیا پھر شام
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا جب ہم چلتے ہین اللہ کی راہ مین
جہاد کو کوئی نہ کوئی ہمارے زمانے مین رہکر بکری کی آواز کرتا ہے مجھپر ضرور ہے جو کوئی شخص ایسا کرے
میرے پاس لایا جاوے تو مین اوسکو سزا دون پھر نہ آپ نے دعا کی اوس کے لیے نہ اوسکو برا کہا دعا
اس لیے نہ کی کہ اور کوئی اس طرح سے یہ کام نہ کر بیٹھے اور برا اس لیے نہین کہا کہ اوسکے گناہ کا تدارک
ہو گیا اور اوسکی توبہ قبول ہو گئی **عن** داؤد بہذا الاسناد مثل معناہ وقال فی الحدیث
فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من العشی فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فما بال
اقوام اذا غزونا یتخلف احدھم عنا لہ نبیب کنبیب التیس ولم یقل فی عیالنا **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ شام کو خطبہ کے لیے کھڑے ہوے تو اللہ تعالی کی حمد اور تعریف کی
پھر فرمایا بعد اوس کے کیا حال ہے لوگون کا جب ہم جہاد کو جاتے ہین تو اون مین سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے
اور ایسی آواز نکالتا ہے جیسی بکری اخیر تک **عن** داؤد بہذا الاسناد بعض ھذا الحدیث
غیر ان فی حدیث سفیان فاعترف بالزنا ثلاث مرات **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین
یہ ہے کہ اوس نے زنا کا اقرار کیا تین بار **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء ماعز بن مالک
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ طہرنی فقال ویحک ارجع فاستغفر اللہ
وتب الیہ قال فرجع غیر بعید ثم جاء فقال یا رسول اللہ طہرنی فقال النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ
أُطَهِّرُكَ فَقَالَ مِنَ الزِّنَا فَسَأَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِهِ جُنُوْنٌ فَأُخْبِرَ
أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ أَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ
قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَكَانَ
النَّاسُ فِيْهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُوْلُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيْئَتُهُ وَقَائِلٌ
يَقُوْلُ مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْ يَدِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِيْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَبِثُوْا بِذٰلِكَ يَوْمَيْنِ
أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ
اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَقَالُوْا غَفَرَ اللّٰهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ
بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ قَالَ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
طَهِّرْنِيْ فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِيْ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ أَرَاكَ تُرِيْدُ أَنْ تُرَدِّدَنِيْ
كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ إِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَ أَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ
فَقَالَ لَهَا حَتّٰى تَضَعِيْ مَا فِيْ بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ قَالَ فَأَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا
صَغِيْرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا

ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ماعز بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ پاک
کیجیے مجھکو آپنے فرمایا ارے چل اللہ تعالی سے بخشش مانگ اور توبہ کر تھوڑی دور وہ لوٹ کر گیا پھر
آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ پاک کیجیے مجھکو آپنے ایسا ہی فرمایا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس
حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حد سے گناہ مٹ جاتا ہے اور یہ صراحتاً موجود ہے عبادہ بن صامت کی روایت میں
کہ جس نے ایسا کوئی گناہ کیا پھر دنیا میں اوسکی سزا ملی تو وہی کفارہ ہو گیا اور ہم نہیں جانتے کسی کا
اختلاف اس میں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہ بھی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے اور اسپر اجماع ہے
مسلمانوں کا اور قتل میں ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کا خلاف ہے (نووی) ف جب چوتھا

مرتبہ ہوا تو آپ نے فرمایا مین کا ہے سے پاک کرون تجہ کو ماعز نے کہا زنا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے پوچہا کیا اس کو جنون ہی معلوم ہوا وہ مجنون نہین ہے پہر فرمایا کیا اُسنے شراب پیا ہے ایک شخص کہڑا ہوا اور اُسکا منہ سونگہا تو شراب کی بو نہین پائی پہر آپنے فرمایا (ماعز سے) کیا تونے زنا کی وہ بولا ہان آپ نے حکم کیا وہ پتہرون سے مارا گیا اب اوس کے باب مین لوگ دو فریق ہو گئے ایک تو یہ کہتا ماعز تباہ ہوا گناہ نے اُسکو گہیر لیا دوسرا یہ کہتا کہ ماعز کی توبہ سے بہتر کوئی توبہ نہین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اپنا ہاتہہ آپکے ہاتہہ مین رکہدیا اور کہنے لگا مجہکو پتہرون سے مار ڈالیے دو تین دن تک لوگ یہی کہتے رہے بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور صحابہ بیٹہے تہے آپنے سلام کیا پہر بیٹہے فرمایا دعا مانگو ماعز کے لیے صحابہ نے کہا اللہ بخشے ماعز بن مالک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ ایک امت کی لوگون مین بانٹی جاوے تو سب کو کافی ہو جاوے بعد اس کے آپکے پاس ایک عورت آئی غامد کی (جو ایک شاخ ہے ازد کی (ازد ایک قبیلہ ہے مشہور) اور کہنے لگی یا رسول اللہ پاک کر دیجیے مجہکو آپ نے فرمایا ارے چل اور دعا مانگ اللہ سے بخشش کی اور توبہ کر اوس کی درگاہ مین عورت نے کہا آپ مجہکو لوٹانا چاہتے ہین جیسے ماعز کو لوٹایا تہا آپ نے فرمایا تجہے کیا ہوا وہ بولی مین پیٹ سے ہون زنا سے آپنے فرمایا تو خود اوس نے کہا ہان آپنے فرمایا اچہا ٹہیر جب تک تو جنے (کیونکہ حاملہ کا رجم نہین ہو سکتا اور اسپر اجماع ہے) اسیطرح کوڑے لگانا یہانتک کہ وہ جنے) پہر ایک انصاری شخص نے اوسکی خبر گیری اپنے ذمہ لی جب وہ جنی تو انصاری جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا غامدیہ جن چکی آپ نے فرمایا ابہی تو ہم اوسکو رجم نہین کرین گے اور اوس کے بچے کو بے دودہ کے نہ چہوڑین گے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ مین بچے کو دودہ پلوا لون گا تب آپنے اُسکو رجم کیا **ف** سبحان اللہ یہ غامدیہ عورت ہمت اور جرأت مین مردون سے زیادہ تہی اللہ تعالے اوسکو بخشے **عن** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْاَسْلَمِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَزَنَيْتُ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ تَعْلَمُوْنَ بِعَقْلِهٖ بَاْسًا تُنْكِرُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالُوْا مَا نَعْلَمُهٗ اِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِيْنَا فِيْمَا نُرٰى فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ

فارسل الیھم ایضا فسال عنہ فاخبروہ انہ لا باس بہ ولا بعقلہ فلما کان الرابعۃ حفر لہ حفرۃ ثم امر بہ فرجم قال فجاءت الغامدیۃ فقالت یا رسول اللہ انی زنیت فطہرنی وانہ ردھا فلما کان الغد قالت یا رسول اللہ لم تردنی لعلک ان تردنی کما رددت ماعزا فو اللہ انی لحبلی قال اما لا فاذھبی حتی تلدی قال فلما ولدت اتتہ بالصبی فی خرقۃ قالت ھذا قد ولدتہ قال اذھبی فارضعیہ حتی تفطمیہ فلما فطمتہ اتتہ بالصبی فی یدہ کسرۃ خبز فقالت ھذا یا نبی اللہ قد فطمتہ وقد اکل الطعام فدفع الصبی الی رجل من المسلمین ثم امر بھا فحفر لھا الی صدرھا وامر الناس فرجموھا فیقبل خالد بن الولید بحجر فرمی راسھا فتنضح الدم علی وجہ خالد فسبھا فسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبہ ایاھا فقال مھلا یا خالد فو الذی نفسی بیدہ لقد تابت توبۃ لو تابھا صاحب مکس لغفر لہ ثم امر بھا فصلی علیھا ودفنت

ترجمہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو ماعز بن مالک اسلمی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین نے ظلم کیا اپنی جان پر اور زنا کی مین چاہتا ہون آپ مجھکو پاک کرین آپنے اُن کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا تو وہ پھر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین نے زنا کی آپ نے اُن کو پھر پھیر دیا بعد اوس کے اون کی قوم کے پاس کسیکو بھیجا اور دریافت کرایا اون کی عقل مین کچھ فتور ہو اور تم نے کوئی بات دیکھی اونہون نے کہا ہم تو کچھ فتور نہین جانتے اوسا اون کی عقل اچھی ہے جہانتک ہم سمجھتے ہین پھر تیسری بار ماعز آئے آپنے اون کی قوم کے پاس پھر بھیجا اور یہی دریافت کرایا اونہون نے کہا انکو کوئی بیماری نہین نہ اُن کے عقل مین کچھ فتور ہے جب چوتھی بار وہ آئے اور اُنھون نے یہی کہا مین نے زنا کی مجھکو پاک کیجیے حالانکہ توبہ سے بھی پاکی ہوسکتی تھی مگر ماعز کو یہ شک ہوا کہ شاید توبہ قبول نہ ہو) تو آپ نے ایک گڈھا اون کے لیے کھدوایا پھر حکم دیا وہ رجم کیے گئے اُس کے بعد غامدی عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مین نے زنا کی مجھکو پاک کیجیے آپ نے اُس کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھ کیون لوٹاتے ہین شاید آپ ایسا پھرانا چاہتے ہین جیسے ماعز کو پھرایا تھا قسم خدا کی مین تو حاملہ ہون (تو اب زنا مین کیا شک ہو) آپنے فرمایا اچھا اگر تو نہین لوٹتی (اور توبہ کرکے پاک ہونا نہین چاہتی بلکہ دنیا کی سزا ہی چاہتی ہے) تو جا جننے کے بعد آ جب وہ جنی تو بچہ کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر لائی آپ نے فرمایا اوس کو تو نے جنا جا اوس کو دودھ پلا جب اس کا دودھ چھٹے تو آ (شافعی اور احمد اور اسحق کا یہی قول ہے کہ عورت کو رجم نہ کرین گے جننے کے بعد بھی جب تک

دودہ کا بندوبست نہو ورنہ دودہ چہٹنے تک انتظار کرین گے اور امام ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک جننے ہی رجم کرین گے) جب اُسکا دودہ چہٹا تو وہ بچہ کو لیکر آئی اوس کے ہاتہہ مین روٹی کا ایک ٹکڑا تہا اور عرض کرنے لگی اے نبی اللہ تعالی کے مین نے اسکا دودہ چہڑا دیا اور یہ کہانا کہانے لگا ہے آپنے وہ بچہ ایک مسلمان کو دیدیا پرورش کے لیے پہر حکمدیا اور ایک گڈہا کہودا گیا اوس کے سینے تک اور لوگون کو حکمدیا اوس کے سنگسار کرنے کا۔ خالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ ایک پتہر لیکر آئے اور اُسکے سر پر مارا تو خون اڑکر خالد کے منہ پر گرا خالد نے اُسکو بُرا کہا یہ بُرا کہنا اُسکا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا آپنے فرمایا خبردار اے خالد (ایسا مت کہو) قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے اسنے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز محصول لینے والا (جو لوگون پر ظلم کرتا ہے اور حقوق العباد مین گرفتار رہتا ہے اور مسکینون کو ستاتا ہے) ایسی توبہ کرے تو اُسکا گناہ بہی بخشدیا جاوے (حالانکہ دوسری حدیث مین ہے کہ ایسا شخص جنت مین نہ جاویگا) پہر حکم کیا آپنے اوس پر نماز پڑہی گئی اور دفن ہوئی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ زانی کی توبہ حد ساقط نہ ہوگی اور ایسا ہی چور اور شرابی کی توبہ سے اور یہی صحیح قول ہے اور ایک قول ہمارے مذہب کا اور مالک کا مذہب یہ ہے کہ توبہ سے حد ساقط ہوجاویگی اور ڈاکو اگر ماخوذی سے پہلے توبہ کرے تو سب کے نزدیک حد ساقط ہوجاویگی اور ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہ کے نزدیک ساقط نہ ہوگی۔ دوسری روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اوس عورت پر نماز پڑہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یارسول اللہ آپ اوس پر نماز پڑہتے ہین اور وہ زانیہ تہی اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس باب مین مالک اور احمد کے نزدیک امام اور بزرگ لوگ نماز نہ پڑہین مرجوم پر اور باقی لوگ پڑہ لین اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سب لوگ پڑہین اور زہری کے نزدیک کوئی نہ پڑہے اور قتادہ کے نزدیک ولدالزنا پر نماز نہ پڑہین لیکن جمہور کا قول یہ ہے کہ سب پر نماز پڑہین یہانتک کہ فساق اور فجار اور اہل حدود وغیرہ پر بہی انتہی اور اس عورت نے تو ایسا کام کیا کہ مردون سے بہی دشوار ہے اور میرے نزدیک تو اس عورت کا درجہ اور مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طفیل سے اس زمانہ کے اولیاء اور صلحا سے بہی بڑہ کر ہے واللہ اعلم بالصواب

عن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِيْ بِهَا فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا

نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَشُکَّتْ عَلَیْہَا ثِیَابُہَا ثُمَّ اَمَرَ بِہَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْہَا فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تُصَلِّی عَلَیْہَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَدْ زَنَتْ قَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَۃً لَوْ قُسِمَتْ بَیْنَ سَبْعِیْنَ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ لَوَسِعَتْھُمْ وَھَلْ وَجَدْتَ تَوْبَۃً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِہَا لِلّٰہِ تَعَالٰی **ترجمہ** عمران بن حصین رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہی ایک عورت جہینہ کی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آئی اور وہ حاملہ تہی زنا سے اوس نے کہا ای نبی اسد کے مین نے حد کا کام کیا ہے تو مجہکو حد لگا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوس کے ولی کو بلایا اور فرمایا اوسکو اچہی طرح رکہہ جب وہ جنے تو میرے پاس لیکر آ اوس نے ایسا ہی کیا پہر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوس عورت کو حکم دیا اوس کے کپڑے مضبوط باندہے گئے (تاکہ ستر نہ کہلے نووی نے کہا عورت کو بٹہا کر رجم کرینگے اور مرد کو کہڑا کر کے جمہور کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک مرد کو بہی بٹہا دینگے اور بعضوں نے کہا امام کو اختیار ہی) پہر حکم دیا وہ رجم کی گئی بعد اوس کے اوس پر نماز پڑہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یا رسول اسد آپ اس پر نماز پڑہتے ہین اوس نے تو زنا کی تہی آپنے فرمایا اوس نے توبہ بہی توکی اور ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیون پر تقسیم کیجاوے تو کافی ہو جاوے سبہون کو اور تو نے اس سے بہتر توبہ کون سی دیکہی کہ اوس نے اپنی جان خدا کے واسطے دیدی **ف** سبحان اسد ایسی عورت کا کیا کہنا اسد تعالی اوس کو بخشے اور اوسکے درجہ بلند کرے اور اوسکی طفیل ہم گنہگار روسیاہون کی بہی مغفرت کرے جو کام اوس عورت نے کیا ہے وہ اس وقت مین اچہے اچہے بزرگوار عالمون اور درویشون پر بہی دشوار ہے جان دینا تو بہت بڑا کام ہے ذری سی بے عزتی یا دنیا کی تکلیف اور سختی بہی دین کے کام کے لیے گوارا نہین کرتے اور دنیا دارون کی خوشامد اور چاپلوسی مین ایسے غرق ہین کہ دین کو بالائے طاق رکہدیا ہے **عَنْ** یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ اَنَّھُمَا قَالَا اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْشُدُکَ اِلَّا قَضَیْتَ لِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخَرُ وَھُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ نَعَمْ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاْذَنْ لِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی ھٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِہٖ وَاِنِّیْ اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلَی ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْہُ بِمِائَۃِ شَاۃٍ وَّوَلِیْدَۃٍ فَسَاَلْتُ اَھْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اِنَّمَا عَلَی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَۃٍ

وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اُغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ **ترجمہ** ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص جنگلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجیے دوسرا اوسکا حریف وہ اُس سے زیادہ سمجھدار تھا بولا بہت اچھا آپ اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجیے اور اذن دیجیے مجھکو بات کرنے کا آپ نے فرمایا کہہ اوس نے کہا میرا بیٹا اوس کے گھر نوکر تھا اوس نے زنا کی اوس کی بی بی سے مجھسے لوگوں نے کہا تیرے بیٹے پر رجم ہے میں نے اوس کا بدل دیا سو بکریاں اور ایک لونڈی پھر میں نے عالموں سے پوچھا انھوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑنا چاہییں اور ایک برس تک جلاوطن اور اوسکی بی بی پر رجم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ تعالی کی کتاب کے موافق کروں گا لونڈی اور بکریاں تو پھیر لے اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک برس تک جلاوطن رہے اور اے انیس (بن ضحاک اسلمی جو مشہور صحابی ہیں) صبح کو تو اوس کی عورت کے پاس جا اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو اوس کو رجم کر وہ صبح کو اُس کے پاس گئے اوس نے اقرار کیا آپ نے حکم دیا وہ رجم کی گئی **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا انیس کو اسلیے بھیجا کہ وہ عورت کو مطلع کریں کہ اس شخص نے اپنی بیٹی سے تجھپر زنا کی تہمت کی ہے اور تو اُس کو حد قذف لگوا سکتی ہے مگر جب زنا کا اقرار کرے تو حد قذف واجب نہ ہو گی بلکہ عورت پر زنا کی حد ہو گی اور یہ تاویل ضروری کس لیے کہ زنا کی حد کے لیے انیس کا بھیجنا ضرور نہ تھا بلکہ اگر زانی اقرار کرے تب بھی اوس کی تعلیم وغیرہ مستحب ہے جیسے اوپر گذر چکا

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَاءَ يَهُودَ فَقَالَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنٰى قَالُوا نُسَوِّدُ وُجُوهَهُمَا وَنُحَمِّلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَجَاءُوا بِهَا فَقَرَءُوهَا حَتّٰى إِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ
فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا
فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس ایک یہودی مرد آیا اور ایک یہودی عورت ان دونوں نے زنا کی تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لگئے یہود کے پاس اور پوچھا توراۃ مین زنا کی کیا سزا ہے اونہون نے کہا ہم دونون کا منہ
کالا کرتے ہین اور اون کو سوار کرتے ہین (اونٹ پر) ایک کا منہ ادہر اور ایک کا ادہر رہتے دونون کی
پیٹھ ملی رہتی ہے تاکہ لوگ دونون کا مونہہ دیکہین) پہر اون کو پہنڈاتے ہین آپ نے فرمایا اچہا توریت لاؤ
اگر تم سچ کہتے ہو وہ لیکر آئے اور پڑہنے لگے جب رجم کی آیۃ آئی تو جو شخص پڑہ رہا تہا اوس نے اپنا ہاتہہ آیۃ
پر رکہدیا اور آگے اور پیچہے کا مضمون پڑہا عبداللہ بن سلام (یہودیون کے عالم جو مسلمان ہوگئے تہے)
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے اونہون نے کہا آپ اس شخص سے کہیے اپنا ہاتہہ اوٹہا دے
اوس نے ہاتہہ اٹہایا تو رجم کی آیۃ ہاتہہ کے نیچے نکلی پہر آپ نے حکم دیا دونون رجم کیے گئے عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا مین اون لوگون مین تہا جنہون نے اون کو رجم کیا مین نے دیکہا مرد عورت کو بچاتا تہا
پتہرون سے اپنی آڑ کرکے یعنی پتہر اپنے اوپر لیتا محبت سے **ف** نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ کافر
پر زنا کی حد واجب ہے اور اس سے نکاح صحیح ہے ورنہ محصن کیسے ہوگا اور کافرون پر فروع دین کا بہی حکم ہے
اور کفار کا مقدمہ جب مسلمان قاضی پاس آوے تو شرع کے موافق حکم دینا چاہیے اور آپ نے یہودیون
سے دریافت کیا اون کو الزام دینے کے لیے نہ اس وجہ سے کہ اون کی تقلید منظور تہی انتہی مختصرًا **عَنِ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ فِي الزِّنَا يَهُودِيَّيْنِ
رَجُلًا وَامْرَأَةً زَنَيَا فَأَتَتِ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ
بِنَحْوِهِ رواہ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا مین
یہودیون کو رجم کیا ایک مرد تہا اور ایک عورت تہی تو یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پہ
بیان کیا حدیث کو اسطرح جیسے اوپر گذری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ
عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم بیھودی محمما مجلودا فدعاھم فقال ھکذا تجدون حد الزانی فی کتابکم قالوا نعم فدعا رجلا من علمائھم فقال انشدک باللہ الذی انزل التوراۃ علی موسی علیہ الصلوۃ والسلام اھکذا تجدون حد الزانی فی کتابکم قال لا ولولا انک انشدتنی بھذا لم اخبرک نجدہ الرجم ولکنہ کثر فی اشرافنا فکنا اذا اخذنا الشریف ترکناہ واذا اخذنا الضعیف اقمنا علیہ الحد قلنا تعالوا فلنجتمع علی شیء نقیمہ علی الشریف والوضیع فجعلنا التحمیم والجلد مکان الرجم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اول من احیی امرک اذ اماتوہ فامر بہ فرجم فانزل اللہ عز وجل یا ایھا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر الی قولہ ان اوتیتم ھذا فخذوہ یقول ائتوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فان امرکم بالتحمیم والجلد فخذوہ وان افتاکم بالرجم فاحذروا فانزل اللہ تعالی ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظالمون ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون فی الکفار کلھا ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی نکلا کوئلہ سے کالا کیا ہوا اور کوڑے کہایا ہوا آپنے یہودیوں کو بلایا اور فرمایا کیا تم زانی کی یہی سزا پاتے ہو اپنی کتاب مین انہون نے کہا ہان پہر آپنے اون کے عالمون مین سے ایک شخص کو بلایا اور فرمایا مین تجھکو قسم دیتا ہون خدا کی جسنے اتارا توراۃ کو حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام پر کیا تمہاری کتاب مین زنا کی یہی حد ہے وہ بولا نہین اور جو تم مجھکو قسم نہ دیتے تو مین نہ کہتا ہماری کتاب مین تو زنا کی حد رجم ہے لیکن ہم مین کے عزتدار لوگ بہت زنا کرنے لگے تو جب ہم کسی بڑے آدمی کو زنا مین پکڑتے تو اوسکو چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی کو پکڑتے تو اوسپر حد جاری کرتے آخر ہمنے کہا سب جمع ہو اور ایک سزا ٹہیرالین جو شریف اور رذیل سب کو دیا کرین پہر ہمنے کالا کرنا کوئلہ سے اور کوڑے لگانا رجم کے بدلے مقرر کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مین سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرتا ہون جب اون لوگون نے اوسکو مار ڈالا پہر آپنے حکم کیا وہ یہودی رجم کیا گیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری یا ایھا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر یہانتک کہ فرمایا ان اوتیتم ھذا فخذوہ یعنے یہود یہ کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلو اگر آپ کالا کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دین تو اوسپر عمل کرو اور جو رجم کا فتوی دین تو بچے رہو یعنے نہ مانو

پہر اسنے یہ آیتین اتارین جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نکرین وہ کافر ہین جو اسکو اتارے موافق فیصلہ نکرین وہ ظالم ہین جو اللہ کے اتارے
موافق فیصلہ نکرین وہ فاسق ہین یہ سب آیتین کافرون کے حق مین اترین **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ اِلٰی قَوْلِهٖ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَہٗ مِنْ
نُزُوْلِ الْاٰیَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ
رَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ وَرَجُلًا مِّنَ الْیَهُوْدِ وَامْرَاَتَهٗ **ترجمہ** جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے ایک شخص کو رجم
کیا اور یہود مین سے ایک مرد اور ایک عورت کو **ف** اور غامدیہ ایک عورت کو جو ازد مین سے تہی **عَنِ**
ابْنِ جُرَیْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَامْرَاَةً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ اِسْحَاقَ
الشَّیْبَانِیِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ هَلْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النُّوْرِ اَمْ قَبْلَهَا قَالَ لَا اَدْرِیْ
ترجمہ ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن ابی اوفے سے پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے رجم کیا ہے اونہون نے کہا ہان مینے کہا سورہ نور اوترنی کے بعد یا اوس سے پہلے اونہون نے
کہا یہ مین نہین جانتا **ف** ابو اسحاق رضی اللہ تعالے عنہ نے یہ اس لیے پوچہا کہ سورہ نور مین زنا
کی حد سو کوڑے مذکور ہے مگر مراد اوس سے وہی زانی اور زانیہ مین جو محصن ہون ورنہ رجم کیے جاینگے
اور اسپر اجماع ہے علما کا جیسے اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ
یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِکُمْ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا
فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْهَا ثُمَّ
اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب تم مین سے کسی کی لونڈی زنا کراوے
اور اسکی زنا ثابت ہوجاوے (گواہون سے یا اقرار سے) تو اوسکو حد کے کوڑے لگا دے (اگرچہ اوسکا نکاح
ہوچکا ہو کیونکہ لونڈی اور غلام پر رجم نہین ہے) اور نہ جہڑکے اسکو پہر اگر وہ زنا کراوے تو پہر حد کوڑے لگا دے اور نہ جہڑکے اسکو پہر اگر تیسری بار
زنا کراوے اور اسکی زنا ثابت ہوجاوے تو اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی ہی اوس کی قیمت آوے **ف**
نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ مالک اپنی لونڈی غلام کو حد لگا سکتا ہے شافعی اور مالک اور احمد اور

جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بیچنا حاکم کا کام ہے اور تیسری بار کی زنا میں بھی حد لگوانا چاہیے اگر کئی بار زنا کی لیکن حد نہ لگی تو سب بار کے لیے ایک ہی حد کافی ہے اور بیچنے کا حکم استحبابًا ہے جمہور کے نزدیک اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے انتہی مختصرا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِجْلِدِ الْاَمَۃَ اِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا ثُمَّ لِیَبِعْھَا فِی الرَّابِعَۃِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ چوتھی بار میں بیچ ڈالے عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَۃِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْھَا ثُمَّ بِیْعُوْھَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ لَا اَدْرِیْ اَبَعْدَ الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ وَقَالَ الْقَعْنَبِیُّ فِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ الضَّفِیْرُ الْحَبْلُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا لونڈی جو محصنہ نہیں وہ زنا کرے تو کیا سزا ہوگی آپ نے فرمایا اوسکو کوڑے لگاؤ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ پھر اوسکو بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسی قیمت پر آوے ابن شہاب کو شک ہے کہ بیچنے کا حکم تیسری بار کے بعد دیا یا چوتھی بار کے بعد عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُہَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَۃِ بِمِثْلِ حَدِیْثِہِمَا وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ ابْنِ شِہَابٍ وَالضَّفِیْرُ الْحَبْلُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکٍ وَالشَّکُّ فِیْ حَدِیْثِہِمَا جَمِیْعًا فِیْ بَیْعِھَا فِی الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ خَطَبَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَقِیْمُوْا عَلٰی اَرِقَّائِکُمُ الْحَدَّ مَنْ اُحْصِنَ مِنْھُمْ وَمَنْ لَمْ یُحْصَنْ فَاِنَّ اَمَۃً لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَجْلِدَھَا فَاِذَا ھِیَ حَدِیْثُ عَھْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِیْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّھَا اَنْ اَقْتُلَھَا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ ترجمہ ابو عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا اے لوگو اپنی لونڈی غلاموں کو حد لگاؤ خواہ وہ محصن ہوں یا نہ ہوں کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کی آپ نے مجھکو حکم کیا اوسکو حد لگاؤں

دیکھا تو وہ ابھی جنبی تھی مین ڈرا کہین اوس کو کوڑے مارون دو مرجاوے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا اچھا ہی کوڑے لگانا موقوف رکھا عَنِ السُّدِّيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ أُحْصِنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصَنْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ اتْرُكْهَا حَتّٰى تَمَاثَلَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ مین اوس کو چھوڑ دیتا ہون جب تک وہ اچھی ہو یعنی نفاس سے صاف ہو یہی حکم ہے مریضہ کا اوسکو بھی حد نہ مارین گے جب تک تندرست نہو باب حَدِّ الْخَمْرِ شراب کی حد کے بیان مین عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ قَالَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخَفُّ الْحُدُودِ ثَمَانُونَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ نے اوسکو دو چھڑیون سے چالیس مار مارین اور ایسا ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ ہوا تو انہون نے لوگون سے مشورہ لیا عبد الرحمن بن عوف نے کہا سب حدون مین ہلکی اسّی کوڑے ہین (یعنے حد قذف جو قرآن مین وارد ہے) پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کوڑون کا حکم دیا شرابی کے لیے عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ وَالْقُرٰى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ الْخَمْرِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا كَأَخَفِّ الْحُدُودِ قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے مین مارا شاخون سے اور جوتون سے پھر ابوبکر نے چالیس کوڑے لگائے جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا اور لوگ نزدیک ہوگئے چراگاہون سے اور گاؤن سے تو اونہون نے کہا تمہاری کیا رائے ہے شراب کی حد مین عبد الرحمن بن عوف نے کہا میری رائے تو یہ ہے کہ آپ اوسکو سب سے ہلکی حد کے

برابر رکہی پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسی کوڑے لگائے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرِ
الرِّيْفَ وَالْقُرٰى ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب مین
چالیس مارتے تہے ٹہنیون سے اور جوتون سے اخیر تک عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ اَبُوْ سَاسَانَ قَالَ
شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اُتِيَ بِالْوَلِيْدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ قَالَ اَزِيْدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا حُمْرَانُ اَنَّهٗ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ اٰخَرُ
اَنَّهٗ رَاٰهُ يَتَقَيَّاُ فَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَمْ يَتَقَيَّاْ حَتّٰى شَرِبَهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ
عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا
فَكَاَنَّهٗ وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهٗ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ يَعُدُّ حَتّٰى بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ فَقَالَ اَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَرْبَعِيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْبَعِيْنَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثَمَانِيْنَ
وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ وَقَدْ سَمِعْتُ
حَدِيْثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ اَحْفَظْهُ ترجمہ حضین بن منذر سے روایت ہے مین عثمان بن عفان
رضی اللہ تعالی عنہ پاس موجود تہا ولید بن عقبہ کو لیکر آئے اونہون نے صبح کی دو رکعتین پڑہین تہین
پہر کہا مین زیادہ کرتا ہون تمہارے لیے تو دو آدمیون نے ولید پر گواہی دی ایک تو حمران نے کہ اوس نے
شراب پی ہے دوسرے نے یہ گواہی دی کہ وہ میرے سامنے قے کر رہا تہا شراب کی حضرت عثمان رضی اللہ
تعالے عنہ نے کہا اگر اس نے شراب نہ پی ہوتی تو قے کا ہیکو کرتا شراب کی ف پس شراب کی قے
پر گواہی دینا گویا شراب پینے پر گواہی دینا ہے تو دو گواہ شراب پینے کے ہو گئے نووی نے کہا اس مین دلیل
ہے امام مالک کی کہ جو شخص قے کرے شراب کی اوسکو حد ماری جاوے گی اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ صرف
قے سے حد نہ پڑے گی کیونکہ احتمال ہے کہ اوس نے نادانستہ پیا ہو یا زبردستی سے پیا ہو اور دلیل امام مالک
کی قوی ہے کیونکہ صحابہ کرام نے اتفاق کیا ولید کو حد لگانے کے لیے ف حضرت عثمان
رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا اٹھو اسکو حد لگاؤ یہ حضرت عثمان نے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عزت اور عظمت بڑہانے کے لیے حکم دیا اور امام کو یہ امر جتایا حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے حسن اوٹھہ اور اسکو کوڑے لگا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کہا عثمان خلافت کا سرد لیے چکے ہین تو گرم بہی اونہی پہ رکھو **فائدہ** یعنے خلافت کر رہے انہوں
لوٹے اب اوس مین جو تکلیف کی باتین ہین وہ بہی اونہی کو کرنے دو یہ امام حسن علیہ السلام نے صلاح اور مشورہ
کے طور پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہمکو کیا ضرور ہے کہ کوڑے تو ہم لگا دین اور لوگون سے دشمنی
ہم کرین اور خلافت کی لذت حضرت عثمان اٹھا دین **ف** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات پر
غصہ ہوئے امام حسن رضی اللہ عنہم پر اور کہا اے عبد اللہ بن جعفر اوٹھہ اور کوڑے لگا ولید کو وہ اٹھے
اور ولید کو کوڑے لگانے لگے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ گنتی جاتے تھے جب چالیس کوڑے لگا چکے تو حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب ٹھیر جا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے اور حضرت
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہی چالیس لگائے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی لگائے اور سب
سنت ہین اور میرے نزدیک چالیس لگانا بہتر ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے احکام کی عظمت کرتے تھے اور آپ کے حکم اور قول کو سنت
جانتے تھے اسیطرح حضرت ابوبکر کے اور رد ہو گیا شیعہ کا جو اوس کے برخلاف کہتے ہین اس سے یہ بہی ثابت ہوا
کہ خلفائے راشدین کا فعل اور قول دین کی باتون میں سنت ہے گو ہم کو اوس کی دلیل معلوم نہو اور دوسری
حدیث میں صاف وارد ہے کہ میری سنت پر عمل کرو اور خلفائے راشدین کی سنت پر اور مسلم کی روایت کر
معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ولید کو چالیس کوڑے لگائے لیکن صحیح بخاری کی روایت مین
ہے کہ اسی کوڑے لگائے حالانکہ یہ واقعہ ایک ہی ہے قاضی عیاض نے کہا مشہور مذہب حضرت علی کا یہ
ہے کہ شراب کی حد اسی کوڑے ہین اور انہوں نے کہا کہ شراب تہوڑا پیا جاوے یا بہت اسمین اسی کوڑے ہین
اور اون سے منقول ہے نجاشی کو اسی کوڑے لگانا اور یہ بہی مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے
حضرت عمر کو شراب مین اسی کوڑے لگانے کی صلاح دی اور ان باتون سے بخاری کی روایت کو ترجیح ہوتی
ہے اور یہ اختلاف اس طرح دفع ہو سکتا ہے کہ اوس کوڑے کے دو سرے ہون گے تو چالیس کے اسی ہو گئے اور
احتمال ہے کہ ہذا احب الی جو حدیث مین ہے اس سے مراد اسی کوڑے ہون مگر اس صورت مین چالیس کے بعد تھم
جانیکا کیمعنی حکمہ ہیں واللہ اعلم انتہی مع زیادۃ **امام نووی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مسلمانون نے

اتفاق کیا ہے شراب کی حرمت پر اور اوس کے پینے والے پر حد لگانے پر خواہ تھوڑا پیوے یا بہت اور اجماع کیا
ہے کہ شراب پینے والے کو قتل نہ کرین گے اگرچہ بار بار پیتا جاوے اور قاضی عیاض نے ایک طائفہ شاذہ
سے نقل کیا ہے کہ چار بار کوڑے لگاوین گے پھر پانچوین بار سین مار ڈالین گے بوجہ اوس حدیث کے جس
مین فَاقْتُلُوہُ کا لفظ ہی اور یہ حدیث منسوخ ہے کہ ناسخ اوس کی وہ حدیث ہے جو اوپر گذری لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ
مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اخیر تک اور دلالت کرتا ہے نسخ پر اوس کے خلاف پر اجماع ہونا اور اختلاف کیا ہے علما
نے کہ خمر کی حد کتنی کوڑے ہین تو شافعی اور ابو ثور اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک چالیس کوڑے ہین اور
مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اسی کوڑے ہین اور اجماع کیا ہے
علما نے کہ یہ چالیس یا اسی بار خواہ کوڑے سے مارین خواہ جوتی سے خواہ چھڑی سے خواہ کپڑے سے اور
بعضون نے سوا کوڑے کے اور چیزون سے جائز نہین رکھا اور یہ غلط واضح ہے کیونکہ خلاف ہے احادیث صحیحہ
کے انتہی مختصراً عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا کُنْتُ اُقِیْمُ عَلٰی اَحَدٍ حَدًّا فَیَمُوْتُ
فِیْہِ فَاَجِدُ مِنْہُ فِیْ نَفْسِیْ اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لِاَنَّہٗ اِنْ مَاتَ وَدَیْتُہٗ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسُنَّہٗ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا مین اگر کسی پر حد قائم کرون تو وہ مر جاوے
تو مجھے کچھ خیال نہ ہوگا مگر شراب کی حد مین اگر کوئی مر جاوے تو اوسکی دیت دلاؤن گا کیونکہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے اسکو بیان نہین کیا ف یعنی اوس مین کوئی حد معین نہین کی نووی نے کہا علما نے
اجماع کیا ہے کہ جس پر شرع کی حد واجب ہو پھر امام یا اوسکا جلاد اوس کو حد لگاوے اور وہ مر جاوے تو نہ دیت
ہے نہ کفارہ نہ امام پر نہ جلاد پر نہ بیت المال پر اور جو تعزیر سے مر جاوے تو اوس مین دیت اور کفارہ ہے لیکن
دیت امام کی عاقلہ پر ہوگی نہ کفارہ خاص اوس کے مال سے دیا جاوے گا اور بعضون کے نزدیک دیت بیت المال
سے دیجاوے گی اور کفارہ بھی بیت المال سے دیا جاوے گا اور بعضون کے نزدیک تعزیر مین بھی کوئی تاوان
نہ ہوگا نہ امام پر نہ اوس کے عاقلہ پر نہ بیت المال پر انتہی عَنْ سُفْیَانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا بَابُ قَدْرِ اَسْوَاطِ التَّعْزِیْرِ تعزیر مین کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے
عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا
یُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَۃِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے انہون نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے کوئی نہ مارا جاوے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد مین اللہ کی حدون

مین سی **ف** امام احمد کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک دس سے زیادہ بھی درست ہین لیکن
مالک کے نزدیک اون کی کوئی حد نہین یہانتک کہ امام مناسب سمجھے اگرچہ حد سے بھی زیادہ ہون کیونکہ حضرت
عمرؓ نے ایسا کیا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک چالیس سے زیادہ لگانا درست نہین اور شافعی کے نزدیک آزاد
کو چالیس سے اور غلام کو بیس سے زیادہ لگانا درست نہین اور صحیح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے **باب**
اَلْحُدُوْدُ كَفَّارَاتٌ لِّاَهْلِهَا۔ حد لگنے سے گناہ مٹ جاتا ہے **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ فَقَالَ
تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ
اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ
اَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ **ترجمہ** عبادہ بن صامت
سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ بیٹھے تھے آپنے فرمایا بیعت کرو مجھسے اس اقرار پر کہ اللہ تعالیٰ کا شریک
کسی کو نہین کرنے کے اور زنا اور چوری اور ناحق خون جسکو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا نہین کرینگے پھر جو
کوئی اپنے اقرار کو پورا کرے گا اوسکا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہوگا اور جو کوئی کام ان مین سے کربیٹھیگا پھر
اُسکو دنیا مین اوسکی سزا ملے گی (یعنے حد لگے گی) تو وہی اوس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جو دنیا مین
اللہ تعالیٰ اوس کے کام کو چھپا لیوے تو عاقبت مین اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اوسکو معاف کردیوے
چاہے عذاب کرے **ف** نووی نے کہا جو کوئی کام ان مین سے کربیٹھے مراد اُس سے وہ گناہ ہین
جو سوا شرک کے مذکور ہوئے کیونکہ شرک کی بخشش نہین نہ اسکا کچھ کفارہ ہے **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ فَتَلَا عَلَيْنَا اٰيَةَ النِّسَاءِ اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا الْاٰيَةَ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ آپنے عورتون کی یہ آیت پڑھی اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا
اخیر تک **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ
وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا وَلَا يَعْضَهَ بَعْضُنَا بَعْضًا فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَتٰى مِنْكُمْ
حَدًّا فَاُقِيْمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ
وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ہم مردون سے بھی ویسی ہی بیعت لی جیسی عورتون سے لی ان باتون پر ہم اسد تعالی کے ساتھہ شریک کرین گے کسی کو نہ چوری کرین گے نہ زنا کرین گے نہ اپنی اولاد کو مارین گے نہ ایک دوسرے پر طوفان جوڑین گے (یا جادو کرین گے) پھر جو کوئی پورا کرے تم مین سے اُس کا ثواب اسد تعالی پر ہے اور جو تم سے کوئی حد کا کام کرے تو اُسکو حد پڑے تو وہی گناہ کا کفارہ ہی اور جو اسد تعالی ڈھانپ دیوے اوس کے گناہ کو (تو قیامت کے دن) اسد تعالی کو اختیار ہی چاہے اوسکو عذاب کرے چاہے بخشدیوے **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّیْ مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَایَعْنَاهُ عَلٰی اَنْ لَّا نُشْرِکَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا نَزْنِیَ وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِیَ فَالْجَنَّةُ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشِیْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا کَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ کَانَ قَضَاؤُهٗ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** حضرت عبادہ بن صامت رضی اسد تعالی عنہ نے کہا مین اون سرداروں مین سے ہون جنہون نے بیعت کی تہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے اونہون نے کہا ہمنے بیعت کی آپ سے ان شرطون پر کہ اسد تعالی کے ساتھہ کسی کو شریک نہ کرین گے نہ زنا کرین گے نہ چوری نہ خون ناحق جسکو اسد تعالے نے حرام کیا مگر حق کے بدلے (یعنی قصاص یا حد مین) نہ لوٹین گے نہ نافرمانی کرینگے (خدا کی اس مین سب گناہ آگئے) اگر ہم ایسا کرین تو ہمارے لیے جنت ہی اور اگر ان کامون مین سے کوئی کام ہو جاوے تو اُسکا فیصلہ خدا کیطرف ہی چاہے معاف کرے چاہے عذاب دیوے) **باب** جُرْحِ الْعَجْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبِئْرِ جُبَارٌ (یعنی اگر جانور کسیکو مارے یا کان یا کنوے مین کوئی گر پڑے تو اوس کی دیت لازم نہ آویگی) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا زخمی کرنا لغو ہے (یعنے اُسکا تاوان کسی پر نہ ہوگا) اور کنوان لغو ہے اور رکاز مین پانچوان حصہ ہے **ف** نووی نے کہا جانور اگر نقصان کرے دن کو یا رات کو لیکن اوس کے مالک کا کوئی قصور نہ ہو یا مالک اوس کے ساتھہ نہ ہو تو کچھ تاوان نہ ہوگا لیکن اگر جانور کے ساتھہ ہانکنے والا ہو یا کھینچنے والا یا سوار اور وہ ہاتھہ یا پاؤن سے کچھ نقصان کرے تو تاوان ہوگا اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک کسی حال میں تاوان نہ ہوگا مگر

جس صورت میں مالک خود جانور کو نقصان کے لیے چھوڑ دے یا رسی کھلے تو کسی پر اوسکا تاوان نہیں) اور امام مالک
کے نزدیک ایک پر تاوان ہے اور شافعیہ نے یہ کہا ہے کہ جس جانور کی نقصان رسانی مشہور ہو جاوے
اوس میں تاوان ہوگا کیونکہ مالک پر اوسکا باندھنا ضرور تھا اور رات کو اگر نقصان پہونچاوے تو امام
کے نزدیک تاوان ہو اور شافعی کے نزدیک اس صورت میں ہے جب مالک اوسکی حفاظت میں کوتاہی کرے
ورنہ نہ ہوگا اور ابوحنیفہ کے نزدیک جانوروں کے نقصان کا کسی حال میں تاوان نہیں خواہ رات کو ہو
یا دن کو اور جمہور کے نزدیک ان میں جو جانے کو ضمان نہیں اور لیث سحنون کے نزدیک ضمان ہے
اور کان کو جو فرمایا لغو ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی اپنی ملک زمین میں کان کھودے یا بنجر زمین میں پھر
کوئی راہ چلتے والا اوس میں گر کر مر جاوے یا مزدور مزدوری کرنے میں وہان ہلاک ہو تو اوسکا تاوان نہیں
ہے اسی طرح اگر ملک یا بنجر زمین میں کنواں کھودے اور اوس میں کوئی گر کر ہلاک ہو یا کنواں کھودنے والا
مزدور ہلاک ہو تو اس میں تاوان نہیں ہے البتہ اگر راہ میں کنواں کھودے یا غیر کے مکان میں بغیر اوسکی
اجازت کے اور اس سے کوئی ہلاک ہو تو تاوان ہوگا اور یہ جو فرمایا رکاز میں پانچوان حصہ ہے تو رکاز کہتے ہیں
جاہلیت کے زمانے کے دفینوں کو جیسا اور اہل حجاز کا یہی مذہب ہے اور جمہور علما کا بھی یہی قول ہے
اور ابوحنیفہ اور اہل عراق نے کہا رکاز سے مراد کان ہے اور اسی حدیث سے اون کا رد ہوتا ہے کیونکہ
رکاز کو کان سے علیحدہ بیان کیا ۔ عن ... بِاِسْنَادِ اللَّيْثِ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْبِئْرُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُرْحُهٗ
جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنوے کا
زخم لغو ہے اور کان کا زخم لغو ہے اور جانور کا زخم لغو ہے اور رکاز میں پانچوان
حصہ ہے ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

كِتَابُ الْاَقْضِيَةِ

کتاب حکمون اور فیصلون کے بیان مین

بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ مدعی علیہ پر قسم ہوتی ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگون کو دلادیا جاوے جو دعوی کرین تو بعضے دوسرون کی جان اور مال لے لین گے لیکن مدعی علیہ کو قسم کہانا چاہیے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا قسم کا مدعی علیہ کو **ف** دوسری روایت مین ہو کہ گواہ مدعی پر ہین یہ حدیث ایک بڑا قاعدہ ہے جس سے ہزارون جہگڑون کا فیصلہ کرنا معلوم ہوگیا جب کوئی دعوی کرے اور مدعی علیہ منکر ہو تو مدعی سے گواہ مانگین گے اگر وہ گواہ نہ لاسکے تو مدعی علیہ سے قسم لین گے پہر اگر وہ قسم کہالے تو دعوی سے پاک ہوا اور جو قسم نہ کہاوے تو دعوے ثابت ہوگیا اور اس حدیث سے شافعی اور جمہور علماء کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ہر مدعی علیہ سے قسم لی جاوے گی خواہ مدعی سے اور اس سے تعلق اور اختلاط ہو یا نہ ہو اور امام مالک اور فقہاے سبعہ مدینہ کا یہ قول ہو کہ مدعی علیہ سے اوسوقت قسم لین گے جب اوس سے اور مدعی سے کوئی معاملہ یا کاروبار یا تعلق ہو ورنہ ہر ایک کمینہ اور پاجی شریف اور بڑے آدمیون سے بار بار قسم لیوے گا مگر اس قول کی کوئی دلیل کتاب یا سنت یا اجماع سے نہین ہے (نووی) **بَابُ** وُجُوْبِ الْحُكْمِ بِشَاهِدٍ وَّيَمِيْنٍ ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَّشَاهِدٍ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک قسم اور ایک گواہ پر **ف** جمہور علماء جیسے مالک اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو قاضی اوس سے

قسم لیکر اوس کے موافق فیصلہ کر دیوے اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور لیث کی نزدیک ایک گواہ اور ایک قسم سے دعوی ثابت نہ ہوگا لیکن اون کا قول مخالف ہی اس حدیث کے اور یہ حدیث مروی ہے حضرت علی اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عمارہ بن حزم اور سعد بن عبادہ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے اور سب سے زیادہ صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت ہے اور اوس کی صحت پر اتفاق ہے محدثین کا پس امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو ترک کرنا اور حدیث پر عمل کرنا ضرور ہے

بَابُ بَيَانِ اَنَّ حُكْمَ الْحَاكِمِ لَا يُغَيِّرُ الْبَاطِنَ حاکم کے فیصلے سے امر واقعی غلط نہ ہوگا

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ بِهٖ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو اور تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کرتا ہے اور میں اوس کے موافق حکم دیتا ہوں پھر جسکو میں اوس کے بھائی کا کچھ حق دلا دوں (اور نفس الامر میں اوسکا حق نہ ہو) تو اسکو نہ لیوے کیونکہ میں ایک جہنم کا ٹکڑا اوسے دلا رہا ہوں

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ جَلَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّهٗ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِيَ لَهٗ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا اَوْ يَذَرْهَا **ترجمہ** حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنے والے کا غل سنا اپنے حجرے کے دروازے پر تو باہر نکلے اور فرمایا میں آدمی ہوں اور میرے پاس کوئی مقدمہ والا آتا ہے اور ایک دوسرے سے بہتر بات کرتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچا ہے اور اوس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں تو جسکو میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں وہ انگار کا ایک ٹکڑا ہے اسکو لیوے یا چھوڑ دیوے

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آدمی ہوں اس سے یہ غرض ہے کہ آپ کی حالت بھی اور آدمیوں کی سی تھی اور آپ غیب کو نہیں

جانتے تھے مگر جو بات اللہ تعالی آپ کو تبلا دیتا وہ معلوم ہو جاتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ احکام اور فیصلوں میں
جو امر اور دن سے ہوتا ہے وہ آپ سے بھی ہو سکتا ہے اور آپ ظاہر پر حکم کرتے تھے اور جیسی بات اللہ ہی جانتا
ہے تو آپ بھی گواہ اور قسم پر فیصلہ کرتے اور جو اللہ تعالی چاہتا تو ہر مقدمہ مین آپ کو اصلی امر تبلا دیتا مگر
منظور یہ تھا کہ آپ بھی امت کسطرح ظاہر حال پر حکم کریں تاکہ امت بھی آپ کی پیروی کرے اور جن لوگوں نے
آپکے اجتہاد مین خطا جائز رکھی ہے وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ آپ خطا پر قائم نہیں رہ سکتے تھے پر ایسا حکم جو دلیل
کے موافق ہو اگر واقعہ کے خلاف ہو خطا نہیں ہے بلکہ وہ حکم صحیح ہے اور اس حدیث سے جمہور علما جیسے مالک
اور شافعی اور احمد کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ حاکم کے حکم سے باطن پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور کوئی حرام
حاکم کے فیصلے سے حلال نہیں ہوتا اور ابو حنیفہ کے نزدیک فرج حلال ہو جاتی ہے لیکن مال حلال نہیں ہوتا
اور یہ مخالف ہو حدیث صحیح اور اجماع کے (انتہے مختصرا) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
نَحْوَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَفِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَبَةَ خَصْمٍ
بِبَابِ أُمِّ سَلَمَةَ ترجمہ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنے والے کی پکار سنی
ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے دروازے پر پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری بَابُ
قَضِيَّةِ هِنْدٍ ہند ابو سفیان کی بی بی کا فیصلہ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
قَالَتْ دَخَلَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ أَبِيْ سُفْيَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ لَا يُعْطِيْنِيْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِيْنِيْ
وَيَكْفِيْ بَنِيَّ إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ جُنَاحٍ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيْ مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوْفِ مَا يَكْفِيْكِ وَيَكْفِيْ بَنِيْكِ ترجمہ
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہند بیٹی عتبہ کی ابو سفیان کی
بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ ابو سفیان بخیل ہے مجھکو اتنا
خرچ نہیں دیتا جو مجھکو اور میرے بچوں کو کافی ہو مگر میں اسکے مال میں سے لے لیتی ہوں اور اوسکو خبر نہیں
ہوتی تو کیا اسکا گناہ ہوگا مجھپر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اوس کے مال میں سے
لے لے دستور کے موافق جتنا تجھکو اور تیرے بچوں کو کافی ہو ف نووی نے کہا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کا دوسرے پر کچھ حق ہو اور وہ نہ دیوے یا یہ اوسکو خبر کرکے نہ لے سکے تو اسکی مال

مسئلہ قضاء علی الغائب

مین سے بغیر اجازت کے اپنے حق کی موافق لے لینا درست ہی اور ہمارا مذہب بہی ہے اور ابوحنیفہ اور امام مالک
رحمۃ اللہ علیہما نے اوسکو ناجائز کہا ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کی بات سننا بضرورت فتویٰ یا حکم
یا اور کسی کام کے درست ہے اور عورت کا نکلنا گہر سے بغیر اجازت خاوند کے درست ہی جب یہ معلوم ہو کہ خاوند
برا نہ مانے گا اور یہ بہی معلوم ہوا کہ قضاء علے الغائب درست ہی اس مین علما کا اختلاف ہی ابوحنیفہ اور
اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہین اور شافعی اور جمہور علما کے نزدیک حقوق الناس مین جائز ہے نہ حقوق
اللہ مین انتہے مختصرًا **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يُذِلَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ
خِبَائِكَ وَمَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يُعِزَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيْضًا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ
رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهٖ مِنْ مَالِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ ترجمہ حضرت ام المومنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی ہند زوجہ ابوسفیان کی (جو عتبہ کی بیٹی تہی اور بڑی
دشمن تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکا باپ اور چچا جنگ بدر مین امیر حمزہ کے ہاتہہ سے مارا گیا اور اسی
عداوت سے اوس نے احد کے جنگ مین جناب امیر کا کلیجہ چبا ڈالا پہر مسلمان ہو گئی اور اللہ تعالی نے اوسکو
ہدایت کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ساری زمین پر کوئی ڈیرہ کے
لوگ ایسے نہ تہے جن کو مین یہ چاہتی ہوتی کہ خدا اون کو تباہ کرے آپکے ڈیرے والون سے زیادہ اور اب ساری
زمین پر کوئی ڈیرے والے ایسے نہین ہین جنکو مین یہ چاہتی ہون کہ خدا اون کو عزت دیوے آپکے ڈیرے
والون سے زیادہ (مطلب یہ ہی کہ پہلے آپ اور آپکی آل سے زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تہا اور اب سب سے زیادہ
آپ اور آپکی آل مجہکو محبوب ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابہی اور زیادہ تجہکو محبت ہوگی
(جب اسلام کا نور تیرے دل مین سما دے گا) قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہی پہر ہند نے کہا یا رسول
اللہ ابوسفیان بخیل ہے تو کیا مجہے گناہ ہوگا اگر مین اوسکا روپیہ اوس کے بال بچون پر صرف کرون بغیر
اوسکی اجازت کے آپنے فرمایا تیرے اوپر کچہ گناہ نہین اگر تو دستور کے موافق خرچ کرے ریہ نہین کہ اوس کا

ال دو رہنے با خرچ کرے عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت جاءت هند بنت عتبة بن ربيعة رضي الله تعالى عنها فقالت يا رسول الله ما كان على ظهر الأرض خباء أحب إلي ـــــــــ أن يذلوا من أهل خبائك وما أصبح اليوم على ظهر الأرض خباء أحب إلي أن يعزوا من أهل خبائك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأيضا والذي نفسي بيده ثم قالت يا رسول الله إن أبا سفيان رجل مسيك فهل علي حرج أن أطعم من الذي له عيالنا قال لها لا إلا بالمعروف ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب النهي عن كثرة السؤال وإضاعة المال

بہت پوچھنے اور مال کو تباہ کرنے سے ممانعت عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله يرضى لكم ثلاثا ويكره لكم ثلاثا فيرضى لكم أن تعبدوه ولا تشركوا به شيئا وأن تعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا ويكره لكم قيل وقال وكثرة السؤال وإضاعة المال ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی خوش ہوتا ہے تمہاری تین باتوں سے اور ناخوش ہوتا ہے تین باتوں سے خوش ہوتا ہے اس سے کہ تم پوجو اوسکو اور اوسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اوسکی رسی سب ملکر پکڑے رہو (یعنے قرآن پر عمل کرتے رہو) اور پھوٹ مت ڈالو - اور ناخوش ہوتا ہے بیفائدہ بک بک کرنے سے اور بہت پوچھنے سے (یعنے اون مسائل کا پوچھنا جن کی ضرورت نہ ہو یا اون باتوں کا جن کی حاجت نہ ہو اور جنکا پوچھنا دوسرے کو ناگوار ہو) اور مال کے تباہ کرنے سے (یعنے بیفائدہ اوٹھانے سے جو نہ دنیا کے کام آوے نہ عقبی میں جیسے پتنگ بازی آتشبازی وغیرہ میں) عن سهيل بهذا الإسناد مثله غير أنه قال ويسخط لكم ثلاثا ولم يذكر ولا تفرقوا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ تین باتوں سے غصہ ہوتا ہے اور پھوٹ کا بیان نہیں کیا عن المغيرة بن شعبة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله عز وجل حرم عليكم عقوق الأمهات ووأد البنات ومنعا وهات وكره لكم ثلاثا قيل وقال وكثرة السؤال وإضاعة المال ترجمہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ عزت اور بزرگی والے نے حرام کیا ہے تمپر نافرمانی ماوں کی اور

زندہ گاڑ دینا لڑکیون کا (جیسے کفار کیا کرتے تھے) اور نہ دینا (اسکو جسکا دینا ہے مال ہوتے ہوئے) اور مانگنا (اس چیز کا جس کو مانگنے کا حق نہیں) اور برا جانتا ہے تین باتون کو (گو اتنا گناہ نہین جتنا پہلے تین باتون مین ہے) بیفائدہ بک بک اور بہت پوچھنا اور مال کو برباد کرنا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَیْکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا تمہارے اوپر اور یہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ کَاتِبُ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ کَتَبَ مُعَاوِیَةُ اِلَی الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اُکْتُبْ اِلَیَّ بِشَیْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَتَبَ اِلَیْهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ کَرِهَ لَکُمْ ثَلَاثًا قِیْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ **ترجمہ** شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھسے مغیرہ بن شعبہ کے منشی نے بیان کیا کہ معاویہ نے مغیرہ کو لکھا مجھے ایسی بات لکھو جو تم نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو مغیرہ نے لکھا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے تمہارے لیے تین باتون کو ایک بیفائدہ گفتگو (فلان ایسے تھے فلان ایسے ہین سلیم شاہ کی ڈاڑھی بڑی تھی شیر شاہ کی چھوٹی) دوسرے مال کو تباہ کرنا (بیجا خرچ مین) تیسرے بہت پوچھنا عَنْ وَرَّادٍ قَالَ کَتَبَ الْمُغِیْرَۃُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰی مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهٰی عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوْقَ الْوَالِدِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهٰی عَنْ ثَلَاثٍ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ **ترجمہ** وراد سے روایت ہے مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاویہ کو لکھا سلام ہو تمپر بعد اس کے معلوم ہو کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ نے حرام کیا ہے تین باتون کو اور منع کیا ہے تین باتون سے حرام کیا ہے باپ کی نافرمانی کو اور جیتی لڑکیون کو گاڑ دینا اور نہ دینا جسکو دینا ہے اور مانگنا جس سے نہ مانگنا چاہیے اور منع کیا ہے بے فائدہ بک بک سے اور بہت پوچھ پاچھ کرنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے

باب بیان اجر الحاکم اذا اجتهد فاصاب او اخطأ

حاکم جب فیصلہ کرے اگرچہ غلط ہو اوسکو ثواب

عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَکَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ ترجمہ ابو قیس سے روایت ہو جو مولی تھے عمرو بن عاص کے اُنہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب حاکم سوچ کر حکم دیوے پھر صحیح کرے تو اوسکو دو اجر ہین اور جو سوچ کر حکم دیوے اور غلطی کرے تو اُس کو ایک اجر ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مراد وہ حاکم ہی جو عالم ہو حکم کے لائق اور جاہل کو حکم دینا درست نہین اگر وہ حکم کرے تو گنہگار ہوگا اگرچہ اُسکا حکم اتفاقاً حق ہو جاوے اور یہی حکم ہے مجتہد کا لیکن اختلاف ہو کہ ہر مجتہد مصیب ہو یا ایک مصیب ہے اور باقی مخطی ہین لیکن مخطی کو بھی ایک ثواب اور اجر ہے اس لیے کہ اوس نے کوشش کی اور محنت کی حق کے حاصل کرنے مین - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام مین جتنے علماء مجتہدین گذرے ہین جیسے امام شافعی امام مالک امام اعظم ابوحنیفہ کوفی امام اجل احمد بن حنبل امام داود ظاہری امام سفیان ثوری امام اوزاعی امام اسحاق بن راہویہ امام بخاری امام اشہب امام سحنون امام ابن المبارک امام ابن شبرمہ امام ابن ابی لیلے امام وکیع امام ابو یوسف امام محمد امام زفر امام مزنی امام طحاوی امام ابوثور امام ابن منذر امام لیث بن سعد امام ابن تیمیہ امام ابن جریر طبری امام شوکانی ان سب لوگون کے لیے ہر ایک مسئلہ اختلافی مین اجر اور ثواب ہوا ہے گو اُن سے خطا اور غلطی ہوئی ہو اور اسوجہ سے ہر ایک مجتہد اور امام کا احسان ماننا چاہیے کہ اُنہون نے خدا کے واسطے دین مین کوشش کی اور اون کی برائی یا بدگوئی سے باز رہنا چاہیے راضی ہو اللہ ان سب بزرگوارون سے آمین یارب العلمین عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّیْثِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ رِوَایَةِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْاِسْنَادَیْنِ جَمِیْعًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ کَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِیْ وَهُوَ غَضْبَانُ

غصہ کی حالت مین فیصلہ کرنا مکروہ ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَتَبَ اَبِیْ وَکَتَبْتُ لَهٗ اِلٰی عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ اَنْ لَا تَحْکُمَ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحْکُمْ اَحَدٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نے لکھوایا اور مین نے لکھا عبید اللہ بن ابی
بکرہ کو اور وہ قاضی تھے سجستان کے مت حکم کرو دو آدمیون مین جب تو غصے ہو کیونکہ مین نے سنا
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے نہ فیصلہ کرے کوئی دو شخصون مین جب وہ غصے
ہو **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اور یہی حکم ہے جب بہوکا ہو یا پیاسا شدت سے یا بہت
پیٹ بھرا ہو یا رنج بہت ہو یا خوشی بہت ہو کیونکہ ان حالتون مین فہم درست نہین ہوتی اور دل
اور طرف متوجہ ہوتا ہے اسپر بہی اگر فیصلہ کرے تو وہ فیصلہ درست ہوگا کیونکہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہی حرہ کی نہر کا فیصلہ کیا تھا غصہ کی حالت مین انتہے **عَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَۃَ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** نَقْضِ الْاَحْکَامِ الْبَاطِلَۃِ وَرَدِّ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ غلط
باتون کا ابطال اور نئی باتون کا جو دین مین نکالی جاوین رد **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا
مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے دین مین وہ بات نکالے جو اوس
مین نہ ہو (یعنے بغیر دلیل کے) وہ رد ہے **ف** یعنی لغو ہے اور مردود ہے اوس سے بچنا چاہیے اور
اوسپر عمل نہ کرنا چاہیے یہ حدیث جامع ہے تمام بدعات اور مخترعات کو جو لوگون نے دین مین داخل
کی ہین اور دوسری حدیث اس سے بہی زیادہ صاف ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَھُوَ رَدٌّ ترجمہ ام المؤمنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسا کام کرے
جس کیلیے ہمارا حکم نہ ہو (یعنے دین مین ایسا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے **ف** یعنے وہ عمل لغو ہے
اوس مین کچہ ثواب نہین بلکہ عذاب ہے۔ ثواب اوسی عمل مین ہے جسکو اللہ اور اوسکے رسول نے بتایا اور بندون
کو اوسکے کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث سے بدعتیون کا سارا ڈہانچہ ٹوٹ گیا اور اُن کا گہر اوجڑ گیا کیونکہ
اگر اونہون نے خود بعض کام نہین نکالے تو کیا ہوتا ہے اون کے اگلون نے نکالے سہی اور حدیث
تو سب پر رد کرتی ہے **بَابُ** بَیَانِ خَیْرِ الشُّھُوْدِ اچہے گواہون کا بیان **عَنْ** زَیْدِ بْنِ

خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْئَلَهَا ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمکو بتلاؤں بہتر گواہ کون ہے جو اپنی گواہی اداکرے پوچھنے سے پہلے ف یعنی جب کسی کا حق دوبے ہو یا خون تلف ہوتا ہو اور حق والے کو اوسکی گواہی معلوم نہ ہو تو بن بلائے گواہی دینا چاہیے اور یہ حدیث اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں آیا ہے کہ قیامت کے قریب ایسے لوگ پیدا ہونگے جن کی گواہی نہ چاہی جاویگی اور وہ گواہی دینگے کیونکہ وہاں مراد وہ گواہی ہے جو بے ضرورت ہو یا جھوٹی ہو یا جو لائق نہ ہو گواہی دیں واللہ اعلم بالصواب

بَابُ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِيْنَ مجتہدوں کا اختلاف

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ اَنْتِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْيَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں جارہی تہیں اپنا اپنا بچہ لیے ہوئے اتنے میں بہیڑیا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا ایک نے دوسری سے کہا تیرا بیٹا لے گیا وہ کہنے لگی تیرا بیٹا لے گیا آخر دونوں اپنا فیصلہ کرانے کو حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں انہوں نے بچہ بڑی عورت کو دلا دیا (اس وجہ سے کہ بچہ اوس کے مشابہ ہوگا یا اونکی شریعت میں ایسی صورتوں میں بڑے کو ترجیح ہوگی یا بچہ اوس کے ہاتھ میں ہوگا) پہر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام پاس آئیں اور اُن سے سب حال بیان کیا انہوں نے کہا چہری لاؤ میں بچے کے دو ٹکڑے کرکے تم دونوکو دیدیتا ہوں (اس سے بچے کا کاٹنا مقصود نہ تہا بلکہ حقیقی ماں کا دریافت کرنا منظور تہا) چہوٹی نے کہا اللہ تجہپر رحم کرے مت کاٹ بچہ کو وہ بڑی کا بیٹا ہے حضرت سلیمان نے وہ بچہ چہوٹی کو دلا دیا (تو حضرت سلیمان نے حضرت داؤد کے خلاف حکم دیا اسلیے کہ دونوں مجتہد تہے اور پیغمبر بہی تہے اور مجتہد کو دوسرے مجتہد کا خلاف درست ہے مسائل اجتہادی میں گو حکم توڑنا درست نہیں مگر شاید حضرت داؤد نے اس فیصلہ کو قطع نہ کیا ہوگا یا صرف بطور فتوی کے ہوگا) ابوہریرہ نے کہا اس حدیث میں میں نے سکین کا لفظ سنا ہے جو چہری کو کہتے ہیں ہم تو مدیہ کہا

کرتے تھے عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ وَرْقَاءَ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا بَابُ اِسْتِحْبَابِ اِصْلَاحِ الْحَاکِمِ بَیْنَ الْخَصْمَیْنِ حاکم کو دونوں فریق میں صلح کرا دینا
بہتر ہے عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا
لَهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ فِیْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِیْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِی اشْتَرَی
الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَکَ مِنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ مِنْکَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْکَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِیْ
بَاعَ الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُکَ الْاَرْضَ وَمَا فِیْهَا قَالَ فَتَحَاکَمَا اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاکَمَا اِلَیْهِ
اَلَکُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَةٌ قَالَ اَنْکِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ
وَاَنْفِقُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر پھر بیان کیں
کئی حدیثیں اون میں سے ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے دوسرے شخص
سے زمین خریدی پھر جس نے زمین خریدی اوس نے ایک ٹھلیا سونے کی اوس میں پائی جس نے خریدی
تھی وہ کہنے لگا (بیچنے والے سے) تو اپنا سونا لے میں نے تجھسے زمین خریدی تھی سونا نہیں
خریدا تھا جس نے زمین بیچی تھی اوس نے کہا میں نے تیرے ہاتھ زمین بیچی اور جو کچھ اوس میں تھا (تو
سونا بھی تیرا ہے سبحان اللہ بائع اور مشتری دونوں کیسے خوش نیت اور ایماندار تھے) پھر دونوں نے
فیصلہ چاہا ایک شخص سے وہ بولا تمہاری اولاد ہے ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا
میری ایک لڑکی ہے اوس نے کہا اچھا اوس کے لڑکے کا نکاح اوس لڑکی سے کر دو اور اوس سونے
کو دونوں خرچ کرو اور خدا تعالیٰ کی راہ میں بھی دو (غرض صلح کرا دی اور یہ مستحب ہے تاکہ دونوں فریق خوش رہیں)

کِتَابُ اللُّقَطَةِ

کتاب لقطہ یعنی پڑی ہوئی چیز ملنے کا بیان

عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُ قَرَأْتُ عِفَاصَهَا ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہی ایک شخص جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور پوچھنے لگا لقطہ کو آپ نے فرمایا بتلا اوسکی تہیلی اور اُسکا ڈہکنا ایک سال تک پہر اگر اُسکا مالک آوی تو دیدے نہیں تو تجہے اختیار ہے (چاہے تو اپنے صرف مین لا) پہر اوس نے پوچہا بہولی بہٹکی بکری کا کیا حکم ہے آپنے فرمایا وہ تو تیری ہے یا تیرے بہائی کی ہے یا بہیڑیے کی ہے پہر اوس نے پوچہا بہولے بہٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے آپنے فرمایا اُس سی تجہے کیا مطلب اوس کے ساتہہ اوسکی مشک ہی (پیٹ مین جس مین کئی دن کا پانی بہر لیتا ہے) اور اُسکا جوتہ بہی اوس کے پاس ہے پانی پیتا ہے درخت کہاتا ہے یہانتک کہ اُسکا مالک اوسکو پالیتا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا لقطہ یعنے پڑی ہوئی چیز کا اُٹہانا واجب ہی یا مستحب اسمین علما کا اختلاف ہی لیکن صحیح یہ ہے کہ مستحب ہی واجب نہین ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہی اور تیسرا قول یہ ہی کہ اگر وہ جاے ایسی ہو جہان امن ہو تو اوٹہا لینا مستحب ہی ورنہ واجب ہی تاکہ مسلمان کا مال تلف نہ ہو اور ایک سال تک اُسکو بتلانا اور شناخت کرانا واجب ہے بالاتفاق اگر وہ حقیر شے نہ ہو اور یہہ جب ہی کہ اُٹہانے والی کی نیت اُس کے مالک ہونے کی ہو اور جو صرف حفاظت کی نیت ہو اُسکے مالک پیدا ہوئے تک تو شناخت واجب نہین ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس صورت مین بہی واجب ہی تاکہ اُسکا مالک پیدا ہو اور حقیر شے کو اتنے دنون تک بتلانا کافی ہے کہ یقین ہو جاوے کہ اب اُسکا مالک نہ آویگا اور بتلانے کی صورت یہہ ہے کہ جہان وہ چیز ملی وہان اور بازارون اور مسجدون اور مجمعون مین پکارے کہ جسکی کوئی شے کہوگئی ہو وہ میرے پاس آوے پہر اگر مدت کے اندر اُسکا مالک آجاوے اور اپنی شے پہچان لیوے تو وہ شے اوسکے حوالہ کیجاوے گی اسیطرح اگر مدت کے بعد آوے مگر پانے والی سی اپنے ملک مین داخل کرنے کے پہلے گو اُسمین زیادتی ہوگئی ہو جیسے موٹا پا یا اولاد وغیرہ اور اگر کوئی

شخص آوے اور اپنے دعوے کو ثابت نہ کرے اور پانے والا اگر اوسکی تصدیق نہ کرے تو دینا درست
نہین اور جو تصدیق کرے تو دینا درست ہے اور جب تک گواہ قائم نہ ہوون اوسوقت تک پانے
والا دینے کے لیے مجبور نہ کیا جاوے گا یہ سب جب تک ہے کہ پانے والا اوسکا مالک نہ ہوجاوے
لیکن اگر سال بھر تک بتلاوے اور مالک نہ ملے تو پانے والے کو اختیار ہے خواہ اوس کو
اپنی حفاظت مین ہمیشہ رکھے یا اوسکا مالک بن جاوے امیر ہو یا غریب اور مالک بننے کی یہ
شکل ہے کہ زبان سے کہے مین اسکا مالک ہوگیا یا اوس مین تصرف کرے یا صرف نیت ملک
کی کرے اب اسکے بعد اگر مالک آوے تو وہ اپنی شی مع زیادتی کے لے لیگا اور جو بعد مالک ہونے کے وہ
شے پانے والے پاس تلف ہوجاوے تو اوسکا تاوان لازم ہوگا اور داؤد کے نزدیک لازم
نہ ہوگا اور بکری اور اونٹ مین آپ نے فرق کیا اس لیے کہ بکری حفاظت کی محتاج ہے اور
اور اونٹ محتاج نہین پھر اگر بکری لے اور سال بھر تک بتلاوے بعد اوس کے کاٹ کر کھا گیا
اب مالک آیا تو تاوان دینا ہوگا اور ابو حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک تاوان نہ ہوگا
(انتہی مختصرا) عَنْ زید بن خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ
اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا
فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ
وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا ترجمہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لقطہ کو آپ نے
فرمایا ایک سال تک اوسکو بتلا پھر پہچان رکھ اوس کا ڈھکنا اور اوس کی تھیلی (یہ دوسری
پہچان ہے ایک سال کے بعد تاکہ اگر مالک آوے تو اوسکو پہچان کر تاوان دے سکے اور ایک
پہچان پانے کے بعد ہے مالک کی تلاش کے لیے) پھر خرچ کر ڈال اسکو اب اگر مالک آوے
تو ادا کردے اوسکو ایک شخص بولا یا رسول اللہ بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اوسکو
پکڑ لے وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی ایک شخص بولا یا رسول اللہ بھولے بھٹکے اونٹ

کا کیا حکم ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا یہانتک کہ آپکے رخسارے سرخ ہو گئے
یا چہرہ سرخ ہو گیا بعد اوس کے آپنے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا کام اوس کے ساتھ اوسکا جوتا ہے مشک
ہے یہانتک کہ اوسکا مالک اوس سے ملے **عن** ربيعة بن ابي عبد الرحمن حدثهم بهذا
الاسناد مثل حديث مالك غير انه زاد قال اتى رجل رسول الله صلى الله عليه
وسلم وانا معه فسأله عن اللقطة وقال قال عمرو في الحديث فاذا لم يات لها
طالب فاستنفقها ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب کوئی اوسکا مانگنے والا نہ
آوے تو اوسکو خرچ کر ڈال **عن** زيد بن خالد الجهني يقول اتى رجل رسول الله صلى الله
عليه وسلم فذكر نحو حديث اسمعيل بن جعفر غير انه قال فاحمار وجهه
وجبينه وغضب وزاد بعد قوله ثم عرفها سنة فان لم يجئ صاحبها كانت وديعة
عندك ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ کا منہ اور پیشانی سرخ ہو گئی اور آپ
غصے ہوئے اور زیادہ کیا اس کے بعد کہ ایک سال تک بتلا پھر اگر اوسکا مالک نہ آوے تو وہ تیرے
پاس امانت رہے گا **عن** زيد بن خالد الجهني رضي الله تعالى عنه صاحب رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اللقطة الذهب
او الورق فقال اعرف وكاءها وعفاصها ثم عرفها سنة فان لم تعرف فاستنفقها
ولتكن وديعة عندك فان جاء طالبها يوما من الدهر فادها اليه وسأله عن
ضالة الابل فقال ما لك ولها دعها فان معها حذاءها وسقاءها ترد الماء وتأكل
الشجر حتى يجدها ربها وسأله عن الشاة فقال خذها فانما هي لك او لاخيك
او للذئب ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلعم کے کہ رسول صلعم
سے پوچھا سونا یا چاندی کے لقطہ کو آپ نے فرمایا اوسکا بندھن اور اوسکی تھیلی پہچان رکھ
پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کر اگر کوئی نہ پہچانے تو اوسکو خرچ کر ڈال لیکن وہ امانت
رہے گا تیرے پاس (اور صرف کرنے سے پھر جب مالک آوے تو تاوان دینا ہوگا) پھر جب اوس کا
مالک کسی دن بھی آوے تو اوسکو ادا کر اور پوچھا آپ سے اونٹ کو جو بھولا بھٹکا ہو آپ نے فرمایا
اوس سے تجھے کیا کام اوس کے ساتھ اوسکا جوتا ہے مشکیزہ ہے پانی پیتا ہے درخت کے

تے کہتا ہے یہانتک کہ اوسکا مالک پاوے اوس کو اور پوچھا آپ سے بکری کو آپ نے فرمایا اُسکو لے لے
کیونکہ بکری تیری ہے یا تیرے بہائی کی ہے یا بہیڑیے کی ہے عن زيد بن خالد الجهني
ان رجلا سال النبي صلى الله عليه وسلم عن ضالة الابل زاد ربيعة فغضب حتى
احمرت وجنتاه واقتص الحديث بنحو حديثهم وزاد فان جاء صاحبها فعرف
عفاصها وعددها ووكاءها فاعطها اياه والا فهي لك ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
اس مین اتنا زیادہ ہے کہ جب اُسکا مالک آوے تو، پوچھہ اوس سے تہیلی کو (وہ کیسی ہے) اور گنتی کو
(کتنے روپیہ ہین) اور بندہن کو (وہ کیسا ہے) پہر اگر وہ بیان کرے تو دیدے اوسکو ورنہ وہ تیرا ہی
عن زيد بن خالد الجهني رضي الله تعالى عنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن اللقطة فقال عرفها سنة فان لم تعترف فاعرف عفاصها ووكاءها ثم كلها
فان جاء صاحبها فادها اليه ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچہا لقطہ کو آپ نے فرمایا ایک سال تک دریافت کر پہر اگر کوئی نہ پہچانے تو اوسکا تہیلہ اور بندہن
یاد رکہہ لے اور کہا ڈال (خرچ کرکے) جب اُسکا مالک آوے تو ادا کر عن الضحاك بن عثمان بهذا
الاسناد وقال في الحديث فان اعترفت فادها والا فاعرف عفاصها ووكاءها وعددها
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اگر کوئی پہچانے تو دیدے اوسکو نہین تو یاد رکہہ اُسکا بندہن
اور اُسکا تسمہ اور اُسکا تہیلہ اور اُسکا شمار عن سلمة بن كهيل قال سمعت سويد بن
غفلة قال خرجت انا وزيد بن صوحان وسلمان بن ربيعة رضي الله عنهم
غازين فوجدت سوطا فاخذته فقالا لي دعه فقلت لا ولكني اعرفه فان جاء
صاحبه والا استمتعت به قال فابيت عليهما فلما رجعنا من غزاتنا قضي
لي اني حججت فاتيت المدينة فلقيت ابي بن كعب رضي الله تعالى عنه فاخبرته
بشان السوط وبقولهما فقال اني وجدت صرة فيها مائة دينار على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاتيت بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عرفها
حولا قال فعرفتها فلم اجد من يعرفها ثم اتيته فقال عرفها حولا فعرفتها
فلم اجد من يعرفها ثم اتيته فقال عرفها حولا فعرفتها فلم اجد من يعرفها

فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي بِثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلٍ وَاحِدٍ ترجمہ حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سوید بن غفلہ سے سنا وہ کہتے تھے مین اور زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ جہاد کو نکلے مین نے ایک کوڑا پڑا پایا اوس کو اوٹھا لیا زید اور سلمان نے کہا پھینکدو مین نے کہا مین نہین پھینکتا بلکہ مین اوس کی دریافت کرون گا پھر اگر اوسکا مالک آویگا تو خیر ورنہ مین اپنے کام مین رکھون گا وہ کہی گئے پھینک مین نے نہ مانا ہم جہاد سے لوٹے تو اتفاق سے مین نے حج کیا اور مدینہ کو گیا وہان حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اون سے مین نے کوڑے کا حال بیان کیا اور جو زید اور سلمان کہتے تھے انہون نے کہا مین نے ایک تہیلی پائی سو اشرفیون کی جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے مبارک مین مین اوسکو آپ پاس لایا آپ نے فرمایا سال بہر تک دریافت کر اسکے مالک کو مین نے دریافت کیا کوئی پہچاننے والا نہ ملا پہر مین آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اور ایک سال دریافت کر مین نے دریافت کیا کوئی نہ ملا جو اوسکو پہچانتا پہر مین آپ پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال اور دریافت کر مین نے پوچھا کوئی نہ ملا آخر آپ نے فرمایا اوسکی گنتی اور اسکی تہیلی اور ڈہکن دل مین جمالے پہر اگر اسکا مالک آیا تو خیر ورنہ تو اپنے خرچ مین لا مین نے اوس کو خرچ کیا راوی کو شک ہے اس حدیث مین کہ تین سال دریافت کرنے کے لیے فرمایا یا ایک سال کے لیے عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ أَوْ أَخْبَرَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَوَجَدْتُ سَوْطًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ يَقُولُ عَرَّفَهَا عَامًا وَاحِدًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مین سلمہ سے ملا دس برس کے بعد تو وہ کہنے لگا ایک سال تک بتلا فائدہ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جو بعض روایتون مین تین سال تک دریافت کرنے کے لیے منقول ہے یہ راوی کی غلطی ہے یا تین سال تک دریافت کرنا افضل ہے مگر علما کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ایک سال تک دریافت کرنا کافی ہے عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

يعني الاسناد نحو حديث شعبة وفي حديثهم جميعا ثلاثة احوال الا حماد بن سلمة فان في حديثه عامين او ثلاثة وفي حديث سفيان وزيد بن ابي انيسة وحماد بن سلمة فان جاء احد يخبرك بعددها ووعائها ووكائها فاعطها اياه وزاد سفيان في رواية وكيع والا فهي كسبيل مالك وفي رواية ابن نمير والا فاستمتع بها ترجمہ وہی ہے اور گذرا کچھ لفظوں کا اختلاف ہے عن عبد الرحمن بن عثمان التيمي رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لقطة الحاج ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز لینے سے **فائدہ** واسطے مالک کے نہ واسطے حفاظت کرا نووی عن زيد بن خالد الجهني رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اوى ضالة فهو ضال ما لم يعرفها ترجمہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کھوئی چیز رکھ لی وہ گمراہ ہے جب تک اوس کے مالک کو دریافت نہ کرے ۱ اس سے معلوم ہوا کہ لقطہ کا پہچنوانا اور بتلانا ضرور ہے ۱ **باب تحريم حلب الماشية بغير اذن مالكها** جانور کا دودھ دوہنا بغیر مالک کی اجازت کے حرام ہے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحلبن احد ماشية احد الا باذنه ايحب احدكم ان تؤتى مشربته فتكسر خزانته فينتقل طعامه فانما تخزن لهم ضروع مواشيهم اطعمتهم فلا يحلبن احد ماشية احد الا باذنه ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ نہ دوہے مگر اوس کی اجازت سے کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اوس کی کوٹھری میں کوئی آوے اور اسکا خزانہ توڑ کر اوسکے کھانے کا غلہ نکال لے جاوے اسی طرح جانوروں کے تھن اونکے خزانے ہیں کھانے کے تو کوئی نہ دوہے کسی کے جانور کا دودھ بے اوس کی اجازت کے مگر جو مرتا ہو مارے بھوک کے وہ بقدر ضرورت کے دوسرے کا کھانا بلا اجازت کھا سکتا ہے لیکن اسپر قیمت لازم ہوگی اور بعض سلف اور محدثین کے نزدیک لازم نہوگی اگر مردار بھی موجود ہو تو اس میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک مردار کھا لیوے اور بعضوں کے نزدیک غیر کا کھانا)

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث مالک غیر ان فی حدیثہم جمیعاً فینتقل الا اللیث بن سعد فان فی حدیثہ فینتقل طعامہ روایت مالک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** الضیافۃ مہمان کا بیان عن ابی شریح العدوی انہ قال سمعت اذنای وابصرت عیناي حین تکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ قالوا وما جائزتہ یا رسول اللہ قال یومہ ولیلتہ والضیافۃ ثلاثۃ ایام فما کان وراء ذلک فھو صدقۃ علیہ وقال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت ترجمہ ابو شریح عدوی سے روایت ہے میرے کانون نے سنا اور میری آنکھون نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین رکہتا ہے اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر اوسکو چاہیے کہ خاطرداری کرے اپنے مہمان کی تکلف سے لوگون نے کہا تکلف کب تک ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا تکلف ایک دن رات تک ہے (یعنی ایک دن رات اپنے مقدور کے موافق عمدہ کہانا کہلاوے) اور مہمانی تین دن تک ہے (یعنی دو دن معمولی کہانا کہلاوے) پہر اوسکے بعد جو مہمانی کرے وہ صدقہ ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے ضیافت کی تاکید نکلتی ہے اور شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالی اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ ضیافت سنت ہے واجب نہین ہے لیکن لیث اور امام احمد رہ کے نزدیک ایک دن رات تک واجب ہے اور امام احمد نے کہا کہ وہ واجب ہے جنگل اور گانون کے رہنے والون پر (جہان مسافر کو بازار مین کہانا نہین ملتا) اور شہر والون پر واجب نہین ہے **ف** اور جو شخص یقین رکہتا ہے اللہ پر اور قیامت کے دن پر اوسکو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے **ف** یہ حدیث ایسی عمدہ ہے کہ اسپر عمل کرنے سے انسان تمام آفتون اور بلاؤن سے محفوظ رہتا ہے اور یہ حدیث علم اخلاق کی جڑ ہے علم اخلاق انسان کی روح درست کرنے کے لیے ضرور ہے جیسے علم طب بدن کی صحت حاصل کرنے کے لیے ضرور ہے تمام شر و فساد اور بری باتین اور فتنے انسان کی حرکات سے پیدا ہوتی ہین از انجملہ کہ ریاست اور حرکات کی مصدر غالباً تین چیزین ہین زبان اور ہاتھ پانون اور شرمگاہ پہر جس نے ان تینون کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے قابو مین رکہا وہ مراد کو پہونچ گیا اور تمام اخلاق کا خلاصہ ایک جملہ مین موجود ہے وہ یہ ہے کہ کوئی حرکت لسانی یا بدنی بدون فکر اور غور اور مطابقت شرع کی نہ کیجیے جبتک آدمی خاموش ہے تو بیفکر ہے جہان کوئی بات کرنا چاہے یا کوئی کام تو پہلے سوچنا ضرور ہے کہ اس بات یا کام مین کوئی خرابی حال یا مآل مین تو پیدا نہوگی اگر غور سے یہ امر ثابت

ہے تو منع نہیں بشرطیکہ اس بات یا کلام کی ضرورت ہو ورنہ بہتر حال خاموشی اور سکوت ہی بہتر ہے
عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ
وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ قَالَ يُقِيْمُ
عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهِ ترجمہ ابو شریح خزاعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ضیافت تین دن تک ہے اور اسکا تکلف ایک دن رات تک چاہیے اور کسی مسلمان کو درست نہیں
کہ اپنے بھائی پاس ٹھیرا رہے یہانتک کہ اسکو گناہ میں ڈالے آپ نے فرمایا اس کے پاس ٹھیرا رہے اور اس کے
پاس کچھ نہ ہو کھلانے کے لیے ف تو خواہ مخواہ وہ اسکی غیبت کریگا کہ برا ایسا آدمی ہے یا بیجا
مال لاکر کھلا دیگا ہر حال میں گنہگار ہوگا غرض تین روز سے زیادہ رہنا جائز نہیں البتہ اگر وہ
خود درخواست کرے یا یقین ہو کہ اس کے زیادہ رہنے سے وہ ناراض نہ ہوگا تو قباحت نہیں ہے
(نووی) عَنْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُوْلُ سَمِعَتْ اُذُنَايَ وَبَصُرَتْ عَيْنِيْ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ حِيْنَ
تَكَلَّمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَذَكَرَ فِيْهِ
وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يُقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ بِمِثْلِ مَا فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ میرے کانوں نے سنا آنکھ نے دیکھا دل نے یاد رکھا جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ
بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُوْنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا
لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ
ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم کو بھیجتے ہیں پھر ہم
اترتے ہیں کسی قوم کے پاس وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے آپ نے فرمایا اگر تم اترو کسی قوم کے پاس پھر وہ
تمہارے واسطے وہ سامان کر دیں جو مہمان کے لیے چاہیے تو تم قبول کرو اگر وہ نہ کریں تو ان سے مہمانی کا حق
جیسا انکو چاہیے لے لو ف امام احمد اور لیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور جمہور نے
تاویل کی ہے کہ یہ حدیث مضطر کے باب میں ہے جو بھوک کے مارے مرتا ہو اسکی ضیافت واجب ہے اگر لوگ
نہ کریں تو وہ اپنی حاجت کے موافق انکے مال میں سے زبردستی لیوے یا مراد یہ ہے کہ تم ان سے یہ حق وصول
کرو زبان سے ان کی شکایت بیان کر کے یا یہ حدیث اوائل اسلام میں تھی جب مہمانداری واجب

تھی بعد اسکے منسوخ ہو گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی تھی کافرون سے اس شرط پر کہ وہ مہمانداری
کریں مسلمانون کی پر یہ دونون تاویلین ضعیف اور باطل ہین کیونکہ نسخ کی کوئی دلیل چاہیے اور صلح
اس شرط پر حضرت عمر رض کے زمانہ مین ہوئی نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین (النووی) **باب**
اسْتِحْبَابِ الْمُوَاسَاةِ بِفُضُولِ الْمَالِ جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بھائی مسلمان کی خاطرداری
مین صرف کرے **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ مِنْ
زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا
أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہم سفر مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے مین ایک شخص اونٹنی پر سوار آپکے پاس آیا اور داہنے بائین دیکھنے
لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس کوئی فاضل سواری ہو تو وہ اسکو دیدے جس کے
پاس سواری نہین اور جسکے پاس فاضل توشہ ہو وہ اسکو دیدے جس کے پاس توشہ نہین پھر آپنے بہت سی قسم کے مال بیان
کیے یہانتک کہ ہم سمجھے کہ ہم مین سے کسی کا حق نہین ہے اوس مال مین جو اوسکی حاجت سے فاضل ہو۔
ف بلکہ وہ اس مسلمان کا حق ہے جسکو اوس کی احتیاج ہو اور یہ حکم استحبابی ہے نہ وجوبی کیونکہ دوسری
حدیث مین ہے کہ مال مین زکوۃ کے سوا دوسرا حق نہین **باب** اسْتِحْبَابِ خَلْطِ الْأَزْوَادِ
إِذَا قَلَّتْ وَالْمُوَاسَاةِ فِيهَا جب توشے کم ہون تو سب توشے ملا دینا مستحب ہے **عن** إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتَّى
هَمَمْنَا أَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَأَمَرَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعْنَا تَزَوُّدَنَا فَبَسَطْنَا
لَهُ نِطَعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِأَحْزُرَهُ كَمْ هُوَ فَحَزَرْتُهُ كَرَبْضَةِ
الْعَنْزِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا
فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ وَضُوءٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا نُطْفَةٌ
فَأَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهُ دَغْفَقَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ
جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهُورٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَغَ الْوَضُوءُ

ترجمہ ایاس بن سلمہ سے روایت ہی اونہون نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلی ایک لڑائی مین وہان ہمکو تکلیف ہوئی اور کہانے اور پینے کی یہانتک کہ ہم نے قصد کیا سواریون کے کاٹنے کا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہمنے اپنے توشون کو جمع کیا اور ایک چمڑا بچہایا اوس پر سب لوگون کے توشے اکہٹے ہوئے سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین لنبا ہوا اوسکے ناپنے کے لیے تو ناپا اسکو وہ اتنا تہا جتنی جگہہ مین بکری بیٹہتی ہے اور ہم لوگ لشکر کے چودہ سو تہے پہر ہم سب لوگون نے کہایا خوب پیٹ بہر کر اور اوسکے بعد اپنے اپنے توشہ دان کو بہر لیا تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کا پانی ہے ایک شخص تہوڑا سا پانی لیکر آیا ایک ڈول مین ذرا سا پانی لیکر آیا آپنے اوس کو ایک کرٹے مین اوٹہا دیا اور ہم سب لوگون نے اوسی پانی سے وضو کیا خوب بہاتے جاتے تہے چودہ سو آدمیون نے بعد اوسکے آٹہ آدمی اور آئے اونہون نے کہا وضو کا پانی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو ہو چکا **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا اس حدیث مین دو معجزے ہین حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ایک تو کہانا بڑہ جانا دوسرے پانی بڑہ جانا مازری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یہ معجزہ اس طرح پر تہا کہ جو جز و غذا یا پانی کا صرف ہوتا اللہ تعالے اوسکے عوض دوسرا جز و اور پیدا کر دیتا یہانتک کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور آپکے معجزے دو قسم کے ہین ایک تو قرآن مجید جو بتواتر ثابت ہی دوسرے جیسے کہانا بڑہنا یا پانی بڑہنا اور مانند اوسکے اور یہ اگر متواتر نہین ہین پر معنی متواتر ہین جیسے حاتم کی سخاوت یا احنف بن قیس کا حلم اور دوسرے یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا سکوت ایسے معجزے بیان ہوتے وقت دلیل ہے اوسکے صحت کی

اللہ جل جلالہ کا شکر ہے کہ چوتہی جلد صحیح مسلم مترجم اردو شیخ محی الدین تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی ساکن لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۵ھ مین بہت خوشنمائی کے ساتھہ حلیہ طبع سے مزین ہوکر اہل حدیث کے لیے ایمان زیادہ کرنے والی ہوئی اللہ سبحانہ وتعالی اپنی مہربانی سے اسکو پسند کرے اور اسکی پانچوین جلد جو چہپنی شروع ہو گئی ہے اوسکو تمام کرنے کی توفیق عنایت فرماوے ⁂ آمین یا الہ العالمین